انوارِ نماز

حصہ اوّل



مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی
صدر شعبۂ افتاء دار العلوم قادریہ غریب نواز، لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ

زیرِ اہتمام
احسن العلماء پبلیکیشنز
دار العلوم قادریہ غریب نواز، لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ

ناشر
المجمع المسعودی بہرائچ شریف یوپی

18-5-2008 [illegible]

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

بے شک نماز مومنوں پر وقت باندھا فرض ہے

فقہ حنفی کے مطابق نماز کے ہزاروں مسائل کا ایک بے مثال خزانہ

مسمّٰی بہ

انوارِ نماز

حصہ اول

مصنف

مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی

زیر اہتمام

انجمن العلماء پبلیکیشنز

دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ ۳۳۷۰ ساؤتھ افریقہ

ناشر

المجمع المسعودی بریلی شریف

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

سلسلۂ اشاعت نمبر ۴

جملہ حقوق باجازت مصنف محفوظ

نام کتاب	انوار نماز (حصہ اول)
مصنف	مولانا مفتی ابوالحسن قادری مصباحی بہرائچ
تقدیم	حضرت علامہ عبدالمبین نعمانی دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ
تصحیح و نظر ثانی	مفتی محمد نظام الدین رضوی، مفتی معراج القادری، مفتی محمود اختر القادری، مولانا صدرالوریٰ قادری
پروف ریڈنگ	مفتی عبدالرقیب مصباحی، نوراحمد قادری بہرائچی
کمپوزنگ	قادری کمپیوٹرس گھوسی فون 23001
سن اشاعت باراول	۱۴۲۲ھ مطابق ۲۰۰۱ء
سن اشاعت باردوم	رجب ۱۴۲۳ھ مطابق ستمبر ۲۰۰۲ء
سن اشاعت بارچہارم	۱۴۲۷ھ مطابق ۲۰۰۶ء
تعداد اشاعت	دو ہزار (۲۰۰۰)
صفحات	تین سو بانوے (۳۹۲)
قیمت	سو روپے (۱۰۰)
ناشر	المجمع المسعودی، بہرائچ شریف یوپی

محمد عبدالابلی خان

کتاب ملنے کا پتہ

★ اسلامک پبلشر

۴۴۷ گلی سرو تے والی مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔۶ فون: 91+11+23284316

★ مولانا محمد ابوالحسن قادری صدر المجمع المسعودی، استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی

نوٹ: المجمع المسعودی سے طبع کے خواہش مند حضرات مذکورہ بالا پتہ پر خط و کتابت اور مراسلت کریں

كلمة المجمع

تحریروقلم کی افادیت اورقوت تاثیرایک مسلمہ حقیقت ہےتحریرعمدہ معاشرہ،صالح نظام ستھرہ ماحول برپا کرنے کا ایک بے بہا ذریعہ یوں ہی بزرگوں کے گراں قدر نصائح ومواعظ،نقوش عمل محفوظ رکھنے کا واحد مستحکم وسیلہ ہے،ہرعہداورزمانے میں اس کی ضرورت محسوس کی گئی ہے دین اسلام کے اصول وشرائع،حدیث وتفاسیر، آثاروتواریخ،فقہ واحکام سب کے سب اس کے رہین منت ہیں غرضیکہ تحریر کے محاسن بہت ہیں اس لئے ضرورت ہے کہ ایسے افراد پیدا کئے جائیں جوقلمی قوت سے بخوبی آراستہ ہوں ساتھ ہی ایسے نشری اشاعتی ادارے قائم کئے جائیں جن سے علمائے اہلسنت کی اصلاحی نتیجہ خیز کتابیں منظر عام پر لائی جاسکیں اسی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے ۲۹ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۹۹ء بروز جمعہ زیر سرپرستی حضرت علامہ مفتی محمد ابوالحسن صاحب قبلہ قادری مصباحی صدر شعبہ افتا جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ایک ادارہ نشرواشاعت المجمع المسعودی قائم کیا گیا۔جس نے اپنی بڑی بے سروسامانی کے باوجوداللہ کے فضل وکرم اس کے رسول ﷺ کی عنایت ارکان ادارہ کے اخلاص وعمل پیہم سے قلیل ترین مدت میں نمایاں اشاعتی کارنامہ انجام دیا ادارے سے اب تک تین کتابیں (۱) بدمذہبوں سے میل جول (۲) طریقہ نماز (۳) تجلیات حق اور چند اصلاحی اشتہارات طبع ہوکر منظر عام پر آچکے ہیں اورزیرنظر کتاب ''انوار نماز'' جوآپ کے ہاتھو میں ہے ادارہ المجمع المسعودی ہی کی طباعتی اہتمام کا نتیجہ ہے بلاشبہ ''انوار نماز'' کی طباعت مجمع کی عظیم الشان پیش کش ہے۔

اہل خیرحضرات سے گزارش ہے کہ ایسے فعال ادارے کا تعاون فرما کر اجرجزیل کے مستحق ہوں!

ابراراحمد قادری بہرائچی　　محمد اخترحسین قادری پرتاب گڑھی

ممبران المجمع المسعودی بہرائچ

انتساب

اپنی اس تحریری کاوش

"انوار نماز" کو دنیائے سنیت کے مرکز

علم وادب ازہر ہند **الجامعۃ الاشرفیہ**

(عربی یونیورسٹی) مبارکپور اعظم گڈھ کے نام منسوب کرنے

کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جس کی آغوش تعلیم وتربیت میں

حقیر بے مایہ علم دین کی دولت لازوال اور فکر وادب کی نعمت بے بہا

سے شادکام ہوا، تحریر ونگارش کا سلیقہ پایا۔

نیز استاذ العلما جلالۃ العلم حضور حافظ ملت علامہ شاہ

عبدالعزیز محدث مرادآبادی قدس سرہ بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور

کے نام جنھوں نے الجامعۃ الاشرفیہ کی شکل میں بے نظیر وبے

مثال علمی مرکز عطا فرما کر پورے عالم اسلام وسنیت پر

احسان عظیم فرمایا۔

محمد ابوالحسن قادری مصباحی غفرلہ القوی

۲۸ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ

خـــراج عقیـــدت

☆ علم وفضل کے شہنشاہ

☆ فکروفن کے بادشاہ

☆ آیۃ من آیت اللّٰہ

☆ معجزۃ من معجزات رسول اللّٰہ ﷺ

☆ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت الشاہ

امام احمد رضا

خاں قادری بریلوی قدس سرہ السنی

کی بارگاہ عالی جاہ میں پیش ہے جنھوں نے زندگی کے جملہ گوشوں سے متعلق بنام فتاوی رضویہ علمی، فکری فقہی مسائل واحکام نیز بے شمار علوم وفنون کا ایسا محیر العقول انسائیکلو پیڈیا عطا فرمایا کہ آج تک اصحاب فضل وکمال جس کے جلوؤں میں گم اور جن کے قلم حق بیاں اور لسان درافشاں سے نکلا ہوا ہر ہر لفظ بزبان حال پکار رہا ہے۔

آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری
گھر گھر لئے پھرتی ہے پیغام صبا تیرا

غبار راہِ رضا
محمد ابوالحسن قادری مصباحی
۲۸ رجب ۱۴۲۲ھ

نذرانۂ عقیدت

☆ شہزادۂ اعلیحضرت ☆ تاجدار اہلسنت
☆ مصلح امت ☆ رہبر شریعت
☆ امام طریقت ☆ شبیہ غوث اعظم

حضور مفتئ اعظم ہند

علامہ الشاہ ابوالبرکات آل رحماں محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری نوری بریلوی قدست اسرارھم کی دہلیز پر روشنائی کی ہر ہر بوند پیش ہے جن کی نگاہ کیمیا اثر اور صحبت بابرکت نے لاکھوں گم گشتگان راہ کو منزل مراد سے ہمکنار فرمایا اور بے شمار طالبان حق ویقین کو عرفان و آگہی کی دولت لازوال عطا فرمائی۔

خاک پائے مفتی اعظم
محمد ابوالحسن قادری مصباحی
۲۸ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ

دعائیہ کلمات

ممتاز الفقہا محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری دام ظلہ العالی
صدر شعبہ افتاو سربراہ اعلیٰ، جامعہ امجدیہ، گھوسی، ضلع مئو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

فاضل نبیل حضرت مولانا مفتی محمد ابوالحسن قادری مدرس و مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی کی کتاب "**انوار نماز**" نماز اور اس کے متعلقات کے مسائل پر ایک شاندار کتاب ہے۔ ہر مسئلہ حوالہ سے مزین ہے، جس سے اس کتاب کا وزن بہت بڑھ گیا ہے۔ میں نے اس کے کچھ حصے کو دیکھا، پسند کیا، مسائل طہارت و صلاۃ کے سائلوں کے لیے یہ کتاب تسلی بخش اور افادیت سے بھرپور جواب ہے۔

دعا کرتا ہوں کہ رب قدیر حضرت موصوف کی یہ خدمت قبول فرما کر اجر جزیل سے نوازے۔ اور اسے مسلمانوں میں قبول عام عطا فرمائے۔ (آمین)

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ

۱۳؍ رجب المرجب ۱۴۲۳ھ

تقدیم

از مبلغ اسلام ادیب شہیر حضرت علامہ محمد عبدالمبین نعمانی مدظلہ العالی
مہتمم وصدر المدرسین جامعہ قادریہ چریاکوٹ مئو یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

بلاشبہہ اللہ ورسول جل جلالہ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور اہلسنت و جماعت کے مسلک کے مطابق اپنے عقائد درست کر لینے کے بعد تمام عبادات میں افضل ترین اور تمام فرائض میں اہم نماز ہے اور نماز ہی کے ذریعہ بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب بھی ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد رسالت مآب ہے۔

أقرب مایکون العبدمن ربه عزو جل وهو ساجد
(الترغیب والترہیب ۱/۲۴۹)

بندہ اپنے رب سے اس وقت سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے جب سجدہ ریز ہو۔

قرآن میں نماز کو ایمان کہا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ (بقرہ ۲/۱۴۳)

اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے (کنزالایمان)

جلالین شریف میں فرمایا" ای صلاتکم "یعنی ایمان سے یہاں مراد نماز ہے اور تفسیر مدارک شریف میں ہے۔

سمی الصلاۃ ایمانا لأن وجوبها علی أهل الایمان

وقبولها من أهل الایمان واداؤها في الجماعة دلیل الایمان.

نماز کا نام ایمان اس لئے رکھا گیا کہ یہ ایمان والوں پر فرض ہے اور اہل ایمان ہی سے قبول بھی کی جاتی ہے (بغیر ایمان اگر کوئی نماز پڑھے ہر گز قبول نہیں) اور اس کو جماعت کے ساتھ ادا کرنا ایمان کی دلیل ہے۔

اور حدیث پاک میں آیا کہ "بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ" بندے اور کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے (مسلم، مشکوۃ ۵۸) صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں مروی ہے کہ وہ اعمال اسلام میں کسی عمل کے ترک کو نماز کے علاوہ کفر نہیں سمجھتے تھے (الترغیب والترھیب ۱/۳۷۹ بحوالہ ترمذی)

یعنی تارک نماز کا شمار بظاہر کفار میں ہوتا تھا کہ عہد صحابہ کرام میں کافر کے علاوہ کوئی تارکِ صلاۃ ہوتا ہی نہ تھا اور ایک حدیث میں فرمایا۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلاَةَ مُتَعَمِّداً فَقَدْ كَفَرَ (الترغیب والترھیب ۱/۳۸۴)

جس نے جان بوجھ کر (ترکِ نماز کو حلال سمجھتے ہوئے) نماز چھوڑ دیا وہ یقیناً کافر ہو گیا اور اس حدیث کا ترجمہ یوں بھی کیا گیا ہے کہ جس نے قصداً بے عذر نماز چھوڑ دی وہ واقعی کفر کے قریب ہو گیا اور بعض ائمہ نے تو اس حدیث کے ظاہر معنی پر حکم لگایا ہے جو بہت سخت اور لرزا دینے والا ہے چنانچہ خلیفہ اعلیحضرت حضور صدر الشریعہ بدر الطریقہ فقیہ اعظم عارف حق مفتی برحق مولانا شاہ محمد امجد علی اعظمی رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔

بعض صحابہ کرام حضرت امیر المومنین فاروق اعظم و عبد الرحمٰن بن عوف و عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن عباس و جابر بن عبد اللہ، و معاذ بن جبل، و ابو ہریرہ و ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ و عبد اللہ بن مبارک و امام نخعی کا بھی یہی مذہب تھا اگرچہ ہمارے امام اعظم اور دیگر ائمہ نیز بہت سے صحابۂ کرام اس کی تکفیر نہیں کرتے (یعنی تارک نماز کو کافر نہیں کہتے) پھر بھی یہ کیا تھوڑی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے۔ (بہار شریعت ۳/۱۰ بریلی)

پھر فرماتے ہیں۔

ہر مکلف یعنی عاقل بالغ پر نماز فرض عین ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے اور جو قصداً چھوڑے اگر چہ ایک ہی وقت کی وہ فاسق ہے اور جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرلے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ ائمہ ثلاثہ (تینوں امام) مالک وشافعی واحمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک سلطان اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے (درمختار)

بچے کی عمر جب سات برس کی ہو تو اسے نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب دس برس کا ہو جائے تو اسے مار کر نماز پڑھوانا چاہئے (ابوداؤد ترمذی بہار شریعت ۳ ر ۱۰)

الغرض نماز کی اہمیت محتاج بیان نہیں ایمان درست اور خدا کا خوف دل میں ہو تو ہرگز ہرگز کوئی مسلمان نماز ترک نہیں کرسکتا جو نماز نہیں پڑھتا اور علی الاعلان بغیر کسی عذر شرعی کے ترک کرتا ہے یقیناً اس کا ایمان نہایت ہی کمزور اور دل خوف خدا سے عاری ہے استاذ العلما حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور فرماتے ہیں۔ ''جو نماز نہیں پڑھتے اندیشہ ہے کہ خوف خدا ان کے دل سے نکل جائے''

لیکن افسوس کہ نماز جتنی اہم ومؤکد ہے آج اس سے اتنی ہی غفلت برتی جارہی ہے حتی کہ بہت سے دینی مراکز بھی اس سلسلے میں غفلتوں کا شکار نظر آتے ہیں اور اس سے بھی زیادہ افسوس اور قلق اس بات پر ہوتا ہے کہ جو تھوڑے مسلمان نماز کے عادی بھی ہیں تو ان میں اکثر کی نمازیں شرائط وآداب نماز سے خالی ہیں بس جیسے تیسے پڑھ لینے کو نماز سمجھا جاتا ہے اس سے بڑا ظلم وگناہ یہ کہ اگر کسی نے صحت نماز کی تلقین کی کوتاہیوں سے آگاہ کیا تو یہ غافل ومغفل لوگ الٹے اس پر برس پڑتے ہیں کہ جایئے اپنی اپنی نماز دیکھئے حالانکہ نماز جیسی اہم العبادات کو درست کرنے کا سبق دینا اتنا بڑا احسان ہے کہ ایمان کی تلقین کے بعد اس سے بڑا کوئی احسان ہو ہی نہیں سکتا۔

واضح رہے کہ نماز پڑھنا جتنا اہم اور ضروری ہے اتنا ہی اس کو درست اور صحیح پڑھنا بھی، نماز غلط پڑھنے والوں کی اصلاح ان کو صحیح پڑھنے کی تلقین کوئی نئی چیز نہیں بلکہ یہ عمل عہد رسالت سے چلا آرہا ہے اور حضور محسن انسانیت رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاص

سنت ہے چنانچہ بخاری و مسلم میں ایک حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب مسجد میں حاضر ہوئے اور رسول اقدس ﷺ جبکہ ایک جانب تشریف فرما تھے انہوں نے نماز پڑھی پھر خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا سرکار نے فرمایا ’’وعلیک السلام‘‘ جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی وہ گئے اور نماز پڑھ کر پھر حاضرِ بارگاہ ہوئے اور سلام عرض کیا سرکار نے فرمایا وعلیک السلام جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی، تیسری بار یا اس کے بعد انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ اس سے بہتر طریقہ سے تو میں نہیں پڑھ سکتا اب آپ ہی مجھے بتایئے (کہ کیسے نماز پڑھوں) فرمایا جب نماز کے لئے کھڑے ہونا چاہو تو کامل وضو کرو پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہو پھر قرآن پڑھو جتنا میسر آئے پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تمہیں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدے میں بھی اطمینان ہو جائے پھر اٹھو یہاں تک کہ بیٹھنے میں اطمینان ہو جائے پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی طرح پوری نماز میں کرو۔ (بخاری کتاب الاذان ۱۰۹ رضا اکیڈمی ممبئی و مسلم) صاحب مشکوٰۃ نے اس حدیث کو حضرت رفاعہ بن رافع کی روایت سے بھی نقل فرمایا اور حوالوں میں مصابیح ابوداؤد ترمذی نسائی کا نام لیا ہے اور الفاظ حدیث میں قدرے تغیر بھی ہے جب کہ امام مسلم نے یہ حدیث بخاری کے قریب الفاظ میں نقل فرمائی ہے۔

بخاری ہی میں حضرت حذیفہ بن یمان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جو اپنا رکوع اور سجدہ ٹھیک سے ادا نہیں کر رہا تھا تو جب اس نے اپنی نماز پوری کی حضرت حذیفہ نے فرمایا تیری نماز نہیں ہوئی اور میرا گمان ہے کہ اگر تو اسی حالت میں رہ جائے تو حضرت محمد ﷺ کے طریقہ کے علاوہ کسی اور طریقہ پر مرے گا (بخاری ۱/۵۶ کتاب الاذان) بخاری میں دوسری روایت اس طرح ہے اگر تو اس حال پر مرے تو اس دین فطرت کے علاوہ پر مرے گا جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدا فرمایا ہے۔ (بخاری ۱/۱۰۹)

مذکورہ بالا دونوں واقعات بطور نمونہ پیش ہیں جن سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ نماز کی ادائیگی میں صحت کا خیال رکھنا کس قدر ضروری ہے؟ اور آداب و واجبات نماز کے بغیر نماز نماز تو رہے گی مگر اس کی حقیقی روح فنا ہو جائے گی اس کے فوائد وثمرات کا حصول محل نظر ہوگا اور خود دنیا میں بھی اس کی برکتوں سے محرومی ہی ہاتھ آئے گی لہذا نماز کو اس کے طریقے ہی سے ادا کرنے کی پوری پوری کوشش کرنی چاہئے دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ غلط نماز پڑھنے والوں کو سدھارنا ان کی اصلاح کرنا بھی ضروری واہم ہے نماز کی ایک بڑی برکت اور عظیم فائدہ یہ بھی ہے کہ نماز سے اللہ عزوجل نمازی بندے کے گناہ معاف فرما دیتا ہے جو بندے کے لئے ایک بہت بڑی نعمت ہے لیکن اس فائدے کا حصول بھی آداب نماز کے اہتمام کے بعد ہی متوقع ہے چنانچہ حضرت ابوایوب انصاری اور عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ''جس نے وضو کیا جیسا کہ حکم ہے اور نماز پڑھی جیسی نماز کا حکم ہے تو جو کچھ پہلے کیا ہے معاف ہو گیا۔''

(امام احمد نسائی ابن ماجہ ۱/۳۶ بہار شریعت ۳/۶)

یعنی نماز کے ذریعہ بندے کو گناہوں کی نحوست سے نجات کا پروانہ اسی وقت ملے گا جبکہ وہ آداب بجا لائے ورنہ فرائض کے ترک سے تو نماز ہی فاسد ہو جاتی ہے اور اگر واجبات کا ترک ہوا تو بھول کر ایسا کرنے سے سجدہ سہو کی ضرورت ہے ورنہ نماز کا اعادہ لازم ہوگا اور اگر سنن ومستحبات میں سے کچھ ترک ہوا تو اعادہ مستحب ہوگا لہذا جب نماز فرض ہے تو اس کے احکام وآداب اور شرائط کی پابندی بھی حسب مراتب ضروری ہے واضح رہے کہ تعدیل ارکان یعنی رکوع سجدہ مکمل کرنا اور اس کے درمیان میں قیام وقومہ کو بھی بطریق مسنون یعنی اعتدال واطمینان کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے کہ اس کے بھی بھول کر ترک سے سجدہ سہو واجب ہے اور قصداً چھوڑنے سے اعادہ نماز واجب اور اس میں غفلت کو نماز کی چوری سے تعبیر کیا گیا ہے چنانچہ حدیث پاک میں حضرت نعمان بن مرہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام) سے فرمایا ''تم شرابی، زانی اور چور کے بارے میں کیا سمجھتے ہو اور یہ سوال ان جرموں کی سزا اترنے سے قبل تھا، صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول زیادہ علم

زیادہ علم والے ہیں سرکار نے فرمایا یہ بڑے بڑے گناہ ہیں اور ان میں سزائیں ہیں (یعنی عذاب آخرت) اور بدترین چوری وہ ہے جو آدمی اپنی نماز میں کرے۔ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ اپنی نماز کوئی کیسے چوری کرتا ہے۔ فرمایا اس کا رکوع اور سجدہ پورا نہ کرنا چوری ہے

(امام مالک واحمد ودارمی، مشکوٰۃ کتاب الرکوع ص ۸۳)

رکوع سجود اور دیگر ارکان نماز کی ادائیگی میں کمی کرنے والے اور غفلت شعار نمازی اس حدیث پاک سے عبرت حاصل کریں۔ جس میں رکوع، سجود میں کمی کرنے والے کو بدترین چور بتایا گیا ہے اور دیگر گناہوں کا ذکر کر کے سرکار اقدس ﷺ نے یہ بھی ذہن دیا ہے کہ صرف زنا چوری اور شراب خوری ہی بڑے گناہ نہیں بلکہ نماز جو افضل ترین عبادت ہے اس میں کوتاہی ان سے زیادہ بری ہے کہ مذکورہ گناہ کرنے والے کو لوگ عام طور سے برا سمجھتے ہیں اور ان کا مرتکب بھی اپنے کو شرمندہ رکھتا ہے اور بسا اوقات ان سے توبہ کی بھی توفیق ملتی ہے مگر نماز کا چور بڑھتے بڑھتے بوڑھا ہو جاتا ہے پھر بھی توبہ کی توفیق نہیں ہوتی کہ گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھتا توبہ آدمی اس سے کرتا ہے جس کو پہلے وہ گناہ سمجھے اس لئے نماز کی چوری بہت بری بلا ہے، مسلمانوں کو اس سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے مذکورہ حدیث میں رکوع سجود کی کوتاہی کو بطور مثال بیان فرمایا گیا ہے، نماز کے ارکان میں جہاں بھی کوتاہی ہوگی اس کی قباحت کا وبال ضرور سر پر آئے گا۔ اور اس کو بھی نماز کی چوری ہی سے تعبیر کیا جائے گا۔

قرآن حکیم میں جگہ جگہ، أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ، آیا ہے جس کا ترجمہ ہے نماز قائم رکھو یعنی نماز کو اس کے تمام حقوق و آداب کی رعایت کے ساتھ ادا کرو شرائط و فرائض کا التزام تو ضروری ہی ہے کہ ان کے بغیر سرے سے نماز ہوتی ہی نہیں۔ البتہ دیگر واجبات و آداب کا اہتمام بھی مطلوب شرع ہے کہ ان کے بغیر نماز ناقص ہوتی ہے، اور نماز کے جو فوائد وثمرات مرتب ہونے چاہئیں صرف ان سے محرومی ہی نہیں ہاتھ آتی بلکہ الٹے غضب الٰہی کا بھی سبب بنتی ہے، چنانچہ ایسے ہی نمازیوں کے لئے قرآن نے فرمایا۔ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔ (ماعون ۱۰۷/۵، پ ۳۰)

Click

ویل کے معنی خرابی افسوس، ہلاکت اور جہنم کے ایک خاص گڑھے کا نام بھی ویل ہے، جس کی سختی سے جہنم کے دوسرے طبقے پناہ مانگتے ہیں، تو قابل غور بات یہ ہے کہ جہنم کا یہ گڑھا اور خرابی وہلاکت بے نمازیوں کے لئے نہیں بلکہ ان نمازیوں کے لئے ہیں جو غفلت سے نمازیں ادا کرتے ہیں، لاپرواہی کا ثبوت دیتے، پابندی نہیں کرتے، پڑھتے ہیں مگر اس کی فکر نہیں کرتے کہ نماز ہوئی یا نہیں، صحیح ہوئی یا واجب الاعادہ ہوئی، یا فاسد، اگر کسی نے بتا بھی دیا کہ کہ نماز نہیں ہوئی یا مکروہ ہوئی تو اس کی طرف کوئی توجہ نہیں اس کا ذرا بھی دکھ نہیں، ان لوگوں کا ایک حال یہ بھی ہے اگر لوگوں میں گھر گئے تو دکھاوے کے لئے پڑھ لیا تنہا رہے تو غائب کردیا یا نماز پڑھتے تو ہیں مگر نہ تو ثواب ملنے پر کامل یقین ہے، نہ، نہ ادا ہونے پر کسی عذاب کا خوف بس ایک رسم جان کر ادا کرلیا ایک عادت ہے جس پر چل پڑے، یوں ہی وقت کی قید سے آزاد ہو کر ادا کیا جب چاہا بلا وجہ شرعی قضا کردیا، یا وقت ٹال کر پڑھا، چنانچہ ساھون کی تفسیر بیان کرتے ہوئے صاحب تفسیر مظہری ناقل ہیں۔

قال ابو العالية لا يصلونها لمواقيتها ولا يتمون ركوعها وسجودها۔ ابو العالیہ نے فرمایا ساھون کا معنی یہ ہے کہ وقت ٹال کر پڑھتے ہیں رکوع سجود کو کامل طریقے سے نہیں ادا کرتے۔

(تفسیر مظہری ۳۴۹/۱۰)

اس سے معلوم ہوا کہ دیگر غفلتوں کے ساتھ خاص طور سے رکوع سجود کو مکمل نہ کرنے والے بھی ساھون میں داخل ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو دل لگانے کی بھی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور عبادت خداوندی وذکر الٰہی کی لذت سے محروم ہو کر رسماً نماز ادا کرتے ہیں، یہی لوگ ویل کے مستحق ہیں مسلمانوں کو چاہئے کہ درست اور صحیح نمازیں ادا کریں تا کہ اس کے گوناگوں فوائد سے بہرہ ور ہوں۔

اور نماز کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ بے حیائی اور بری باتوں سے روک دیتی ہے جیسا کہ قرآن فرماتا ہے،

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ

يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۔ (عنکبوت ۲۹ر۴۵)

بیشک نماز روکتی ہے بے حیائی اور بری باتوں سے اور بیشک اللہ کا ذکر سب سے بڑا اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو (کنزالایمان)

لھذا نماز حضور دل سے اور آداب کی رعایت کرتے ہوئے ادا کی جائے اور رب کی یاد اور اس کے ذکر کے لئے پڑھی جائے تو یقیناً وہ بے حیائی اور بری باتوں سے روک دیتی ہے جو نمازی بری عادتوں سے باز نہیں آتے حتی کے ان کے اندر برائی سے کمی کی طرف میلان بھی نہیں پایا جاتا یقیناً وہ صحیح طور سے نماز ادا نہیں کرتے اس لئے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا جسکی نماز اس کو بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ صحیح معنوں میں نماز ہی نہیں (خزائن العرفان) اور اسی مضمون کی ایک حدیث یہ بھی ملاحظہ کریں۔

رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا

من لم تنهه صلوٰته عن الفحشاء والمنكر لم يزدد من الله الا بعداً رواه الطبراني في الكبير عن ابن عباس رضي الله تعالٰى عنهما۔ (مختار الاحادیث ص ۳۰۶)

جس آدمی کو اس کی نماز بے حیائی اور برے کاموں سے نہیں روکتی وہ نماز اسے خدا سے دور ہی کردے گی۔

آیت و حدیث دونوں کا مفاد یہ ہے کہ نماز فحشا اور منکر سے روکتی ہے اور ضرور روکتی ہے لیکن ان ممنوعات سے کنارہ کش ہونا ہمارا کام ہے۔ کوئی دریا کے قریب پہنچ کر بھی پیاسا رہے تو اس میں دریا کا قصور نہیں پیاسے کو خود اپنی قسمت پر ماتم کرنا چاہئے نماز کا کیا یہ کم فائدہ ہے کہ بندے کو رب کی بارگاہ سے قریب کردیتی ہے دریائے رحمت میں غوطہ زنی کا موقع فراہم کرتی ہے اب نمازی کے اپنے ظرف کی بات ہے کہ ساحل مراد سے تشنہ کام واپس آئے یا سیراب و بامراد، اسی لئے قرآن حکیم نے کامیاب بامراد نمازیوں کے لئے خشوع وخضوع کو بطور شرط بیان فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (مومنون ۲۳۔۱۔۲)

بیشک مراد کو پہونچے (یعنی دونوں جہاں کی بھلائی سے ہمکنار ہوئے) ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔ (یعنی خشوع کے تقاضوں کو بجالاتے ہیں)

صاحب تفسیر مظہری خشوع کے معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

الخشوع فی الصلاۃ ھو جمع الھمۃ لھا والاعراض عما سواہ و التدبر فیما یجری علی لسانہ من القراءۃ و الذکر

(تفسیر مظہری ۳۶۲/۶)

نماز میں خشوع کا معنی یہ ہے کہ نمازی اپنی ساری توجہ نماز کی طرف لگادے۔ اور خدا کے سوا ہر چیز سے منہ موڑ لے جو کچھ قراءت وذکر اس کی زبان سے ادا ہو اس میں غور وفکر کرے۔

اور حبر الصحابہ مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خاشع کی تفسیر یوں ارشاد فرمائی ہے۔

خائفون ساکنون ۔ یعنی دل خوف خدا سے لبریز اور اعضا و جوارح کو آداب نماز کے مطابق پرسکون رکھنے والے ہی خاشعون ہیں اور یہی کامیاب اور بامراد، انھیں کی نماز ثمر آور ورضائے الٰہی کا ذریعہ ہے۔

حضرت صدر الافاضل مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ خاشعون کا معنی اور مطلب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

ان کے دل میں خدا کا خوف ہوتا ہے اور ان کے اعضا ساکن ہوتے ہیں بعض مفسرین نے فرمایا نماز میں خشوع یہ ہے کہ اس میں دل لگا ہو اور دنیا سے توجہ ہٹی ہوئی ہو اور نظر جائے نماز سے باہر نہ جائے اور گوشہ چشم سے کسی طرف نہ دیکھے۔ اور کوئی عبث کام نہ کرے اور کوئی کپڑا شانوں پر نہ لٹکائے اس طرح کہ اس کے دونوں کنارے لٹکتے ہوں آپس میں ملے نہ ہوں اور انگلیاں نہ چٹخائے اور اس قسم کی دیگر حرکات سے باز رہے۔ بعض (مفسرین) نے فرمایا کہ خشوع یہ ہے کہ آسمان کی طرف نظر نہ اٹھائے۔

(خزائن العرفان)

خشوع جہاں قلب کی عاجزی کا نام ہے وہاں اعضا کا پرسکون اور مکروہات و

ممنوعات نماز سے نماز کو بچانا بھی اس کے مفہوم میں داخل ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز میں اپنی داڑھی سے کھیل کر رہا ہے۔ تو سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا اگر اس کا قلب خشوع اختیار کرتا تو اس کے اعضا ضرور پر سکون ہوتے۔ (تفسیر مظہری ج۶/۳۶۳)

واضح رہے کہ ساھون سے مراد وہ لوگ نہیں جن کو نمازوں میں شبہات لاحق ہوتے ہیں بلکہ قصداً جو لوگ بے خیالی اور لا ابالی پن میں نماز ادا کرتے ہیں اور ظاہری و باطنی آداب کی کچھ پرواہ نہیں کرتے وہ مراد ہیں۔ رہا دل میں وسوسے کا معاملہ تو اس کے لئے سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد موجود ہے کہ وہ مؤاخذے میں داخل نہیں۔ چنانچہ حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے سرکار دو عالم ﷺ سے عرض کیا۔

یا رسول اللہ شیطان میری نماز اور قراءت میں حائل ہو جاتا ہے۔ نماز اور قراءت کے سلسلے میں میرے اوپر شبہ ڈالتا ہے وہ ایک شیطان ہے جس کو خنزب کہا جاتا ہے جب تو اس کا احساس کرے تو أعوذ بالله من الشيطان الرجيم پڑھ اور اپنے بائیں تین بار تھوتکار دے۔ راوی کہتے ہیں جب میں نے ایسے موقع پر سرکار کے ارشاد کے مطابق عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ کیفیت دور فرمادی۔ (صحیح مسلم ج۲/۲۲۴ رضا اکیڈمی ممبئی)

اور حضرت قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول پاک ﷺ سے سوال کیا کہ میں اپنی نماز میں بہت زیادہ وہم کا شکار ہو جاتا ہوں تو سرکار نے ارشاد فرمایا۔ اپنی نماز پوری کر یہ سلسلہ اس وقت تک ختم نہ ہوگا کہ تو نماز پوری کر کے کہے میں نے نماز ہی مکمل نہیں کی (صحیح مسلم ۲/۲۲۴)

یعنی شیطان کا کام وہم پیدا کرنا ہے اور تیرا کام یہ ہے کہ اپنی نماز پوری کر اس کی طرف قطعاً کوئی توجہ نہ دے وہی اس شیطان کے دفع کرنے کا آخری اور بہترین طریقہ ہے اور انسان اس سے زیادہ کا مکلف نہیں۔

شیطان جہاں نماز میں شبہات ڈالتا ہے وہیں اس کی پہلی کوشش نماز سے روکنے کی ہوتی ہے۔ کیوں کہ نماز بے حیائی اور منکرات سے روکتی ہے اور شیطان نہیں چاہتا کہ اللہ کے

بندے فواحش اور منکرات سے کنارہ کش رہیں بلکہ وہ خاص طور سے فواحش ومنکرات کا حکم دیتا ہے اوران کے ارتکاب کی ترغیب دلاتا ہے فواحش کے طرح طرح کے مواقع فراہم کراتا ہے، فواحش ومنکرات کو خوشنما اور لذت آگیں بنا کر پیش کرتا ہے اور ساتھ ہی فقر وتنگدستی سے بھی ڈراتا ہے کہ نماز میں لگے رہو گے تو کماؤ گے کب، دوکان کا حرج ہوگا، کاروبار کا نقصان ہوگا، نماز پڑھو گے تو جھوٹ اور برائیوں سے بچنا پڑے گا جب کہ کمانے میں اور تجارت کو فروغ دینے میں جھوٹ اور دھوکا دھڑی سے بچنا مشکل اور نقصان دہ ہے لہٰذا سرے سے نماز ہی غائب کردو اگر کوئی اس کی ایک نہ مانے پھر بھی نماز میں لگ جائے تو پھر اس سے جلدی کراتا ہے اور نماز میں بالخصوص رکوع وسجود میں کمی کراتا ہے، تاکہ اس کی نماز ناقص ہو اور اس کے فوائد وبرکات سے نماز پڑھ کر بھی وہ محروم ہی رہے اور نماز جب صحیح نہیں ہوگی تو فواحش ومنکرات سے بچ بھی نہ سکے گا اور ایک فائدہ نماز کا رزق میں کشادگی ہے وہ بھی ہاتھ سے جائے گا چنانچہ قرآن حکیم میں اس شیطانی مکر کا ذکر اس طرح کیا گیا۔

اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللّٰهُ یَعِدُکُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلاً وَّاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۔(البقرۃ۲/۲۶۸)

شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا ہے محتاجی کا اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا اور اللہ تم سے وعدہ فرماتا ہے بخشش اور فضل کا، اور اللہ وسعت والا علم والا ہے

(کنزالایمان)

جیسے صدقات سے رزق میں برکت ہوتی ہے یوں ہی نماز سے بھی رزق میں برکت اترتی ہے شرط یہ ہے کہ نماز درست پڑھی جائے اور ساتھ ہی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے نہ رہا جائے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقاً نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰی (طٰہٰ۲۰/۱۳۲)

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزی دیں گے اور انجام کا بھلا

پرہیزگاری کے لئے ہے۔ (کنزالایمان)

معلوم ہوا نمازوں کا پابند بننا اور اہل وعیال کو اس کا حکم دینا جالب رزق اور سبب برکت ہے، اور اس میں کوتاہی بے برکتی ونحوست دلاتی ہے اور جیسے نماز ترک کرنا گناہ اور بے برکتی کا سبب ہے، نمازی کا رکوع وسجود اور دیگر ارکان کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا بھی تنگی رزق کا ذریعہ ہے چنانچہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ الاستاذ حضرت سیدنا ابراہیم نخعی علیہ الرحمۃ کا ارشاد ہے۔

اذا رأيت رجلاً يخفف الركوع والسجود فترحم على عياله يعني من ضيق المعيشة (تفسیر روح البیان ج۱/۳۳۲)

جس شخص کو تم دیکھو کہ رکوع وسجود میں کمی کرتا ہے، تو اس کے اہل وعیال پر رحم کرو کیوں کہ ان کی روزی تنگ ہو جانے اور فاقہ کشی کا خطرہ ہے۔

مذکورہ بالا آیات واحادیث وواقعات سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ نماز اپنی اہمیت وفضیلت کے ساتھ ادائیگی میں صحت ودرستگی کا بھی مطالبہ کرتی ہے اور اس کے لئے مسائل نماز سے واقف ہونا ضروری ہے، بغیر اس کے نماز کا درست اور مقبول ہونا کارے دارد، نماز کے موضوع پر چھوٹی بڑی بے شمار کتابیں شائع وذائع ہیں۔ تاہم ایک ایسی کتاب کی سخت ضرورت تھی جو آسان اردو میں تفصیلی مسائل نماز کا احاطہ کرتی اور جدید ضروریات سے متعلق بھی اہم مسائل ومشکلات کا حل پیش کرتی ہو، لہٰذا اس ضرورت کو پوری کرتے ہوئے محب مخلص حبر متصلب مولانا مفتی محمد ابوالحسن قادری بہرائچی استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی دام مجدہ وزید علمہ نے ''انوار نماز'' کے نام سے ایک مفصل ومدلل کتاب ترتیب دے ڈالی جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، مصنف نے بڑی عرق ریزی اور محنت سے مسائل کو منضبط کیا ہے، اور انداز بیان سوال وجواب کا رکھا ہے تاکہ قارئین کو دلچسپی ہو اور حفظ مسائل میں بھی آسانی ہو۔ عام مسائل کی کتابیں بالعموم خشک ہوا کرتی ہیں، عام لوگ ان کے مطالعہ سے کم دلچسپی رکھتے ہیں، اس لئے یہ طرز تصنیف میرے نزدیک بھی زیادہ مفید ہے، ہر ہر مسئلہ کے ساتھ مصنف نے معتمد کتب فقہ کا مع صفحات کے حوالہ دے کر کتاب کو اور زیادہ موثق و

مستند بنادیا ہے، اگر چہ نقلِ مسائل میں مولانا نے اصل عبارات کا التزام نہیں کیا ہے، بلکہ زیادہ تر مقامات پر مفہوم لینے اور تسہیل پیدا کرنے کی کوشش کی ہے تا کہ عام خواندہ حضرات بہ آسانی نفس مسئلہ سمجھ سکیں، نماز کے موضوع پر اپنی نوعیت کی یہ واحد و منفرد کتاب ہے، امید کہ عبادات کا ذوق رکھنے والے اور نماز کے برکات وثمرات سے اپنے دامنوں کو پر کرنے والے حضرات اس کے مطالعہ سے اپنی تشنگی بجھائیں گے، نمازوں کو درست کریں گے، اپنے گھر والوں اپنے بھائیوں اور احباب کی نمازوں کی اصلاح و درستگی میں اس سے مدد لیں گے یہ کتاب اصلاح نماز کی ایک تحریک کا درجہ رکھتی ہے، لہٰذا دین پیشہ اور اخلاص مند حضرات سے گذارش ہے کہ اسے گھر گھر پہونچا کر اس نیک تحریک میں حصہ لیں اور ثواب آخرت کے مستحق ہوں۔

مولانا مفتی محمد ابوالحسن صاحب قادری ایک نوجوان اور ذی شعور عالم دین ہیں تصلب فی الدین اور اتباع شریعت کا جذبہ آپ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے جامعہ امجدیہ گھوسی جو ملک کی ایک ممتاز عربی دینی درسگاہ ہے، اس کے مایۂ ناز استاذ اور مفتی ہیں، نماز سے متعلق جو مسائل مزید درپیش ہوں قارئین انہیں سوال کی شکل میں لکھ کر مولانا کو پیش کر کے ان کا جواب حاصل کر سکتے ہیں۔ دعا ہے کہ مولیٰ عزوجل موصوف کی اس خدمت کو شرف قبولیت سے نوازے اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کو اپنی اپنی نماز درست کرنے کی توفیق دے، آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وآلہ الصلاۃ والتسلیم۔

محمد عبدالمبین نعمانی قادری

خادم دارالعلوم قادریہ چریا کوٹ مئو   رکن المجمع الاسلامی مبارک پور اعظم گڈھ

۲۶/ جمادی الآخرۃ ۱۴۲۲ھ/۱۵/ ستمبر ۲۰۰۱ء

تقریظ جلیل

از: حضرت علامہ مفتی معراج القادری مدظلہ
استاذ و مفتی جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ایمان اور تصحیح عقائد کے بعد تمام فرائض میں نماز اہم العبادات فرض ہے قرآن پاک اور احادیث کریمہ میں جا بجا اس کی عظمت واہمیت بیان فرمائی گئی ہے تارکین نماز پر ایسے پر جلال انداز میں وعید شدید وارد ہوئی ہے کہ پڑھکر کلیجہ دہل جاتا ہے وہ لوگ جو اپنی سستی اور کاہلی سے وقت پر نماز ادا نہیں کر پاتے لیکن بعد میں اسکی قضا ضرور کر لیتے ہیں ان کے بارے میں قرآن میں وارد ہوا۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ . تو ان نمازیوں کیلئے خرابی ہے جو اپنی نماز بھولے بیٹھے ہیں۔ (کنز الایمان)

جہنم میں ایک وادی ہے جسکی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے اسکا نام ویل ہے۔

غور فرمائیں جب قصداً نمازیں قضا کرنے والے اسکے مستحق ہیں تو تارکینِ نماز جو قضا بھی نہیں پڑھتے ان کا کتنا اذیت ناک عذاب ہوگا نماز کی عظمت واہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ مولیٰ عزوجل نے سارے احکام وارشادات سرور کائنات ﷺ کو زمین پر بھیجے اور جب فرضیت نماز کا حکم دینا منظور ہوا تو آقائے دو عالم ﷺ کو اپنے پاس عرش اعظم پر بلا کر فرض کیا اور شب اسریٰ میں یہ تحفہ عطا فرمایا۔

حدیث پاک ہے کہ جو شخص قصداً نماز چھوڑتا ہے جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے (کنز العمال ۴/۷۱)

ایک اور حدیث میں آقا نے ارشاد فرمایا کہ جس نے نماز کی حفاظت نہ کی وہ شخص روزِ قیامت قارون وفرعون وہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (الدر المنثور فی التفسیر الماثور ۱/۳۰۶)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ترک نماز کے سوا کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے تھے (کمارواہ الترمذی ومشکوٰۃ ۵۹) بہت سی احادیث کریمہ ایسی ہیں جنکا ظاہر یہی ہے کہ قصداً نماز کا تارک کافر دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور بعض صحابہ کرام مثلاً حضرت امیر المومنین فاروق اعظم وعبدالرحمٰن بن عوف وعبداللہ بن مسعود وعبداللہ بن عباس وجابر بن عبداللہ ومعاذ بن جبل وابو ہریرہ وابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل واسحٰق بن راہویہ وعبداللہ بن مبارک وامام نخعی کا بھی یہی مذہب تھا اگرچہ ہمارے امام اعظم ودیگر ائمہ نیز بہت سے صحابہ کرام اس کی تکفیر نہیں کرتے تاہم یہ کیا معمولی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے حتی کہ ائمہ ثلاثہ امام مالک امام شافعی امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم نماز نہ پڑھنے والے کو قتل کردینے کا حکم دیتے تھے۔

(بہارِ شریعت)

نماز فرض عین ہے جس کی فرضیت کا منکر کافر ہے اور قصداً ایک وقت کی بھی نماز چھوڑنے والا فاسق ہے ہر مکلف عاقل بالغ پر شرعاً یہ فرض ہے کہ نماز کو اس کے تمام شرائط و ارکان کے ساتھ صحیح صحیح طور پر ادا کرے اور ظاہر ہے کہ یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب اسے مسائل واحکام، شرائط وارکان کا صحیح علم ہو اسلئے اسکے وجوہ صحت وفساد فرائض وشرائط کا سیکھنا اشد ضروری ہے مختلف زمانوں میں ارکان نماز پر مشتمل مضامین کتابچے وکتابیں لکھیں گئیں ہیں جن میں تمام ضروری مسائل کے استیعاب کی کوشش بھی کی گئی ہے جو بلاشبہ ایک بہت گرانقدر اور قابل فخر عظیم کوشش ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں بھی پیش آمدہ ضروری مسائل کے انتخاب میں قابل صد آفریں محنت کی گئی ہے جو یقیناً مصنف موصوف کا حصہ ہے مسائل کی توضیح وتبیین میں اسکے سوالیہ انداز نے کتاب کی افادیت میں اضافہ کردیا ہے نیز اردو زبان میں ہونے کی وجہ سے یہ

کتاب عوام مسلمین کیلئے بے حد مفید ہوگئی ہے اس کتاب کی یہ بھی خوبی قابل ذکر ہے کہ اسمیں جتنے بھی مسائل مذکور ہیں وہ فقہ حنفی کی معتمد و مستند کتابوں سے ماخوذ و منقول ہیں ساتھ ہی ساتھ صفحہ نمبر کا بھی التزام رکھا گیا ہے۔ جس نے مندرجات کے اعتماد و ایقان میں اضافہ کر دیا ہے۔

نماز میں لاوڈ اسپیکر کے تعلق سے جو حکم ذکر گیا ہے وہ بھی جمہور علمائے سلف و خلف کے نظریہ کے مطابق ہے بحمدہ تبارک و تعالیٰ جامعہ اشرفیہ دارالعلوم کا دار لافتا بھی اپنے اکابر کے اسی فتوے کا مؤید بلکہ مبلغ ہے کہ لاؤڈ اسپیکر پر نماز صحیح نہیں ہندوستان میں لاؤڈ اسپیکر کے وجود میں آنے کے وقت ہمارے جتنے اکابر تھے سب کا متفقہ فتوی یہی رہا ہے کہ اس پر نماز صحیح نہیں فقیہ اعظم حضرت صدر الشریعہ علامہ محمد امجد علی اعظمی مصنف بہار شریعت، مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان، برہان ملت مفتی برہان الحق جبلپوری، محدث اعظم ہند حضرت مولانا سید محمد کچھوچھوی رضی اللہ عنہم اس دور میں صف اول کے اکابر میں تھے اور ان کی حیثیت تمام اہل سنت کے نزدیک مسلم معتمد اور مستند تھی پوری دنیائے سنیت ان حضرات کے فتاویٰ کو حرف آخر سمجھتی تھی ان حضرات کا یہی فتوی رہا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر پر نماز صحیح نہیں اس عہد کے دوسرے صف کے اکابر علما نے بھی یہی فتوی دیا کہ اسکی آواز پر رکوع و سجود کرنے والوں کی نمازیں صحیح نہ ہوں گی مثلاً شیر بیشۂ اہل سنت ابو الفتح حضرت مولانا حشمت علی خاں علیہ الرحمۃ حضور حافظ ملت جلالۃ العلم حضرت مولانا عبد العزیز قدس سرہ بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کہ آپکی تصدیق حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ کے فتوی پر موجود ہے مجاہد ملت امام التارکین حضرت مولانا حبیب الرحمٰن علیہ الرحمۃ آپ کی بھی تصدیق حضرت مفتی اعظم ہند کے فتوی مبارکہ پر موجود ہے مفتی اعظم ناگپور حضرت مولانا عبد الرشید بانی جامعہ عربیہ کے متعدد فتاوی اس بارے میں موجود ہیں کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ناجائز ہے جب جماعت اہل سنت کے جمہور اکابر علمائے کرام مفتیانِ عظام کا یہی موقف اور یہی فتوی ہے کہ اسکا استعمال نماز میں جائز نہیں بلکہ اس کی اقتدا پر نمازیں فاسد ہوں گی تو عوام و خواص سب پر لازم ہے کہ اسی فتوی پر عمل کریں اور اپنی نمازوں کو فاسد ہونے سے بچائیں۔

زیر مطالعہ کتاب "انوار نماز" عزیز اسعد حضرت مولانا مفتی محمد ابو الحسن مصباحی زید مجدہ کی وسعت فکر و نظر اور پختگی علم و فن کی آئینہ دار ہے موصوف ایک معیاری درسگاہ طیبۃ العلما جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی کے مقبول ترین استاذ اور مشاق مفتی ہیں جامعہ کا معیار تعلیم و تربیت بلند کرنے میں حتی الوسع کوشاں رہتے ہیں تحریر و تصنیف کا بھی خاصا ذوق ہے مختلف موضوعات کے متعلق آپ کی کئی کتابیں شائع ہو کر عوام و خواص سے خراج تحسین وصول کر چکی ہیں گرانقدر مقالات و مضامین بھی ماہناموں، رسائل اور اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں دعا ہے کہ مولی عزوجل آپ کے قلم میں مزید قوت عطا فرمائے آپکی خالصا لوجہ اللہ دینی خدمت کو شرف قبول عطا فرمائے اور اس کتاب کو اصلاح نماز و رہنمائی مسلمین کا بہترین ذریعہ بنائے آمین بجاہ النبی الکریم الامین۔

محمد معراج القادری

خادم الافتا جامعہ اشرفیہ مبارکپور

۹ جمادی الاولی ۱۴۲۲ھ

تقریظ جمیل

از: حضرت علامہ مفتی محمود اختر صاحب قبلہ قادری
استاذ و مفتی سنی دار العلوم محمدیہ ممبئی ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

صحت عبادت کیلئے مسائل شرعیہ کا جاننا بہت ضروری ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة یعنی ہر مسلمان مرد و عورت پر علم دین کا حاصل کرنا فرض ہے یہاں علم سے مراد ایک احکام شرعیہ ہی کا علم ہے جس سے عدم واقفیت موجب فساد اعمال باعث بربادی عبادات ہے اسی لئے عالم ماکان و ما یکون صلی اللہ علیہ وسلم نے فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد یعنی ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ سخت ہے ایسے عبادت گزار جو مسائل شرعیہ سے کما حقہ واقف و آگاہ نہیں ہوتے شیطان کیلئے انہیں گمراہ کرنا آسان ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ تھوڑی دیر علم دین سیکھنا رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے کہ ایک ساعت رات میں پڑھنا پڑھانا ساری رات کی عبادت سے افضل ہے علما کرام نے علوم شرعیہ کی اہمیت و ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے دینی مسائل اور احکام شرعیہ پر مشتمل عظیم ترین تصنیفات فرمائیں اور یہ سلسلہ عہد تابعین و ائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے آج تک جاری و ساری ہے اور انشاء المولیٰ تعالیٰ آئندہ بھی جاری رہے گا تا کہ تشنگانِ علومِ اسلامیہ اور طالبانِ مسائل شرعیہ ان سے سیراب و مستفید ہوتے رہیں اور ان کی روشنی میں اپنے اعمالِ صالحہ اور عبادت کی صحیح و مکمل ادائیگی کی کوشش کرتے رہیں۔

زیرنظر کتاب بھی اسی سمت ایک بہترین پیش رفت ہے جناب مولانا محمد ابو... صاحب مصباحی استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی نے اپنی اس تصنیف میں مسائل شرعیہ... وجواب کے انداز میں پیش فرمایا ہے تاکہ علم فقہ کے طلبہ کی ذہنی مشق ہو جائے اور ان کے اندر فقہی تجسس ہو تلاش علمی کا جذبہ پیدا ہو سکے یہ کتاب اپنی افادیت کے لحاظ سے خواص وعوام سب کیلئے یکساں اہمیت رکھتی ہے نیز سوال وجواب کے انداز سے ترتیب کا ایک عظیم فائدہ یہ ہے کہ ذہن میں مسائل محفوظ اور زبان پر از بر ہو جاتے ہیں کیونکہ سوال پڑھنے کے بعد ذہن میں صحیح جواب کی جستجو پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر جو چیز تلاش وجستجو کے بعد دستیاب ہوتی ہے وہ ذہن نشین ہو جاتی ہے اور جو چیز یوں ہی سرسری طور پر نظر سے گزر جاتی ہے اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں ہوتی فاضل مصنف نے بہت آسان عام فہم انداز میں مسائل بیان کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے اور حوالہ جات کے ذریعہ مسائل کو مزین بھی کیا ہے طہارت ونماز اور اذان واقامت وغیرہ سے متعلق سوالات ذہن میں اکثر وبیشتر ابھرتے رہتے ہیں اور گردش کرتے رہتے ہیں اس کتاب میں ایسے سوالات کا احاطہ کیا گیا ہے اور پھر مفتی بہ اقوال کی روشنی میں ان کے جوابات پیش کئے گئے ہیں۔

بعض ایسے سوالات بھی قائم کئے گئے ہیں جنھیں پڑھتے ہی ذہنی تجسس اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے اور پڑھنے والا ان کے جوابات کے لئے بے چین اور بیقرار ہو جاتا ہے مثلاً تشہد کے بیان میں ایک سوال قائم کیا گیا کہ ایک مقتدی نے مغرب کی تین رکعت کی ادائیگی میں چودہ بار (۱۴ بار تشہد) التحیات پڑھا اور اس نے بائیس سجدے کئے اس کی کیا صورت ہے؟ اس کا جواب کیا ہے اسے آپ اصل کتاب میں ملاحظہ فرمائیں یہاں اتنا ضرور ہے کہ فقہ کا ہر طالب علم بلکہ مسائل شرعیہ سے معمولی شوق وذوق رکھنے والا شخص بھی اس کا جواب جاننے کے لئے بے قرار ہو جائے گا۔

بہر حال یہ کتاب طلبہ وعوام ہر ایک کیلئے بہت ہی مفید اور کارآمد ہے ہر ایک کی معلومات میں زبردست اضافہ کا بہت بڑا ذریعہ ہے اس کتاب کے مطالعہ سے فاضل

مصنف کے تبحر علمی اور ذہنی استحضار مطالعہ کی وسعت کا اندازہ ہوتا ہے رب قدیر اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے و طفیل فاضل ممدوح کے علم میں برکتیں عطا فرمائے اور اس کتاب کو مقبول خواص و عوام فرمائے ۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیة و التسلیم ۔

محمود اختر القادری عفی عنہ

خادم الافتاء سنی دارالعلوم محمدیہ ممبئی ۳

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ

تقریظ نبیل

از: حضرت علامہ صدر الوریٰ قادری استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے توحید و رسالت کی شہادت نماز وروزہ حج زکوۃ حدیث شریف میں آیا۔

بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لااله الا الله و ان محمدا عبده و رسوله واقام الصلوٰة وایتاء الزكوة و الحج و صوم رمضان (ترغیب ۱/۲۲۹ بحوالہ بخاری ومسلم)

اور ایمان کے بعد افضل العبادات واہم الارکان نماز ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں جا بجا نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے، کہیں ارشاد ہوا، اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَآتُوا الزَّکوٰۃَ، تو کہیں فرمایا، حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ۔ یہی وجہ ہے کہ نماز کی پابندی کرنے والوں کو خود قرآن مقدس میں بہت سراہا گیا اس پر اجر عظیم کا وعدہ کیا گیا ہے ارشاد ربانی ہے، وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ھُمْ فِیْھَا خَالِدُوْنَ، (اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں، یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے) اسی کے ساتھ ساتھ ایسے لوگوں کے لئے وعید شدید بھی وارد ہوئی جو نمازوں سے غفلت برتتے ہیں، فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ (الآیۃ) تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

یوں ہی احادیث کریمہ میں بھی نماز کی بڑی تاکید آئی ہے، بلکہ وفات جس میں دنیا سے جانے والا انہیں امور کی وصیت کرتا ہے جو اس کے نزدیک بڑے ہی مہتم بالشان ہوتے

ہیں، اس کی روشنی میں نماز کی اہمیت کا اندازہ یوں ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مرض وفات میں جن دو چیزوں کی وصیت فرمائی ان میں سے ایک نماز بھی ہے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں إن النبی ﷺ کان یقول فی مرضه الصلوٰة وماملکت أیمانکم (نبی اکرم ﷺ نے مرض وفات میں فرمایا نماز کی حفاظت کرو اور اپنے غلاموں اور باندیوں کے حقوق کی نگہداشت رکھو (مشکوٰۃ شریف ج ۲ / ۲۹۱)

بلکہ قصداً ترک نماز کو کفر جیسا عمل قرار دیا گیا ہے۔ من ترک الصلوٰة متعمداً فقد کفر "جس نے قصداً نماز کو ترک کیا اس نے کفر جیسا عمل کیا" الحدیث۔

اور یہ بھی ظاہر و باہر ہے کہ صحیح طریقہ پر کوئی شخص نماز کی ادائیگی اسی صورت میں کرسکتا ہے جبکہ اسے نماز کے ضروری مسائل معلوم ہوں ورنہ اس کا کافی حد تک امکان ہے کہ ایک آدمی اپنے زعم میں صحیح طریقہ پر نماز پڑھ رہا ہو مگر حقیقت میں اس کی نماز صحیح نہ ہو رہی ہو مثلاً سجدہ میں دونوں پاؤں کی دس انگلیوں میں سے ایک انگلی کا پیٹ لگنا فرض ہے کہ اس کے بغیر نماز پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے۔ فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۴۳ پر ہے فتحرر مما تقرر أن الإعتماد فی السجود علی بطن احدی أصابع القدم العشر فریضة فی المذهب المعتمد المفتی به۔ اب اگر ایک شخص کو یہ مسئلہ معلوم نہ ہو اور وہ بے احتیاطی میں بغیر کسی انگلی کا پیٹ لگائے ہوئے سجدہ کرتا جائے تو اس کی ساری نمازیں فاسد و باطل ہوں گی اور اسے اس کی خبر تک نہ ہوگی اسی طرح اور بھی مسائل ہیں کہ معمولی غفلت سے ساری نماز برباد ہو جائے گی اور لاعلمی و جہالت کا یہ ضرر صرف نماز تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ ایسا متعدی مرض ہے جو دوسری عبادات کو بھی کھا جائے گا اسی لئے فرائض خمسہ اور ان کے علاوہ دیگر معاملات میں جن میں آدمی کی مصروفیت ہو ضروری مقدار میں ان کے مسائل جاننا فرض ہے۔ خاتم الفقہا علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وفرض علی کل مکلف ومکلفة بعد تعلمه علم الدین والهدایة تعلم علم الوضو والغسل والصلوٰة والصوم وعلم الزکوٰة لمن له نصاب والحج لمن وجب علیه والبیوع علی

التجار ليحترزوا عن الشبهات والمكروهات في سائر المعاملات وكذا أهل الحرف كل من اشتغل بشئ يفرض عليه علمه وحكمه ليمتنع عن الحرام۔

ہر مسلمان مرد وعورت پر علم دین وہدایت جاننے کے بعد وضو، غسل نماز ،روزہ، مالک نصاب کے لئے زکوٰۃ،صاحب استطاعت کے لئے حج اور تاجروں پر بیع وشرا کے مسائل جاننا فرض ہے تاکہ دیگر تمام معاملات میں شبہات ومکروہات سے بچیں یہی حکم ہے پیشے والوں اور ہر اس شخص کا جس کا کوئی ایسا مشغلہ ہو جس کا علم وحکم اس پر فرض ہوتا کہ وہ ارتکاب حرام سے بچے۔ (ردالمحتار ج ا ص ۳۱۔۳۲)

اب ایک مشکل یہ ہے کہ عام طور پر مسائل شرعیہ کا ذخیرہ عربی زبان میں محفوظ ہے کہ عربی زبان کے ناآشنا عوام کے لئے ان مسائل کا جاننا ایک دشوار ترین امر ہے اس دشواری کو مدنظر رکھتے ہوئے صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ مفتی الحاج محمد امجد علی علیہ الرحمۃ والرضوان نے آسان اردو زبان میں بہار شریعت تصنیف فرما کر امت مسلمہ پر احسان عظیم فرمایا پھر اسی کی تلخیص کے طور پر شمس العلما مفتی قاضی شمس الدین جعفری علیہ الرحمہ نے قانون شریعت جمع فرمائی، اسی طرح اور بھی علمائے اہل سنت نے مختلف کتابیں تحریر فرمائیں ان کتابوں سے امت مسلمہ کو کافی فائدہ پہنچا اور آج بھی قوم مسلم اس سے استفادہ کر رہی ہے۔

اسی سلسلۃ الذہب کی کڑی کے طور پر حضرت مولانا مفتی محمد ابوالحسن قادری زید مجدہم نے بھی زمانے کے حالات اور تقاضے کے تحت نماز کے مسائل پر آسان، سلیس اردو زبان میں زیر نظر کتاب انوار نماز تحریر فرمائی ،موصوف جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے ممتاز فارغ اور جامعہ امجدیہ رضویہ کے باصلاحیت قابل قدر استاذ ومفتی ہیں جنہیں نوعمری ہی میں کئی کتابوں کے مصنف ہونے کا شرف حاصل ہوا،انوار نماز آپ کی تالیفات میں ایک نمایاں حیثیت کی حامل ہے۔میں نے کتاب کے بیشتر حصے کا مطالعہ کیا تو اسکے کچھ اوصاف خاص طور پر قابل ذکر معلوم ہوئے۔

۱۔ ترتیب فقہی کے اعتبار سے سوال وجواب کے انداز میں مسائل کی حسین ترتیب
۲۔ آسان عام فہم اردو زبان میں حالات زمانہ کے مطابق مسائل فقہیہ کا ذکر۔
۳۔ ہر مسئلہ حوالہ سے مزین کہ پڑھنے والے کو سوائے جزم اور تصدیق کے کوئی چارۂ کار نہ رہے۔
۴۔ حوالہ جات میں ایسی کتابوں کا التزام جو فقہ حنفی میں متداول اور علما وفقہا کے نزدیک مقبول معتمد ہیں۔ مثلاً فتاوی غیاثیہ، فتاویٰ اسعدیہ، غنیۃ المستملی، مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، جوہرہ، مراقی الفلاح طحطاوی علی المراقی طحطاوی علی الدر، درمختار، ردالمحتار، تبیین الحقائق، البحر الرائق، فتاوی عالمگیری، فتاوی رضویہ، بہار شریعت، وغیرہ

اتنی کثرت کے ساتھ حوالجات کا التزام ہے کہ پڑھنے والا داد تحسین دیئے بغیر نہیں رہ سکتا یقیناً یہ کامیاب جدو جہد موصوف زید مجدہ کی وسعت مطالعہ واستحضار جزئیات کی روشن دلیل ہے دعا ہے کہ مولیٰ عزوجل موصوف کی عمر اور علم میں برکت عطا فرمائے اور مزید خدمت دین کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صدر الوری قادری

خادم تدریس جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

۲۵ جمادی الآخرہ ۱۴۲۲ھ

پیش گفتار

انسان وجن کی تخلیق محض بخت واتفاق کی مرہون منت نہیں بلکہ ان کی پیدائش بلند مقصد اعلیٰ غایت کی پیش نظر ہوئی اور وہ ہے اپنے رب کی عبادت وبندگی چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ کہ میں نے جن وانس کو اپنی عبادت ہی کیلئے بنایا۔

اور ایمان وعقیدہ کی درستگی کے بعد رب قدیر عزاسمہ کی عبادات میں سب سے اہم واعظم عبادت نماز ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں نماز کی فرضیت سب سے زیادہ موکد طور پر بیان فرمائی۔

ارشادات الہیہ:

(۱) وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (بقرة ۴۳/۲)

اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

(۲) وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ (بقرة ۸۳/۲)

اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو۔

(۳) فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (نساء ۱۰۳/۴)

پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

(۴) حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (بقرة ۲۳۸/۲)

نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔)

احادیث کریمہ:

آقا و مولیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱) خمس صلوات کتبهن الله على العباد فمن جاء بهن لم يضيع منهن شيأ استخفافا بحقهن كان له عند الله عهد أن يد خله الجنة و من لم يات بهن فليس له عند الله عهد ان شاء عذبه وان شاء اد خله الجنة۔

(موطا امام مالک علی ہامش ابن ماجہ ۱/۳۱ والسنن الکبری معروف بہ بیہقی ۲/۳۶۶ حیدر آباد)

کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائیں تو جس نے انھیں مکمل ادا کیا اور ان میں کسی نماز کے حق میں کمی کرتے ہوئے کوئی نماز ضائع نہ کی تو اللہ کا عہد و وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے انھیں ادا نہ کیا تو اللہ کے یہاں عہد نہیں چاہے تو عذاب دے چاہے تو جنت میں داخل فرمائے۔

(۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ آقائے دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

من سره ان يلقى الله غدا مسلما فليحا فظ على هؤلاء الصلوات الخمس حيث ينادى بهن فانهن من سنن الهدى۔

(ابن ماجہ ۱/۵۷ باب المشی الی الصلوۃ مطبع نظامی)

کہ جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ کل مسلمان ہونے کی حالت میں اللہ سے ملے تو ان نمازوں کی حفاظت کرے جب ان کی ندا دی جائے کہ یہ نمازیں سنت ہدی سے ہیں۔

(۳) حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے فخر دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مثل الصلوات المكتوبات كمثل نهر جار عذب على باب احد كم يغتسل منه كل يوم خمس مرات۔ (سنن دارمی ۱/۲۶۷)

کہ پنج وقتہ فرض نمازوں کی مثال اس بہتی شیریں نہر کی سی ہے جو تم میں کسی کے دروازے پر ہو اور وہ اس میں ہر دن پانچ بار نہائے۔

نماز چھوڑنے پر وعیدیں: جس طرح نماز پڑھنا بڑے ثواب اور سعادت دارین کا ذریعہ ہے اسی طرح نماز چھوڑنا سخت گناہ اور بے نمازی شدید وعیدوں کا سزاوار ہے۔ قرآن کریم اور احادیث رسول عظیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میں اس تعلق سے واضح ارشادات موجود ہیں، چنانچہ ارشاد ہے۔

(۱) فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا (مریم ۵۹/۱۹)

تو ان کے بعد ان کی جگہ پر ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔

(۲) فِىۡ جَنّٰتٍ يَّتَسَآءَلُوۡنَ عَنِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ مَا سَلَكَكُمۡ فِىۡ سَقَرَ قَالُوۡا لَمۡ نَكُ مِنَ الۡمُصَلِّيۡنَ (مدثر ۴۰/۷۴ تا ۴۳)

باغوں میں پوچھتے ہیں مجرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی۔ وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔

فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ (ماعون ۴/۱۰۷)

تو ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے جو اپنی نماز بھولے بیٹھے ہیں۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ بے نمازی ترک نماز کے سبب جہنم میں ڈالے جائیں گے اور سستی سے نماز پڑھنے والوں کے لئے جہنم کی بھیانک وادی ویل ہے۔

سرکار اقدس ﷺ نے نماز چھوڑنے والے کے لئے لرزہ خیز وعیدیں ارشاد فرمائی ہیں۔

(۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"من ترك الصلوٰة متعمداً كتب اسمه على باب النار"۔ (کنز العمال ج ۷/۴)

جو قصداً نماز چھوڑتا ہے جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔

(۲) جاء رجل فقال یا رسول الله ای شئ احب عند الله فی الا سلام قال الصلوٰة لو قتها ومن ترک الصلوٰة فلا دین له الصلوٰة عماد الدین (کنزالعمال ۸۰/۴) سرور عالم ﷺ کے پاس ایک صاحب آئے اور عرض کی یارسول اللہ اللہ کے یہاں اسلام میں کون سی چیز زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے ارشاد فرمایا وقت پر نماز پڑھنا جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں نماز دین کا ستون ہے۔

(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لا سهم فی الا سلام لمن لا صلوٰة له کہ اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں جس کیلئے نماز نہ ہو۔ (درمنثور ۲۰۶/۱)

(۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لیس بین العبد و بین الشرک اوبین الکفر الا ترک الصلوٰة کہ بندے اور شرک یا بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کے سوا کوئی فرق نہیں۔ (دارمی ۲۲۴/۱)

(۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ سے عنہ مروی ہے کہ سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا من ترک الصلوٰة لقی الله و هو غضبان (ترغیب ۳۸۱/۱ بحوالہ طبرانی، بزار) کہ جو نماز چھوڑے گا وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا۔

(۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من ترک الصلوٰة متعمدا فقد کفر جھارا کہ جس نے قصداً نماز چھوڑ دی اس نے اعلانی کفر جیسا عمل کیا (ترغیب ۳۸۲/۱)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ من لم یصل فھو کافر جو نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے۔ (السنن الکبریٰ ۳۶۶/۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ من لم یصل فلا دین له جو نماز نہ پڑھے اس کا کوئی دین نہیں (السنن الکبریٰ ۳۶۶/۳)

جب آیات واحادیث وآثار سے آشکار ہوگیا کہ رب قدیر عز اسمہ کے یہاں نماز کی بڑی اہمیت ہے اسے قائم رکھنا فرض اعظم ہے کبھی کبھار چھوڑنا یا مطلق ترک رکھنا بہت بڑا

گناہ ہے تو یہ بھی واضح رہے کہ جس طرح نماز پڑھنا فرض اعظم ہے اسی طرح اس کے مسائل سے واقف ہونا بھی فرض اہم ہے کیوں کہ اگر نماز ادا کرنے اور اس کے صحیح ہونے نہ ہونے کے مسائل سے واقفیت نہ ہوگی تو بہت ایسا ہوگا کہ نماز پڑھتا رہے گا اور اس کی نماز نہ ہوگی اس لئے ائمہ کرام نے قرآن واحادیث سے نماز کے مسائل ضبط فرمایا اور ہر زمانے اور ہر عہد میں علمائے کرام نماز کے مسائل سے متعلق کتابیں لکھتے رہتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس موضوع پر چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں ہر زبان میں پائی جاتی ہیں یہ کتاب انوار نماز بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، اس کی ضرورت ہے یا نہیں اس کا فیصلہ خود قارئین کریں گے، اس کی ترتیب کی اصل وجہ یہ ہوئی کہ میں جامعہ احمدیہ قنوج میں ۱۹۹۵ء کے اندر تدریسی خدمات کے ساتھ فتوی نویسی کا کام بھی کر رہا تھا تو کتب فقہ میں حل استفتا کے دوران بہت سے عام الوقوع اور نادر الوقوع مگر بہت اہم اور معلوماتی مسائل دیکھنے میں آتے تو دل میں یہ تمنا انگڑائی لیتی کہ کاش یہ آبدار موتی ایک جگہ کتابی شکل میں جمع ہو جاتے تو عوام کی معلومات اور ان کے لئے اپنی نماز خراب ہونے سے بچانے کا سامان ہو جاتے اور دین کا اہم کام بھی، چنانچہ میں نے عزم کر لیا کہ مسائل پر ایک کتاب لکھوں گا لیکن وہاں سے ایک سال بعد یعنی آئندہ ۹ رشوال مارچ ۱۹۹۶ء کو محدث کبیر ممتاز الفقہا حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفی قادری مدظلہ العالی صدر شعبہ افتا و شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ کے حکم پر ان کے ہاتھوں لگائے ہوئے گلستان علم وادب طیبۃ العلما جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی بغرض تدریس چلا آیا یہاں شروع میں صرف تدریس کا کام میرے ذمہ رہا اس لئے دل کی تمنا دل ہی میں رہ گئی مگر ۱۹۹۷ء میں بفضل رب تعالی یہاں بھی فتوی نویسی کا کام مجھ کو مل گیا اور کام کرنے لگا پھر وہی جذبہ بیدار ہوا اور ۱۹۹۸ء سے پورے عزم وحوصلے کے ساتھ وقتاً فوقتاً ضرورت کے مسائل لکھنے لگا یہ سلسلہ تین سال مسلسل جاری رہا یہاں تک کہ ہزاروں ہزار مسائل کا بیش بہا ذخیرہ اور حسین گلدستہ تیار ہو گیا، آج تین سال کی مسلسل جدوجہد عمل پیہم کا عظیم سرمایہ بنام ''انوار نماز حصہ اول'' قارئین تک پہنچاتے ہوئے بے پناہ خوشی محسوس ہو رہی ہے۔

امید ہے کہ میری یہ کاوش بنظر قبول دیکھی جائے گی اور میرے لئے ذریعہ نجات ہوگی

اس میں درج ذیل امور کا بطور خصوص لحاظ رکھا گیا ہے۔

(۱) عام کتب و فقہ کے اسلوب سے ہٹ کر بیان مسائل میں سوال و جواب کا انداز رکھا گیا ہے تا کہ قاری کو دلچسپی اور جواب کی جستجو ہو کیوں کہ جوبات جستجو اور تلاش کے بعد حاصل ہوتی ہے ذہن میں ایک عرصہ تک نقش رہتی ہے۔

(۲) وضو و غسل سے لیکر مسجد و مکان نماز تک کے تقریباً سارے ابواب کے الگ الگ اکثر و بیشتر پیش آنے والے مسائل کا ذکر، تا کہ درپیش مسائل ان کے ابواب میں بآسانی دیکھے جاسکیں۔ پوری کتاب چھاننے کی ضرورت نہ پڑے۔

(۳) مسئلہ کے ساتھ فقہ حنفی کی معتبر و مستند کتاب کا حوالہ مع قید جلد و صفحات۔ تا کہ اصل ماخذ میں وہ مسئلہ تلاش کیا جاسکے۔

(۴) افادۂ عوام نیز خوف طوالت کے پیش نظر مصادر و مراجع کی اصل عبارت کی جگہ اکثر صرف مفہوم یا مستفاد لینے پر اکتفا۔

(۵) وسعت و استطاعت بھر مسائل کے بیان میں تسہیل۔

(۶) سوال و جواب کے الفاظ میں نہایت عام فہم ساتھ ہی مختصر اور سادہ لانے کی کوشش۔

(۷) جواب میں قیل وقال، چون وچرا سے اجتناب۔

(۸) دور حاضر کے پیش آمدہ کچھ نئے مسائل کا حل۔

(۹) کتاب میں درج ہر عنوان سے متعلق حسب قدرت مسائل کا احاطہ۔

(۱۰) کثیر الوقوع یا ضروری الذکر نادر الوقوع مسائل کے بیان کا التزام۔

(۱۱) مناسبت اور افادہ کے مدنظر کچھ تاریخی معلومات۔

(۱۲) ترتیب ابواب میں کتب فقہ کے ابواب کی ترتیب کا لحاظ۔

(۱۳) غرض اختصار یا حاجت کے سبب بعض مقامات پر کتب حوالہ کے نام میں تخفیف اور اس کے کسی جز و معروف کے ذکر پر اکتفا مثلاً بہار شریعت کی جگہ صرف بہار، فتاوی رضویہ مترجم کی جگہ رضویہ م لکھنے پر اختصار کیا گیا ہے جس کی تفصیل ص ۴۰ پر رموز و

پر رموز واشارات کے عنوان سے کردی گئی ہے۔

(۱۴) نقل مسائل میں قرآن کریم اور احادیث کے علاوہ فقہ کی درجنوں کتابوں سے استمداد البتہ فتاوی رضویہ شریف اور بہار شریعت سے سب سے زیادہ مدد لی گئی ہے۔

(۱۵) متعدد اصحاب فقہ وافتا کئی متدین علما کی تقریظات وتوثیقات سے تزئین

(۱۶) قرآنی آیات ودعا نیز ضروری عبارات پر اعراب کا التزام

(۱۷) مسائل مفتی بہ کے نقل واختیار میں غلطی سے بچنے کی حتی الوسع جد وجہد پھر بھی نقص وسقم، خطاسے پاک ہونے کا دعوی نہیں کیا جا سکتا لہٰذا مفتیان عظام وعلمائے کرام کی بارگاہ میں بصد ادب واحترام التماس ہے کہ اگر کسی سوال یا جواب میں کوئی کمی پائیں تو مطلع فرما کر احسان فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا ازالہ کیا جاسکے۔

کتاب کی تسوید وتبییض میں درج ذیل طلبۂ جامعہ، علاؤالدین خان امجدی ،عبدالمعید رضا، ابرار احمد بہرائچی، اختر حسین پرتاب گڑھ، نور احمد قادری بہرائچی، زاہد حسین محمد عالم گیر اشرف بھیروی، محمد معین الحق وثیقی، جاوید اختر، اختر رضا، سیف اللہ حلیمی، غلام جان سلمهم الله تعالى عن جميع الآفات والبلاء برابر تعاون کرتے رہے اور حضرت مولانا مفتی عبدالرقیب صاحب مصباحی بہرائچی منظر عام پر لانے اور تکمیل میں ہمارے لئے دست راست ثابت ہوئے اپنے بہت سے قیمتی اوقات عطا فرما کر بڑا کرم فرمایا ہم ان سبھی حضرات کا تہ دل سے شکر گزار ہیں اور دعا گو ہیں کہ مولی تعالی ان کے علم وعمر وعزت میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے پھر مندرجہ ذیل کرم فرما قابل صد افتخار شخصیات کے ممنون ہیں کہ انھوں نے نظر ثانی فرمائی اور متعدد مقامات پر اصلاح ومشورہ سے نوازا۔ نیز اپنے گراں قدر تاثرات، دعائیہ کلمات، تقریظات عطا فرما کر احسان فرمایا۔

(۱) مبلغ اسلام حضرت علامہ عبدالمبین نعمانی مدظلہ العالی مہتمم دارالعلوم قادریہ چریا کوٹ مئو۔

(۲) محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین صاحب قبلہ رضوی استاذ ومفتی جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ (یوپی)

(۳) حضرت علامہ مفتی معراج القادری دام ظلہ استاذ و مفتی جامعہ اشرفیہ مبارکپور

(۴) حضرت علامہ مفتی محمود اختر قادری دام ظلہ مفتی سنی دار العلوم محمدیہ ممبئی۔

(۵) حضرت علامہ صدر الوری مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ۔

اور بڑی ناسپاسی ہوگی اگر حافظ سمیع اللہ صاحب امجدی استاذ جامعہ امجدیہ گھوسی کا شکریہ ادا نہ کریں کیوں کہ وہ ہمیشہ ہمارے اوپر احسان فرماتے رہتے ہیں اور انھوں نے اس کتاب کی طباعت کے سلسلہ میں کافی آسانیاں فراہم فرمائیں۔

مولیٰ تبارک وتعالیٰ ہمارے تمام معاونین کو دنیا اور آخرت کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے اور کتاب ہٰذا کو نافع انام اور میرے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین۔

محمد ابو الحسن قادری مصباحی

حسن پور، گوینده پور پنڈت بہرائچ یوپی ☆☆☆ خادم الافتا جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی

رموز واشارات

بعض مصلحتوں اور ضرورتوں کے پیش نظر درج ذیل کتب حوالہ جات کے اسمامیں تخفیف کردی گئی ہے تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	اشاریہ	اسمائے کتب
۱	الاشباہ	الاشباہ والنظائر
۲	میزان	میزان الشریعۃ الکبریٰ
۳	غنیۃ	غنیۃ المستملی
۴	ترغیب	الترغیب والترہیب
۵	شامی	ردالمحتار معروف بہ شامی
۶	مراقی	مراقی الفلاح بامداد الفتاح شرح نور الایضاح
۷	بحر	البحر الرائق شرح کنز الدقائق
۸	تنویر	تنویر الابصار
۹	کنز	کنز الایمان ترجمۃ القرآن
۱۰	بدائع	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع
۱۱	منیۃ	منیۃ المصلی
۱۲	جوہرہ	الجوہرۃ النیرۃ شرح مختصر القدوری
۱۳	خیریہ	فتاویٰ خیریہ
۱۴	اسعدیہ	فتاویٰ اسعدیہ

۱۵	خانیہ	فتاویٰ قاضی خان
۱۶	عالمگیری (ہندیہ)	فتاویٰ عالمگیری (فتاویٰ ہندیہ)
۱۷	رضویہ م	فتاویٰ رضویہ مترجم
۱۸	مصطفویہ	فتاویٰ مصطفویہ
۱۹	رضویہ	فتاویٰ رضویہ
۲۰	امجدیہ	فتاوی امجدیہ
۲۱	فیض الرسول	فتاوی فیض الرسول
۲۲	بہار	بہار شریعت
۲۳	قانون	قانون شریعت
۲۴	سامان	سامان آخرت
۲۵	مسائل	مسائل نماز

انوار نماز

نتیجہ فکر حضرت مولانا معین الدین خاں برکاتی دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ

مطلع احکام قرآں ہے یہ انوار نماز کاشف اسرار سنت ہے یہ انوار نماز
ہے عمادالدین کی تفصیل اور تشریح یہ اور اقیموا کی مفسر ہے یہ انوار نماز
سرور عالم کے قول صلوا کی ہے آئینہ اور ادائے مصطفائی ہے یہ انوار نماز
یعنی جو ہے شرع کا لب لباب اس باب میں جامع و کامل اسی کی ہے یہ انوار نماز
اپنے لفظوں کے ذہن میں وہ چمکتے باخدا گوہر نایاب رکھتی ہے یہ انوار نماز
قرب حق کی منزلوں کے واسطے ہے یہ رفیق قرۃ عینی کی داعی ہے یہ انوار نماز
کوثر و تسنیم کے ساغر سے نکھرا لفظ لفظ سلسلۃ الذہب دیکھو ہے یہ انوار نماز
ایک مومن کیلئے معراج بخش اس کا سبق درس عبرت بے عمل کو ہے یہ انوار نماز
عطر مجموعہ ہے کتب فقہ کا یہ واقعی کہ مسائل کا ذخیرہ ہے یہ انوار نماز
زائد از پنجاہ کتب معتبرہ کا ہوا بے مثالی اک خزانہ ہے یہ انوار نماز
سالک حق کیلئے اسمیں ہزاروں ہیں نشاں وہ چراغ راہباں ہے یہ انوار نماز
تشنگان علم کی خاطر یہ کوہ طور ہے اور نمازی کی جناں ہے یہ انوار نماز
اپنے موضوع پر نئے اسلوب کا سیل رواں حاوی جزئیات نادر ہے یہ انوار نماز
فرض وواجب مستحب مسنون کی جامع ہے یہ رکھتی ہے سب کا بیاں جو ہے یہ انوار نماز
ہے سوالوں اور جوابوں کی روش سحرالبیاں اور بابوں پر مرتب ہے یہ انوار نماز
کرتی ہے مصنوع کی خوبی صانع کی خوبی عیاں ایسی تحریر مصنف ہے یہ انوار نماز
ہے مصنف کی نظر گہری مطالعہ بھی وسیع اس پہ دیتی خود شہادت ہے یہ انوار نماز
بوالحسن مفتی مصنف ہیں کتابوں کے کئی سب میں جو فائق ہے ٹھہری ہے یہ انوار نماز

ہے سگ برکات برکاتی کی رب سے یہ دعا
دہر میں چمکے وہ جس کی ہے یہ انوار نماز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی فرض علی المؤمنین الصلوٰة واقامهم علی سواء الصراط والصلوٰة والسلام علی رسوله امام المهديين والهداة الذی افاض علی اهل الایمان بابلاغ شرائع الاسلام ومسائل الصلوٰة وهداهم الی طریق النجاة وعلی آله واصحابه الذین هم فازوا باعلی الدرجات۔

وضو کے مسائل

سوال: وضو کی تعریف کیا ہے؟

جواب: وضو تین اعضا (۱) چہرہ (۲) دونوں ہاتھ (۳) دونوں پیر دھونے اور سر کے مسح کا نام ہے۔ (بدائع ج ۱/۳)

سوال: وضو نماز کے لئے کیا ہے؟

جواب: شرط ہے۔ (رسائل ارکان ص ۳ لملک العلما بحر العلوم عبد العلی)

سوال: اگر کسی نے وضو کی نیت صرف دل میں کی تو وضو کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

جواب: باتفاق ائمہ اگر وضو کرنے والے نے صرف دل میں نیت کر لی اور زبان سے الفاظ نیت ادا نہ کئے تو بھی کافی ہے۔ (میزان ۱/۱۱۴) لہٰذا ضرور ثواب ملنے کی امید ہے۔

سوال: وضو کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: وضو کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ وضو کرنے والا اپنے دل میں پکا ارادہ کر کے قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی اونچی جگہ بیٹھے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر مسواک کرے اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے اپنے دانتوں اور

مسوڑوں کو مل کر صاف کرے اور اگر دانتوں یا تالو میں کوئی چیز اٹکی یا چپکی ہو تو اس کو انگلی یا خلال سے یا مسواک سے نکالے پھر تھوک دے پھر تین مرتبہ کلی کرے اور اگر روزہ دار نہ ہو تو غرارہ بھی کرے لیکن اگر روزہ دار ہو تو غرارہ نہ کرے کہ حلق کے اندر پانی چلے جانے کا خطرہ ہے پھر داہنے ہاتھ سے تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھائے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لیکر تین مرتبہ چہرہ اس طرح دھوئے کہ ماتھے پر بال جمنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک، اور داہنے کان کی لو سے بائیں کان کی لو تک سب جگہ پانی بہہ جائے اور کہیں ذرہ برابر بھی پانی بہنے سے نہ رہ جائے اگر داڑھی ہو تو اسے بھی دھوئے اور داڑھی میں انگلیوں سے خلال بھی کرے لیکن اگر احرام باندھے ہو تو داڑھی میں خلال نہ کرے پھر تین مرتبہ کہنی سمیت یعنی کہنی سے کچھ اوپر تک داہنا ہاتھ دھوئے پھر اسی طرح تین مرتبہ بایاں ہاتھ دھوئے اگر انگلی میں تنگ انگوٹھی یا چھلا ہو یا کلائیوں میں تنگ چوڑیاں ہوں تو ان سبھوں کو ہلا پھرا کر دھوئے تا کہ سب جگہ پانی بہہ جائے پھر ایک بار پورے سر کا مسح کرے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پانی سے تر کر کے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کو چھوڑ کر دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کی نوک کو ایک دوسرے سے ملائے اور ان چھیوں انگلیوں کو اپنے ماتھے پر رکھ کر پیچھے کی طرف سر کے آخری حصہ تک لے جائے اس طرح کہ کلموں کی دونوں انگلیاں اور دونوں انگوٹھے اور دونوں ہتھیلیاں سر سے نہ لگنے پائیں پھر سر کے پچھلے حصہ سے ہاتھ ماتھے کی طرف اس طرح لے جائے کہ دونوں ہتھیلیاں دائیں بائیں حصہ پر ہوتی ہوئی ماتھے تک واپس آ جائیں۔ پھر کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کانوں کے اندر کے حصوں کا اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کے اوپر کا مسح کرے اور انگلیوں کے پیٹ سے گردن کا مسح کرے پھر تین بار داہنا پاؤں ٹخنوں سمیت یعنی ٹخنے سے کچھ اوپر تک دھوئے پھر بایاں پاؤں اسی طرح تین مرتبہ دھوئے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے دونوں پیروں کی انگلیوں کا اس طرح خلال کرے کہ پاؤں کی داہنی چھنگلیا سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کرے اور چھنگلیا پر ختم کرے۔ وضو کر لینے کے بعد ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ

اور کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی تھوڑا سا پی لے کہ یہ بیماریوں سے شفا ہے اور بہتر یہ ہے کہ وضو میں ہر عضو کو دھوتے ہوئے بسم اللہ پڑھ لیا کرے اور درود شریف وکلمۂ شہادت بھی پڑھتا رہے اور یہ بھی بہت بہتر ہے کہ وضو پورا کر لینے کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اور سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھے مگر ان دعاؤں کا پڑھنا ضروری نہیں اگر پڑھ لے تو اچھا ہے اور ثواب ہے نہ پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔ (قانون شریعت ج۱ص ۳۴، ۳۵)

سوال: وضو میں کتنی باتیں فرض اعتقادی ہیں؟

جواب: چار۔ (۱) منہ دھونا یعنی طول میں شروع سطح پیشانی سے نیچے کے دانت جمنے کی جگہ تک اور عرض (چوڑائی) میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک۔

(۲) دونوں ہاتھ ناخنوں سے کہنیوں تک دھونا۔

(۳) سر کا مسح یعنی اس کے کسی جز کھال یا بال یا نائب شرعی پر نم پہنچ جانا۔

(۴) پاؤں (کہ بشرائط شرعیہ موزہ شرعی کے اندر نہ ہوں) انھیں ناخنوں سے پنڈلی اور پاؤں کے جوڑ تک جو وسط قدم میں چار طرف جداگانہ تحریر سے ممتاز ہے اور نیچے کروٹوں اور ایڑیوں کے لب پر پانی پہنچنا (رضویہ م ۱/۱۹۹ تا ۲۱۰)

سوال: وضو میں فرض عملی کیا ہے اور کتنے ہیں؟

جواب: وضو میں فرض عملی بارہ ہیں (۱) دونوں ہونٹ کے نیچے کی کھال جبکہ بال چھدرے ہوں کھال نظر آتی ہو (۲) بھوں کے نیچے کی کھال جبکہ بال چھدرے ہوں کھال نظر آتی ہو (۳) چھدرے بال والی مونچھوں کے نیچے کی کھال (۴) داڑھی کی بچی کے نیچے کی کھال دھونا جب کہ بال چھدرے ہوں کھال نظر آتی ہو۔

(۵) چھدری داڑھی کے نیچے کی کھال دھلنا اور گھنی ہو تو جس قدر بال دائرۂ رخ میں داخل ہیں ان سب کا دھونا۔

(۶) کنپٹیاں، کان اور رخسار کے بیچ کے حصہ کا دھونا فرض ہے جتنا حصہ داڑھی اور کان کے بیچ میں ہے وہ تو مطلقاً اور جتنا بالوں کے نیچے ہے اگر بال چھدرے ہوں تو وہ بھی (ہاں گھنے

ہوں تو اس کا فرض بالوں کی طرف منتقل ہو جائے گا)

(۷) مکمل دونوں کہنیوں کو دھونا۔

(۸) انگوٹھی چھلے وغیرہ جائز ناجائز ہر قسم کے گہنے جب تنگ ہوں بے اتارے ان کے نیچے پانی نہ بہے گا انھیں اتار کر دھونا فرض ہے، ورنہ ہلا ہلا کر ان کے نیچے پانی بہانا۔

(۹) مسح کی نم سر کی کھال یا خاص سر پر جو سر پر بال ہیں (نہ وہ کہ سر سے نیچے لٹکتے ہیں) ان پر پہنچنا۔

(۱۰) نم کم از کم چوتھائی سر کو گھیر لے (۱۱) ٹخنوں کے بالائی کناروں سے ناخنوں کی نوک تک ہر حصے پرزے ذرے ذرے کا دھلنا (۱۲) منہ ہاتھ پاؤں تینوں عضوؤں کے تمام مذکورہ دروں پر پانی بہنا۔ (رضویہ ۱/۲۱۳)

سوال: وضو میں کون کون سی باتیں سنت ہیں؟

جواب: (۱) حکم الٰہی بجالانے کی نیت سے وضو کرنا

(۲) بسم اللہ پڑھ کر وضو شروع کرنا۔

(۳) وضو کرتے وقت پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھونا

(۴) وضو کے اعضا تین تین بار دھونا

(۵) تین چلو سے تین کلی کرنا کہ ہر بار منہ کے ہر پرزے پر پانی بہہ جائے اور اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرے۔

(۶) تین چلو سے تین بار ناک میں اس طرح پانی چڑھانا کہ جہاں تک نرم گوشت ہوتا ہے وہاں تک پانی بہہ جائے۔

(۷) داہنے ہاتھ کے چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا

(۸) بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑ کر صاف کرنا

(۹) احرام باندھے نہ ہو تو داڑھی کا خلال کرنا داڑھی کا خلال اس طرح کیا جائے کہ انگلیاں گردن کی طرف سے داخل کی جائیں اور سامنے سے نکالی جائیں۔

(۱۰) ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا، پاؤں کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ یہ ہے کہ

بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے داہنے پاؤں میں چھنگلیا سے شروع کیا جائے اور انگوٹھے پر ختم کیا جائے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کیا جائے۔

(۱۱) پورے سر کا ایک بار مسح کرنا۔

(۱۲) کانوں کا مسح کرنا۔

(۱۳) ترتیب (یعنی پہلے منہ پھر ہاتھوں کو دھویا جائے پھر سر کا مسح کیا جائے پھر پاؤں دھویا جائے (۱۴) داڑھی کے جو بال چہرے کے دائرہ سے نیچے ہیں ان بالوں پر گیلا ہاتھ پھیر کر مسح کرنا (۱۵) دھوئے ہوئے پہلے عضو کے سوکھنے سے پہلے دوسرے عضو کو دھو لینا۔

(بہار ج ۲/۱۶ تا ۱۹)

سوال: وضو میں کون کون سی باتیں مستحب ہیں؟

جواب: (۱) اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا (۲) قبلہ رخ بیٹھنا (۳) وضو کا برتن اگر لوٹا ہو تو بائیں طرف رکھنا لیکن یا طشت ہو تو دائیں جانب رکھنا (۴) اعضا کو مل مل کر دھونا (۵) وضو کا پانی پاک جگہ گرانا (۶) دھونے میں اعضا کو دائیں سے شروع کرنا (۷) بے ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا (۸) اپنے ہاتھ سے پانی بھرنا (۹) وقت سے پہلے وضو کر لینا (۱۰) اطمینان سے وضو کرنا (۱۱) کانوں کا مسح کرتے وقت بھیگی چھنگلیا کانوں کے سوراخ میں داخل کرنا۔

(۱۲) ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا (۱۳) ہر عضو کو دھوتے وقت اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ﷺ پڑھنا یا وضو کی دعا پڑھنا (۱۴) انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرنا (۱۵) کانوں کا مسح کرنا (۱۶) وضو کے درمیان دنیاوی بات سے بچنا (۱۷) ہر عضو کو دھو کر ہاتھ پھیر دینا (۱۸) وضو کے بعد اعضا کو بے ضرورت کپڑے سے نہ پونچھنا (پوچھا جائے تو کچھ نمی باقی رہنے دی جائے کہ یہ نمی نیکیوں کے پلہ میں رکھی جائے گی) (۱۹) وضو پر رہتے ہوئے ثواب کی نیت سے پھر وضو کرنا (۲۰) وضو کا بچا ہوا تھوڑا پانی کھڑا ہو کر پی لینا (۲۱) بہت بڑے برتن سے وضو نہ کرنا (خصوصاً کمزور آدمی سے بے احتیاطی میں زیادہ پانی گرنے کا اندیشہ ہے) (۲۲) وضو کے بعد ہاتھ جھٹک کر پانی نہ گرانا (۲۳) اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھنا (۲۴) دونوں رخساروں کو ایک ساتھ ہی

دھونا (۲۵) اور ایسے ہی دونوں کانوں کا ایک ساتھ مسح کرنا (۲۶) وضو کرتے وقت ڈھیلی انگوٹھی کو حرکت دینا (۲۷) کپڑوں کو ٹپکتے قطروں سے محفوظ رکھنا (۲۸) داہنے ہاتھ سے کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا (۲۹) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۳۰) ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈالنا (۳۱) پاؤں کو بائیں ہاتھ سے دھونا (۳۲) منہ دھوتے وقت ماتھے کے سرے پر ایسا پھیلا کر پانی بہانا کہ اوپر کا بھی کچھ حصہ دھل جائے۔ (۳۳) دوسرے وقت کے لئے پانی بھر کر رکھ لینا (۳۴) پانی بہاتے وقت اعضا پر ہاتھ پھیرنا خاص کر جاڑے میں (۳۵) پہلے تیل کی طرح پانی چپڑ لینا بالخصوص جاڑے میں (۳۶) جو وضو کامل طور پر کرتا ہوا سے کووں، ٹخنوں ایڑیوں، تلووں، کونچوں، گھائیوں، کہنیوں کا خصوصی خیال رکھنا (۳۷) وضو کے برتن میں دستہ لگا ہو تو اسے تین بار دھو لینا (۳۸) ہاتھ اس کے دستے پر رکھنا اسکے منہ پر نہ رکھنا۔ (۳۹) دونوں ہاتھ سے منہ دھونا۔ (۴۰) ہاتھ پاؤں دھونے میں انگلیوں سے شروع کرنا۔ (۴۱) چہرے اور ہاتھ پاؤں کی جتنی جگہ پر پانی بہانا فرض ہے اسکے اطراف میں کچھ بڑھانا، مثلاً آدھی پنڈلی، آدھے بازو تک دھونا۔ (۴۲) کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرنا (۴۳) انگوٹھے کے پیٹ سے کان کے بیرونی سطح کا مسح کرنا (۴۴) زبان سے یہ کہہ لینا کہ وضو کرتا ہوں (۴۵) ہر عضو کے دھوتے، مسح کرتے وقت وضو کی نیت حاضر رہنا۔ (۴۶) ہر عضو کے دھوتے یا مسح کرتے وقت درود شریف پڑھنا۔ (ہر عضو کے دھوتے اور مسح کرنے کے وقت پڑھنے کی الگ الگ دعائیں ہیں مگر ہر جگہ درود شریف پڑھنا افضل ہے)

(۴۷) وضو سے فارغ ہوتے ہی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ پڑھنا۔

وضو سے فارغ ہو کر آسمان کی طرف منہ کر کے سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ اور کلمہ شہادت اور سورۂ انا انزلنا پڑھنا۔

(۴۸) بعد وضو میانی پر پانی چھڑکنا۔ (بہار ج ۲/ ۱۹ تا ۲۲، سامان آخرت ص ۷۴، ۷۵)

سوال: وضو میں کون کون سی باتیں مکروہ ہیں۔؟

جواب: (۱) عورت کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا (۲) وضو کے لئے

نجس جگہ بیٹھنا (۳) نجس جگہ وضو کا پانی گرانا (۴) مسجد کے اندر وضو کرنا (۵) اعضائے وضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرہ ٹپکانا (۶) پانی میں رینٹھ یا کھنکار ڈالنا (۷) قبلہ کی طرف تھوک یا کھنکار ڈالنا یا کلی کرنا (۸) بے ضرورت دنیا کی بات کرنا (۹) زیادہ پانی خرچ کرنا (۱۰) اتنا کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو (۱۱) منہ پر پانی مارنا (۱۲) منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا (۱۳) ایک ہاتھ سے منہ دھونا (۱۴) گلے کا مسح کرنا (۱۵) بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا (۱۶) دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۱۷) اپنے لئے لوٹا وغیرہ خاص کر لینا (۱۸) تین نئے پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا (۱۹) جس کپڑے سے استنجا کا پانی صاف کیا ہو اس سے اعضائے وضو پوچھنا (۲۰) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا بشرطیکہ کچھ سوکھا نہ رہ جائے (۲۱) گرم ملک میں گرم سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ سے گرم پانی سے وضو کرنا (بہار ۲/۲۲)

سوال: کیا اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا جائز ہے؟

جواب: ہاں پانی کی قلت یا ٹھنڈ کے عذر یا ضرورت کی وجہ سے اعضائے وضو کا ایک ایک بار دھولینا جائز ہے۔ (رضویہ ۱/۶۸۱)

سوال: کب اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا مکروہ تحریمی اور ایسا کرنے والا گنہگار ہوگا

جواب: جب کہ کسی نے اپنی عادت بنالی کہ ایک ایک بار اعضائے وضو دھونے پر اکتفا کرے تو مکروہ تحریمی اور وہ گناہ گار ہوگا اور بے عذر کبھی ایسا کرے تو مکروہ تنزیہی ہے۔

(رضویہ ۱/۶۸۱)

سوال: وہ کون سی باتیں ہیں کہ اگر پائی جائیں تو ان کی وجہ سے وضو دوبارہ کرنا مستحب ہے

جواب: ایسی بہت سی باتیں ہیں۔ چند ذکر کی جاتی ہیں قہقہہ سے ہنسنا غیبت کرنا چغلی کرنا کسی کو گالی دینا کوئی فحش لفظ زبان سے نکالنا جھوٹی بات صادر ہونا حمد و نعت و منقبت کے علاوہ کوئی دنیاوی شعر پڑھنا غصہ آنا غیر عورت کے حسن پر نظر کرنا کسی کافر کا بدن چھونا اگرچہ وہ کلمہ پڑھتا ہو خود کو مسلمان کہتا ہو (جیسے وہابی، دیوبندی، غیر مقلد وغیرہم جنکے عقائد کفریہ کا بیان حسام الحرمین میں موجود ہے)

ناخن سے کہنی تک اپنے ہاتھ کا کوئی حصہ کسی طرح بلا حائل ذکر سے لگ جانا ہتھیلی یا کسی انگلی کا پیٹ اپنی یا پرائے کی شرمگاہ سے بے حائل چھو جانا وہ دوسرا آدمی بچہ یا مردہ کیوں نہ ہو، نا محرم عورت کے کسی حصۂ جلد سے اپنا کوئی حصۂ جلد بے حائل چھو جانا اگرچہ اپنی بیوی ہو اگرچہ عورت مردہ یا بڑھیا ہو اگرچہ نہ قصد ہو نہ شہوت چاہے نہ لذت پائے بشرطیکہ وہ عورت بہت صغیرہ چار پانچ برس کی بچی نہ ہو اگر اس کے چھو جانے سے لذت آئی تو نامحرم کی بھی قید نہیں نہ جلد کی خصوصیت نہ بے حائل کی ضرورت، نامحرم عورت قابل لذت کو بقصد شہوت چھونا اگرچہ حائل کتنا ہی بھاری ہو اگرچہ اپنی بیوی ہو اگرچہ لذت نہ پائے مثلاً لحاف کے اوپر سے اس کے بالوں پر ہاتھ رکھنا۔(رضویہ م ۱/۱۵/۷۱۹/۷)

سوال: کس قسم کے برتن سے وضو کرنا مستحب ہے؟

جواب: پختہ مٹی کے برتن سے وضو کرنا مستحب ہے۔(رضویہ م ۱/۷۷۹)

سوال: جن صورتوں میں وضو مستحب ہے ان میں وضوئے مستحب بے نیت وضو ادا ہو گا یا نہیں؟

جواب: وضوئے مستحب بے نیت ادا نہ ہو گا۔(رضویہ م ۱/۷۰۷)

سوال: بے وضو کو کن افعال کے لئے وضو کرنا فرض ہے؟

جواب: نماز، سجدۂ تلاوت، نماز جنازہ، قرآن عظیم چھونے کیلئے وضو کرنا فرض ہے۔

(بہار ۲/۲۲)

سوال: کس کام کے لئے وضو واجب ہے؟

جواب: طواف کعبہ کیلئے وضو واجب ہے(بہار ۲/۲۲)

سوال: کن کاموں کیلئے وضو کرنا سنت ہے؟

جواب: غسل جنابت سے پہلے جنبی کو کھانے پینے سونے اور اذان واقامت اور خطبۂ جمعہ وعیدین اور روضۂ مبارکہ رسول ﷺ وقوف عرفہ صفا ومروہ کے درمیان سعی کیلئے وضو کر لینا سنت ہے۔ (بہار ۲/۲۲/۲۳)

سوال: کن کاموں کیلئے اور کن وقتوں میں بے وضو کو وضو کر لینا مستحب ہے؟

جواب: سونے کیلئے، سونے کے بعد، میت کو نہلانے کے بعد، اٹھانے کے بعد، جماع سے پہلے غصہ آجانے کے وقت زبانی قرآن عظیم پڑھنے کیلئے حدیث اور علم دین پڑھنے پڑھانے کیلئے جمعہ وعیدین کے علاوہ باقی خطبوں کیلئے دینی کتابیں چھونے کیلئے ستر غلیظ (شرمگاہ) چھونے کے بعد، جھوٹ بولنے، گالی دینے، فحش لفظ نکالنے کافر کے بدن چھوجانے صلیب یا بت چھونے، کوڑھی سفید داغ والے سے چھوجانے، بغل کھجانے سے (جبکہ اس میں بدبو ہو) غیبت کرنے، قہقہہ لگانے (ٹھٹھا مار کر ہنسنے اونٹ کا گوشت کھانے کسی عورت کے بدن سے اپنا بدن بے حائل چھوجانے سے ان صورتوں میں وضو کر لینا مستحب ہے۔ (بہار ۲/ ۲۳)

سوال: وضو کے شروع میں بسم اللہ کہنا کیا ہے؟

جواب: وضو کے شروع میں بسم اللہ کہنا سنت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱ ص ۲۲۳)

سوال: وضو کے لئے پانی لیکر بیٹھنا یاد ہے اور وضو کرنا یاد نہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: تو اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ وہ باوضو ہے پھر وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ (رضویہ ج ۱ ص ۵۶۰)

سوال: وضو سے پہلے گٹوں تک ہاتھ دھونا کیا ہے؟

جواب: وضو سے پہلے گٹوں تک ہاتھ دھونا مطلقاً سنت ہے۔ (رضویہ ج ۱ ص ۵۹۹)

سوال: وضو سے پہلے گٹوں تک ہاتھ دھونا کب سنت مؤکدہ ہے؟

جواب: جب کہ کسی نجاست تک پہنچنے کا احتمال ہو۔ (رضویہ ج ۱/ ۵۹۹)

سوال: وضو میں منہ دھونے کے بعد کیا کرے؟

جواب: دونوں ہاتھ سرناخن سے کہنیوں تک تین بار دھوئے۔ (رضویہ ج ۱ ص ۵۹۶)

سوال: کسی نے ہونٹ وضو کرتے وقت خوب زور سے بند کر لئے اور کلی نہ کی تو وضو ہوگا یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں وضو نہ ہوگا کیوں کہ ہونٹ کا ظاہری حصہ بند کر لینے کے سبب دھلنے سے رہ گیا۔ (رضویہ ج ۱ ص ۲۱۴)

سوال: وضو کرتے وقت آنکھیں خوب بند کرلیں اور اسی حال میں وضو کیا تو وضو ہوگا یا نہیں
جواب: وضو ہو جائے گا۔(رضویہ ج ۱ ص ۲۰۰)
سوال: وضو میں اعضا کا مل مل کر دھونا کیا ہے؟
جواب: سنت ہے۔(رضویہ ج ۱ ص ۶۶۹)
سوال: وضو میں داہنے سے شروع کرنا کیسا ہے؟
جواب: سنت ہے۔(رضویہ ج ۱ ص ۶۷۰)
سوال: وضو میں ترتیب کیا ہے؟
جواب: سنت ہے یہاں تک کہ کلی کرنے، ناک میں پانی ڈالنے میں بھی ترتیب سنت ہے۔ (رضویہ ج ۱ ص ۶۷۰)
سوال: وضو میں ہر عضو پورا تین بار دھونا کیا ہے؟
جواب: وضو میں ہر عضو پورا تین بار دھونا سنت مؤکدہ ہے۔ ترک کی عادت گناہ ہے۔
(رضویہ ج ۱ ص ۶۸۱)
سوال: کب وضو میں اعضا کو ایک بار دھونا جائز ہے؟
جواب: ضرورت کے لئے اعضا ایک ایک بار دھونا جائز ہے۔(رضویہ ج ۱ ص ۶۸۱)
سوال: وضو میں وہ کتنی جگہیں ہیں جن کی خاص احتیاط مرد وعورت سب پر لازم ہے اور وہ کون کون سی ہیں؟
جواب: وہ پچیس جگہیں ہیں (۱) پانی مانگ یعنی ماتھے کے سرے سے پڑنا (۲) پٹیاں جھکی ہوں تو انھیں ہٹا کر پانی ڈالنا تاکہ پیشانی کا وہ حصہ جو ان کے نیچے ہے دھل جائے۔ (۳) بھوؤں کے بال چھدرے ہوں تو کھال پر پانی ضرور بہانا (۴) آنکھوں کے چاروں کوئے (۵) پلک کا ہر ہر پورا بال (۶) کان کے پاس تک کنپٹی (۷) ناک کا سوراخ اگر کوئی گہنا یا تنکا ہو تو اسے پھرا پھرا کر دھار ڈالنا بشرطیکہ بالکل بند نہ ہو گیا ہو (۸) لب کا ظاہر رہنے والا حصہ (۹) ٹھوڑی کی ہڈی اس جگہ تک جہاں نیچے کے دانت جمے ہیں (۱۰) ہاتھوں کی آٹھوں گھائیاں (۱۱) انگلیوں کی کروٹیں جو ملنے پر بند ہو جاتی ہیں (۱۲) دسوں ناخنوں کے

اندر کی خالی جگہ (۱۳) ناخنوں کے سرے سے کہنیوں کے اوپر تک ہاتھ کا ہر پہلو (۱۴) کلائی کا ہر بال جڑ سے نوک تک (۱۵) آرسی، چھلے، کلائی کے ہر گہنے کے نیچے (۱۶) عورتوں کو پھنسی چوڑیوں کا شوق ہوتا ہے انھیں ہٹا ہٹا کر پانی بہانا (۱۷) چوتھائی سر کا مسح فرض ہے پوروں کے سرے گزار دینا اکثر اس مقدار کو کافی نہیں ہوتا (۱۸) پاؤں کی آٹھوں گھائیاں (۱۹) انگلیوں کی کروٹیں (۲۰) ناخنوں کے اندر کسی سخت چیز کا نہ ہونا (۲۱) پاؤں کے چھلے اور جو گہنا گٹوں پر یا گٹوں کے نیچے ہو اسکے نیچے پانی بہانا (۲۲) گٹے (۲۳) تلوے (۲۴) ایڑیاں (۲۵) کونچیں۔ (رضویہ م ج ا ص ۴۴۰ تا ۴۴۴)

سوال: مردوں کے وہ کون سے اعضا ہیں کہ وضو میں ان کی مردوں پر خاص احتیاط لازم ہے؟

جواب: وہ یہ ہیں۔ (۱) مونچھیں (۲) چہرے کی حد کی ساری داڑھی دھونا (۳) چھدری داڑھی کے نیچے کی کھال (۴) چھدری مونچھوں کے نیچے کی نظر آنے والی کھال (۵) مونچھیں اتنی بڑی ہوں کہ لبوں کو چھپالیں تو انھیں ہٹا ہٹا کر لبوں کی کھال کو دھونا اگرچہ مونچھیں کیسی ہی گھنی ہوں۔ (رضویہ م ج ا ص ۴۴۵۔۴۴۶)

سوال: وضو میں تنگ یا ڈھیلی انگوٹھی کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر انگوٹھی اتنی تنگ ہو کہ بے حرکت دیئے پانی نہ پہنچے گا تو ہلا کر پانی پہونچانا فرض ہے، اور ڈھیلی ہے تو ہلانا سنت ہے (رضویہ م ج ا ص ۶۶۸)

سوال: وضو میں واجب کیا ہے؟

جواب: وضو میں واجب اصطلاحی کوئی نہیں۔ (رضویہ م ج ا ص ۲۲۳)

سوال: کتنی داڑھی کا دھونا وضو میں فرض ہے؟

جواب: داڑھی چھدری ہو تو اس کے نیچے کی کھال دھلنا فرض اور گھنی ہو تو جس قدر بال دائرۂ رخ میں داخل ہیں ان سب کا دھونا فرض ہے۔ (رضویہ م ج ا ص ۲۱۴)

سوال: کتنی داڑھی کا دھونا مستحب ہے؟

جواب: داڑھی کے جو بال نیچے (یعنی داڑھی کو ہاتھ سے ٹھوڑی کی طرف دبایا جائے تو جتنے

بال منہ کے دائرے سے نکل جائیں) انکا دھونا مستحب ہے۔(رضویہ م ج ۱ ص ۲۱۴)

سوال: داڑھی کے کتنے حصے کا مسح سنت ہے؟

جواب: جو بال نیچے لٹک رہے ہوں ان کا مسح سنت ہے۔(رضویہ م ج ۱ ص ۲۱۴)

سوال: داڑھی کے نیچے کی کھال کا دھونا فرض ہے یا نہیں؟

جواب: اگر داڑھی چھدری ہے اور نیچے کی کھال نظر آتی ہے تو داڑھی کے نیچے کی کھال دھونا فرض ہے، اور اگر داڑھی اس طرح گھنی ہے کہ کھال نظر نہیں آتی تو اس کا دھونا فرض نہیں۔

(رضویہ م ج ۱ ص ۲۱۴)

سوال: گھنی داڑھی کی خاص جڑیں دھونا فرض ہے یا نہیں؟

جواب: گھنی داڑھی کی خاص جڑوں کا دھونا بعینہ کھال کا دھونا ہے اور گھنی داڑھی میں اس کا دھونا ساقط ہے اس لئے خاص جڑوں کو دھونا ضروری نہیں۔(رضویہ م ج ۱ ص ۲۱۴)

سوال: وضو میں وہ کتنے اعضاء ہیں جنہیں دھونا فرض ہے؟

جواب: تین (۱) منہ (۲) دونوں ہاتھ ناخنوں سے کہنیوں تک (۳) پاؤں بشرطیکہ پاؤں (بشرائط شرعیہ) موزۂ شرعی کے اندر نہ ہوں۔(رضویہ م ج ۱ ص ۱۱۹۔۲۰۳۔۲۱۰)

سوال: وضو میں کتنے اعضا کا مسح کرنا فرض ہے؟

جواب: ایک، سر کا مسح۔(رضویہ م ج ۱ ص ۲۰۸)

سوال: وضو میں منہ دھونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: طول میں شروع سطح پیشانی سے نیچے کے دانت جمنے کی جگہ تک اور عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک دھونا مراد ہے۔(رضویہ م ج ۱ ص ۱۹۹)

سوال: منہ کے وہ کتنے حصے ہیں جن کا دھونا فرض نہیں؟

جواب: دس (۱) آنکھوں کے ڈھیلے (۲) پپوٹوں کی اندرونی سطح (۳) آنکھیں بند کرنے سے جو حصہ بند ہو جاتا ہے (۴) دونوں لب (۵) گھنے ابروؤں کی کھال (۶) گھنی مونچھوں کے نیچے کی کھال (۷) داڑھی کی گھنی بچی کے نیچے کی کھال (۸) گھنی داڑھی کے نیچے کی کھال (۹) گھنی داڑھی کے نیچے کے وہ بال جو دائرۂ رخ میں داخل نہیں (۱۰) کنپٹیاں (رضویہ ۱/۲۰۱،۲۰۱)

سوال: پاؤں دھلنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: پاؤں دھلنے سے مراد پاؤں کو ناخنوں سے پنڈلی اور پاؤں کے جوڑ تک اور نیچے کروٹوں اور ایڑیوں کو دھونا (رضویہ م ج ا ص ۲۱۰)

سوال: کب پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا فرض ہے؟

جواب: جب کہ پاؤں کی انگلیاں اس طرح ملی ہوئی ہوں کہ بے خلال کئے پانی انگلیوں کے اندر سے نہ بہتا ہو تو خلال فرض ہے یعنی بہر صورت پانی پہنچانا اگر چہ بے خلال ہو مثلاً گھائیاں کھول کر اوپر سے پانی ڈال دینا یا پاؤں حوض وغیرہ میں ڈال دینا۔ (بہار ۲/ ۱۸)

سوال: سر کے مسح کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی ہتھیلیاں اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں تر کرے اور ہر ہتھیلی کی تین انگلیوں کا پیٹ سر کے اگلے حصہ پر رکھے اور شہادت کی انگلیوں اور انگوٹھوں کو الگ کئے رہے اور ہتھیلیوں کو بھی جدا رکھے اور انگلیوں کو سر کے پچھلے حصہ تک کھینچ لائے۔ پھر دونوں کروٹوں کا ہتھیلیوں سے مسح کرے اور کانوں کے اوپری حصہ کا انگوٹھوں کے پیٹ سے اور کانوں کے اندرونی حصہ کا شہادت کی انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرے تا کہ اس کا مسح اسی تری سے ہو جو مستعمل نہ ہوئی اور گردن کا ہاتھوں کے اوپری حصہ سے مسح کرے۔

(رضویہ م ج ۳ ص ۷۳۰)

سوال: کیا سر کے مسح کا کوئی اور بھی طریقہ ہے جو طریقۂ مذکور سے آسان ہے ؟

جواب: ہاں ایک طریقہ یہ بھی ہے جو بہت آسان ہے وہ یہ کہ اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں سر کے اگلے حصہ پر اور دونوں ہتھیلیاں کروٹوں پر رکھے اور دونوں کو گدی تک کھینچ لے جائے۔ پھر کانوں کے اوپری حصہ کا انگوٹھوں کے پیٹ سے اور کانوں کے اندرونی حصہ کا شہادت کی انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرے پھر گردن کا ہاتھوں کے اوپری حصہ سے مسح کرے پھر گردن کا ہاتھوں کے اوپری حصے سے مسح کرے (رضویہ م ج ۳ ص ۷۳۲، ۷۳۳)

سوال: کوئی شخص وضو میں مسح کرنا بھول گیا اور اعضائے وضو خشک ہونے کے بعد یاد آیا تو کیا کرے؟

جواب: اب صرف سر کا مسح کرلے اور یہی کافی ہو جائے گا (فتاوی امجدیہ ۱/۵۰)

سوال: اثنائے وضو دنیوی کلام کرنا کیا ہے؟

جواب: مکروہ ہے (فتاوی امجدیہ ۱/۷)

سوال: وضو کے درمیان سلام کا جواب دیا جائے یا نہ دیا جائے؟

جواب: دیا جائے۔ (فتاوی امجدیہ ۱/۷)

سوال: کسی نے وضو کرتے وقت مسح اپنی ٹوپی یا عمامے یا دوپٹے پر کرلیا تو مسح ہوا یا نہیں؟

جواب: عمامے، دوپٹے یوں ہی ٹوپی پر مسح ہرگز کافی نہیں مگر جبکہ کپڑا اتنا باریک اور نم اتنی زیادہ ہو کہ کپڑے سے پھوٹ کر سر یا بالوں کی مقدار شرعی پر پہنچ جائے۔ (رضویہ م ۱/۲۱۶)

سوال: وضو میں دھونے کے اعضا سے پانی بہنے سے کیا مراد ہے یعنی کتنا پانی بہنا ضروری ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ کم از کم دو بوندیں ہر جگہ سے بہیں۔ (رضویہ م ۱/۲۱۸)

وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان

سوال: کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: پاخانہ، پیشاب، ودی، مذی، منی، کیڑا، پتھری وغیرہ کسی بھی چیز کے مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے کے مقام سے نکلنے، مرد یا عورت کے پیچھے کے مقام سے ہوا نکلنے، خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے۔ کھانے یا پانی یا پت کی منہ بھر قے، اس طرح سو جانے کہ دونوں سرین خوب جمے نہ ہوں، بیہوشی، جنون، غشی، اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں، رکوع وسجدہ والی نماز میں بالغ کا قہقہہ، مباشرت فاحشہ، ان سب صورتوں میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (بہار ۲/۲۲)

سوال: کن کن طریقوں پر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: درج ذیل دس صورتوں میں سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱) اکڑوں بیٹھے سویا

(۲) چت

(۳) پٹ

(۴) کروٹ پر لیٹ کر

(۵) ایک کہنی پر تکیہ لگا کر

(۶) بیٹھ کر سویا مگر ایک کروٹ کو جھکا ہوا کہ ایک یا دونوں سرین اٹھے ہوئے ہوں

(۷) ننگی پیٹھ پر سوار ہے اور جانور ڈھال میں اتر رہا ہے۔

(۸) دوزانوں بیٹھا اور پیٹ رانوں پر رکھا ہے کہ دونوں سرین جمے نہ رہے ہوں

(۹) اسی طرح اگر چارزانو ہے اور سر رانوں یا ساقوں پر ہے۔

(۱۰) سجدۂ غیر مسنونہ کے طور پر جس طرح عورتیں گٹھری بن کر سجدہ کرتی ہیں۔ اگر چہ خود نماز یا اور کسی سجدۂ مشروعہ یعنی سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر میں ہو ان دس صورتوں میں وضو جاتا رہے گا۔ (رضویہ ۱/۳۶۶)

سوال: کن صورتوں میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب: وہ دس صورتیں ہیں جن میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۱) دونوں سرین زمین یا کرسی کی نشست یا ریل کی سیٹ (وغیرہ) پر ہوں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے ہوں۔

(۲) دونوں سرین پر بیٹھا ہو اور گھٹنے کھڑے ہوں اور ہاتھ ساقوں پر محیط ہوں۔

(۳) دوزانو سیدھا بیٹھا ہو۔

(۴) چارزانو پالتی مارے یہ صورتیں زمین پر ہوں خواہ تخت یا چارپائی یا کشتی یا شقدف یا شبری یا گاڑی کے کھٹولے میں۔

(۵) گھوڑے یا خچر وغیرہ پر زین رکھکر سوار ہو۔

(۶) ننگی پیٹھ پر سوار ہو مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہو۔

(۷) ننگی پیٹھ پر سوار ہو اور راستہ ہموار ہو۔

(۸) کھڑے کھڑے سو جائے۔

(۹) رکوع کی صورت پر سونے۔

(۱۰) مردوں کے سجدۂ مسنون پر کہ پیٹ رانوں اور رانیں ساقوں اور کلائیاں زمین سے جدا ہوں، تو ان سب صورتوں میں وضو نہیں ٹوٹتا۔ (رضویہ م ج ۱/۳۶۵، ۳۶۶)

سوال: بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

جواب: بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں جاتا اگر چہ جھونکے لینے میں کبھی کبھی ایک سرین اٹھ بھی جاتا ہو بلکہ اگر چہ جھوم کے گر پڑے مگر فوراً ہی آنکھ کھل جائے۔ ہاں جھوم کر گرنے کے بعد آنکھ کھلی تو وضو نہ رہے گا اگر چہ ایک ہی لمحہ کے بعد آنکھ کھلی۔

(رضویہ م ۱/۳۶۷)

سوال: نماز وغیرہ میں اونگھنے سے وضو جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: اونگھنے سے وضو نہیں جاتا جبکہ ایسا ہوشیار رہے کہ پاس کے لوگ جو باتیں کرتے ہوں اکثر پر آگاہ ہو اگر چہ بعض سے غفلت بھی ہو جاتی ہو (رضویہ م ج ۱ ص ۳۶۷)

سوال: قیام اور رکوع میں سو جانے سے وضو جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: قیام اور رکوع کی حالت میں سو جانے سے وضو نہیں جاتا کیونکہ ان صورتوں میں مکمل غفلت نہیں ہوتی، (رضویہ م ج ۱ ص ۱۶۶)

سوال: بیمار آدمی لیٹ کر نماز پڑھ رہا تھا نیند آ گئی تو اس کا وضو رہا یا نہیں؟

جواب: ایسا بیمار جو بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا تھا لیٹ کر پڑھ رہا تھا اسے نیند آ گئی تو وضو جاتا رہا پھر سے وضو کر کے نماز پڑھے، (رضویہ م ج ۱ ص ۳۶۷)

تنبیہ:۔ واضح رہے کہ سونے سے وضو ٹوٹنے کی دو شرطیں ہیں۔

(۱) اس طرح سونا کہ دونوں سرین اس وقت خوب جمے نہ ہوں

(۲) ایسی ہیئت پر سونا جو غافل ہو کر نیند آنے کو مانع نہ ہو۔ یہ دونوں صورتیں جمع ہو جائیں تو سونے سے وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں ٹوٹے گا۔ (رضویہ م ج ۱/۳۶۵)

سوال: زکام یا رال بہنے نیز بدن سے کسی پاک رطوبت نکلنے سے وضو باقی رہتا ہے یا نہیں؟

جواب: ان صورتوں میں وضو نہیں ٹوٹتا۔ (رضویہ م ج ۱ ص ۲۶۳، ۲۶۵، ۲۶۷)

سوال: بلغم اور شراب کی قے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

جواب: بلغم کی قے سے مطلقاً وضو نہیں ٹوٹتا خواہ کتنی بھی ہو اور شراب کی قے اگر منہ بھر نہ ہو تو نجس ہے مگر اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (رضویہ م ج ۱ ص ۲۶۳، ۲۶۷، ۲۶۸)

سوال: تھوک میں خون کا اثر ظاہر ہوا اور خون تھوک کے برابر یا تھوک پر غالب ہے تو وضو ٹوٹا یا نہیں؟

جواب: ٹوٹ گیا اور منہ ناپاک ہو گیا۔ (رضویہ م ج ۱ ص ۲۷۰)

سوال: خون بار بار ابھرا ہر بار کپڑے وغیرہ سے پونچھ لیا تو وضو رہا یا نہیں؟

جواب: خون ایک بار ابھرا مگر فی الحال اس میں بہنے کی قوت نہ تھی اس کپڑے سے پونچھ ڈالا دوسرے جلسہ میں پھر اُبھرا اور صاف کر دیا یونہی مختلف جلسوں میں نکلا تو وضو باقی رہا۔
(رضویہ م ج ۱ ص ۲۸۱)

سوال: خون بار بار نکلا اور اس پر مٹی ڈال دی تو وضو ٹوٹا یا نہیں؟

جواب: اگر خون اُبھرا اور اس پر مٹی وغیرہ ڈال دی پھر اُبھرا پھر ڈال دی اسی طرح کیا تو وضو ٹوٹ گیا۔ (رضویہ م ج ۱ ص ۲۸۱)

ایک ضروری تنبیہ: یہ یاد رہے کہ آدمی جب کسی کام مثلاً نماز وغیرہ کے انتظار میں جگتا ہو اور اس طرف متوجہ ہے اور سونے کا قصد نہیں جو آتی ہے اسے دفع کرنا چاہتا ہے تو بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ غافل ہو گیا جو باتیں اس وقت ہوئیں ان کی خبر نہیں بلکہ دو تین آوازوں میں آنکھ کھلی اور وہ اپنے خیال میں یہ سمجھتا ہے کہ میں نہ سویا تھا اس لئے کہ اسکے ذہن میں وہی مدافعت خواب کا خیال جما ہوا ہے، یہاں تک کہ لوگ اس سے کہتے ہیں کہ تو سو گیا تھا وہ کہتا ہے ہرگز نہیں ایسے خیال کا اعتبار نہیں جب معتمد شخص کہے تو غافل تھا، پکارا جواب نہ دیا یا باتیں پوچھی جائیں اور یہ نہ بتا سکے تو وضو لازم ہے۔ (رضویہ م ج ۱ ص ۳۶۷)

سوال: خون یا پیپ آنکھ سے بہہ کر آنکھ سے باہر نہ نکلے یا جسم کے کسی حصہ سے خون ابھر کر نہ بہے تو ان صورتوں میں وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب: ان صورتوں میں وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (رضویہ م ج ۱ ص ۲۸۰، ۲۸۱)

سوال: ناک کی ہڈی تک خون اترا اور نرم حصہ تک نہ آیا تو وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں مشہور یہ ہے کہ وضو نہ جائے گا کہ ناک کا سخت حصہ بھی اندر سے یقیناً باطن بدن میں داخل ہے اس لئے وضو غسل میں اس کا دھونا واجب نہیں۔

(رضویہ م ج ۱ ص ۲۸۱)

اور اگر بانسے تک آ گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (رضویہ م ج ۱ ص ۲۸۴)

سوال: کوئی لمبا اور باریک زخم ہے جس میں خون گردش کر رہا ہے مگر اس کے کناروں سے ابھر کر ڈھلک نہیں رہا ہے تو وضو جائے گا یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں وضو نہیں جائے گا۔ (رضویہ م ج ۱ ص ۳۴۰)

سوال: کب تک پاخانہ اور پیشاب وغیرہ سے وضو نہیں ٹوٹے گا؟

جواب: جب تک پاخانہ یا پیشاب سوراخ کے منھ پر ظاہر نہ ہو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

(رضویہ م ج ۱ ص ۳۱۹)

سوال: کسی نے پانی پیا ابھی پانی معدہ تک نہیں پہنچا کہ اُچھو سے نکل گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: وہ پانی پاک ہے اور وضو نہیں جائے گا۔ (رضویہ م ج ۱ ص ۳۵۶)

سوال: پیشاب کا قطرہ عضو تناسل کے اندر بہے اور منھ پر نہ آئے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب: نہیں ٹوٹے گا۔ (رضویہ م ج ۱ ص ۲۸۳)

سوال: دوڑنے یا کودنے یا اپنا یا دوسرے کا ستر دیکھنے، بلندی سے گرنے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

جواب: دوڑنے، کودنے دوسرے کا ستر دیکھنے، بلندی سے گرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

(رضویہ م ج ۱ ص ۳۵۴)

سوال: وضو کرنے کے دوران ہوا خارج ہوئی یا کوئی ناقض وضو پایا گیا تو کیا کرے؟

جواب: پھر سے وضو شروع کرے۔(رضویہ م ج ۱ ص ۲۵۵)

سوال: مرض سے جو پانی آنکھ سے بہے اس سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب: وضو ٹوٹ جائے گا۔(رضویہ م ج ۱ ص ۲۶۴)

سوال: مرض سے جو رطوبت بہے اس سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب: اگر اس میں خون وغیرہ نجس کی آمیزش کا احتمال نہیں تو پاک ہے وضو نہ ٹوٹے گا۔ (رضویہ م ج ۱ ص ۲۶۹)

سوال: اندھے کی آنکھ سے جو رطوبت نکلتی ہے وہ ناقض وضو ہے یا نہیں؟

جواب: وہ ناقض وضو ہے۔(رضویہ م ج ۲ ص ۲۷۱)

سوال: پٹی کے اندر جو خون نکلے اس سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب: اگر زخم پر پٹی باندھی اور تری پٹی کی تہہ تک آئی باہر نہ آئی تو وضو ٹوٹ جائے گا یعنی خون ایسا تھا کہ اگر بندش نہ ہوتی تو بہہ نکلتا۔(رضویہ م ج ۲ ص ۲۸۲)

سوال: وہ کون شخص ہے جو ہر وقت باوضو رہتا ہے حدث سے بھی اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

جواب: نابالغ، کیونکہ حدث کا حکم مکلف کو لاحق ہوتا ہے۔(رضویہ م ج ۲ ص ۶۷)

سوال: وضو میں سر کے مسح سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد تری پہنچانا ہے خواہ جس طرح ہو اگرچہ بارش پڑنے یا غوطہ لگانے سے ہو۔ (رضویہ م ج ۴ ص ۲۳۷،۶۲۲)

سوال: وضو میں مسح کی جگہ سر دھولینا کیسا ہے؟

جواب: خلاف سنت ہے۔(رضویہ م ج ۴ ص ۲۳۷،۶۲۲)

سوال: وضو توڑنے والے کئی اسباب پائے گئے مثلاً ریاح کا خارج ہونا، خون کا نکل کر ایسی جگہ تک بہہ جانا جسے غسل یا وضو میں دھونا فرض ہے، تو کیا ہر ایک کیلئے الگ الگ وضو کرنا ہوگا یا ایک کافی ہوگا؟

جواب: صرف ایک وضو ہر ایک کے لئے کافی ہوگا۔(رضویہ م ج ۴ ص ۲۲۹)

سوال: قے میں بستہ خون جوف سے آیا وضو باقی رہا یا نہیں؟

جواب: اگر خون منہ بھر کرتھا تو وضو باقی نہ رہا ورنہ باقی رہا۔ (۔رضویہ م ج ۳ص ۱۷۳)

وضو کے پانی کے مسائل

سوال: کن پانیوں سے وضو جائز نہیں؟ اور وضو کیا گیا تو نہ ہوا، اس سے پڑھی ہوئی نماز نہ ہوئی؟

جواب: (۱) ناپاک پانی (۲) استعمال کیا ہوا پانی (۳) گلاب کیوڑا (۴) بید مشک (۵) عرق گاؤزبان (۶) عرق بادیان (۷) عرق عنب الثعلب وغیرہ (۸) زعفران سے نکلا پانی (۹) خربوزہ (۱۰) تربوزہ (۱۱) ککڑی (۱۲) کھیرے (۱۳) سیب (۱۴) بہی (ایک پھل سیب کے مثل) (۱۵) انار (۱۶) کدو وغیرہ میووں پھلوں کا عرق (۱۷) گنے کا رس (۱۸) کچے ناریل کا پانی (۱۹) درخت کی شاخوں یا پتوں سے کوٹ کر نکالا ہوا پانی (۲۰) شربت انار شریں (۲۱) شربت انار ترش (۲۲) شربت انگور (۲۳) ہر قسم کا سرکہ (۲۴) نمک کا پانی (۲۵) نوشادر کا پانی (۲۶) کافور کا پانی (۲۷) درخت کافور کاٹتے وقت اس سے ٹپکنے والا پانی (۲۸) مٹی کا تیل (۲۹) تاڑی (۳۰) سیندھی (۳۱) دہی کا وہ پانی جو کپڑے میں باندھ کر ٹپکایا جائے (۳۲) چاولوں کی پیچ (۳۳) گوشت کا پانی کہ عرقیات کی طرح گوشت واجزا مناسبہ سے ٹپکا کر لیتے ہیں (۳۴) ہر قسم کا شوربا (۳۵) جس پانی میں چنے یا لوبیا پکایا گیا اور ان کے اجزا پانی میں اتنے مل گئے کہ ٹھنڈا ہو کر پانی گاڑھا ہو گیا (۳۶) وہ پانی جس میں میوے اس طرح جوش دیئے گئے کہ میوے پک گئے اور پانی کو متغیر کر دیا (۳۷) وہ پانی جسمیں ستو گھول دیا اور پانی کی رقت ختم ہوگئی (۳۸) وہ سیلابی پانی جو کیچڑ کی طرح گاڑھا ہو گیا (۳۹) وہ پانی جس میں آٹا پتے پھل، کسم کی زردیاں، گچ، چونا، ریشم کے کیڑے، مینڈک وغیرہ غیر موذی جانور کے اجزا کو لتار، روئی کے ذرے، صابون، اشنان، ریحان، بابونہ، خطمی، برگ کنار کچے، اس طرح مل گئے کہ پانی کی رقت زائل ہوگئی (۴۰) وہ پانی جس میں کوئی دوا پکا کر تیار کی گئی (۴۱) چائے (۴۲) کافی (۴۳) عرق گاؤزبان گلاب کیوڑا، بید مشک، خوشبو وغیرہ جو پانی کی قسم سے نہیں، پانی میں پانی کی مقدار سے زیادہ

مل گیا تو اس پانی سے وضو جائز نہیں ،(۴۴) وہ پانی جس میں پانی کے خلاف مزہ والی بے رنگ چیزیں (جو نصف سے کم مل کر پانی کا مزہ بدل دیں) مل گئیں اور پانی کا مزہ بدل دیا (۴۵) زعفران گھولا ہوا پانی یا وہ جس میں شہاب (نہایت ہی سرخ رنگ) نے مل کر پانی کے رنگ کے ساتھ اس کا مزہ یا بو بدل دیا (۴۶) تربوز کا شیریں پانی جب کہ پانی میں پڑ کر رنگ کے ساتھ اس کا ایک وصف اور بدل دے یا صرف مزہ بدل دے (۴۷) وہ پانی جس میں رنگت دار سرکہ نے مل کر پانی کا رنگ و بو دونوں بدل دیا (۴۸) وہ پانی جس میں دودھ اتنا مل گیا کہ پانی کے رنگ و مزہ دونوں پر غالب آ گیا (فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۵۹۶ تا ۶۲۹)

(۴۹) تالاب کا وہ پانی جس میں نجاست اس قدر زیادہ پڑ گئی کہ پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل دیا (۵۰) چھوٹے حوض یا بالٹی یا گھڑے کا وہ پانی جس میں کوئی ناپاک چیز مل گئی یا کوئی ایسا جانور گر کر مر گیا جس کے بدن میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے۔ (بہار ۲/۵۱)

سوال: کن پانیوں سے وضو جائز نہیں؟ مگر کسی نے ان سے کیا تو وضو ہو جائے گا مگر گناہ گار ہوگا؟

جواب: (۱) نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی ملک ہو جائے سے وضو یا کسی کام میں لانا اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سوا کسی کو جائز نہیں۔

(۲) بالغ کا بھرا ہوا پانی بغیر اس کی اجازت کے وضو میں صرف کرنا (بہار ج ۲/۵۰)۔

(۳) دوسرے کا پانی چرا کر اس سے وضو کرنا۔

(۴) دوسرے سے زبردستی پانی لے کر اس سے وضو کرنا (رضویہ ج ۲/۴۷۸)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ سر پر ہاتھ نہ پھیرا پھر بھی مسح ہو گیا؟

جواب: جبکہ اوس میں ننگے سر بیٹھا اور اس سے سر بھیگ گیا تو مسح ہو گیا۔ اگر چہ ہاتھ نہ پھیرا مگر ہاں سنت کا ترک ہوگا (رضویہ ج ۲ ص ۴۶۰)

سوال: کن پانیوں سے وضو کرنا جائز اور اس سے پڑھی ہوئی نمازیں درست ہوتی ہیں؟

جواب: وہ پانی جن سے وضو صحیح ہے وہ یہ ہیں۔ (۱) آب زمزم شریف، بارش، دریا، نہر، چشمے، جھرنے، جھیل، بڑے تالاب، کنویں کا پانی، (۲) سمندر کا پانی (۳،۴) پالہ اور اولے

جب پگھل کر پانی ہو جائیں (۵) شبنم (۶) زلال (میٹھا، ٹھنڈا خوشبودار صاف پانی)

(۷) گرم پانی (بشرطیکہ اتنا گرم نہ ہو کہ تکمیل سنت سے مانع ہو (۸) اپلوں سے گرم کردہ پانی (۹) دھوپ کا گرم پانی مطلقاً (۱۰) اس کنویں یا حوض کا پانی جس سے بچے عورتیں گنوار جاہل فاسق سب اپنے میلے کچیلے گڑھے میں ڈال کر پانی بھریں جب تک نجاست معلوم نہ ہو۔

(۱۱) وہ پانی جس میں ایسا برتن ڈالا گیا ہو جو زمین پر رکھا جاتا ہے اس کے پیندے میں نجاست کا یقین نہ ہو (۱۲) شکاری پرندوں کیڑوں مکوڑوں، بلی اور آزاد چھوڑی ہوئی مرغی کا جھوٹا پانی جبکہ طہارت ونجاست پر یقین نہ ہو اور دوسرا پانی موجود نہ ہو (۱۳) اس جانور کا جھوٹا جس میں بہتا خون نہیں ہوتا جیسے بچھو مکھی وغیرہ (۱۴) اس حوض کا پانی جس میں بدبو آتی ہو جب کہ اس کی بو نجاست کی وجہ سے معلوم نہ ہو (۱۵) وہ پانی جو کسی کے مملوک کنویں سے بلا اجازت بلکہ باوجود منع بھرا گیا، (۱۶) ان ندیوں کا پانی جو برسات میں گدلا ہو جاتا ہے (۱۷) تالاب کا وہ پانی جس میں سن گلائی گئی اگر چہ اسکے تین وصف بدل گئے۔

(۱۸) کونڈا میں آٹا لگا ہو اس میں پانی رکھنے سے مزہ میں تغیر آجاتا ہے اس پانی سے وضو جائز (۱۹) اس حوض کا پانی جو موسم خزاں میں پتوں کے گرنے سے ہرا معلوم ہو مگر ہاتھ میں لینے سے صاف نظر آئے (۲۰) وہ پانی جس میں پھل گرے یا سنگھاڑے کی بیل سڑ گئے تو اگر چہ اسکے سبھی اوصاف بدل گئے بشرطیکہ رقت باقی رہے (۲۱) جس پانی میں گچ یا چونا مل گیا اگر پانی کی رقت باقی ہے۔ (۲۲) وہ پانی جس میں چونا ڈالا گیا پکنے کے بعد چونے کی گٹی نیچے بیٹھ گئی اور اوپر صاف سفید پانی رہ گیا (۲۳) وہ پانی جس میں مینڈک یا کوئی پانی والا جانور یا خشکی کا جانور جس میں بہتا خون نہ ہو مثلاً بھیڑ مکھی، چیونٹی، مچھر وغیرہ مر گئے (۲۴) چاول، کھچڑی دال کے دھونے سے بچا ہوا پانی جبکہ بے وضو ہاتھ سے نہ دھوئے ہوں (۲۵) وہ پانی جس میں چنے بھگائے گئے (۲۶) گائے بھینس بکری وغیرہ حلال جانوروں کا جھوٹا جبکہ اس وقت ان کے منہ کی نجاست معلوم نہ ہو (۲۷) جس پانی میں کولتار پڑ گیا اور پانی نہ بدبودار ہوا نہ گاڑھا ہوا (۲۸) جس پانی میں بھگوئی روٹی کے اجزا مل گئے اور پانی ستو کی طرح گاڑھا نہ ہوا (۲۹) وہ پانی جس میں آم بھوگئے گئے (۳۰) گوشت کا دھوون (۳۱) وہ پانی جس میں

صابون، اشنان (ایک گھاس) ریحان (آس) بابونہ، خطمی، بیری کے پتے مل گئے بشرطیکہ پانی کی رقت باقی رہی (۳۲) مذکورہ چیزیں جس پانی میں ڈال کر جوش دی گئیں اور رقت باقی رہی (۳۳) جس پانی میں دوا یا غذا ڈال کر پکائی گئی اور ابھی کچی ہے اور پانی گاڑھا نہ ہوا (۳۴) جس پانی میں چھوہارے ڈالے گئے اور نبیذ ہونے سے پہلے نکال لئے گئے اگرچہ ہلکی مٹھاس بھی آجائے (۳۵) وہ پانی جس میں شکر یا بتاشے اتنے کم پڑے کہ پانی شربت نہ ہوا (۳۶) جس پانی میں دوا بھگوئی گئی مگر ابھی اس کا اس میں اثر نہ آسکا (۳۷) جس پانی میں روشنائی ملی مگر اس کے ملنے سے پانی لکھنے کے لائق نہ ہوا (۳۸) زعفران یا شہاب اتنا پڑا کہ پانی میں اس کی رنگت نہ آئی (۳۹) جس پانی میں پڑیا کا رنگ گھولا گیا مگر اس کی رنگت غالب نہ آئی (۴۰) وہ پانی میں دودھ مل گیا مگر پانی کا رنگ نہ بدلا (۴۱) جس پانی میں لوہا چاندی، سونا، تانبا تپا کر بجھایا گیا (۴۲) جس پانی سے باوضو شخص یا نابالغ نے بے نیت ثواب محض میل دور کرنے یا ٹھنڈک کے لئے وضو یا غسل کیا (۴۳) وہ پانی جس سے باوضو یا نابالغ نے کسی کو صرف سکھانے کی نیت سے وضو کیا (۴۴) دھلی یا نئی مسواک جس پانی میں مسواک کرنے سے پہلے ڈالی گئی (رضویہ م ج ۲ ص ۴۵۱ تا ۵۹۵) یہ وہ پانی ہیں جن سے بالاتفاق وضو جائز ہے ان پانیوں سے کئے وضو سے پڑھی نمازیں درست ہوں گی۔

غسل کے مسائل

سوال: غسل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: غسل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دل میں نہانے کا ارادہ کر کے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر استنجا کی جگہ دھوئے خواہ نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو پھر بدن پر اگر کہیں نجاست لگی ہو تو اس کو بھی دھوئے اس کے بعد وضو کرے اور کلی خوب اچھی طرح کرے اور ناک میں پانی چڑھائے پھر ہاتھ میں پانی لے لے کر سارے بدن پر ہاتھ پھرا پھرا کر بدن کو ملے خاص کر جاڑوں میں تاکہ بدن کا کوئی حصہ پانی بہنے سے نہ رہ جائے پھر

داہنے کندھے پر تین بار پانی بہائے پھر تین بار بائیں کندھے پر بہائے پھر سر پر اور پورے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے اور اچھی طرح دھیان رکھے کہ کہیں ذرہ برابر کھال یا رونگٹا اور بال پانی بہنے سے نہ رہ جائے (قانون شریعت ج ۱/ ۳۶، ۳۷، سامان آخرت ص ۸۳، ۸۴)

سوال: بعض لوگ ناپاک تہبند باندھ کر اس خیال سے غسل کرتے ہیں کہ نہانے میں ناپاک تہبند اور بدن سب پاک ہو جائے گا۔ تو کیا اس طرح غسل صحیح ہو جائے گا؟

جواب: اس طرح سے غسل ہرگز نہیں ہوگا کیوں کہ پانی ڈال کر تہبند اور بدن پر ہاتھ پھرانے سے تہبند کی نجاست اور زیادہ پھیلتی ہے اور سارے بدن بلکہ نہانے کے برتن تک کو ناپاک کر دیتی ہے اس لئے نہانے میں لازم ہے کہ وہ پہلے بدن کو اور اس کپڑے کو جس کو پہن کر نہاتے ہیں دھو کر پاک کر لیں ورنہ غسل تو کیا ہوگا؟ اس تر ہاتھ سے جن جن چیزوں کو چھوئیں گے وہ بھی ناپاک ہو جائیں گی اور سارا بدن اور تہبند بھی ناپاک ہی رہ جائے گا۔ اور نمازیں ساری کی ساری اکارت ہوتی رہیں گی۔ (سامان آخرت ص ۸۴)

سوال: غسل میں کتنی باتیں فرض ہیں؟

جواب: کلی کرنا یعنی سارے منھ کا اس کے ہر گوشے پر اس کے ہر پرزے کنج کے حلق کی حد تک دھلنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا یعنی دونوں نتھنوں میں جہاں تک نرم جگہ ہے اس کا اس طرح دھلنا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھائے بال برابر جگہ دھلنے سے نہ رہ جائے (۳) تمام ظاہر بدن پر پانی بہہ جانا یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر پرزے پر ہر رونگٹے پر پانی بہہ جانا۔ (رضویہ ج ۱/ ۴۳۹، ۴۴۲، ۴۴۳، بہار ۲/ ۳۴، ۳۵)

سوال: غسل میں کتنی اور کون کون جگہیں ہیں جن کی احتیاط مرد اور عورت ہر ایک پر لازم ہے؟

جواب: وہ بائیس جگہیں ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) سر کے بال جو گندھے ہوئے نہ ہوں ہر بال پہ جڑ سے نوک تک پانی بہنا (۲) کان میں بالی پتے وغیرہ زیوروں کے سوراخ کا دھلنا (۳) بھوؤں کے نیچے کی کھال کان کا ہر پرزہ اس کے سوراخ کا منھ کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہانا (۴) مونچھوں اور داڑھی کے بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال

تک دھلنا (۵) کان کا ہر پرزہ اس کے سوراخ کا منھ (۶) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ (۷) بغلیں بازو کا ہر پہلو (۸) پیٹھ کا ہر ذرہ (۹) پیٹ وغیرہ کی بلٹیں اٹھا کر دھونا (۱۰) ناف کو انگلی ڈال کر دھونا جبکہ پانی بہنے میں شک ہو (۱۱) جسم کا ہر رونگٹا جڑ سے نوک تک (۱۲) ران اور پیڑو کا جوڑ (۱۳) ران اور پنڈلی کا جوڑ جبکہ بیٹھ کر نہایا جائے (۱۴) دونوں سرین کے ملنے کی جگہ بالخصوص کھڑے ہو کر نہاتے وقت (۱۵) رانوں کی گولائی (۱۶) پنڈلی کی کروٹیں (۱۷) ذکر و انثیین کے ملنے کی سطحیں (۱۸) انثیین کی سطح زیریں (۱۹) انثیین کے نیچے کی جگہ جڑ تک (۲۰) جس کا ختنہ نہ ہوا ہو تو اگر کھال چڑھ سکتی ہے تو چڑھا کر دھونا اور کھال کے اندر پانی چڑھانا۔ (فتاویٰ رضویہ م ج ۱/۴۴۸،۴۴۹)

سوال: وہ کون سے اعضا ہیں جنکی احتیاط غسل میں خاص مردوں پر ضروری ہے؟

جواب: (۱) پنڈلیوں کی کروٹیں (۲) گندھے ہوئے بال کھول کر جڑ سے نوک تک دھونا (۳) مونچھوں کے نیچے کی کھال اگر چہ گھنی ہو (۴) داڑھی کا ہر بال جڑ سے نوک تک (۵) ذکر و انثیین کے ملنے کی سطحیں (۶) انثیین کی نچلی سطح جوڑ تک (۷) انثیین کے نیچے کی جگہ تک (۸) جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اور کھال چڑھ سکتی ہو تو حشفہ کھول کر دھونا (۹) اگر مذکورہ صورت میں کھال چڑھ سکتی ہے تو کھال میں پانی ڈالنا۔ (رضویہ م ج ۱/۴۴۹)

سوال: غسل میں وہ کون سے اعضا ہیں جن کی خاص عورتوں کو احتیاط کرنا لازم ہے؟

جواب: (۱) گندھی چوٹی میں ہر بال کی جڑ تر کرنا (۲) اگر اس طرح سخت گندھی ہے کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو چوٹی کھول کر جڑ سے نوک تک تر کرنا (۳) ڈھلکی ہوئی پستان اٹھا کر دھونا (۴) پستان و شکم کے جوڑ کی تحریر (۵) فرج خارج کے چاروں لبوں کی جبیں جڑ تک (۶) گوشت پارۂ بالا کا ہر پرت (۷) گوشت پارۂ زیریں کے سطح زیریں (۸) اس پارہ کے نیچے کی خالی جگہ غرضیکہ فرج خارج کے ہر گوشے پرزے کنج کا خیال لازم ہے۔

(رضویہ م ۱/۴۵۰)

سوال: وہ کون سے مواضع ہیں جن کا دھونا حرج کے باعث معاف ہے؟

جواب: (۱) عورت کے گندھے ہوئے بال۔

(۲) آنکھوں کے ڈھیلے۔
(۳) ناک کان کے زیوروں کے وہ سوراخ جو بند ہو گئے۔
(۴) غیر مختون کا حشفہ جب کہ کھال چڑھانے میں تکلیف ہو۔
(۵) اس حالت میں اس کھال کی اندرونی سطح جہاں تک پانی بے کھولے نہ پہونچے اور کھولنے میں مشقت ہو۔
(۶) مکھی یا مچھر کی بیٹ جو بدن پر ہو اس کے نیچے۔
(۷) عورت کے ہاتھ پاؤں میں اگر کہیں مہندی کا جرم لگا رہ گیا۔
(۸) دانتوں کا جمع ہوا چونا
(۹) مسی کی ریخیں۔
(۱۰) بدن کا میل۔
(۱۱) ناخنوں میں بھری ہوئی یا بدن پر لگی ہوئی مٹی۔
(۱۲) جو بال خود گرہ کھا کر رہ گیا ہو اگرچہ مرد کا۔
(۱۳) پلک یا کوئے میں سرمہ کا جرم۔
(۱۴) کاتب کے انگوٹھے پر روشنائی۔
(۱۵) رنگریز کے ناخن پر رنگ کا جرم۔
(۱۶) نان بائی یا پکانے والی عورت کے ناخن میں آٹا۔
(۱۷) کھانے کے ریزے کہ دانت کی جڑ یا جوف میں رہ گئے۔
(۱۸) ہلتا ہوا دانت اگر تار سے جکڑا ہے معافی چاہئے اگرچہ پانی تار کے نیچے نہ بہے کہ بار بار کھولنا ضرر دے گا نہ اس سے ہر وقت بندش ہو سکے گی۔
(۱۹) یوں ہی اگر اکھڑا ہوا دانت کسی مسالے مثلاً برادۂ آہن و مقناطیس وغیرہ سے جمایا گیا ہے جمے ہوئے چونے کی مثل اس کی بھی معافی چاہئے۔
(۲۰) پٹی کہ زخم پر ہو اور کھولنے میں ضرر یا حرج ہے۔
(۲۱) ہر وہ جگہ کہ کسی درد یا مرض کے سبب اس پر پانی بہنے سے ضرر ہوگا۔

(۲۲) پان کے ریزے۔ (فتاویٰ رضویہ م ج ۱/۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴)

سوال: غسل میں کون کون سی باتیں سنت ہیں؟

جواب: غسل کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھونا ☆ پھر استنجے کی جگہ دھونا خواہ نجاست ہو یا نہ ہو، پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست ہوا سے دور کرنا، پھر نماز کا سا وضو کرنا البتہ اگر چوکی یا تختہ یا چوکی یا پتھر وغیرہ پر نہائے تو پاؤں بھی دھلے ورنہ نہ دھلے، پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ لینا خاص طور پر جاڑوں میں، پھر تین مرتبہ دائیں مونڈھے پر پانی بہانا پھر بائیں مونڈھے پر تین بار، پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار پھر غسل کی جگہ سے ہٹ جانا اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لے، اور نہانے میں قبلہ رخ نہ ہونا، اور تمام بدن پر ہاتھ پھیرنا اور ملنا، ایسی جگہ نہانا کہ کوئی نہ دیکھے، اگر یہ نہ ہو سکے تو ناف سے گھٹنے تک کے اعضا کا ستر (چھپانا) تو ضروری ہے۔ اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو تیمم کرے مگر یہ اعتماد بہت بعید ہے اور کسی قسم کا کلام نہ کرنا، نہ کوئی دعا پڑھنا نہانے کے فوراً بعد کپڑا پہن لینا (وغیرہ)

(بہار ۲/۳۶، ۳۷)

سوال: غسل کے مستحبات کیا ہیں؟

جواب: غسل کے مستحبات وہی ہیں جو وضو کے ہیں مگر ستر کھلا ہو تو قبلہ کو منہ کرنا نہ چاہئے، اور عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ (بہار ۲/۳۷)

غسل میں وضو کرتے وقت روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرنا۔ (رضویہ م ج ۱/۴۴۲)

سوال: غسل کن پانیوں سے جائز ہے؟

جواب: جن پانیوں سے وضو جائز ہے ان سے غسل بھی جائز ہے۔ (بہار ۲/۴۵)

سوال: کن کن کاموں کے لئے غسل مستحب ہے؟

جواب: جمعہ ☆ عید الفطر ☆ عید الاضحیٰ ☆ عرفہ ☆ احرام ☆ وقوف عرفات ☆ وقوف مزدلفہ ☆ حاضری حرم ☆ حاضری روضۂ سرکار اعظم ﷺ ☆ دخول منیٰ ☆ رمی جمار ☆ شب برأت ☆ شب قدر ☆ شب عرفہ ☆ حاضری مجلس میلاد مبارک وغیرہ کے لئے ☆ مردہ نہلانے کے بعد ☆ مجنون کو جنون جانے کے بعد ☆ غشی سے ہوش آنے کے بعد ☆ نشہ

جاتے رہنے کے بعد ☆ گناہ سے توبہ کرنے کے لئے ☆ نیا کپڑا پہننے کے لئے ☆ سفر سے آنے کے بعد ☆ استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد ☆ نماز سورج گہن کے لئے ☆ نماز چاند گہن کے لئے ☆ نماز استسقا کے لئے ☆ نماز خوف کے لئے ☆ تاریکی کے لئے ☆ سخت آندھی کے لئے ☆ بدن پر نجاست لگی اور یہ معلوم نہیں کہ کس جگہ ہے۔ ان سب کے لئے غسل مستحب ہے۔ (بہار ۲/۴۱)

سوال: غسل کرتے وقت ناک میں جمی کثافت یا رینٹھ چھڑانے کے بارے میں کیا حکم ہے

جواب: اگر غسل، غسل جنابت ہے تو ناک کی کثافت یا رینٹھ چھڑانا فرض ہے۔

(رضویہ م ۱/۴۴۳)

سوال: کن چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے؟

جواب: درج ذیل پانچ چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے۔ (۱) منی کا شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا (۲) احتلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا (۳) شرم گاہ میں حشفہ تک چلا جانا خواہ شہوت سے ہو یا بلا شہوت، انزال ہو یا نہ ہو دونوں پر غسل فرض ہے (۴) حیض یعنی ماہواری خون سے فراغت پانا (۵) نفاس یعنی بچہ جننے پر عورت کو جو خون آتا ہے اس سے اس کا فارغ ہونا۔ (قانون شریعت ۱/۳۸)

سوال: منی اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ وغیرہ اٹھانے یا بلندی سے گرنے کے سبب نکلی تو غسل واجب ہوا یا نہیں؟

جواب: ان صورتوں میں غسل واجب نہیں ہوا ۔ (قانون شریعت ۱/۳۸)

سوال: غسل میں غرغرہ کرنا کیا ہے؟

جواب: غیر روزہ دار کو سنت ہے اور روزہ دار کو مکروہ ہے۔ (رضویہ م ج ۱/۴۴۲)

سوال: جس شخص میں غسل واجب ہونے کے کئی اسباب پائے گئے مثلاً احتلام جماع وغیرہ تو ہر ایک کے لئے الگ الگ غسل کرنا ہوگا یا ایک غسل کافی ہوگا۔؟

جواب: جس پر چند غسل ہوں سب کی نیت سے ایک غسل کر لیا سب ادا ہو گئے سب کا ثواب ملے گا۔ ہر ایک کے لئے الگ الگ غسل کرنا واجب نہیں۔ (بہار ۲/۱۴)

سوال: ہندو نے غسل جنابت کیا پھر اسلام لایا تو اس کا غسل شرعا ہوا یا نہیں نیز اس سے نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب: اگر شرعی طور پر نہایا کہ سر سے پاؤں تک تمام ظاہر بدن پر پانی بہہ گیا اور حلق کی جڑ تک سارا منہ اور ناک کے نرم بانسے تک ساری ناک دھل گئی تو اس کا غسل شرعا ہو گیا اور اس سے نماز بلاشبہ پڑھ سکتا ہے اور اگر شرعی طور پر نہ نہایا تو غسل نہ ہوا اور اس سے نماز بھی نہیں ادا کر سکتا۔ (مفہوم رضویہ م ج ۲/۳۱۳)

سوال: کسی شخص کو سر سے نہانا نقصان کرتا ہے تو کس طرح نہائے؟

جواب: تو گلے سے نہائے اور سر کا مسح کر لے۔ (رضویہ م ج ۳/۵۱۴)

سوال: بدن پر دوا لگی ہے اور چھڑانا مضر ہے تو کیا کرے؟

جواب: اس پر پانی بہائے اور اس سے بھی ضرر ہو تو مسح کر لے اور اس سے بھی ضرر ہو تو معاف ہے۔ (رضویہ م ج ۳/۵۱۶)

اعضائے وضو اور پٹی پر مسح کے مسائل

سوال: مسح کسے کہتے ہیں؟

جواب: بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنے کو مسح کہتے ہیں۔ اصابة الید المبتلة۔ (شرح وقایہ ۱/۵۵) ہدایہ ۱/۱۶ میں ہے۔ "المسح ھو الاصابة۔"

سوال: اعضائے وضو پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں جائز ہے بشرطیکہ اعضائے وضو پھٹ گئے ہوں یا ان میں پھوڑا ہو اور بیماری ہو اور ان پر پانی بہانا مضر ہو یا تکلیف شدید ہو یا اندیشۂ ضرر ہو تو مسح کرنا جائز و درست ہے۔

(بہار ۲/۷۷)

سوال: اگر صورت مذکورہ میں مسح نقصان کرتا ہو تو کیا کرے؟

جواب: اس صورت میں حکم یہ ہے کہ زخم یا پھوڑا وغیرہ پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے

اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو تو معاف ہے۔ (بہار ۲/۷۷)

سوال: کسی کے ناخن ٹوٹ گئے اس پر دوا ڈالی یا پاؤں کے شگافوں پر دوا رکھی تو کیا کرے

جواب: اس پر پانی بہا سکے تو بہائے ورنہ مسح کرے اور مسح بھی نہ کر سکے تو مسح بھی ترک کر دے۔ (رضویہ م ج ا۔۵۱۶، ۵۱۷)

سوال: کسی نے پھٹے زخم یا پھوڑے پر پٹی باندھ لی تو اس پٹی پر مسح کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر پٹی کھول کر پانی بہانے سے یا اس جگہ مسح کرنے سے یا کھولنے سے ضرر ہو یا کھولنے باندھنے والا کوئی نہ ہو تو حکم یہ ہے کہ پٹی پر مسح کرلے اور اگر پٹی کھول کر پانی بہانے میں ضرر نہ ہو تو دھونا ضروری ہے۔ (بہار ۲/۷۸)

سوال: اگر زخم والے عضو پر مسح کرنے کی قدرت ہے تو اس کی پٹی پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر زخمی عضو پر مسح کی قدرت ہے تو پٹی پر مسح کرنا جائز نہیں۔ (بہار ۲/۷۸)

سوال: زخمی عضو کے آس پاس مسح کرنا جائز ہے یا اسے دھلنا ضروری ہے؟

جواب: زخم کے آس پاس پانی بہانا ضرر نہ کرتا ہو تو دھونا ضروری ہے ورنہ مسح کرنا جائز ہے اور اگر اس پر بھی مسح نہیں کیا جا سکتا ہے تو پٹی پر مسح کیا جائے۔ بہار ۲/۷۸

سوال: زخم پر بندھی پٹی کے پورے حصے پر مسح ضروری ہے؟ یا اس کے کچھ حصے پر بھی کر لینا کافی ہے؟

جواب: اس کے اکثر حصے پر ضروری ہے ہاں پوری پٹی پر مسح کر لینا بہتر ہے (بہار ۲/۷۸)

سوال: زخم کی پٹی پر کتنے بار مسح کرنا ضروری ہے؟

جواب: ایک بار مسح کرنا ضروری ہے اور یہی کافی مزید مسح کی حاجت نہیں۔ (بہار ۲/۷۸)

سوال: اگر زخم پر پٹی بندھی ہے اور اس پٹی پر بھی مسح کرنا نقصان دہ ہے تو کیا کرے؟

جواب: اگر پٹی پر بھی مسح کی قدرت نہیں ہے تو خالی چھوڑ دے مسح معاف ہے ہاں جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر مسح کرنا ضرر نہ کرے تو فوراً مسح کرے۔ اور جب اتنا آرام ہو

جائے کہ پٹی کے اوپر سے پانی بہانے میں نقصان نہ ہو تو پانی بہائے۔ اور جب اتنا آرام ہو جائے کہ خاص زخمی عضو پر مسح کر سکتا ہو تو فوراً زخمی عضو پر مسح کرلے اور جب اتنی صحت ہو جائے کہ زخم والے عضو پر پانی بہا سکتا ہے تو پانی بہائے۔ (بہار ۲/۷۸)

سوال: پٹی پر مسح کے جائز ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟

جواب: اس کی چند شرطیں ہیں۔ (۱) پھٹے عضو یا زخم یا پھوڑے کو دھلنا ضرر رساں ہو (۲) ضرر رساں نہ ہو مگر پٹی اتارنے پر ضرر کا اندیشہ ہو (۳) عین زخم پر مسح ضرر کا باعث ہو (بدائع ۱/۱۳) (۴) پٹی کھول نہیں سکتا اور دوسرا کوئی کھولنے باندھنے والا نہیں (بہار ۲/۷۸)

سوال: زخم یا پٹی کے کچھ حصے یا ٹکڑے کا دھونا مضر ہے اور کچھ کا دھونا مضر نہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: جتنے ٹکڑے کا دھونا مضر ہے مسح کرے اور باقی کو دھوئے (رضویہ م ج ۲/۵۱۳)

سوال: اعضائے وضو یا پٹی پر کیا ہوا مسح کس چیز کے پائے جانے سے ٹوٹتا ہے؟

جواب: جس چیز سے وضو ٹوٹتا ہے اس کے پائے جانے سے مسح بھی جاتا ہے۔ (بہار ۲/۷۷)

سوال: مرض فیل پا (بیماری جس میں ٹانگیں اور پاؤں بہت سوج جاتے ہیں) والا شخص اپنے پاؤں پر مسح کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اسے پاؤں دھونا نقصان دہ نہ ہو تو پاؤں دھونا فرض ہوگا مسح جائز نہیں اور اگر نقصان دہ ہو تو مسح جائز ہے مثلاً ٹھنڈے وقت میں پاؤں دھونا ضرر کرتا ہے تو گرم وقت میں پاؤں دھوئے اور سرد وقت میں پاؤں پر مسح کرے یا سرد پانی سے پاؤں دھونا نقصان دیتا ہے تو گرم پانی سے پاؤں دھوئے مسح نہ کرے یا پاؤں کے ایک حصے پر پانی ضرر پہونچاتا ہے دوسرے پر نہیں اور وہ دوسرا حصہ یوں دھو سکتا ہے کہ نقصان والے حصے کو پانی نہ پہونچے تو اس حصے کا دھونا فرض اور اس حصے پر مسح کرے پھر جتنے عضو پر مسح کا حکم ہوگا اس پورے ٹکڑے پر بھیگا ہاتھ ایک ایک ذرے پر پہونچانا لازم ہوگا۔ (رضویہ م ج ۲/۳۰۸، ۳۰۹)

تیمّم کے مسائل

سوال: تیمم کسے کہتے ہیں؟

جواب: تیمم لغت میں قصد وارادہ کو کہتے ہیں اور عرف شرع میں تیمم کی دوضربیں ہیں ایک ضرب چہرے کے لئے اور ایک کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کے لئے۔ "عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال التیمم ضربة للوجه و ضربة للذراعین الی المرفقین"

(دار قطنی ۱/۱۸۱، رضویہ م ج ۳۴۴/۲)

سوال: تیمم کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: تیمم کرنے کا طریقہ مسنون یہ ہے کہ پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھے پھر دل میں نیت تیمم کرے پھر زبان سے طریقۂ مذکور کے مطابق نیت کرے تو بہتر ہے پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کھول کر زمین یا اس کی جنس مثلاً دیوار وغیرہ پر دونوں ہاتھوں کو مارے پھر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں اور انگلیوں کو پورے چہرے پر پھرائے اس طرح کہ جہاں تک وضو میں چہرہ دھونا فرض ہے پورے چہرے پر ہاتھ پھر جائے چہرے کا کوئی حصہ ذرہ برابر نہ چھوٹے۔ پھر دوسری بار ہاتھوں کو زمین یا اس کی جنس پر مار کر اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر کہنیوں سمیت جہاں تک اس میں دھونا فرض ہے سب جگہ ہاتھ اس طرح پھرائے کہ ذرہ برابر کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ (بہار ۶۵/۲)

سوال: تیمم کا یہی مذکورہ طریقہ عورتوں کے لئے بھی ہے یا ان کے لئے کوئی اور طریقہ ہے؟

جواب: یہی طریقہ عورتوں کے لئے بھی ہے البتہ ان کے لئے ضروری یہ ہے کہ اگر ناک میں کوئی بلاق وغیرہ زیور پہنے ہوں تو چہرے کا تیمم کرتے وقت ان زیوروں کو ہٹا کر ان کے نیچے کی کھال پر بھی ہاتھ پھرائیں یوں ہی ہاتھوں میں چوڑیاں یا اور کوئی زیور پہنے ہوں تو انھیں ہٹا کر ان کے نیچے کی کھال پر ہاتھ پھرائیں یہ واضح رہے کہ چہرے یا دونوں ہاتھوں پر بال برابر جگہ پر بھی ہاتھ نہیں پھرایا گیا تو تیمم نہیں ہوگا اس لئے خاص طور سے اس پر دھیان رکھنا

چاہئے کہ چہرہ اور دونوں ہاتھوں پر ہر جگہ اچھی طرح ہاتھ پھرائے (بہار۲/۶۶،۶۷)

سوال: تیمم میں کتنی چیزیں فرض ہیں اور کون کون؟

جواب: تیمم میں تین چیزیں فرض ہیں۔(۱) تیمم کی نیت (۲) پورے چہرے اور دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ہاتھ پھرانا (۳) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر اور چہرہ پر اس طرح ہاتھ پھرانا کہ بال بھر کوئی حصہ ہاتھ پھرانے سے رہ نہ جائے۔(بہار۲/۶۵۔۶۶)

سوال: تیمم میں کتنی چیزیں سنت ہیں اور کون کون؟

جواب: تیمم میں دس چیزیں سنت ہیں (۱) بسم اللہ کہنا (۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا (۳) انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا (۴) ہاتھوں کو جھاڑ لینا (یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا مگر اس طرح نہیں کہ تالی کی سی آواز نکلے)(۵) زمین پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو لوٹ دینا (۶) پہلے منھ پھر ہاتھ کا مسح کرنا (۷) دونوں کا مسح پے در پے ہونا (۸) پہلے دائیں ہاتھ پھر بائیں ہاتھ کا مسح کرنا (۹) داڑھی کا خلال کرنا (۱۰) انگلیوں کا خلال جب کہ غبار پہنچ گیا ہو اور اگر غبار نہ پہنچا ہو مثلاً پتھر وغیرہ کسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے (بہار۲/۶۷)

سوال: کس شخص کو تیمم کرنا جائز ہے؟

جواب: جس کا وضو نہ ہو یا اسے نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو اسے وضو و غسل کی جگہ تیمم کرنا جائز ہے۔(بہار۲/۶۱)

سوال: پانی پر قدرت نہ ہونے کی کتنی صورتیں ہیں جن کی بنیاد پر تیمم کی اجازت ہے؟

جواب: اس کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) ایسی بیماری کہ وضو یا غسل سے اس کے بڑھنے یا دیر میں ٹھیک ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ اس نے خود آزمایا ہو یا کسی مسلمان اچھے لائق حکیم غیر فاسق معلن (ظاہراً فاسق نہ ہو) نے کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا۔

(۲) وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتہ نہ ہو۔

(۳) اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور لحاف وغیرہ ایسی

کوئی چیز نہ ہو جسے نہانے کے بعد اوڑھے اور سردی کے ضرر سے بچے نہ آگ ہے جس سے تاپ سکے۔ (۴) دشمن کا خوف کہ اگر اس نے دیکھ لیا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا یا اس غریب نادار کا قرض خواہ ہے کہ اسے قید کرا دے گا یا اس طرف سانپ ہے وہ کاٹ کھائے گا یا شیر ہے کہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی بدکار شخص ہے اور یہ عورت ہے جس کو اپنی بے آبروئی کا گمان صحیح ہے۔

(۵) جنگل یا ایسی جگہ جہاں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے۔

(۶) پیاس کا خوف یعنی اس کے پاس پانی ہے مگر وضو اور غسل میں صرف کرے گا تو خود یا کوئی مسلمان یا اپنا یا اس کا جانور پیاسا رہ جائے گا، اپنی یا ان میں سے کسی کی پیاس خواہ فی الحال موجود ہو یا آئندہ اس کا صحیح اندیشہ ہو۔

(۷) پانی گراں ہونا یعنی وہاں کے حساب سے جو قیمت ہونی چاہئے اس سے دو چند گنا ہو۔

(۸) یہ گمان کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھوٹ جائے گی (۹) یہ گمان کہ وضو و غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی خواہ یوں کہ امام نماز پڑھ کر فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آ جائے گا۔

(۱۰) غیر ولی کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو۔ (بہار ۲/۶۰ تا ۶۴)

سوال: کن کاموں کے لئے پانی پر قدرت ہونے کے باوجود تیمم کرنے کی اجازت ہے؟

جواب: سلام کا جواب دینے، درود شریف وغیرہ پڑھنے، سونے، بے وضو کو مسجد میں جانے زبانی قرآن مجید پڑھنے کے لئے پانی پر قدرت ہوتے ہوئے بھی تیمم کرنے کی اجازت ہے۔ (بہار ۲/۶۴)

سوال: مذکورہ اعذار تیمم میں سے کوئی عذر نہیں ہے البتہ نماز کا وقت اتنا تنگ ہو گیا ہے کہ اگر وضو یا غسل کرے گا تو نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو کیا کرے؟

جواب: تو چاہئے کہ تیمم کرکے نماز پڑھ لے پھر وضو یا غسل کرکے نماز کا اعادہ کرے۔

(بہار ۲/۶۴)

سوال: کیا ہر تیمم سے نماز پڑھنا جائز ہے؟

جواب: نہیں بلکہ نماز اس تیمم سے جائز ہوگی جو پاک ہونے کی نیت یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کے لئے کیا گیا ہو جو بلا طہارت جائز نہ ہو لہذا مسجد میں جانے، مسجد سے نکلنے، قرآن مجید چھونے کے لئے جو تیمم کیا گیا ہو اس سے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ (بہار۲/۶۵)

سوال: ایک شخص وضو کرکے عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز پڑھ رہا تھا درمیان میں وضو ٹوٹ گیا اب وہ جانتا ہے کہ وضو کرے گا تو وقت جاتا رہے گا یا جماعت ہو جائے گی تو تیمم کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: تیمم کر سکتا ہے بلکہ اس کو چاہئے کہ تیمم کرے اور نماز پڑھ لے۔ (بہار۲/۶۳)

سوال: کافر نے ایمان لانے کے لئے تیمم کیا تو اس سے وہ نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: وہ اس سے نماز نہیں پڑھ سکتا کیوں کہ وہ اس وقت تیمم کی نیت کا اہل نہ تھا جبکہ تیمم میں نیت فرض ہے لہذا نماز پڑھنے کے لئے وضو کرے اگر پانی پر قدرت نہیں ہے تو پھر سے تیمم کرے۔ (بہار ۲/۶۵)

سوال: دوسرے کو تیمم کرنے کا طریقہ سکھانے کے لئے کسی نے تیمم کیا تو اس تیمم سے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اس تیمم سے نماز نہیں پڑھ سکتا۔ (بہار۲/۶۵)

سوال: نماز جنازہ یا عید الفطر یا عید الاضحیٰ یا سنتوں کے لئے اس غرض سے تیمم کیا کہ وضو میں مشغول ہوگا تو یہ نمازیں فوت ہو جائیں گی تو اس تیمم سے مذکورہ نمازوں کے سوا اور نمازیں پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مذکورہ نمازوں کے سوا دوسری نمازیں پڑھنا جائز نہیں۔ (بہار۲/۶۶)

سوال: نماز جنازہ یا عیدین کے لئے تیمم کیا پھر اس سے ہر نماز پڑھنا جائز ہے اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جبکہ نماز جنازہ یا عیدین کے لئے تیمم اس وجہ سے کیا کہ بیمار تھا یا پانی موجود نہ تھا تو اس سے فرض نماز اور دیگر سب عبادتیں جائز ہیں۔ (بہار۲/۶۶)

سوال: بیمار یا بے دست و پا جو اپنے آپ تیمم نہیں کر سکتا اسے کوئی دوسرا شخص تیمم کرا دے تو

اس وقت تیمم کرانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا یا جسے تیمم کرایا جارہا ہے اس کی نیت کا اعتبار ہوگا؟

جواب: تیمم کرانے والے کی نیت کا اعتبار نہیں بلکہ جسے تیمم کرایا جارہا ہے اس کی نیت کا اعتبار ہوگا لہٰذا چاہئے کہ وہ خود تیمم کی نیت کرے۔ (بہار ۲/۶۶)

سوال: ایک ہی مرتبہ ہاتھ زمین یا اس کی جنس پر مار کر ہاتھوں اور منہ پر مسح کر لیا تو تیمم ہوا یا نہیں؟

جواب: تیمم نہ ہوا ہاں اگر ایک ہاتھ سے سارے منہ کا مسح کیا اور دوسرے سے ایک ہاتھ کا اور ایک ہاتھ جو بچ رہا اس کیلئے پھر ہاتھ مارا اور اس پر مسح کر لیا تو تیمم ہو گیا مگر خلاف سنت ہے (بہار ۲/۶۷)

سوال: جس کے دونوں ہاتھ یا ایک پہنچے سے کٹا ہو تو تیمم کرے یا نہ کرے کرے تو کس طرح؟

جواب: اسے چاہیے کہ کہنیوں تک جتنا باقی رہ گیا ہے اس پر مسح کرے اور اگر کہنیوں سے اوپر تک کٹ گیا تو اسے باقی ہاتھ پر مسح کرنے کی ضرورت نہیں پھر بھی اس جگہ پر جہاں سے کٹ گیا ہے مسح کر لے تو بہتر ہے۔ (بہار ۲/۶۷)

سوال: کوئی لنجھا ہے یا اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہیں اور اسے تیمم کرانے والا نہیں تو کیا کرے؟

جواب: وہ اپنے ہاتھ اور رخسار جہاں تک ممکن ہو زمین یا دیوار سے مس کرے اور نماز پڑھے مگر وہ ایسی حالت میں امامت نہیں کر سکتا ہاں اپنے جیسے کی کر سکتا ہے (بہار ۲/۶۷)

سوال: تیمم کی نیت سے زمین پر لوٹا اور منہ اور ہاتھوں پر جہاں تک ضروری ہے ہر جگہ پر گرد لگ گئی تو تیمم ہوا کہ نہیں؟

جواب: اس صورت میں تیمم ہو گیا البتہ منہ اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لینا چاہیے (بہار ۲/۶۷)

سوال: جو چیز زمین کی جنس سے نہ ہو اس سے تیمم کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو چیز زمین کی جنس سے نہ ہو اس سے تیمم جائز نہیں البتہ اس پر تیمم کے جائز ہونے

کے لئے شرط یہ ہے کہ اتنا غبار ہو کہ ہاتھ پھیرنے سے انگلیوں کے نشان بن جائیں۔
(رضویہ ۲/۳۰۲)

سوال: ورزش کی گرمی اور پسینے کی حالت میں اگر پانی نقصان دہ ہو تو تیمم جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر نماز یا جماعت کے فوت ہونے کا اندیشہ ہے اور اس وقت وضو کرے تو وجع مفاصل (جوڑوں میں درد) وغیرہ امراض پیدا ہونے کا صحیح خوف ہے تو تیمم جائز ہے اور اس سے نماز پڑھنا بھی جائز پھر اسے اس انتظار کی حاجت بھی نہیں کہ مثلاً گھنٹے بھر بعد جب رگیں ساکن ہو جائیں تب وضو کرکے پڑھے۔ (رضویہ ۲/۳۰۶)

سوال: ایک شخص اپنی بیوی سے صحبت کرکے سو گیا اس کی آنکھ اس وقت کھلی جب کہ وقت نماز اتنا تنگ ہو گیا کہ اگر غسل کرتا ہے تو نماز قضا ہوئی جاتی ہے تو ایسے وقت میں وہ کیا کرے؟

جواب: جبکہ نماز کا وقت تنگ ہو نجاست دھو کر تیمم کرکے نماز پڑھ لے پھر نہا کر بعد بلندی آفتاب اس کا اعادہ کرے (رضویہ ۲/۳۰۷)

سوال: گاؤں سے باہر کھیت ہے اور فجر کا وقت ہو گیا وہاں نہ پانی ہے نہ قریب میں مسجد تیمم کرکے نماز پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر پانی اس کے کھیت سے جہاں اس وقت یہ ہے ایک میل یا زیادہ دور ہے تو تیمم کر سکتا ہے ورنہ ہرگز نہیں (رضویہ ۲/۳۰۹)

سوال: آندھی سے چہرے اور ہاتھوں پر غبار پڑا یا تیمم کی نیت سے آتے ہوئے غبار کے سامنے کھڑا ہو گیا تو تیمم ہو گیا یا نہیں؟

جواب: آندھی سے چہرے اور ہاتھوں پر غبار پڑ گیا یا تیمم کی نیت سے آتے ہوئے غبار میں تیمم کی نیت سے کھڑا ہو گیا تو اگر تیمم کی نیت سے ہاتھ پھیر لے گا تو تیمم ہو جائے گا ورنہ نہیں ہوگا۔ (رضویہ م ج ۲/۳۰۹)

سوال: کسی نے جھاڑو دیا یا گیہوں وغیرہ تولے اس سے غبار ہاتھوں یا منہ پر پڑ گیا تو تیمم ہوا یا نہیں؟

جواب: اگر بہ نیت تیمم ہاتھ پھیر لے گا تو تیمم ہو جائے گا ورنہ نہیں ہوگا (رضویہ م ۲/۳۴۲)

سوال: تیمم میں نیت کس وقت کرنا شرط ہے؟

جواب: جنس زمین پر ہاتھ مارتے وقت نیت شرط ہے (رضویہ م ج ۳/۳۷ ر۲)

لہذا تیمم کے بعد کی نیت کا اعتبار نہیں ہوگا اگر بعد تیمم نیت کی تو تیمم نہ ہوا۔

جن چیزوں سے تیمّم جائز یا ناجائز ہے

سوال: وہ کون سی چیزیں ہیں جن سے تیمم جائز ہے؟

جواب: جن چیزوں سے تیمم جائز ہے وہ یہ ہیں

خاک، خاک شور، ریتا، پتھر اگر چہ صاف دھلا بے غبار ہو، غبار جبکہ نہ ناپاک خاک سے اٹھا ہو نہ کسی ناپاک تر چیز پر گرا ہو نہ ناپاک خشک چیز پر گر کر اسے تری پہنچی ہو، ناپاک خشک چیز پر گرا ہوا غبار جبکہ اسے تری نہ پہونچے، تر زمین پر جس پر چھڑکاؤ ہوا، مقبرے کی زمین جبکہ اسکی نجاست مظنون نہ ہو، گرد باد بگولا (بونڈر) جلی ہوئی زمین، نمک زار زمین، پیلی مٹی، سرخ مٹی، گیرو، کالی مٹی، سپید مٹی، سبز مٹی، کھریا مٹی، ڈھیلا، گل ارمنی، گل مختوم، گوندے کی دیوار، ڈھیلوں کی دیوار، کچی اینٹ کی دیوار، مٹی سے لسی ہوئی دیوار، کچی اینٹ، گارا، کیچڑ جس میں مٹی غالب ہو اور پانی مغلوب، جلی ہوئی خاک، مٹی کے آب خورے مٹکے، وہ برتن جن پر جنس ارض مثلاً گیرو یا ملتانی مٹی کی رنگت ہو، سبز چمکتی چکنی صاف مٹی کے پیالے، طشتریاں، ٹھیکری، پکی اینٹ، روڑا، کتل، کنکریٹ، بجری، سرخی یعنی باریک کٹی ہوئی پکی اینٹ، کنکری یہ پتھر کے ریزے، گچ چونے کا پتھر، گچ کی ہوئی دیوار، کلس چونا، پتھر کی راکھ یعنی چونا، نورہ یعنی ہڑتال چونا ملا ہوا یاقوت، زمرد، زبرجد، فیروزہ، عقیق، مرجان (مونگا)، سرمہ، اثمد (اصفہانی سرمہ سیاہ و سرخ ہوتا ہے)، گندھک، ہڑتال (زرد، سپید، سیاہ)، مردار سنگ معدنی، توتیا، معدنی شیشہ، لاہوری نمک (سیندھا)، وہ نمک جو مٹی سے بنا ہو، وہ خاک جس میں اس سے کم راکھ ملی ہو☆ آٹا مل گیا مگر خاک زائد ہے☆ سونا، کپڑا، جانور، آدمی، جس چیز پر اتنا غبار یا مٹی ایسی ہو کہ ہاتھ پھیرنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے

☆ خاک شفا ☆ مسجد کی دیوار ☆ مسجد کا کچا خواہ پکا فرش ☆ زمین جس پر شبنم پڑی ☆ سخت زمین جس پر پانی برس کر نکل گیا ☆ گھڑا جس کے اندر پانی بھرا اور اوپر سے بھیگا ہوا ہے ☆ ملتانی مٹی ☆ پھوڑی مٹی ☆ چولہے کی بھٹ ☆ تنور کا پیٹ ☆ ندی کے کنارے کا ریتا بالو ☆ بھاڑ کا ریتا ☆ سراب ☆ دیگچیوں کا تلہ جس پر پاک لیوا چڑھا ہو ☆ کنکر ☆ سیمنٹ ☆ سلیٹ ☆ ریل کا کوئلہ وغیرہ (کہ پتھر ہوتا ہے) (رضویہ م ج ۳/ ۶۲۸ تا ۶۴۵)

سوال: کن چیزوں سے تیمم صحیح نہیں؟

جواب: ☆ جمع ہوا پانی ☆ کپڑا جس پر گرد و غبار بالکل نہ ہو یا ہو تو ہاتھ پھیرنے سے انگلیوں کا نشان نہ بنے ☆ گھاس ☆ لکڑی ☆ نباتات ☆ میوے ☆ مہندی ☆ گیہوں ☆ جو ☆ ہر قسم کا غلہ ☆ آٹا ☆ ستو ☆ سونا ☆ چاندی ☆ رانگ ☆ تانبا ☆ مرجان ☆ مشک ☆ عنبر ☆ کافور ☆ زعفران ☆ راکھ یعنی لکڑی وغیرہ ☆ نمک زار جس کا نمک مٹی سے ہو مگر اس کے پانی میں ڈوبی ہوئی ہو ☆ راکھ جس میں مٹی یا آٹا برابر یا زائد ملے ہوئے ہوں ☆ کیچڑ جس پر پانی غالب ہو ☆ ناپاک زمین ☆ وہ غبار جو ناپاک زمین سے اٹھا ہو ☆ قبرستان کی مٹی جہاں نجاست کا ظن ہو ☆ زمین یا پہاڑ جس پر دوب اگی ہو ☆ زمین یا پہاڑ جس پر برف ہو ☆ جس پر بارش ہو رہی ہو ☆ پکا فرش یا دیوار جس پر کاہی جمی ہو ☆ باورچی خانے کی وہ دیوار جس پر دُھرتا چڑھا ہو ☆ مٹی کا چراغ جس پر کانٹھ چڑھی ہو ☆ پیتل ☆ لکڑی وغیرہ غیر جنس ارض کا کوئلہ ☆ نوشادر ☆ پھٹکری ☆ نیلا تھوتھا ☆ کاجل جو پارا جاتا ہے ☆ سیندور ☆ لوبان ☆ اگر ☆ مولی کا نمک ☆ کانچ ☆ سیپ ☆ گھونگھا ☆ سانپ کا من۔ (رضویہ م ج ۳/ ۶۴۹ تا ۶۵۷)

سوال: تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا یا جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے ان سے نیز پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے (بہار ۲/ ۷۰)

سوال: تیمم والا نماز میں پانی پایا تو نماز ہوگی کہ نہیں؟

جواب: نہیں ہوگی اگر چہ التحیات کے بعد سلام کے پہلے ہی کیوں نہ پائے۔
(فتاوی رضویہ م ج ۳۲/۴۔۷۰۵)

سوال: تیمم والا نمازی ایک طرف سلام پھیر چکا پھر پانی پایا تو نماز ہوئی یا نہیں؟
جواب: نماز ہوگئی۔ (رضویہ م ج ۳۲/۴، ۳۳، ۷۰۵)

سوال: زیارت قبور یا عیادت مریض کے لئے تیمم کیا یا محض ذکر الہی کے لئے تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟
جواب: نہیں پڑھ سکتا ہے۔ (رضویہ م ج ۵۵۵/۳، حاشیہ م ج ۵۵۷/۳)

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ کسی نے نماز جنازہ کے لئے تیمم کیا مگر اس سے ہر نماز پڑھ سکتا ہے؟
جواب: جب کہ تیمم کرنے والا مریض ہو یا جہاں پانی نہ ہو اور تیمم کر کے نماز جنازہ پڑھی تو اس سے ہر نماز پڑھ سکتا ہے (رضویہ م ج ۳۰۶/۳)

سوال: کس نماز کے جانے کے خوف سے ترک وضو کی اجازت ہے؟
جواب: نماز عیدین اور نماز جنازہ کے جاتے رہنے کا اندیشہ ہے تو وضو ترک کردے اس کی جگہ تیمم کرے۔ (رضویہ م ج ۲۹۷/۳)

سوال: اگر دشمن نے وضو یا غسل کرنے پر دھمکی دی تو اس کے خوف سے کسی نے تیمم کیا اور نماز پڑھی تو کیا حکم ہے؟
جواب: بعد میں نماز دہرائے، اس لئے کہ یہ عذر اللہ کی طرف سے نہیں (رضویہ م ۴۱۹/۳)

سوال: پانی کسی کے پاس تھا بے مانگے تیمم کر کے نماز پڑھ لی تو اس کا کیا حکم ہے؟
جواب: نماز کے بعد اگر طلب کیا اور اس نے دیدیا تو نماز باطل ہوگئی اگر چہ گمان اس کے خلاف ہو اور اگر پانی سے انکار کردیا تو نماز صحیح ہوگئی (رضویہ م ج ۵۵۱/۳)

سوال: کافر تیمم کر کے مسلمان ہوا اس تیمم سے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟
جواب: اس سے نماز نہیں پڑھ سکتا، پانی نہ ہو تو دوبارہ تیمم کرے (رضویہ م ج ۵۵۴/۳)

سوال: کس عبادت کی نیت سے تیمم کرنے سے نماز نہیں پڑھی جا سکتی ہے؟ اور کس نیت

سے پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب: عبادت غیر مقصودہ مباح کرنے کے لئے جو تیمم کیا جائے اس سے نماز نہیں پڑھی جاسکتی ہے اور رفع حدث وحصول ثواب کی نیت سے تیمم کیا جائے تو نماز پڑھی جاسکتی ہے اس جواب کی تفصیل یہ ہے کہ عبادت کی دو قسمیں ہیں۔ عبادت مقصودہ کہ خود مستقل عبادت ہو ۔دوسری عبادت کے لئے محض وسیلہ ہونے کے لئے مقرر نہ ہوئی ہو۔ دوسری عبادت غیر مقصودہ کہ صرف وسیلہ ہو پھر ان میں بعض عبادتیں طہارت وضو تیمم غسل کے ساتھ مشروط ہیں اور بعض مشروط نہیں تو عبادات کی چار قسمیں ہوں گی۔

(۱) مقصودہ مشروط بہ طہارت جیسے نماز پنجوقتہ و نماز جنازہ، سجدۂ تلاوت و سجدہ شکر کہ سب مقصود بالذات ہیں سب کے لئے طہارت کاملہ شرط ہے۔ یعنی نہ حدث اکبر ہو نہ اصغر نیز یاد پر تلاوت قرآن مجید کہ مقصود بالذات ہے اور اس لئے صرف حدث اکبر سے طہارت شرط ہے اور بے وضو جائز ہے۔

(۲) مقصودہ غیر مشروط بہ طہارت، کہ ہو تو مقصود بالذات مگر اس کے لئے طہارت ضروری نہ ہو مطلقاً جیسے اسلام لانا، سلام کرنا، سلام کا جواب دینا سب مقصود بالذات ہیں اور ان کے لئے اصلاً طہارت شرط نہیں، نیز تلاوتِ قرآن مجید کہ اس کے لئے باوضو ہونا ضروری نہیں، اس سے ظاہر ہوا کہ تلاوت جنب کے اعتبار سے قسم اول میں ہے اور بے وضو کے اعتبار سے دوسری قسم میں۔

(۳) غیر مقصودہ مشروط بہ طہارت کہ ہو تو دوسری عبادت کا وسیلہ مگر بے طہارت جائز نہ ہو خواہ صرف طہارت کبریٰ (غسل شرط ہو یا کاملہ جیسے قرآن شریف چھونا کہ بے وضو بھی حرام ہے اور مسجد میں جانا کہ صرف حدث اکبر میں حرام اور حدث اصغر میں جائز (۴) غیر مقصودہ غیر مشروط بہ طہارت کہ وسیلہ ہو اور طہارت شرط نہیں جیسے اذان و اقامت کہ وسائل نماز ہیں اور جنب سے بھی صحیح اگر چہ اس کی اقامت زیادہ مکروہ ہے اور مسجد میں جانا بے وضو جائز ہے یہاں سے ظاہر ہے کہ دخول مسجد جنب کے لحاظ سے قسم سوم میں اور محدث کی نظر سے قسم چہارم میں، پانی نہ ہونے کی حالت میں چاروں قسموں کے لئے تیمم صحیح ہے مگر

نماز صرف اس تیمم سے ہو سکے گی جو اس عام نیت تطہیر اور رفع حدث سے کیا گیا یا خاص قسم اول کی نیت سے اور باقی کسی کی نیت سے نہ ہو۔ (حاشیہ رضویہ م ج ۳/۵۵۶ تا ۵۵۷)

اذان کے مسائل

سوال: اذان کیا ہے؟

جواب: اذان سنت مؤکدہ اور شعائر اسلام سے ہے۔ (خانیہ ۱/۶۶، امجدیہ ۱/۵۷)

سوال: اذان نماز کے لئے شرط ہے یا رکن؟

جواب: اذان نماز کے لئے نہ شرط ہے نہ رکن لیکن نماز سے مقدم ہوتی ہے اس لئے مشابہ شرط نیز سنت مؤکدہ شعار دین ہے۔ (رسائل ارکان ص ۶۳)

سوال: اذان کس سن میں مشروع ہوئی؟

جواب: پہلے سن ہجری میں باختلاف روایت دوسری ہجری میں (مراقی مع طحطاوی ۱۰۴)

سوال: اذان کی مشروعیت کا سبب کیا ہے؟

جواب: اس کا سبب یہ ہے کہ صحابہ کرام کی خواہش تھی کہ کوئی ایسی علامت متعین ہو جاتی جس سے ہر ایک کو نماز کا وقت معلوم ہوتا اور سبھی لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ سکتے تو علامت متعین کرنے کے لئے مجلس مشاورت میں جمع ہوئے اور اذان مشروع ہوئی۔

(مراقی مع طحطاوی ص ۱۰۴)

سوال: اذان کس زبان میں مشروع ہے؟

جواب: اذان صرف عربی زبان میں مشروع ہے (ہندیہ ج ۱ ص ۵۷) لہذا فارسی (۱)، اردو، انگریزی کسی زبان میں نہ ہوگی۔

---

(۱) فارسی کے حق میں نفی صحت مراد نہیں بلکہ نفی مشروعیت مراد ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل عبارت سے مفہوم ہے۔ ہدایہ ج ۱ ص ۱۰۲ پر ہے وفی الاذان یعتبر التعارف، حاشیہ میں ہے فی المبسوط روی الحسن عن ابی حنیفة انه لو اذن بالفارسیة والناس یعلمون انه اذان جاز وان کانوا لا یعلمون لم یجز لان المقصود هو الاعلام ولم یحصل به ۱۲

سوال: اذان میں کون کون سی باتیں سنت ہیں؟

جواب: ☆ بلند آواز سے ہونا۔

☆ ہر دو کلمے میں سکتہ کے ذریعہ فصل ہونا۔

☆ ٹھہر ٹھہر کر کہا جانا

☆ کلمات اذان کا باترتیب ادا ہونا۔

☆ کلمات اذان کا پے در پے ادا ہونا۔

☆ قبلہ رو ہونا۔

☆ تکبیر اللہ اکبر ہی کے لفظ سے ہونا۔

☆ لحن (غلط طور سے الفاظ وحرکات ادا کرنے) سے پاک ہونا۔

☆ جماعت کی اذان کا قیام (کھڑے ہونے کی حالت) میں ہونا۔

☆ مغرب کے سوا میں اذان واقامت کے درمیان فصل ہونا (بدائع ۱/۱۴۹تا۱۵۲)

☆ بلند جگہ ہونا۔ (بہار ۳/۳۲)

سوال: اذان کے کلمات کیا ہیں؟

جواب: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (فتاوی ہندیہ ج۱ص۵۷)

سوال: اذان میں کل کتنے کلمے ہیں؟

جواب: پندرہ کلمے ہیں۔ ہندیہ ج۱ص۵۷ میں ہے الاذان عندنا خمس عشرۃ کلمۃ و اخرہ عندنا لا الٰہ الا اللہ۔

سوال: اذان میں حدر کیا جائے یا ترسل کیا جائے نیز دونوں کا مطلب کیا ہے؟

جواب: اذان میں ترسل کیا جائے اور اقامت میں حدر، ترسل کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ٹھہر ٹھہر کر کیا جائے مثلاً اللہ اکبر اللہ اکبر کہہ کر ٹھہر جائے پھر دوسری بار اسی طرح کہے ایسے ہی ہر

دو کلموں کے اندر توقف کیا جائے حدر کا مفہوم یہ ہے کہ جلدی جلدی پڑھا جائے ایک کلمہ کو دوسرے سے ملادیا جائے۔(ہندیہ ج ا ص ۵۸)

سوال: اللہ اکبر میں الف کو مد کے ساتھ آللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھا تو اذان ہوئی یا نہیں؟

جواب: ایسا پڑھنا کفر ہے بشرطیکہ قصد معنی کے ساتھ پڑھا ہو لہذا اذان نہ ہوگی۔

(ہندیہ ۱/۵۸)

سوال: کلمۂ اذان کی ترتیب بدل جائے تو کیا اذان دوبارہ کہی جائے یا وہی اذان کافی ہے؟

جواب: خلاف مشروع ہونا لازم آئے گا لہذا پہلے کے کلمات دوبارہ کہے اگر نہیں دہرایا تب بھی کافی ہوگی۔(ہندیہ ج ا ص ۵۸)

سوال: اذان کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اس کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو کھڑا ہو اور دونوں ہاتھوں کی شہادت والی انگلی کانوں میں ڈال کر بآواز بلند ٹھہر ٹھہر کر ترتیب وار اذان کے کلمات کہے اور حی علی الصلوٰۃ کہتے وقت دائیں جانب اور حی علی الفلاح کہتے وقت بائیں جانب اس طرح رخ موڑے کی اور قدم اپنی جگہ قائم رہیں پورے کلمات کہنے کے بعد درود شریف پڑھے کہ بعد اذان درود شریف پڑھنا سنت ہے(مرأۃ المناجیح ۱/۴۱۱) پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

بعدہ پھر درود شریف پڑھے تاکہ دعا مقبول ہو جائے کیونکہ جس دعا کے اول و آخر درود شریف پڑھا جائے وہ یقیناً مقبول ہوتی ہے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ان الدعاء موقوف بين السماء والارض لا يصعد منها شئ حتى تصلي على نبيك (مشکوٰۃ ص ۸۷)

سوال: اذان کے وقت انگلیاں کانوں میں کیوں لگائی جاتی ہیں؟

جواب: اذان کے وقت کانوں میں انگلیاں ڈالنا مستحب ہے۔ (درمختار ۱/۲۶۰)
تا کہ مؤذن اپنی آواز خوب بلند کرلے اور یہی مقصودِ اذان ہے۔ (ہندیہ ج ۱ ص ۵۸)

سوال: خوب اچھی آواز بنا کر اذان پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اذان کے لئے تحسینِ صوت حسن وعمدہ ہے مگر شرط یہ ہے کہ گانے کی آواز سے مشابہ نہ ہونے پائے ورنہ اذان مکروہ ہوگی۔ (ہندیہ ج ۱ ص ۵۸)

سوال: اذان کس رخ پڑھنی چاہئے؟

جواب: قبلہ رخ کہ اذان میں استقبال قبلہ ابتداء وانتہاء مسنون ہے (بہار ۳/۳۲)

سوال: اگر اذان میں قبلہ کا استقبال نہ کیا تو اذان ہوئی یا نہیں؟

جواب: ہوگئی مگر مکروہ ہوئی۔ (ہندیہ ۱/۵۶ بیروت)

سوال: اذان کہاں دینا چاہئے؟

جواب: اذان مسجد کے مینارے پر یا مسجد کے باہر مسجد سے ایسی متعلق زمین پر دینا چاہئے جہاں سے ہمسایوں کو خوب آواز پہونچے مسجد کے اندر مکروہ ہے۔ (فتاوی رضویہ م ج ۸ ص ۴۹۸) یہ کراہت ہر اذان کے لئے ہے خواہ اذان پنج وقتہ ہو یا اذان خطبہ۔

سوال: مسجد کے صحن والے فرش پر اذان کہنا کیسا ہے؟

جواب: مسجد کے صحن والا فرش بھی مسجد ہی کے حکم میں ہے لہذا وہاں بھی اذان مکروہ ہوگی

سوال: مؤذن کیسا ہونا چاہئے؟

جواب: مؤذن مرد عاقل صالح، پرہیز گار عالم بالسنۃ، ذی وجاہت لوگوں کے احوال کا نگراں جو جماعت سے رہ جانے والے ہوں ان کو خبر کرنے والا اذان پر مداومت کرتا ہو اور ثواب کے لئے اذان کہتا ہو۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۳۱)

سوال: اذان کہنے کا اہل کون ہے؟

جواب: اذان کہنے کا اہل وہ شخص ہے جو اوقات نماز پہچانتا ہو اور وقت نہ پہچانتا ہو تو اس ثواب کا مستحق نہیں جو مؤذن کے لئے ہے (عالمگیری، بہار ۳/۳۱)

سوال: موذن کے لئے کون کون سی باتیں سنت ہیں؟

جواب: مؤذن کا مرد ہونا، مؤذن کا عاقل و باشعور ہونا، متقی و پرہیزگار ہونا، اوقات نماز کا عالم ہونا، مؤذن کا پابند اذان ہونا، مؤذن کا اپنی انگلی کانوں میں لگانا، موذن کا پاک ہونا، ایک مؤذن کا ایک ہی مسجد میں اذان پڑھنا مؤذن ہی کا اقامت کہنا، مؤذن کا بلا اجرت اذان پڑھنا۔ (بدائع ۱/۱۴۹تا۱۵۲)

سوال: اذان کے دوران مؤذن کا بات چیت کرنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ ہے۔ کہ اس میں موالات کا ترک ہے جو مسنون ہے۔

(بدائع مع التخریج ج ۱/۳۷۰)

سوال: اذان کے دوران مؤذن کا سلام کا جواب دینا کیسا ہے؟

جواب: یہ بھی مکروہ ہے۔ (بدائع مع التخریج ج ۱/۳۷۰)

سوال: غلام، دیہاتی، بدو، ولد الزنا، نابینا، کی اذان درست ہے یا نہیں؟

جواب: صحیح و درست ہے (بہار ۳/۳۰ فاروقیہ دہلی) البتہ ان کے علاوہ کی اذان ان کے مقابلے میں اولیٰ ہوگی۔

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ نابینا موذن کی اذان اور آنکھ والے کی اذان یکساں ہو؟

جواب: جبکہ نابینا موذن کو وقت بتانے والا کوئی ایسا ہے کہ صحیح بتادے تو اس کا اور آنکھ والے کا اذان کہنا حکم میں یکساں ہے۔ (عالمگیری) بہار ۳/۳۱ فاروقیہ دہلی

سوال: وہ کون شخص ہے جس کی اذان مکروہ ہے اس لئے اعادہ مستحب ہے؟

جواب: عورت کی اذان مکروہ تحریمی ہے اس کی اذان دہرائی جائے یہ مستحب ہے (ہندیہ ج ۱ص ۵۵) یوں ہی فاسق مرد کی بھی اذان مکروہ ہے اس کی اذان کا اعادہ مندوب ہے۔ (رضویہ ۲/۳۴۵) افسوس کہ آج کل بہت سے لوگ فاسق معلن ہوتے ہیں اور اذان کے لئے دوڑتے ہیں انھیں اگر اذان کا شوق ہے تو فسق سے توبہ کر لینی چاہئے۔

سوال: وہ کون مرد ہے جس کی اذان مکروہ ہے جس کے سبب اعادہ چاہئے؟

جواب: وہ شخص جس نے حالتِ جنابت میں اذان پکار دی اس کی اذان مکروہ دوبارہ اذان

کہنا لائق ومناسب ہے۔ (ہندیہ ج ا ص ۵۵)

سوال: وہ کون مرد ہے جس کی اذان کا اعادہ افضل ہے؟

جواب: وہ شخص ہے جس نے اذان دی پھر مرتد ہو گیا تو اس کی اذان کا اعادہ افضل ہے۔ (ہندیہ ج ا ص ۵۵)

سوال: ایک شخص اذان دے رہا تھا اسی میں مرتد ہو گیا تو دوسرا پھر سے اذان دے یا صرف باقی کلمات کہے؟

جواب: دوسرا شخص پھر شروع سے اذان کہے یا پہلا جتنا پڑھ چکا اس کے علاوہ جو باقی ہے اس کو پڑھ کر مکمل کر دے دونوں صحیح ودرست ہے۔ (ہندیہ ج ا ص ۵۵، بہار ۳۲/۳)

سوال: کس کو بیٹھ کر اذان دینا مکروہ اور کس کو مکروہ نہیں؟

جواب: عام مسلمانوں کے لئے اذان کہنے کی خاطر بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ ہاں محض اپنے لئے بیٹھ کر اذان کہا تو حرج نہیں یوں ہی مسافر نے حالتِ سواری میں اذان کہی تو اعادہ نہیں

سوال: اگر کسی ملک یا شہر کے سب لوگ اذان کہنا بالکل ترک کر دیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: امام اعظم ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کا ارشاد ہے کہ جس ملک یا شہر کے لوگوں نے اذان کہنا بالاتفاق چھوڑ دیا ان سے جنگ کی جائے۔ (رسائل ارکان ص ۶۳)

سوال: مسافر نے سواری کی حالت میں جانور پر اذان شروع کی اور سواری کا رخ قبلہ کی طرف نہ تھا تو اذان ہوئی یا نہیں؟

جواب: اذان ہو گئی مسافر کو جائز ہے کہ سواری پر اذان شروع کر دے اگر چہ سواری کا رخ غیر قبلہ کو ہے۔ (ہندیہ ج ا ص ۵۶)

سوال: حضر میں سواری پر سوار ہو کر اذان دی جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: حضر میں سوار ہو کر اذان پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر پڑھی گئی تو دہرائی نہ جائے گی۔ (ہندیہ ج ا ص ۵۶)

سوال: اذان کسی مخصوص نماز کے لئے سنت ہے یا ہر نماز کیلئے؟

جواب: صرف باجماعت ادا کی جانے والی فرض نمازوں کے لئے مسنون ہے اور دیگر

نمازوں مثلاً نماز نفل وتر اوتراویح، وتر کیلئے مسنون نہیں (خانیہ مع الہندیہ ج ا ص ٦٦)

سوال: اذان کس لئے دی جاتی ہے؟

جواب: تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اس کے لئے بلایا جارہا ہے روزہ داروں کو معلوم ہو جائے کہ افطار ہونے کا وقت ہو گیا یا سحری کا وقت ختم ہو گیا۔

(خانیہ مع الہندیہ ج ا ص ٦٦)

سوال: کل کتنے اوقات اذان سنت ہے؟

جواب: پانچ وقت، فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشا، نیز جمعہ کے لئے بھی اذان سنت ہے۔

(بدائع ۱/۱۵۲)

سوال: مذکورہ نمازوں کے لئے ان کے اوقات کے اندر ہی اذان ضروری ہے یا پہلے یا بعد کہہ دینا بھی کافی ہے؟

جواب: ان اوقات کے اندر ہی ہونا ضروری ہے، جو اذان وقت سے پہلے دی گئی اسے دہرانا ضروری ہے کہ وہ نہیں ہوئی۔ (امجدیہ ۱/۵۴) یوں ہی بعد والی بھی۔

سوال: ہر ایک کیلئے الگ الگ اذان سنت ہے یا دو تین وقت کے لئے ایک اذان کافی ہوگی؟

جواب: ہر ایک کے لئے الگ الگ اذان چاہئے۔ (مفہوماً بدائع ۱/۱۵۲)

سوال: مذکورہ اوقات میں سے ہر وقت کے کلمات اذان ایک ہوتے ہیں یا الگ الگ؟

جواب: ہر ایک کے کلمات یکساں ہے البتہ اذان فجر میں اتنا اور اضافہ کیا جاتا ہے،

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ،اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ-

سوال: وہ کون سی نمازیں ہیں جن کے لئے اذان نہیں ہے؟

جواب: نمازِ پنجگانہ کے فرائض اور نماز جمعہ کے سوا باقی نمازوں مثلاً وتر و نماز جنازہ و نماز عیدین نذر و سنن، تراویح و نماز استسقا چاشت اور سورج گہن، چاند گہن کی نمازوں کے لئے اذان نہیں ہے (بہار شریعت ج ۳ ص ۳۰)

سوال: جس کی چند نمازیں قضا ہیں وہ ان فوت شدہ نمازوں کو ایک مجلس میں ادا کرنا چاہتا

ہے ہر نماز کی قضا پڑھتے وقت اذان کہی جائے یا ایک بار کہنا کافی ہے؟

جواب: ہر ایک لئے اذان کہے تو بہتر اور اچھا ہے ورنہ پہلی قضا کے لئے اذان کہہ لے۔ (ہندیہ ج ا ص ۵۷)

سوال: عرفات اور مزدلفہ میں دو نمازیں ایک وقت میں پڑھی جاتی ہیں تو ہر ایک کیلئے الگ الگ اذان دی جائے گی یا ایک کافی ہے؟

جواب: پہلی نماز کے لئے اذان کہی جائے گی اور وہی دوسری کے لئے کافی ہوگی۔ (ہندیہ ا/۵۷)

سوال: اذان کن نمازوں کے لئے ہے اس سلسلے میں فقہ کا قاعدہ کلیہ کیا ہے؟

جواب: قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ہر فرض کیلئے اذان و اقامت کہی جائے خواہ فرض تنہا پڑھی جائے یا جماعت سے قضا پڑھی جائے یا ادا، شہر یا قصبہ کے اندر جمعہ کے دن ظہر کی نماز کے لئے اذان مکروہ ہے۔ (ہندیہ ج ا ص ۵۷)

سوال: ایک مسجد میں ایک نماز کیلئے اذان کتنی بار ہونی چاہیئے؟

جواب: اگر محلہ کی مسجد ہے اور امام و جماعت متعین ہے تو ایک بار ہونا مسنون ہے۔

سوال: دوسری جماعت کے لئے اذان دوبارہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: دوسری جماعت کے لئے اذان کا اعادہ جائز نہیں۔ (رضویہ م ۷/۱۹۴)

سوال: وہ کون سی نماز ہے جس کیلئے دو بار مشروع ہے؟

جواب: جمعہ۔ (مفہوماً بدائع ج ا ص ۱۵۲)

سوال: کیا سرکار کے زمانہ ظاہری میں ہی جمعہ میں دو بار اذان مشروع ہوئی اور دو بار پڑھی جاتی تھی؟

جواب: نہیں بلکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد میں پہلی اذان کا اضافہ فرمایا۔ (بدائع ا/۱۵۲)

سوال: پہلی اذان کے اضافہ کی وجہ کیا ہے؟

جواب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ نمازیوں کی تعداد بڑھ گئی ہے ایک

اذان کافی نہیں ہو رہی ہے تو پہلی اذان کا منارۂ زوراء پر کہنے کا حکم صادر فرما کر اضافہ فرمایا اسی وقت سے آج تک دو اذانیں ہو رہی ہیں (بدائع ج ۱ ص ۱۵۲) فتاوی رضویہ میں ہے'' زمانہ صدیق اکبر و عمر فاروق و ابتدائے خلافت عثمان غنی رضی اللہ عنہم میں یہی ایک اذان ہوتی رہی جب لوگوں کی کثرت ہوئی اور شتابی حاضری میں قدرے کسل واقع ہوا امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک اذان شروع خطبہ سے پہلے بازار میں دلوانی شروع کی'' (ج ۲ ص ۴۱۰)

سوال: بعض لوگوں نے مسجد میں اذان و اقامت کے ساتھ نماز پڑھی پھر کچھ دیر بعد معلوم ہوا کہ نماز فاسد ہوئی ہے تو نماز دہراتے وقت اذان بھی دہرائی جائے؟

جواب: اذان نہ دہرائی جائے پہلی اذان کافی ہے، ہاں اگر وقت نکلنے کے بعد دوسری مسجد میں قضا ادا کریں تو اذان و اقامت دہرائیں (ہندیہ ج ۱ ص ۵۶)

سوال: بلا اذان و اقامت مسجد کے اندر باجماعت نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ ہے (ہندیہ ج ۱ ص ۵۶)

سوال: کس شخص کو بلا اذان و اقامت نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے؟

جواب: جو شہر میں ہو اور اس کے محلہ میں اذان و اقامت ہوئی تو اس کا اذان و اقامت ترک کرنا موجب کراہت نہیں البتہ کہہ لینا افضل ہے (ہندیہ ج ۱ ص ۵۶) یوں ہی دیہات میں ہے اور اس میں مسجد ہے جس میں اذان و اقامت ہو چکی تو کراہت نہیں۔

سوال: اور اگر محلہ میں اذان نہیں ہوئی تو گھر میں بلا اذان نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں مسافر و مقیم ہر ایک کیلئے بلا اذان و اقامت نماز پڑھنا مکروہ ہے ہاں صرف اقامت کہہ لے تو کراہت نہ رہے گی (ہندیہ ج ۱ ص ۵۶)

سوال: ایک مسجد میں اذان دوبارہ سہ بارہ کہنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: جب اہل محلہ نے بطریقِ مسنون باذان و اقامت جماعت کر لی تو دوسرے لوگوں کو تکرار اذان مکروہ۔ ہاں اگر غیر محلہ نے اذان و اقامت کے ساتھ جماعت کی تو محلہ والوں کو دوبارہ اذان کہنا درست ہے یوں ہی اہل محلہ نے اذان کہی مگر بہت آہستہ کہ لوگ نہ سن سکے اور جماعت کر کے چلے گئے پھر کچھ لوگ آئے تو دوبارہ اذان باآواز بلند کہیں، اسی

طرح کوئی ایسی مسجد ہو جس کا امام ومؤذن مقرر نہ ہوں لوگ جماعت دار آتے نماز پڑھے جاتے ہوں اس میں ہر آنے والی جماعت کو چاہئے کہ اذان واقامت کے ساتھ جماعت کریں۔(رضویہ ج ۷ص ۱۱۳/۱۱۴)

سوال: وہ کون سے نمازی ہیں کہ اگر چہ پنجگانہ فرائض میں سے کسی فرض کی جماعت کریں ان کیلئے اذان مسنون نہیں؟

جواب: عورتیں اگر چہ باجماعت (جوان کیلئے مکروہ تحریمی ہے) فرض پڑھیں تو ان کیلئے اذان مسنون نہیں بلکہ انھیں اذان سے پڑھنا گناہ ہے یوں ہی غلاموں اور بچوں پر اذان نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ص ۵۵ مع الخانیہ)

سوال: وہ کون سے نمازی ہیں جنھیں اذان کہنا سنت نہیں صرف مستحب ومندوب ہے؟

جواب: مسافر یا وہ مقیم جو اپنے گھر نماز پڑھ رہا ہو۔(ہندیہ ج ۱ص ۵۵)

سوال: اپنی طاقت سے زیادہ طاقت لگا کر اذان پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اپنی طاقت سے زیادہ آواز بلند کر کے اذان دینا مکروہ ہے(ہندیہ مع الخانیہ ۱/۵۷)

سوال: کیا سرور دو عالم ﷺ نے کبھی اذان واقامت کہی ہے؟

جواب: ہاں سرور دو عالم ﷺ نے ایک سفر میں اذان واقامت خود کہی پھر ظہر کی نماز پڑھائی۔(شامی ج ۱ص ۲۹۵)

سوال: اذان کے بعد نمازیوں کا انتظار فرض ہے یا واجب؟

جواب: نہ فرض ہے نہ واجب بلکہ مسنون ہے۔(رضویہ ج ۳ص ۳۷۳)

سوال: اذان کے بعد نمازیوں کا کتنا انتظار مسنون ہے؟

جواب: غیر مغرب میں اتنا انتظار مسنون ہے کہ کھانے والا کھانے سے فارغ ہو جائے جسے قضائے حاجت کرنی ہے اس سے فارغ ہو جائے اور طہارت ووضو کر کے آجائے۔

(رضویہ ۳ص ۳۷۳)

سوال: بعد اذان بقدر مسنون انتظار کیا جا چکا مگر کچھ لوگ اب بھی وضو کر رہے ہیں یا کرنے والے ہیں ان کا انتظار کرنا کیسا ہے؟

جواب: بہتر ہے بشرطیکہ حاضرین پر گراں نہ ہو (رضویہ ۲ ص ۳۷۲)
سوال: اذان کے بعد یا پہلے بآواز بلند درود شریف پڑھنا کیسا ہے؟
جواب: جائز ہے اور موجب ثواب، بلا وجہ اس سے منع نہیں کیا جاسکتا (مرأۃ المناجیح ۱/۴۱۱)
سوال: ایک شخص کو دو مسجدوں میں ایک ہی وقت میں اذان کہنا کیسا ہے؟
جواب: مکروہ ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۳۱)
سوال: نماز کے علاوہ اور کون سے اوقات ہیں جب اذان پڑھنا مستحب ہے؟
جواب: بچے اور مغموم اور مرگی والے اور غضب ناک اور بدمزاج آدمی یا جانور کے کان میں اور لڑائی کی شدت اور آتش زدگی کے وقت اور بعد دفنِ میت اور جن کی سرکشی کے وقت اور مسافر کے پیچھے اور جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو اس وقت اور وبا کے زمانے میں بھی اذان مستحب ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۳۱، فتاوی مصطفویہ ج ۳ ص ۲۶)
سوال: وہ کون لوگ ہیں کہ اذان دے دیں تو دہرائی جائے؟
جواب: خنثی و فاسق اگرچہ عالم ہی ہوں اور نشہ والے، پاگل، ناسمجھ بچے، جنب کی اذان مکروہ ہے ان سب کی اذان دہرائی جائے۔ (مراقی مع طحطاوی ص ۱۰۴، و بہار ۳/۳۱)
سوال: سمجھ وال بچے کی اذان کا کیا حکم ہے؟
جواب: اس کی اذان معتبر ہے لہذا دہرائی نہیں جائے گی۔ (میزان الشریعۃ ۱/۱۳۰)
سوال: اذان ہو چکی تھی کسی نے لاعلمی میں اذان دوبارہ شروع کر دی درمیان میں معلوم ہوا تو کیا کرے؟
جواب: اگر مسجد مسجدِ محلہ ہے جس کیلئے امام و جماعت متعین ہے اور جماعت اولیٰ ہو چکی ہے اور اب کچھ لوگ آئے اور ان کو خبر نہ تھی اور اذان شروع کر دی پھر اطلاع ہوئی تو معارک جائے اور اگر مسجدِ عام ہے مثلاً بازار و سرائے اور اسٹیشن وغیرہ کی مسجد ہو تو ہرگز نہ رکے اذان پوری کرے اور اگر مسجد محلہ ہے مگر ابھی جماعت اولیٰ نہیں ہوئی تو اختیار ہے چاہے تو رک جائے ورنہ پوری کرے۔ (رضویہ م ۵/۳۹۶)
سوال: عورتوں، غلاموں، ہنگوں اور شہر میں بروز جمعہ بوجہ عذر جمعہ کی جگہ ظہر کی نماز

باجماعت پڑھنے والوں کے لئے اذان دینا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ تحریمی ہے کہ ان کی جماعت مشروع ہی نہیں تو اذان کیسے مشروع ہوگی (طحطاوی علی المراقی ص ۱۰۵، بہار ۳/ ۳۱) بلکہ اگر عورتیں اذان یا اقامت کہیں گی تو گنہگار ہوں گی ان کی اذان دہرائی جائے۔ (بہار ۳/ ۳۱)

سوال: مغرب کی اذان میں تاخیر کرنا کیا ہے؟

جواب: بلاوجہ شرعی اذان مغرب میں تاخیر خلاف سنت ہے۔ (رضویہ م ۵ ص ۳۲۴)

سوال: موذن مقرر کرنے کا اختیار کس کو ہے؟

جواب: موذن مقرر کرنے کا اختیار بانی مسجد کو ہے، وہ نہ ہو تو اس کی اولاد اس کے خاندان والوں کو اور اگر اہل محلہ نے کسی کو موذن بنا دیا تو دیکھا جائے گا کہ وہ بانی کے موذن سے بہتر ہے یا نہیں، اگر بہتر ہے تو اہل محلہ کا مقرر کردہ موذن بہتر ہے۔ (بہار ۳/ ۳۱، ۳۲)

سوال: کون سی اذان مسجد کے اندر پڑھنا بلا کراہت جائز ہے؟

جواب: وقتی اذان کے سوا مثلاً طلب بارش وغیرہ کیلئے جو اذان پڑھی جائے وہ مسجد کے اندر بھی جائز ہے۔ (رضویہ م ج ۵ ص ۳۷۳)

سوال: مغرب کی اذان میں تاخیر کرنا کیسا ہے؟

جواب: بلاوجہ شرعی اذان مغرب میں تاخیر کرنا خلاف سنت ہے۔ (رضویہ م ۵/ ۳۲۴)

جوابِ اذان کے مسائل

سوال: اذان کے جواب کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اس کے جواب کا طریقہ یہ ہے کہ مؤذن جو کلمہ کہے سننے والا اس کا جواب دیتے ہوئے وہی کلمہ کہے مگر جب مؤذن پہلی بار اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو سننے والا کہے صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جب وہ دوبارہ کہے تو یہ کہے قُرَّةُ عَيْنِىْ بِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اور ہر بار انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں سے لگا لے آخر میں کہے ''اَللّٰهُمَّ

مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَ الْبَصَرِ اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کے جواب میں دونوں بار کہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں دونوں بار کہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں کہے صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ ۔ (رضویہ ج۵ ص ۴۱۳/۴۱۵، بہار ۳/۳۶)

سوال: اذان سننے والا جواب دینے کے لئے اس کا انتظار کرے کہ مؤذن پہلے پوری اذان سے فارغ ہو لے یا ہر کلمے کے بعد اس کا جواب دیتا جائے؟

جواب: جس کلمہ کو مؤذن کہہ کر فارغ ہو فوراً اس کا جواب دے پوری اذان سے فارغ ہونے کا انتظار نہ کرے۔

سوال: کس کو اذان کا جواب دینے کا حکم ہے؟

جواب: اذان سننے والے کو۔ (بدائع الصنائع ۱/۱۵۵) حدیث پاک میں ہے۔ اربع من الجفاء من بال قائما ومن مسح جبهته قبل الفراغ من الصلوٰة ومن سمع الاذان ولم يجب ومن سمع ذكرى ولم يصلّ علىّ (بدائع ۱/۱۵۵)

سوال: اذان کا جواب کیا ہے، واجب یا مسنون؟

جواب: اجابۃ باللسان (زبان سے جواب) سنت اور اجابۃ بالقدم (قدم سے چل کر مسجد و جماعت کی جگہ حاضر ہونا ہر مکلفِ جماعت غیر معذور کو) واجب ہے۔

(البحر الرائق باب الاذان و فتح القدیر ج ۱/باب الاذان)

سوال: اگر کوئی عورت اذان سنے تو کیا اسے بھی جواب دینے کا حکم ہے؟

جواب: ہاں اسے بھی جواب دینے کا حکم ہے، مگر وہ آہستہ جواب دے۔ (بہار ۳/۳۶)

سوال: وہ کون لوگ ہیں جن پر اذان سننے کے باوجود جواب دینا لازم نہیں؟

جواب: حیض و نفاس والی عورت اور خطبہ سننے والے اور نماز جنازہ پڑھنے والے اور جو جماع میں مشغول ہو یا قضائے حاجت میں ہو ان پر جواب نہیں (بہار شریعت ج ۳ ص ۳۶)

سوال: پاک، ناپاک مثلاً جنبی، محتلم وغیرہ ... اذان کا جواب دے سکتا ہے؟

جواب: ہاں ہر ایک دے سکتا ہے۔

سوال: اذان کے وقت سلام وکلام کرنا کیسا ہے؟

جواب: گناہ ہے اس وقت سلام کلام جوابِ سلام دیگر اشغال خود تلاوتِ قرآن موقوف کر دینے کا حکم ہے۔ (بہار شریعت ج۳ص ۳۶)

سوال: راستہ چل رہا تھا اذان ہونے لگی تو کیا کرے؟

جواب: کھڑا ہو جائے اور جواب دے (بہار شریعت ج۳ص ۳۶)

سوال: وہ کون سی اذان ہے جس کا نہ جواب دیا جائے نہ ایسی اذان سنی جائے؟

جواب: جو اذان غلط کہی جائے مثلاً لحن کے ساتھ یعنی اللہ یا اکبر کے ہمزہ کو مد کے ساتھ آللہ یا آکبر یوں ہی اکبر میں با کے بعد الف بڑھا کر اکبار اذان پڑھی جائے تو نہ اس کا جواب دیا جائے نہ ایسی اذان سنی جائے۔ (بہار ج ۳/۳۶، ۳۷ فاروقیہ بکڈپو)

سوال: اگر کسی نے اذان کے وقت جواب نہیں دیا تو اس کے بعد جواب دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو تو اب دے لے۔ (بہار ۳/۳۶)

سوال: اذان میں انگلیاں کان میں لگانا اور گھمانا ہلانا کیسا ہے؟

جواب: اذان میں انگلیاں کان میں لگانا مستحب اور گھمانا اور ہلانا فضول ہے۔ (رضویہ م ۵/۳۷۳)

سوال: وہ کون سی اذان ہے جس کا جواب زبان سے دینا اور اس کی دعا پڑھنا ناجائز ہے؟

جواب: اذان خطبہ (رضویہ م ج ۵ ص ۳۶۹)

سوال: اذانِ خطبہ کا جواب یا اس کی دعا کس طرح پڑھنا درست ہے؟

جواب: اگر صرف دل سے جواب دیا جائے یا دعا پڑھی جائے زبان سے تلفظ بالکل نہ ہو تو درست ہے۔ (رضویہ م ۵ ص ۳۶۹)

سوال: وہ کون شخص ہے جسے اذان خطبہ کا جواب دینے اور اس کی دعا زبان سے کرنے کی مکمل اجازت ہے؟

جواب: امام یعنی خطبہ پڑھنے والے کو جواب ودعائے اذان پڑھنا زبان سے بھی جائز ہے
(رضویہ م ۵ ص ۳۶۹)

سوال: اگر کئی اذانیں سنی گئیں تو کس کا جواب دینا ضروری ہے؟

جواب: پہلی کا جواب دینا ضروری ہے اور ہر ایک کا بہتر ہے۔ (بہار ۳ ص ۳۶)

سوال: سنی مسجد میں وہابی نے اذان دی تو کیا حکم ہے؟ نیز اس کی اذان کا جواب واجب ہے یا نہیں؟

جواب: اللہ جل جلالہ کا نام پاک سن کر جل جلالہ کہنا اور اور سرکار اقدس ﷺ کا نام پاک سن کر درود پاک پڑھنا چاہئے خواہ کسی کی زبان سے سنا جائے مگر وہابی، دیوبندی کی اذان اذان میں شمار نہیں لہٰذا جواب کی حاجت نہیں، اس کی اذان دہرانا ضروری ہے۔
(رضویہ م ۵/۴۲۱)

تثویب کے مسائل

سوال: تثویب کیا ہے؟

جواب: مسلمانوں کو اذان سے اطلاع دے کر دوبارہ اطلاع دینا تثویب ہے، تثویب ہی کو عام عرف میں صلاۃ پکارنا کہتے ہیں۔

سوال: کیا اذان کے بعد دوبارہ اطلاع یعنی تثویب شرعاً جائز ہے؟

جواب: ہاں جائز و مستحسن ہے ۳۶ کتب فقہ میں اس کے جواز کی صراحت ہے۔

"کما حققہ الامام احمد رضا رضی اللہ تعالی عنہ فی الجزء الخامس المترجم من الفتاوی الرضویۃ" ص ۳۶۰

سوال: اذان نماز کے بعد تثویب (صلاۃ کہنا) کیا ہے؟

جواب: مستحب و مستحسن ہے۔ (احکام شریعت ج ۱ ص ۱۱۸)

سوال: تثویب کے مستحسن اور مستحب ہونے کا قول کن لوگوں نے کیا ہے؟

جواب: متأخرین علماء و فقہائے نے تثویب کو مستحسن و مستحب قرار دیا ہے۔ (بہار ۳/۳۷)

سوال: تثویب کے الفاظ کیا ہیں؟

جواب: اس کے کچھ مخصوص الفاظ نہیں ہیں، یہ ہر شہر اور گاؤں کے عرف پر ہے نماز کی دوبارہ اطلاع جہاں جن الفاظ سے رائج ہو وہاں ان الفاظ سے دینا درست ہے۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ پر درود پڑھ کر یعنی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانُوْرَ اللّٰہِ۔ وغیرہ پڑھ کر کہی جاسکتی ہے یوں ہی الصلوٰۃ الصلوٰۃ، قامت قامت کہہ کر یہ بھی ممکن ہے کہ کہا جائے اذان ہوگئی یا جماعت کھڑی ہوتی ہے یا امام آگئے یا کوئی قول یا فعل جس میں دوبارہ اطلاع دینی ہو ہر ایک روا ہے۔ (رضویہ م۵/۳۶۶، بہار ۳/۳۷)

سوال: بعد اذان بطور تثویب بجائے دیگر کلمات تثویب کے درود پاک پڑھنا کیا ہے۔

جواب: اس سلسلے میں چار اقوال ملتے ہیں۔ اول مستحب دوم مکروہ سوم بدعت چہارم مشروع ہے مگر راجح اور درست یہ ہے کہ یہ عمل بدعت حسنہ ہے (القول البدیع ص ۱۴۴)

سوال: اگر یہ عمل بدعت حسنہ ہے تو اس کا وجود کب ہوا؟

جواب: حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمہ کے عہد میں یہ عمل وجود میں آیا اور آج تک اس پر عمل جاری ہے (القول البدیع ص ۱۴۴) پھر ۷۹۱ ہجری میں صلاح الدین برلسی کے حکم پر ہر اذان کے بعد باضابطہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کا اضافہ ہوا۔ (الوسائل فی مسامرۃ الاوائل ص ۴)

سوال: تثویب پنج وقتہ نمازوں میں سے بعض اوقات میں کہی جائے یا ہر نماز کے وقت کہی جاسکتی ہے؟

جواب: چوں کہ آج لوگوں میں بڑی کاہلی، سستی، نماز سے غفلت پیدا ہوگئی ہے اس لئے جائز ہے کہ ہر وقت تثویب کہی جائے۔ (بدائع ج ۱ ص ۱۴۸)

سوال: وہ کون سی نماز ہے جس کی اذان کے بعد صلوٰۃ پکارنا مستحب نہیں؟

جواب: نماز مغرب کہ اس میں اذان و اقامت میں فصل نہیں ہونا چاہیے۔

(رضویہ م۵/۳۸۴)

سوال: اگر کوئی مغرب میں بھی تھویب کہنا چاہے تو کتنی بار کہہ سکتا ہے؟
جواب: صرف دو بار۔ (بہار ۳ ر ۳۷)
سوال: نماز عید و بقر عید میں صلوٰۃ پکارنا درست ہے یا نہیں اگر درست ہے تو اس کی تھویب وصلوٰۃ کے لئے کون سے الفاظ ہیں؟
جواب: نماز عید و بقر عید کے لئے بھی صلوٰۃ پکارنا جائز ہے اس لئے مستحب یہ ہے کہ بلند آواز سے کہا جائے اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہ نماز تیار ہے۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف باب صلوٰۃ العیدین ج ۳ ص ۳۰۰ میں ہے۔ یستحب ان ینادی لها الصلوٰة جامعة بالاتفاق (رضویہ م ۵ ص ۳۸۴)
سوال: وہ کون لوگ ہیں جن کے پاس بعدِ اذان مؤذن کا مؤدبانہ حاضر ہوکر دوبارہ اطلاع دینا سنت ہے؟
جواب: بعد اذان سلطان اسلام وقاضیِ شرع و عالمِ دین کی خدمتوں میں مؤذن دوبارہ اطلاع کے واسطے مؤدبانہ حاضر ہو یہ سنت ہے۔ (رضویہ م ۵ ص ۳۸۴)

اقامت کے مسائل

سوال: اقامت کیا ہے یعنی فرض وواجب ہے یا سنت؟
جواب: فرض وواجب نہیں بلکہ سنت مؤکدہ وشعار اسلام قریب بواجب ہے البتہ اذان سے زیادہ مؤکد ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۳۴ رضویہ م ۵ ص ۴۲۱)
سوال: اقامت کے کلمات کیا ہیں؟
جواب: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ (عامہ کتب)
سوال: اقامت میں کل کتنے کلمے ہیں؟

جواب: سترہ کلمات ہیں پندرہ کلمات اذان اور دو کلمے "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ" (اشعۃ اللمعات ۱/۳۳۰ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ پاکستان)

سوال: اقامت کہنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اس کا طریقہ یہ ہے کہ امام کے محاذات میں کھڑا ہو اور کلمات اقامت حدر کے ساتھ کہے۔ (رضویہ م ۵/۳۷۲ فتاوی ہندیہ ۱/۵۶ بیروت)

سوال: حدر سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ کلمات اقامت جلدی جلدی وصل کے ساتھ کہے جائیں۔ (ہندیہ ۱/۵۶ بیروت)

سوال: اقامت کے اندر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر دائیں بائیں منہ پھیرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: صحیح یہی ہے کہ اذان کی طرح اقامت میں بھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر منہ دائیں بائیں پھیرا جائے۔ (رضویہ م ج ۵ ص ۳۸۰/۴۱۳)

سوال: اقامت میں کون کون سی باتیں مسنون ہیں؟

جواب: (۱) بلند آواز سے ہونا مگر اذان سے کم۔

(۲) اقامت کے ہر دو کلموں میں جدائی نہ ہونا

(۳) اقامت حدر (جلدی) کے ساتھ ہونا

(۴) کلمات اقامت کا ترتیب وار ادا ہونا

(۵) کلمات اقامت کا پے در پے ادا ہونا

(۶) قبلہ رو ہونا

(۷) اذان و اقامت کے درمیان سوائے مغرب کے فصل ہونا

(۸) اقامت کا ابتدائے نماز سے ملا ہونا۔

(۹) مؤذن ہی کا اقامت کہنا

(۱۰) اقامت بلا اجرت کہنا۔ (بدائع ۱/۱۴۹ تا ۱۵۲)

(۱۱) اقامت کا امام کے پیچھے برابر ہونا (رضویہ م ۵ ص ۳۹۷)

سوال: وہ کون شخص ہے جس کو اذان ترک کرنا جائز ہے مگر اقامت ترک کرنا مکروہ ہے یعنی اسے اقامت ضرور کہنا چاہئے؟

جواب: مسافر۔(رضویہ م۵ص۴۲۶)

سوال: اذان افضل ہے یا امامت؟

جواب: امامت افضل ہے۔ کیونکہ امام سرکار اقدس ﷺ کا نائب و خلیفہ ہے اور موذن حضرت بلال کا نائب، یہی ہمارا مذہب ہے۔(مرأۃ المناجیح ۱/۴۱۴)

سوال: اذان و اقامت کے درمیان کیا فرق ہے؟

جواب: اذان و اقامت میں کئی اعتبار سے فرق ہے(۱)اذان کے بعد نماز میں تاخیر کی جاتی ہے جبکہ اقامت کے بعد نماز میں تاخیر نہیں کی جاتی (۲)اذان ٹھہر ٹھہر کر کہنا سنت ہے جبکہ اقامت جلدی جلدی کہنا سنت ہے (۳) بے وضو کا اذان کہنا بلا کراہت درست ہے جبکہ اس کا اقامت کہنا مکروہ ہے (۴)اذان کی تکرار بلا کراہت وجہ شرعی پائے جانے پر مشروع ہے اور اقامت کی تکرار مشروع نہیں۔(الاشباہ ۳۷۳)

سوال: اقامت میں اشھد ان محمدا رسول اللہ سن کر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا کیسا ہے؟

جواب: حضور پر نور شفیع یوم النشور ﷺ کا نام پاک سن کر بعض حالتوں (حالت خطبہ، سماع قرآن، حالتِ نماز،) کے سوا ہر وقت انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا جائز و مستحب ہے

سوال: کلمات اقامت میں کسی جگہ تقدیم و تاخیر ہو گئی تو کیا کرے؟

جواب: تو اتنے کو صحیح کر لے سرے سے دہرانے کی ضرورت نہیں۔(بہار ج ۳ص ۳۳)

سوال: اگر اتنے کو صحیح نہیں کیا اور یوں ہی نماز پڑھ لی گئی تو نماز لائق اعادہ ہوئی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو گئی اعادہ کی حاجت نہیں۔(بہار شریعت ج۳ص۳۳)

سوال: اقامت کے دوران کلام کرنا کیا ہے؟

جواب: اقامت کے درمیان کلام کرنا نا جائز ہے۔(بہار شریعت ج۳ص ۳۵)

سوال: اقامت کے وقت کوئی شخص مسجد میں پہونچا تو کیا کرے؟

جواب: اگر مکبر حی علی الفلاح تک نہیں پہونچا ہے تو جہاں ہے وہیں بیٹھ جائے کہ کھڑے ہوکر انتظار کرنا مکروہ ہے جب مکبر حی علی الفلاح تک پہونچے اس وقت کھڑا ہو۔ (بہار ۳/۳۴)

سوال: حی علی الفلاح پر کھڑے ہونے میں حکمت کیا ہے؟

جواب: اس میں راز اس مکبر کی اس قول کی مطابقت ہے کہ قد قامت الصلاۃ ادھر اس نے حی علی الفلاح کہا کہ آؤ مراد پانے کو جماعت کھڑی ہوئی اس نے کہا قد قامت الصلاۃ جماعت قائم ہوگئی۔ (رضویہ م ۵/۴۲۱)

سوال: اقامت مسجد کے اندر ہونی چاہئے یا باہر؟

جواب: اقامت کا مسجد کے اندر ہونا بہتر ہے لہٰذا اندرون مسجد ہونی چاہئے۔

(رضویہ م ۵/۳۷۲)

سوال: امام کے کس طرف اقامت کہنا بہتر ہے؟

جواب: امام کے پیچھے ٹھیک برابر میں اقامت کہنا سنت ہے اگر جگہ نہ ملے تو دائیں جانب اقامت کہنا بہتر و مناسب ہے۔ (رضویہ م ۵ ص ۳۷۲)

سوال: اقامت کس نماز کے لئے سنت ہے؟

جواب: جمعہ اور پنجگانہ فرض نمازوں کے لئے۔ (رضویہ م ۵ ص ۴۲۱)

سوال: اقامت سے پہلے اقامت کہنے والے کا درود شریف پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اقامت سے پہلے درود شریف پڑھنا جائز ہے البتہ درود شریف اور اقامت میں فصل رکھے یا درود شریف کی آواز اقامت کی آواز سے ایسی جدا ہو کہ امتیاز رہے اور عوام یہ نہ سمجھیں کہ درود شریف اقامت کا جز ہے۔ (رضویہ م ۵ ص ۳۸۶) حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں علیہ الرحمہ شامی کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ بوقت اقامت درود شریف پڑھنا سنت ہے۔ (مرأۃ المناجیح ۱/۱۱۴)

سوال: امام ابھی مصلے پر نہیں پہونچا تو تکبیر کہی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: جب امام نماز کا تہیہ کر کے مسجد میں آئے تو تکبیر کہی جاسکتی ہے اگر چہ مصلے پر نہ

پہونچے۔ (رضویہ م۵ ص۴۲۰)

سوال: اقامت کے وقت امام ومقتدی کب کھڑے ہوں؟

جواب: اگر امام وقتِ تکبیر مسجد میں موجود رہے تو جب مکبر حی علی الصلوۃ پر پہنچے تو مقتدی اٹھنا شروع کریں اور حی علی الفلاح کے اختتام تک سیدھے کھڑے ہوجائیں اور اگر امام وقتِ تکبیر مسجد میں موجود نہیں ہے تو جب آئے تکبیر شروع کی جائے پھر اگر امام صفوں کی طرف سے مسجد میں داخل ہو تو جس صف کے پاس سے گزرتا جائے اس صف کے لوگ کھڑے ہوتے جائیں اور اگر سامنے سے آئے تو اسے دیکھتے ہی سب کھڑے ہوجائیں اور اگر خود امام ہی تکبیر کہے تو جب تک پوری تکبیر سے فارغ نہ ہو مقتدی بالکل کھڑے نہ ہوں۔

(رضویہ م۵ ص۳۸۱)

سوال: اگر اقامت کہنے والا امام ہی ہے مگر اس نے اقامت مسجد سے باہر کہہ دی تو مقتدی کب کھڑے ہوں؟

جواب: جب وہ مسجد میں قدم رکھے اس وقت کھڑے ہوں۔ (رضویہ م۵ ص۳۸۱)

سوال: کس کو اقامت کہنا افضل ہے؟

جواب: جو اذان کہے اسی کو اقامت کہنا افضل ہے۔ (رضویہ م ج۵ ص۳۶۷)

سوال: کس کا اذان و اقامت کہنا افضل ہے؟

جواب: تصریح فقہا کے مطابق خود امام ہی کا اذان و اقامت کہنا افضل ہے۔

(رضویہ م ۳۷۲/۵)

سوال: اقامت اس لئے مؤخر کرنا کہ کچھ لوگ جماعت کو پالیں جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تھوڑی تاخیر کہ اہل خیر حضرات شریکِ جماعت ہوجائیں جائز ہے۔

(رضویہ م۳۶۶/۵)

سوال: اذان کے فوراً بعد اقامت کہہ دینا یعنی اذان کو اقامت سے ملا دینا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ ہے۔ (ہندیہ ج۱ ص۵۸)

سوال: اقامت میں کتنی تاخیر حرام ہے؟

جواب: اتنی تاخیر کہ لوگوں پر شاق گزرے اور کسی دنیادار کے لئے ہو (رضویہ م ۳۶۶/۵)

سوال: مؤذن کی اجازت کے بغیر دوسرا شخص اقامت کہہ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر مؤذن موجود نہیں ہے تو بلا کراہت اس کی اجازت کے بغیر دوسرا اقامت کہہ سکتا ہے اور مؤذن کی اجازت کے بغیر اگر اسے ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔ (بہار ۳ رضویہ م ۵)

سوال: محلہ کی مسجد میں اذان و اقامت نہیں ہوئی تو گھر میں نماز پڑھنے والے کو بلا اقامت نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: مکروہ ہے لہٰذا اقامت کہہ لے یہ حکم مقیم و مسافر ہر ایک کے لئے ہے (ہندیہ ۵۶/۱)

سوال: جس کی چند نمازیں قضا ہیں ان کو ایک مجلس میں ادا کرتے وقت ہر ایک کے لئے اقامت کہنا پڑے گا یا ایک ہی کافی ہے؟

جواب: ہر ایک کیلئے اقامت کہے۔ (ہندیہ ا ص ۵۷)

سوال: کب شہر یا قصبہ میں نماز ظہر کے لئے اقامت کہنا مکروہ ہے؟

جواب: شہر یا قصبے میں جمعہ کے دن جمعہ کے بجائے نماز ظہر پڑھنے کیلئے اقامت مکروہ ہے (ہندیہ ا ص ۵۸)

سوال: مؤذن نے اقامت کہہ دی اس کے کچھ دیر بعد امام آیا تو اقامت دہرائی جائے گی یا نہیں؟

جواب: دہرانے کی ضرورت نہیں اگر چہ اقامت کے بعد امام نے سنت فجر پڑھی یا نماز پڑھائی۔ (ہندیہ ا ص ۵۵)

سوال: اقامت کا جواب فرض و واجب ہے یا سنت و مستحب؟

جواب: مستحب ہے (بہار ۳ ص ۳۶)

سوال: اقامت کا جواب کس طرح دیا جائے؟

جواب: اقامت کا جواب بھی اسی طرح دیا جائے جس طرح اذان کا جواب دیا جاتا ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ کہے یا اَقَامَهَا وَاَدَامَهَا وَجَعَلَنَا مِنْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اَحْيَاءً وَّاَمْوَاتًا کہے۔ (بہار ۳ ص ۳۶)

سوال: نماز کی کل کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: چار (۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت (۴) نفل (بدائع ج ۱ ص ۸۹)

سوال: فرض کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس فعل کا لزوم ثبوت و دلالت کے اعتبار سے قطعی ہو اس کا ایک بار قصداً چھوڑنا گناہ کبیرہ اور موجب استحقاق عذاب ہو اسے فرض کہتے ہیں (تعریفات ص ۹۵ بحوالہ رضویہ)

سوال: فرض کی کتنی قسمیں ہیں، اور کون کون سی؟

جواب: دو، فرض عین، فرض کفایہ۔ (بدائع ج ۱ ص ۸۹)

سوال: ہر ایک کی تعریف کیا ہے؟

جواب: فرض عین وہ ہے جس کا کرنا ہر مکلف کے ذمہ انفرادی طور سے اس طرح لازم ہو کہ ایک کے کرنے سے دوسرے کے ذمہ سے ساقط نہ ہو جیسے نماز پنجگانہ، روزہ وغیرہ اور فرض کفایہ وہ ہے جس کا بجالانا تمام مسلمانوں پر اس طرح لازم ہو کہ بعض کے بجالانے سے باقی حضرات کے ذمہ سے ساقط ہو جائے، جیسے جہاد، نماز جنازہ وغیرہ۔

(تعریفات ۹۵ ر بحوالہ رضویہ)

سوال: واجب کسے کہتے ہیں؟

جواب: واجب جو ایسی دلیل سے ثابت ہو جس میں شک و شبہ کی گنجائش ہو مثلاً خبر واحد وغیرہ سے ثابت ہو۔ (نور الانوار ص ۱۷۰)

سوال: سنت مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: سنت مؤکدہ وہ عمل ہے جسے رسول اکرم ﷺ نے کیا اور اسے کرنے کی تاکید کی ہو نیز اسے کرنے پر ثواب ہو اور ترک پر ملامت و زجر ہو۔ (نور الانوار ص ۱۶۹/۱۷۱)

سوال: سنت غیر مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: سنت غیر مؤکدہ وہ عمل ہے جسے رسول اقدس ﷺ نے کبھی کبھی کیا اور کرنے کی تاکید نہ فرمائی اور کرنے پر ثواب اور ترک پر عقاب ہو نہ ملامت۔ اسی کو نفل بھی کہا جاتا ہے۔

(نور الانوار ۱۷۱)

سوال: فرض نمازیں کون کون سی ہیں؟

جواب: فجر کی دو آخری رکعتیں اور ظہر کی چار رکعتیں بعدِ سنت اور عصر کی چار مغرب کی تین اور عشا کی چار رکعتیں بعدِ سنت، جمعہ کی دو بعدِ سنت فرض ہیں۔ (بدائع ج ۱ص ۹۱)

سوال: واجب کون کون سی نمازیں ہیں؟

جواب: پنجگانہ نمازوں میں تین رکعتیں وتر کی واجب اور نماز عید و بقر عید اس کے علاوہ نذر ومنت کی نمازیں واجب ہوتی ہیں اور نماز جنازہ واجب کفایہ ہے۔

(بہار ۴/ ۳/ ۴/ ۱۰۶/ ۴/ ۲۰/ ۴/ ۴/ ۱۴۳)

سوال: پنجگانہ نماز میں سنت مؤکدہ کون کون ہیں؟

جواب: فجر کی پہلی دو رکعتیں، ظہر کی پہلی چار رکعتیں اور فرض کے بعد دو رکعتیں مغرب میں تین فرض کے بعد کی دو رکعتیں عشا میں چار فرض کے بعد دو رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں۔

سوال: پنجگانہ نماز میں سنت غیر مؤکدہ اور نوافل کون کون ہیں؟

جواب: عصر کی چار رکعت فرض سے قبل، چار سنت عشا کی فرض سے پہلے سنت غیر مؤکدہ ہیں۔ اور ظہر و مغرب کی آخری دو رکعتیں عشا تین رکعت وتر سے پہلے کی دو رکعتیں یوں ہی بعد کی دو رکعتیں نفل ہیں۔

سوال: نماز پنج وقتہ کس سن میں فرض ہوئی؟

جواب: ستائیس ۲۷؍ رجب اظہار نبوت کے بارہویں سال سرکار اقدس ﷺ کو معراج ہوئی اسی موقع پر نماز فرض ہوئی۔ (بخاری شریف ج ۱ص ۵۱)

سوال: کل کتنے وقت کی نماز امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوۃ والتسلیم پر فرض ہوئی؟

جواب: پانچ۔ (بخاری شریف ج ۱ص ۵۱، میزان ۱/ ۱۳۰)

سوال: نماز صرف ہمارے نبی ﷺ اور ان کی امت پر فرض ہوئی یا انبیا سابقین اور ان کی امتوں پر بھی فرض تھی؟

جواب: انبیا سابقین اور ان کی امتوں پر بھی نماز فرض تھی۔ البتہ مجموعی طور پر پانچوں نمازیں کسی نبی اور امت پر فرض نہ ہوئیں۔ بلکہ ایک ایک دو دو وقت کی نماز فرض تھی۔

جیسا کہ بنی اسرائیل پر دو وقت کی فرض تھی یہ پانچ وقت ہونا نبی آخر الزماں ﷺ اور ان کی امت کے ساتھ خاص ہے۔ (مفہوم رضویہ م ۵/۴۳ ۴۴۔شرح الزرقانی ۲/۴۴۳)

سوال: سرکار اعظم ﷺ نے سب سے پہلے کس دن نماز پنج وقتہ ادا فرمائی اور امتیوں میں سب سے پہلے کس کو نماز پڑھنے کا شرف ملا؟

جواب: سرور عالم ﷺ نے سب سے پہلے دوشنبہ کے دن نماز پڑھی اور امتیوں میں نماز پڑھنے کا شرف سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پھر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو ملا۔ (نزھۃ القاری ج ۲ ص ۳۰۸)

سوال: کون سی نماز کس نبی نے پڑھی؟

جواب: اس میں چار اقوال ہیں،

اول: حضرت عبید اللہ بن عائشہ ممدوح کا قول ہے کہ جب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توبہ بوقت فجر قبول ہوئی تو انھوں نے دو رکعت نماز پڑھی وہ نماز صبح ہوئی۔ اور حضرت اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فدیہ وقت ظہر آیا ابراہیم علیہ السلام نے چار رکعتیں پڑھیں وہ ظہر مقرر ہوئی۔ حضرت عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام سو برس کے بعد عصر کے وقت زندہ کئے گئے انھوں نے چار رکعتیں پڑھیں وہ عصر ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ وقت مغرب قبول ہوئی چار رکعتیں پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تھک کر تیسری پر بیٹھ گئے، مغرب کی تین ہی رہیں۔ اور عشا سب سے پہلے ہمارے نبی ﷺ نے پڑھی۔

دوم: امام ابو الفضل کا قول ہے۔ کہ سب سے پہلے فجر کی دو رکعتیں حضرت آدم علیہ السلام، ظہر کو چار رکعتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام، عصر کو حضرت یونس علیہ السلام مغرب کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام عشا کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پڑھی۔ امام ابو الفضل ہر ایک کی تفصیل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ ہر نماز ایک نبی نے پڑھی ہے۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب جنت سے زمین پر تشریف لائے دنیا آنکھوں میں تاریک تھی، اور رات کی اندھیری آئی انھوں نے رات کہاں دیکھی تھی بہت خائف ہوئے جب صبح چمکی دو رکعتیں شکر الٰہی کی پڑھیں ایک اس کا شکر کہ تاریک شب سے رہائی ملی دوسرا اس کا کہ دن کی روشنی پائی۔ انھوں

نے نفل پڑھی تھی ہم پر فرض ہوئیں کہ ہم سے گناہوں کی تاریکی دور ہو، اور طاعت کا نور حاصل ہو۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کا فدیہ اترا تو زوال کے بعد سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چار رکعتیں پڑھیں، پہلی اس کے شکر میں کہ بیٹے کا غم دور ہوا دوسری فدیہ آنے کے سبب تیسری رضائے مولیٰ سبحانہ تعالیٰ کا شکریہ چوتھی اس کے شکر میں کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے حکم پر اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گردن رکھدی۔ یہ ان کی نفل تھی ہم پر فرض ہوئی کہ مولیٰ تعالیٰ نے ہمیں قتل نفس پر قدرت دی جیسی انہیں ذبح ولد پر قدرت دی اور ہمیں بھی غم سے نجات دی اور یہود و نصاریٰ کو ہمارا فدیہ کر کے نار سے ہمیں بچالے اور ہم سے بھی راضی ہو۔

نماز عصر سب سے پہلے حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پڑھی کہ اس وقت مولیٰ تعالیٰ نے انہیں چار ظلمتوں سے نجات دی، ظلمتِ لغزش، ظلمتِ غم، ظلمتِ دریا، ظلمتِ شکم ماہی، یہ ان کی نفل تھی ہم پر فرض ہوئی کہ ہمیں مولیٰ تعالیٰ ظلمتِ گناہ، ظلمتِ قبر، ظلمتِ قیامت، ظلمتِ دوزخ، سے پناہ دے۔

مغرب سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پڑھی پہلی اپنے سے نفی الوہیت، دوسری اپنی ماں سے نفی الوہیت، (معبود ہونے کا انکار) تیسری اللہ عزوجل کے لئے اثباتِ الوہیت کیلئے یہ ان کی نفل ہم پر فرض ہوئی کہ روز قیامت ہم پر حساب آسان ہو نار سے نجات ہو اس بڑی گھبراہٹ سے پناہ ہو۔

سب سے پہلے عشا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پڑھی جب مدائن سے چل کر راستہ بھول گئے بیوی کا غم اولاد کی فکر بھائی پر اندیشہ فرعون سے خوف جب وادیٔ ایمن میں رات کے وقت مولیٰ تعالیٰ نے ان سب فکروں سے انہیں نجات بخشی چار رکعت نفل شکرانے کی پڑھی ہم پر فرض ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی راہ دکھائے ہمارے بھی کام بنائے ہمیں اپنے محبوبوں سے ملائے دشمنوں پر فتح دے (آمین)

سوم: بعض علما کا قول ہے کہ فجر آدم علیہ السلام ظہر ابراہیم علیہ السلام عصر سلیمان علیہ السلام

مغرب عیسیٰ علیہ السلام نے پڑھی اور عشا خاص اس امت کو ملی۔

چہارم: امام اجل رافعی کی ذکر کردہ حدیث کے مطابق صبح آدم، ظہر داؤد، عصر سلیمان، مغرب یعقوب، عشا یونس علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ (فتاویٰ رضویہ م۵/۶۷ تا ۷۰)

سوال: درج بالا چاروں اقوال میں راجح کون سا ہے؟

جواب: چوتھا، اس لئے کہ وہ حدیث ہے۔ کما حققه الامام احمد رضا رضی الله تعالیٰ عنه فی موضعه۔ (فتاویٰ رضویہ م ج ۵ ر ص ۷۰)

سوال: نماز پنجگانہ سے پیشتر مسلمان نماز پڑھتے تھے یا نہیں اگر پڑھتے تھے تو کون سی؟

جواب: چاشت اور عصر کی نماز پڑھتے تھے۔ (فتاویٰ رضویہ م ج ۵ ر ص ۸۲)

سوال: کن لوگوں پر نماز فرض ہے؟

جواب: تمام مکلف عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر نماز فرض ہے۔ (بہار، ج ۳ ر ص ۱۰)

سوال: کیا ان پر ہر حال میں نماز فرض ہے یا کبھی معاف بھی ہوتی ہے؟

جواب: نہیں، بلکہ بعض حالتوں میں معاف ہو جاتی ہے۔

سوال: وہ کون سی حالتیں ہیں جن میں نماز معاف ہو جاتی ہے؟

جواب: حیض، نفاس، نابالغی، جنون، وہ بیہوشی جو چھ یا اس سے زیادہ اوقات نماز تک طاری رہے، ارتداد۔ (قبل از اسلام کی نمازیں معاف) (بہار شریعت وغیرہ عامہ کتب)

سوال: وہ کون شخص ہے جس میں مذکورہ صورتوں میں سے کوئی صورت نہ پائی جائے پھر بھی اس سے نماز معاف ہو؟

جواب: وہ بیمار جو سر کے اشارے سے بھی نماز ادا نہ کر سکے اور اسی حال میں نماز کے چھ یا اس سے زیادہ اوقات گزر جائیں تو نماز معاف ہے اسے آنکھ یا دل یا بھوں سے اشارہ کر کے نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ مفہوم۔ (بہار شریعت ج ۴ ر ص ۶۱) یوں ہی وہ شخص جس کی موت نگاہوں کے سامنے ہو اور سر سے بھی اشارہ کر کے نماز پڑھنے سے عاجز ہو۔

(میزان ۱/۱۳۱)

سوال: معراج شریف سے قبل سرکار اقدس ﷺ پر نماز فرض تھی یا نہیں؟

جواب: معراج شریف سے قبل نماز فرض ہونے میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات کا قول ہے کہ دو رکعتیں صبح کو دو رکعتیں رات کو اور بعض کا قول ہے کہ دو نمازیں آپ پر فرض تھیں ایک نماز طلوع آفتاب سے پہلے (فجر) ایک غروب سے پہلے (عصر) مگر صحیح یہ ہے کہ معراج سے پہلے صرف قیام تہجد فرض تھا۔ مفہوم (رضویہ م ۵/۷۶، نزھۃ القاری ۲ر ۳۰۸)

سوال: معراج سے قبل رسول اللہ ﷺ نے پہلی نماز کس دن اور کس وقت پڑھی؟

جواب: پہلی نماز دوشنبہ کے اول وقت میں پڑھی۔ (فتاویٰ رضویہ م ج ۵رص ۸۵)

سوال: معراج سے پہلے حضور اقدس ﷺ نماز کس طرح پڑھتے تھے؟

جواب: آیات واحادیث سے ثابت ہے کہ اسی طرح نماز پڑھتے تھے جیسے کہ بعد معراج پڑھتے تھے۔ اور نمازیں بھی ایسی تھیں جیسی اب پنجگانہ نمازیں ہیں یعنی وضو طہارت بدن کپڑے کی طہارت تھی استقبال قبلہ اور تکبیر تحریمہ قیام رکوع سجود قراءت وغیرہ۔

(رضویہ م ۵/۸۵، نزھۃ القاری ج ۲ص ۳۰۹)

سوال: پنجگانہ نمازوں اور جمعہ کے علاوہ اور کون کون سی نمازیں ہیں؟

جواب: نماز تہجد، صلاۃ اللیل، نماز اشراق، نماز چاشت، نماز اوابین، نماز عید الفطر، نماز عید الاضحیٰ، نماز حاجت، نماز خسوف، نماز کسوف، نماز منت، نماز استسقا، نماز تحیۃ الوضو، نماز تحیۃ المسجد، نماز استخارہ، نماز جنازہ، نماز خوف، نماز تراویح، نماز وتر، صلوٰۃ التسبیح، صلوٰۃ التوبہ، نماز عاشورہ، صلوٰۃ الخیر (نماز شب برأت)، نماز شب قدر، نماز احرام، نماز طواف، نماز تشکر، نماز سفر، نماز واپسی سفر۔ (عامۂ کتب فقہ)

سوال: پانچ وقت۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشا نماز کی فرضیت میں حکمت کیا ہے؟

جواب: اس میں حکمت شکر الٰہی کی بجا آوری ہے۔ کہ نیند مثل موت ہے اس سے صبح صادق کو بیدار ہو جانا ایک نئی زندگی ہے تو اس وقت فجر کی نماز فرض کر دی گئی تا کہ بندہ شکر ادا کر سکے اور دو پہر دن میں اسباب زندگی (کھانے پینے کے اسباب) حاصل ہو جاتے ہیں تو اس کے شکر کی ادائے گی کیلئے نماز ظہر فرض کر دی گئی پھر چونکہ اکثر لوگ نماز ظہر کے بعد قیلولہ

اور آرام کرتے ہیں جس سے ذکر خدا میں غفلت ہو جاتی ہے تو اسکی تلافی کیلئے شام کو عصر کی نماز فرض کر دی گئی پھر دن کے انعامات پورے ہو گئے تو اس پر ادائے شکر کیلئے مغرب کی نماز فرض کر دی گئی اور تکمیل شکر و تحسین خاتمہ کیلئے عشا کی نماز فرض کی گئی کہ اس کے بعد نیند آنے والی ہے جو مثل موت ہے۔ (حاشیہ نور الانوار ص ۵۲)

سوال: کسی شخص کی طرف سے دوسرا نماز پڑھ لے تو نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب: نماز میں نیابت نہیں کہ کوئی کسی کی طرف سے نماز پڑھ دے لہٰذا ہرگز درست نہیں۔
(نزھۃ القاری ج ۳ / ص ۸۶)

سوال: نماز کی فرضیت کا انکار کر کے چھوڑنا کیسا ہے؟

جواب: کفر ہے۔ (میزان ۱/ ۱۳۰)

رکعاتِ نماز اور مسائل

سوال: کل کتنی رکعتیں چوبیس گھنٹے میں فرض ہیں؟

جواب: مقیم پر کل ۱۷/ رکعتیں فرض ہیں ۲/ رکعت فرض بوقت فجر، ۴/ رکعت فرض بوقت ظہر چار رکعت فرض بوقت عصر، تین رکعت فرض بوقت مغرب، چار رکعت فرض بوقت عشا۔
(بدائع الصنائع ج ۱ ص ۹۱)

اور اگر مسافر ہے تو ہمارے امام مذہب کے نزدیک صرف گیارہ رکعتیں فرض ہیں، دو فرض بوقت فجر، دو فرض بوقت ظہر، دو فرض بوقت عصر، تین فرض بوقت مغرب، دو رکعت بوقت عشا۔ (بدائع ۱/ ۹۱)

سوال: مقیم پر سترہ رکعت اور مسافر پر گیارہ ہی کیوں؟ یعنی اقامت و سفر کی بنیاد پر تعداد رکعات میں فرق کیوں؟

جواب: اس لئے کہ معراج کے سفر میں دو دو رکعتیں ہی فرض ہوئی تھیں پھر بعض نمازوں میں زیادتی کی گئی۔ صحیح مسلم شریف ج ۱ ص ۲۴۱ میں ہے۔

عن عائشة زوجة النبی ﷺ انها قالت فرضت الصلوة

رکعتین رکعتین فی الحضر والسفر فاقرت صلوۃ السفر و
زید فی صلوۃ الحضر (حدیث)

لہذا سفر میں دو دو رکعتیں ہی فرض ہیں تاکہ جب تم بھی سفر میں جاؤ تو سفر معراج کی یادگار قائم کرلو۔ (انوار القرآن ص ۱۳)

علاوہ ازیں سفر میں احتمال مشقت ہے اسلئے رب تعالیٰ نے سفر میں ظہر، عصر، عشا میں چار فرض کے بجائے تخفیفاً دو پڑھنے کا حکم دیا۔ اسی بنیاد پر اقامت و سفر کے سبب تعداد رکعات میں فرق ہوا۔

سوال: بعض نمازوں میں زیادتی کب ہوئی؟

جواب: تحویل قبلہ سے پہلے تک دو ہی رکعتیں فرض رہیں حضور اقدس ﷺ ظہر کی دو رکعت پڑھ چکے تھے کہ جبرئیل امین تحویل قبلہ کی آیت لے کر اترے اور حضور سرور عالم ﷺ کا رخ کعبے کی طرف پھیرا اور اشارہ کیا کہ دو رکعتیں اور پڑھیں اور فرمایا کہ عصر و عشا میں بھی چار رکعتیں پڑھیں۔ عرض کیا کہ پہلی مقدار آپ کی امت کے مسافروں اور غازیوں کے لئے ہے۔ تفسیر امام ضحاک، اسکی تائید حدیث بخاری ص ۵۱ ر سے بھی ہوتی ہے جو اس طرح سے ہے کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے جب نماز فرض فرمائی تھی تو سفر و حضر دونوں میں دو دو رکعت مقرر فرمائی تھی سفر کی نماز اسی مقدار پر باقی رکھی گئی اور حضر میں زیادتی کردی گئی۔ (نزھۃ القاری ج ۳ ر ص ۴۵۵)

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ مقیم پر ۱۷ ر کے بجائے ۱۵ ر ہی رکعات دن رات میں فرض ہوں؟

جواب: جبکہ جمعہ کا دن ہو تو صرف ۱۵ ر ہی رکعات فرض ہیں۔ کیوں کہ جمعہ کی کل دو ہی رکعتیں فرض ہیں

سوال: جمعہ کے دن مسافر پر کل کتنی رکعتیں فرض ہوں گی؟

جواب: گیارہ۔

سوال: ہر دن کتنی رکعتیں واجب ہیں؟

جواب: تین رکعتیں، یعنی وتر۔ (بہار ج ۴ ص ۳)

سوال: جمعہ کے علاوہ روزانہ کل کتنی رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں؟

جواب: بارہ۔

سوال: کسی کو رکعات نماز میں شک ہو گیا نہیں جانتا کہ تین پڑھی کہ چار تو کیا کرے؟

جواب: اگر بالغ ہونے کے بعد سے یہ پہلی بار شک ہوا ہے تو پھر سے نماز پڑھے اور اگر اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے تو جس کا غالب گمان ہو وہ مانے اور اگر کسی ایک کے بارے میں بھی غالب گمان نہ ہو تو کم یعنی تین چار میں شک ہوا تو تین کو مان کر نماز پوری کرے مگر اس میں بھی قعدہ کرے اور چوتھی میں بھی، کیونکہ قعدۂ اخیرہ فرض ہے، ممکن ہے کہ جس کو یہ تین مان رہا ہے چوتھی رکعت ہو۔ (شرح وقایہ اول ص ۱۸۸)

سوال: نمازوں کی رکعتیں مختلف کیوں ہیں یکساں کیوں نہیں؟

جواب: چونکہ یہ نمازیں مختلف پیغمبروں کی یادگاریں ہیں انھوں نے مختلف رکعتوں میں نماز پڑھی (جیسا کہ پہلے گزرا) اس لئے رکعتیں مختلف ہو گئیں

سوال: تراویح کی کل کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: تراویح کی کل بیس رکعتیں ہیں۔ شرح وقایہ باب الوتر ج ا ص ۱۷۵ میں ہے،

"التراویح عشرون رکعۃ بعد العشا قبل الوتر"

سوال: نماز کی ساری رکعتیں مکی ہیں یا مدنی؟

جواب: کچھ مکی ہیں کچھ مدنی ہیں۔

سوال: کتنی رکعتیں مکی ہیں؟

جواب: مکہ شریف میں کل گیارہ رکعتیں فرض ہوئیں دو فجر، دو ظہر، دو عصر، تین مغرب، دو عشا یعنی گیارہ رکعتیں مکی ہیں۔ (فتاوی فیض الرسول ج ا ص ۳۹۷)

سوال: کتنی رکعتیں مدنی ہیں؟

جواب: مدینہ شریف میں چھ رکعتوں کا اضافہ ہوا دو ظہر میں دو عصر میں دو عشا میں اس طرح کل چھ رکعتیں مدنی ہیں۔ (فیض الرسول ج ا ص ۳۹۷)

سوال: جمعہ کے دن کتنی رکعتیں مؤکدہ ہیں؟ اور کون کون؟

جواب: چودہ۔ دو سنت فجر سے پہلے چار رکعت جمعہ سے پہلے چار رکعت جمعہ کے بعد، دو رکعت بعد مغرب، دو رکعت بعد عشا۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۱۱)

سوال: سنت غیر مؤکدہ روزانہ کل کتنی رکعتیں پڑھی جاتی ہے؟

جواب: آٹھ رکعتیں۔ چار عصر کی فرض سے پہلے اور چار عشا کی فرض سے پیشتر۔

سوال: نفل کی کتنی رکعتیں روزآنہ ادا کی جاتی ہیں؟

جواب: آٹھ رکعتیں دو ظہر میں دو مغرب میں چار عشا میں۔

سوال: پانچ وقت کی تمام نمازوں میں مجموعی طور پر کل کتنی رکعتیں پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: جمعہ کے علاوہ ایام میں کل ۴۸ رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔

سوال: جمعہ کے دن کل کتنی رکعتیں پڑھی جاتی ہے؟

جواب: پچاس رکعتیں۔

سوال: ایک شخص نے چار رکعتیں پڑھیں مگر دو ہی شمار ہوں گی اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جب کسی نے دو رکعت نفل یا تراویح کی نیت کی قعدہ اولیٰ بھول کر کھڑا ہو گیا اور چار رکعتیں پڑھ ڈالیں تو یہ چاروں دو ہی رکعت کے قائم مقام شمار ہونگی، ملخصا۔

(رضویہ م ۱۸۰/۱۸)

شرائط نماز اور مسائل

سوال: شرط کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس چیز پر شے موقوف ہو مگر وہ شئے میں داخل نہ ہو۔ (شامی ۲۹۵/۱)

سوال: شرط کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تین قسمیں ہیں۔ (۱) شرط شرعی (۲) شرط عقلی (۳) شرط جعلی (شامی ۲۹۵/۱)

سوال: نماز کی شرطیں عقلی ہیں یا شرعی یا جعلی؟

جواب: شرعی ہیں۔ (شامی ج اص ۲۹۵)

سوال: شرط شرعی کسے کہتے ہیں؟

جواب: شرط شرعی جس پر شی شرعاً موقوف ہو مگر اس میں داخل نہ ہو۔ جیسے قبلہ کا استقبال نماز کے لئے۔

سوال: نماز کی شرطیں کتنی ہیں اور کون کون ہیں؟

جواب: چھ ہیں، طہارت، ستر عورت، استقبال قبلہ، نیت تحریمہ، وقت۔ (بہار ۳/۳۸)

سوال: نماز کی مذکورہ شرطوں کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تین، (۱) شرط انعقاد، جس کا وجود ابتدائے نماز میں شرط ہو اور نماز سے مقدم یا مقارن ہو آخر تک مستمر ہو یا نہ ہو۔

(۲) شرط دوام، ابتدائے نماز میں جس کا وجود اس طرح شرط ہو کہ آخر تک مستمر ہو۔

(۳) شرط بقا، حالت بقا میں جس کا وجود شرط ہو اور تقدم و مقارنت شرط نہ ہو (شامی ۱/۲۹۵)

سوال: مذکورہ ساری شرطیں شرائط دوام ہیں یا شرائطِ بقا، یا شرائطِ انعقاد؟

جواب: بعض شرطیں شرطِ انعقاد بعض شرطِ دوام ہیں۔

سوال: کون سی شرطیں شرطِ انعقاد ہیں؟ اور کون سی شرطیں شرط دوام و بقا ہیں؟

جواب: نیت، تحریمہ، وقت، خطبہ (برائے جمعہ) شرط انعقاد ہیں، اور طہارت، ستر عورت، استقبال قبلہ، شرط دوام۔ (شامی ج اص ۲۹۵)

سوال: اگر مذکورہ شرطوں میں سے کوئی ایک نہ پائی جائے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نہیں ہوگی! (بہار شریعت ج ۳ ص ۳۸)

☆☆☆☆☆

طہارت کے مسائل

سوال: طہارت سے کیا مراد ہے؟

جواب: نمازی کے بدن کا حدث اکبر (یعنی اسباب غسل) حدث اصغر، نواقض وضواور نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا نیز نمازی کا کپڑااور جگہ کا نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۸)

سوال: قدر مانع سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ نجاست غلیظہ (پاخانہ، لید گوبر وغیرہ) ایک درہم یا اس سے زیادہ لگی ہو اور نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن کے جس عضو یا حصے میں لگی ہو اسکے چوتھائی یا اس سے زیادہ میں لگی ہو۔ (بہار ۲/۹۷، ۹۶)

سوال: طہارت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو (۱) حقیقیہ (۲) حکمیہ۔ (بدائع ج ۱ ص ۱۱۴)

سوال: طہارت حقیقیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: کپڑے، بدن، جائے نماز، کا نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا۔ (بدائع ج ۱ ص ۱۱۴)

سوال: طہارت حکمیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اعضاے وضو کا حدث سے اور پورے بدن کا حدث اکبر سے پاک ہونا۔

(بدائع ۱/۱۱۴)

سوال: طہارت حکمیہ کتنے طریقوں سے حاصل ہوتی ہے؟

جواب: تین، وضو، غسل، تیمم۔ (بدائع ج ۱ ص ۴)

سوال: کوئی شخص بے طہارت قصداً نماز پڑھے اور عقیدہ رکھے کہ بے طہارت بھی نماز ہو جائے گی تو کیا حکم ہے؟

جواب: وہ کافر ہے۔ فتاوی غیاثیہ ص ۲۳ میں ہے۔

اما لو صلى بغير طهارة متعمدا يكفر واذا اعتقد جواز الصلوٰة بغير طهارة يكفر وعليه الفتوىٰ۔

سوال: اگر بھول کر بے طہارت یعنی بے وضو یا بے غسلِ جنابت نماز پڑھ لی تو؟

جواب: وہ گناہ گار نہ ہوگا، البتہ نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (فتاوی غیاثیہ ص ۴۳)

سوال: بحالت نماز نمازی کی جیب میں پیشاب یا خون یا شراب سے بھری شیشی رہی یا اس میں انڈے تھے جس کی زردی خون ہو چکی ہے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: پیشاب یا خون یا شراب والی شیشی ہو تو اس صورت میں نماز نہ ہوگی۔ اور جیب میں انڈا جس کی زردی خون ہو چکی ہے تو اس میں ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۹)

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ موضع نماز میں تر نجاست پڑی ہے اس کے باوجود نماز ہو جائے گی؟

جواب: جب کہ اس پر کوئی قابل ستر کپڑا بچھا لیا ہو تو نماز ہو جائے گی۔ (مراقی ص ۴۸)

سوال: اگر غیر قابل ستر کپڑے کو نجاست کی جگہ بچھا کر نماز پڑھی تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر اس طرح ہے کہ اس کے نیچے کی چیز جھلکتی ہے تو نماز نہ ہوگی (بہار ۳/۴۰)

سوال: غیر قابل ستر کپڑا اس نجاست کے اوپر بچھایا پھر بھی نماز ہوگئی اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جبکہ اسے دہرا بچھایا اور نجاست کی رنگت یا بو محسوس نہ ہوئی تو نماز ہو جائے گی۔ (مراقی ۴۸)

سوال: اگر نجاست کی جگہ پر شیشہ رکھ کر اس پہ نماز پڑھی اور نیچے کی نجاست نظر آ رہی ہے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو جائے گی۔ (بہار ج ۳ ص ۴۰)

سوال: اگر نجاست دونوں قدم کی جگہ پر ہو تو نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

جواب: قدر درہم سے زیادہ ہو تو باطل ہوگی۔ (مراقی ص ۴۸)

سوال: اگر ایک قدم کی جگہ ہو تو باطل ہوگی یا نہیں؟

جواب: قدر درہم سے زیادہ نجاست ہو تو نماز نہ ہوگی۔ (بہار ۳/۴۰)

سوال: غسل کی حاجت ہے غسل کرے گا تو وقت فجر ختم ہو جائے گا تو کیا کرے؟
جواب: تیمم کرکے نماز پڑھے پھر غسل کرکے دوبارہ پڑھے۔ (فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۱ے۳)
سوال: مردے کو نہلانے سے پہلے اسے کسی نے اٹھائے ہوئے نماز پڑھی تو نماز کا کیا حکم ہے؟
جواب: اعادہ کرے، اس لئے کہ صورت مذکورہ میں نماز فاسد ہوگئی۔

(حاشیہ رضویہ ۳/ ۳۰۷)

سوال: جماع کیا صبح تنگ وقت میں آنکھ کھلی، فقط ستر دھوکر نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟
جواب: جب نماز کا وقت تنگ ہو نجاست دھوکر تیمم کرکے نماز پڑھ لے پھر نہا کر آفتاب بلند ہونے کے بعد دوبارہ پڑھے صرف ستر دھوکر نماز پڑھنے سے نماز نہ ہوگی۔

(رضویہ م ۳/ ۳۰۷)

سوال: ناپاک زمین پر جوتا پہنے کھڑا ہوکر نماز پڑھی تو نماز ہوگی یا نہیں؟
جواب: نہیں ہوگی، کیونکہ پہنے ہوئے کپڑے اور جوتے وغیرہ بدن کی منزل میں ہیں۔ ہاں اگر جوتوں پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھی تو ہوگئی۔ مفہوم (فتاوی رضویہ م ج ۲ ص ۹۶)
سوال: نماز کی جگہ پاک ہونے کا کیا مطلب ہے؟
جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ نمازی کے قدم کے نیچے کی جگہ اور سجدہ میں جو جو اعضا زمین پر لگتے ہیں ان کے نیچے کی جگہیں پاک ہوں جس جگہ نماز پڑھتا ہو اس کے تمامی حصے کا پاک ہونا نماز کی صحت کے لئے شرط نہیں، مثلاً ایک بڑے تخت کے کچھ حصے پر نجاست لگی ہوئی ہے مگر یہ نجاست کے حصے سے ہٹ کر نماز پڑھے تو نماز ہو جائے گی اگرچہ اسی تخت کا ایک حصہ ناپاک ہے۔ (درمختار، سامان آخرت ص ۱۳۹)
سوال: اگر نماز پڑھنے کی حالت میں نمازی کے سر یا کندھے پر کوئی ایسی چڑیا آکر بیٹھ گئی جس کے بدن پر نجاست لگی تھی تو نماز ہوئی یا نہیں؟
جواب: نماز ہوگئی۔ (بحر، سامان آخرت ص ۱۳۹)

سوال: اگر کسی کو قے ہوئی اور فوراً نماز پڑھی تو کیا حکم ہے ؟
جواب: یہ مسئلہ بھی مسئلہ مذکورہ کے مانند ہے (ایضاً) اگر منہ بھر قے ہو تو وضو کر کے نماز پڑھے۔
سوال: نمازی کے دونوں قدم تلے نجاست تھی اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟
جواب: اگر ایک درہم سے زائد نجاست لگی ہے تو نماز نہ ہوگی، اگرچہ دونوں قدم کی نجاست جمع کرنے پر ایک درہم سے زائد ہو۔ (قاضی خان علی حاشی الہندیہ ج۱ ص۲۹)
سوال: اگر نجاست سجدہ کی جگہ یا گھٹنوں اور ٹخنوں کے رکھنے کی جگہ پر ہو تو کیا حکم ہے؟
جواب: مسئلہ مذکورہ کے مانند اس کا بھی حکم ہے۔ (ایضاً)
سوال: اگر ایک قدم کی جگہ نجاست تھی اور اسے اٹھائے رہا تو؟
جواب: نماز ہوگئی ہاں اگر رکھ دے گا تو دہرانا لازم ہوگا۔ (قاضی خاں ج۱ ص۲۹)
سوال: شہید کو اٹھائے ہوئے نماز پڑھی تو کیا حکم ہے؟
جواب: شہید کا خون جب تک اس کے بدن پر ہے۔ پاک ہے لہٰذا اسکو اٹھانے والے کی نماز جائز ہوگی ہاں اگر شہید کے بدن سے بہہ کر اٹھانے والے کے بدن یا کپڑے پر قدر مانع لگ جائے تو نماز نہ ہوگی۔ (فتاوی رضویہ ج۳ ص۲۶۸)
سوال: ایک شخص کو ہر دم پیشاب کا قطرہ آتا رہتا ہے یا دست آتا رہتا ہے یا اسے ریاح خارج ہوتی رہتی ہے یا ناک وغیرہ سے ہر دم خون نکلتا رہتا ہے تو نماز کیسے پڑھے؟
جواب: اگر یہ عوارض ایسے پائے جاتے ہیں کہ نماز کا ایک پورا وقت ایسا نہیں گزرتا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا کر سکے تو وہ شخص معذور ہے وہ فرض نماز کا وقت ہو جائے تو وضو کرے اور جب تک اس فرض کا وقت رہے اس سے نماز پڑھ سکتا ہے قطرہ پیشاب وغیرہ سے اس کا وضو نہ ٹوٹے گا۔ بشرطیکہ اور کوئی ناقض وضو نہ پایا جائے اور نماز اسی حال میں پڑھتا رہے۔ (عالمگیری ج۱ ص۳۸، مصری ص۳۸) لیکن جب مسجد کے ملوث ہونے کا خطرہ ہو تو مسجد میں نہ جائے گھر پر ہی نماز پڑھے۔
سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ آدمی نماز پڑھنے سے کافر ہو جاتا ہے؟

جواب: قصداً بلا وضو و طہارت نماز پڑھنے یوں ہی بلا طہارت نماز کے جائز ہونے کا عقیدہ رکھنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ فتاویٰ غیاثیہ ص ۲۳ میں ہے۔

"اما لو صلی بغیر طھارۃ متعمداً یکفر واذا اعتقد حجواز الصلوٰۃ بغیر طھارۃ یکفر وعلیہ الفتوی۔

سوال: آستین کے نیچے نجاست ہے اور اسی آستین پر سجدہ کیا تو نماز ہوگی یا نہیں ؟

جواب: نماز نہیں ہوگی (بہار ۳ ص ۴۰)

سوال: آستین نجاست پر پڑتی رہی اور اسی حال میں نماز پڑھ لی تو ہوگئی یا نہیں؟

جواب: اگر چوڑی آستین کا خالی حصہ سجدہ کرنے میں نجاست کی جگہ پڑتا رہا اور نجاست کی جگہ نہ ہاتھ ہے نہ پیشانی تو نماز ہوگئی (بہار ۳ ص ۴۰)

سوال: سجدہ کرتے وقت دامن وغیرہ نجس زمین پر پڑتے ہوں تو نماز ہوگی یا نہیں ؟

جواب: ہو جائے گی (بہار ۳ ص ۴۰)

سترعورت کے مسائل

سوال: شرع مطہر میں سترعورت کسے کہتے ہیں؟

جواب: بدن کا وہ حصہ جس کا نماز میں چھپانا فرض ہو اس کو سترعورت کہتے ہیں۔

فی الشرع تطلق علی ما یفترض سترہ فی الصلو ۃ ۔(کبیری ص ۲۰۶)

سوال: سترعورت کب فرض ہے کب واجب؟

جواب: نمازوں میں سترعورت فرض ہے اور نماز کے علاوہ ہر حال میں واجب ہے۔

(بہار ۳/ ۴۰)

سوال: سترعورت کیا ہے؟

جواب: مرد کے لئے ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک سترعورت ہے اور عورت کے لئے منھ کی ٹکلی (چہرے کا اگلا حصہ) اور ہتھیلیوں اور دونوں قدم کے سوا سارا بدن سترعورت ہے۔

(شامی مع درمختار ۱/ ۲۷۱)

سوال مرد میں ستر عورت کے اعضا کتنے ہیں اور کون کون؟

جواب نو ہیں۔(۱) ذکر مع حشفہ قصبہ وغیرہ (۲) انثیین (۳) دبر (۵/۴) ہر ایک سرین (۷/۶) ہر ران (۸) ناف کے نیچے سے عضو تناسل تک (۹) دبر و انثیین کے درمیان کی جگہ (بہار شریعت ج ۳ ص ۴۴)۔

سوال عورتوں کو کن کن اعضا کو چھپانا فرض ہے۔اور وہ کتنے ہیں؟

جواب وہ تیس ہیں۔(۱) سر (۲) لٹکتے بال (۳) دایاں کان (۴) بایاں کان (۵) گردن مع گلا (۷/۶) دونوں شانے (۹/۸) دونوں بازو کہنیوں سمیت (۱۱/۱۰) دونوں کلائیاں (۱۲) سینہ (۱۴/۱۳) دونوں ہاتھوں کی پشت (۱۶/۱۵) ابھرے ہوئے پستان (۱۷) پیٹ (۱۸) پیٹھ (۱۹) دونوں شانوں کے بیچ کی جگہ (۲۱/۲۰) دونوں سرین (۲۲) آگے کا مقام (۲۳) پیچھے کا مقام (۲۵/۲۴) دونوں رانیں (۲۶) ناف کے نیچے پیڑو وغیرہ۔ (۲۸/۲۷) دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت (۳۰/۲۹) دونوں تلوے۔(بہار ج ۳ ص ۴۵)

سوال نمازی کے لئے کتنا لباس ضروری ہے؟

جواب اتنا لباس جس سے ستر عورت ہو جائے۔(بہار ۴۶/۱۶)

سوال جن اعضا کا چھپانا فرض ہے ان کا کتنا حصہ کھل جائے تو نماز ہو جائیگی اور کتنا کھل جائے تو نہ ہوگی؟

جواب مطلق ستر کا کھل جانا فساد نماز کا سبب نہیں بلکہ چوتھائی سے کم کھلا یا چوتھائی حصہ کھل گیا مگر فوراً چھپالیا تو نماز ہو جائے گی اور اگر چوتھائی حصہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار کے برابر کھلا رہا یا قصداً کھولا اگرچہ فوراً چھپالیا نماز فاسد ہو جائے گی۔

(عالمگیری، ردالمحتار، سامان آخرت ص ۱۴۰/۱۳۹ بہار شریعت ج ۳ ص ۴۳)

سوال وہ کون سی صورت ہے کہ ستر عورت (جن اعضا کو مرد یا عورت کو چھپانا ضروری ہے) کھل جائے پھر بھی نماز ہو جائے گی؟

جواب جب کہ کھلتے ہی چھپالے۔(منیہ مع کبیری ص ۲۱۳)

سوال غیروں سے ستر فرض ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ اس طرح اپنے کو چھپالے کہ ادھر ادھر سے لوگ نہ دیکھ سکیں لہذا اگر کسی شریر نے نیچے جھک کر اعضا کو دیکھ لیا تو نماز ہو گئی۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۴۴)

سوال: ستر عورت غیر سے ہی ضروری ہے یا خود سے بھی؟

جواب: مختار یہی ہے کہ غیر سے ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ اگر گریبان کشادہ ہے جس کی وجہ سے اپنی شرمگاہ پر نظر پڑ گئی تو نماز ہو جائے گی (منیہ مع کبیری ص ۲۰۷، رضویہ ۱/۶۶) ہاں اگر قصداً ستر عورت دیکھا تو نماز مکروہ ہو گی۔ (رضویہ ۱/۶۶)

سوال: اگر خدانخواستہ ایسی صورت پیش آجائے کہ نمازی کے پاس بالکل کوئی کپڑا نہ ہو تو نماز کیسے اور کس طرح پڑھے؟

جواب: دن ہو یا رات گھر ہو یا میدان ننگا ہی بیٹھ کر نماز پڑھے اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ قبلہ کی طرف دونوں پاؤں کو پھیلا کر بیٹھے اور پیشاب کے مقام پر ہاتھ رکھے اور نماز پڑھے۔ اور رکوع و سجدہ اشارہ ہی سے ادا کرے۔ (درمختار) سامان آخرت ص ۱۴۰

سوال: کسی نے مجبوری کے سبب ننگے نماز پڑھی پھر کپڑا مل گیا تو نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی یا نہیں؟

جواب: دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں (سامان آخرت ص ۱۴۰)

سوال: عورت حالت نماز میں چہرا چھپا کر پڑھے یا کھولے ہوئے؟

جواب: کھولے ہوئے۔

سوال: کیا اس شخص کی نماز ہو جائے گی جس نے ستر عورت کے بغیر سخت تاریک رات میں نماز پڑھی جبکہ پاک کپڑے پہننے پر قدرت تھی؟

جواب: اس کی نماز بالا جماع باطل ہو گی اس لئے کہ سترِ عورت کا وجوب شرمگاہ کی رویت کے خوف سے نہیں، بلکہ نماز کی شرط ہونے کے سبب ہے۔ لہٰذا ستر عورت بہر صورت واجب ہے خواہ روشنی میں نماز پڑھے یا تاریکی میں پڑھے۔ (صغیری ص ۹۲)

سوال: کسی نے ایک جبہ پہن کر نماز پڑھی تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: وہ جبہ اگر ایسا ہے کہ اس سے گھٹنوں تک رکوع و سجود وغیرہا ہر حال میں ستر حاصل

ہے تو نماز ہو جائے گی۔ (فہرست رضویہ مترجم ۱/۰۷۔ فتاوی رضویہ مترجم ج اول ص ۳۵۳)

سوال: بلا ستر عورت نماز پڑھی ہوگئی اعادہ بھی نہیں اسکی کیا صورت ہے؟

جواب: جبکہ ستر عورت کے لئے نہ کپڑا ہو نہ ستر کی کوئی اور چیز ہو، مثلاً گھانس، مٹی چٹائی، بچھونا وغیرہ اور ایسی مجبوری میں بغیر ستر عورت نماز پڑھی ہوگئی (بہار شریعت ج ۳ ص ۴۷)

سوال: اگر اس طرح نماز پڑھی کہ نظر ستر عورت پر بلا تکلف پڑتی رہی تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز مکروہ بکراہت تحریمی ہوگی (کبیری ص ۲۱۸)

سوال: کسی اجنبی عورت کی ستر پر نماز میں نظر ڈالی تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: بے گانہ عورت کے ستر پر نگاہ ڈالنا حرام اور نماز میں سخت حرام ہے مگر نماز و وضو میں خلل نہ آئے گا (رضویہ م ج اول ص ۳۵۴)

سوال: اگر کسی نمازی مرد کے دونوں گھٹنے کھلے رہے مگر رانیں چھپی رہیں تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: نماز ہوگئی، کہ گھٹنے چوتھائی حصہ سے کم ہیں اور یہ معاف ہے (کبیری ص ۲۱۱) لیکن اس طرح نماز پڑھنا مکروہ ضرور ہے کہ نماز ہو جانا اور ہے اور مکروہ ہونا الگ۔

سوال: مرد کا خالی پاجامہ پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ تحریمی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ م ج ۱/۶۲۸)

سوال: چند آدمی برہنہ ہیں ستر عورت کے لائق صرف ایک کپڑا ہے باری باری اسے باندھ کر نماز پڑھتے ہیں، تو ان میں جو یہ جانے کہ میری باری وقت کے بعد آئے گی وہ کیا کرے؟

جواب: وہ یوں ہی پڑھ لے پھر بعد میں جب کپڑا پائے دوبارہ پڑھے۔

(رضویہ م ۳/۴۵۳)

سوال: اگر کسی کے پاس ریشم کا کپڑا ہے کوئی اور جائز کپڑا نہیں ہے تو اسی کو پہن کر پڑھے یا برہنہ پڑھے؟

جواب: اسے فرض ہے کہ اسی کو پہن کر پڑھے تاکہ ستر ہو جائے ہاں اگر دوسرا جائز کپڑا رہے تو مرد کو ریشمی کپڑا پہن کر نماز مکروہ تحریمی ہے (بہار شریعت ج ۳ ص ۴۶)

سوال: مردوں کو ریشمی کپڑا پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ریشمی کپڑے مردوں کے لئے حرام ہیں اور ان میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔
(رضویہ ج ۷ ص ۳۰۶)

سوال: ریشمی کپڑا یا جس پر ریشم یا چاندی سونے کے کام کا کوئی بیل بوٹا چار انگل سے زیادہ عرض کا ہو مرد کو پہن کر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی کہ یہ ساری چیزیں مرد کو ناجائز ہیں۔
(رضویہ ج ۷ ص ۳۰۷)

سوال: اگر کسی ننگے آدمی نے ایک کپڑے میں پورے جسم اور سر کو چھپا کر نماز پڑھا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: نہیں ہوئی، ہاں اگر سر نکال کر پڑھا تو ہوگئی۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۴۶)

سوال: کسی کے پاس کپڑا ہے مگر پورا ناپاک ہے اور کوئی چیز پاک کرنے والی بھی نہیں ہے تو کیا کرے؟

جواب: تو اس میں نماز نہ پڑھے بلکہ ننگے ہی پڑھے ہاں اگر ایک چوتھائی پاک ہے تو اسی کو پہن کر پڑھے۔ (بہار ج ۳ ص ۴۶)

سوال: کسی کے پاس بس اتنا کپڑا ہے کہ بعض اعضا کا ستر ہو سکتا ہے کل کا نہیں ہو سکتا تو کیا کرے؟

جواب: تو اس سے ستر واجب ہے اس سے آگے یا پیچھے کی شرمگاہ میں سے ایک ہی چھپے تو ایک ہی کو چھپائے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۴۷)

سوال: کسی عورت کے پاس ایسا کپڑا ہے کہ اسے پہن کر کھڑی ہو کر نماز پڑھے تو قدر مانع ستر کھل جاتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہیں کھلتا تو کس طرح نماز پڑھے؟

جواب: وہ بیٹھ کر نماز پڑھے (غمز عیون البصائر ج ۱/۲۸۸)

سوال: کسی کے پاس ستر کا کپڑا ہے یا ناپاک کپڑا پاک کرنے کے لئے پانی ہے مگر کوئی شخص استعمال کرنے نہیں دیتا ہے کہتا ہے کہ اگر کپڑا پہنو گے یا پاک کرو گے تو مار ڈالوں گا تو کیا کرے؟

جواب تو ننگے ہی نماز پڑھ لے پھر جب قدرت ہو تو نماز پھیرے (بہار ج ۳ ص ۴۷)

سوال: عورت کو ایسا باریک دوپٹہ یا چادر اوڑھ کر نماز پڑھنا جس سے بال کی سیاہی چمکے یا مرد کو ایسی باریک لنگی یا پاجامہ پہن کر نماز پڑھنا جس سے ران چمکے نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نہیں ہوگی جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھ لے جس سے بال وغیرہ کا رنگ چھپ جائے۔ (بہار ج ۳ ص ۴۲)

سوال: اگر ناف سے تہبند ڈھلکا ہوا ہو اور بدن پر بنڈی ہو یا کوئی کپڑا نہ ہو صرف ایک رومال یا گمچھا اوڑھ کر نماز پڑھی تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس سلسلے میں صدر الشریعہ مصنف بہار شریعت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ "اس زمانے میں بہتیرے ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اس طرح پہنتے ہیں کہ پیڑو کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے اگر کرتے وغیرہ سے اس طرح چھپا ہو کہ جلد کی رنگت نہ چمکے تو خیر ورنہ حرام ہے اور نماز میں چوتھائی کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی۔ (بہار ۳/۴۲ فاروقیہ)

سوال: دبیز کپڑا جس سے رنگت نہیں چمکتی مگر بدن سے بالکل چپکا رہتا ہے اس کے دیکھنے سے عضو کی ہیئت معلوم ہوتی ہے (جیسے آج کل عام طور پر جنس کی پینٹ ایسی ہوتی ہے) اسے پہن کر نماز پڑھی جائے تو نماز ہوگی یا نہیں ؟

جواب: نماز ہو جائے گی البتہ اس عضو کی طرف دوسرے کو دیکھنا جائز نہیں اور ایسا کپڑا دوسروں کے سامنے پہننا منع ہے (بہار ۳ ص ۴۲)

سوال: ایک شخص ننگا ہے اور نماز پڑھنا چاہتا ہے دوسرے کے پاس کپڑا ہے اس نے اس کو کپڑا دینے کا وعدہ کیا تو کیا کرے؟

جواب: آخر وقت نماز تک انتظار کرے نہ دے تو اس کے بعد یوں ہی نماز پڑھ لے، اعادہ نہیں۔ (رضویہ ج ۱ ص ۴۵۶)

سوال: انگریزی وضع کے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: انگریزی وضع کے کپڑے پہننا حرام ہے اور انہیں پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اگر کسی نے ایسا کیا تو اس پر لازم ہے کہ جائز کپڑے پہن کر دہرائے (رضویہ م ۷/۳۰۸)

سوال: جراب یا موزے پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جائز و درست ہے اسمیں کوئی حرج نہیں (رضویہ م ج ۷ ص ۳۰۱)

سوال: کب ٹوپی نہ پہن کر نماز پڑھنا واجب اور کب مستحب نیز کب بغیر ٹوپی پہنے نماز پڑھنا کفر ہے؟

جواب: حالت احرام میں ٹوپی نہ پہن کر (ننگے سر) نماز پڑھنا واجب اور خشوع وخضوع کی نیت سے ننگے سر نماز پڑھنا مستحب ہے اور جب نماز کی تحقیر مقصود ہو مثلاً یہ کہ نماز کوئی بڑی اہم چیز نہیں جس کے لئے ٹوپی پہنی جائے تو اس نیت سے ننگے سر نماز پڑھنا کفر ہے۔

(بہار ۳/۱۷۱)

سوال: نماز میں ٹوپی سر سے گر جائے تو کیا کرے؟

جواب: اگر باندھنے کی ضرورت یا عمل کثیر کا لزوم نہ ہو اور یوں ہی ترک میں تذلل وانکسار مقصود نہ ہو تو افضل یہ ہے کہ ٹوپی ایک ہاتھ سے اٹھا کر سر پر رکھ لے (رضویہ م ۷/۲۹۷)

سوال: فخر وگھمنڈ کے طور پر لنگی ٹخنوں کے نیچے تک پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ تحریمی، اس لئے کہ حدیث پاک میں ایسے کے لئے سخت وعید آئی ہے چنانچہ کنز العمال ج ۴ ص ۴۳ ۷ کتاب الصلوٰۃ من قسم الاقوال المحذورات میں ہے۔

"من اسبل ازاره فی صلوٰته خیلاء فلیس من الله فی حل ولا حرم داؤد عن ابن مسعود۔

سوال: رضائی یا چادر کے اندر لپٹ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ناجائز، سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہے "نهی ان یصلی الرجال فی لحاف ولا یتوشح (کنز العمال ج ۴ ص ۴۳ ۷)

☆☆☆☆☆☆

اوقات نماز اور مسائل

سوال: ۲۴ گھنٹوں میں کل کتنے وقت کی نماز فرض ہے؟

جواب: پانچ وقت کی۔ (بخاری شریف ج ۱ ص ۵۱)

سوال: صرف پانچ وقت کی کیوں فرض ہوئی کم وبیش کیوں نہ ہوئی؟

جواب: اس لئے کہ معراج میں اولاً پچاس وقت کی نماز فرض ہوئی تھی جن میں ۴۵ وقت کی نماز معاف ہوگئی (بخاری شریف ج ۱ ص ۵۱) رب کائنات کے یہاں نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے خود فرماتا ہے۔ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۔ لہٰذا اب نمازیں پڑھنے میں پانچ اور ثواب میں پچاس ہیں۔ (انوار القرآن ص ۱۲)

سوال: صرف پانچ ہی وقت نماز کے فرض ہونے کی دلیل کیا ہے؟

جواب: آیت قرآنی ہے۔ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۔ (سورۃ الروم آیت ۱۸)
اس آیت کی توضیح میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا حِيْنَ تُمْسُوْنَ سے مغرب وعشا مراد ہے اور حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ سے فجر اور عَشِيًّا سے عصر مراد ہے اور حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ سے ظہر، علاوہ ازیں رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کو پانچ وقت کی نمازیں سکھائیں تو انھوں نے عرض کیا کہ اس کے علاوہ بھی تو فرمایا اس کے علاوہ جو پڑھو وہ نفل ہوگی نیز پانچ ہی وقت نماز کے فرض ہونے پر پوری امت کا اجماع ہے۔
(بدائع ج ۱ ص ۸۹/۹۱)

سوال: فجر کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہو کر سورج کی کرن چمکنے تک ہے۔ اس درمیان میں جب چاہے فجر کی نماز پڑھے مگر مستحب یہ ہے کہ فجر کی نماز اس وقت پڑھے جب خوب اجالا ہو جائے یعنی زمین روشن ہو جائے۔ (بہار ۳ ص ۱۴، سامان آخرت ۱۲۷) بشرطیکہ یہ تاخیر اتنی ہو کہ بقدر مسنون قراءت کے ساتھ بطریق مسنون نماز ادا کی جاسکے اور بعد

فراغت اتنا وقت باقی رہے کہ نقص ظاہر ہونے پر دوبارہ قراءت مسنونہ کے ساتھ بطریق مسنون پڑھی جا سکے۔ (نزھۃ القاری ج ۲ ص ۳۵۵)

سوال: ظہر کا وقت کب سے کب تک ہوتا ہے۔

جواب: ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے ٹھیک دوپہر کے وقت جب کسی چیز کا اصلی سایہ جتنا ہوتا ہے اس کے علاوہ اسی چیز کا سایہ دوگنا ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ (بہار ۳/۱۶)

سوال: عصر کا وقت کب سے شروع ہوتا اور کب تک رہتا ہے؟

جواب: ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج ڈوبنے تک رہتا ہے جاڑوں میں عصر کا وقت لگ بھگ ڈیڑھ گھنٹہ اور گرمیوں میں قریب دو گھنٹے رہتا ہے۔ (بہار ۳/۱۷)

سوال: مغرب کا وقت کب سے شروع ہوتا اور کب ختم ہوتا ہے؟

جواب: سورج ڈوبنے کے بعد مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اور شفق غائب ہونے تک رہتا ہے جو اپنے یہاں کم سے کم ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ، زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ رہتا ہے۔ (بہار ۳/۱۸) یہ واضح رہے کہ ہر روز صبح اور مغرب دونوں کا وقت برابر رہتا ہے۔

سوال: عشا کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: شفق کی سفیدی غائب ہونے کے بعد سے صبح صادق کی سفیدی ظاہر ہونے تک ہے۔ (بہار ۳/۱۸)

سوال: وتر کا وقت کیا ہے؟

جواب: وتر کا وقت وہی ہے جو عشا کا مگر وتر کی نماز عشا پڑھنے کے بعد ہی پڑھی جا سکتی ہے۔ اگر جان کر پہلے وتر کی نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں ہاں بھول کر وتر پہلے پڑھ لیا یا بعد میں معلوم ہوا کہ عشا کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو وتر کی نماز ہو گئی۔

(بہار ۳/۱۸)

سوال: جمعہ کی نماز کا وقت کیا ہے؟

جواب: جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے۔(بہار ۴ص ۱۶)

سوال: نماز عید الفطر و نماز عید الاضحیٰ کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: ایک نیزہ سورج بلند ہونے سے زوال کے پہلے تک ہے(درمختار ج ۱ص ۵۵۸)

سوال: سورج اور چاند گہن کی نماز کا وقت کیا ہے؟

جواب: جس وقت گہن لگا اس وقت سے لیکر جب تک لگا رہے۔(جوہرہ نیرہ)

سوال: نماز تراویح کا وقت کیا ہے؟

جواب: فرض عشا کے بعد سے طلوع فجر تک تراویح کا وقت ہے۔(بہار ج ۴ص ۳۳)

سوال: نماز اشراق کب پڑھی جائے؟

جواب: آفتاب بلند ہونے پر پڑھی جائے۔

سوال: وہ کون سے اوقات ہیں جب نفل پڑھنا مستحب ہے؟

جواب: سخت آندھی، زلزلہ، کڑک وغیرہ ہولناک بادلوں کے وقت۔(رضویہ ۳/ ۴۳۷)

سوال: وہ کون سے اوقات ہیں جن میں نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

جواب: (۱) طلوع آفتاب کے وقت (۲) غروب آفتاب کے وقت (۳) نصف النہار کے وقت یہ اوقات اوقات مکروہہ کہلاتے ہیں ان میں کوئی نماز جائز نہیں (بہار ج ۳ص ۲۱)

سوال: اگر عصر کی نماز نہ پڑھ سکا اور سورج ڈوبنے لگا تو عصر قضا کرے یا اسی وقت پڑھ لے؟

جواب: اوقات مکروہہ میں نماز جائز نہیں ہے البتہ اس دن کی عصر کی نماز ابھی نہیں پڑھی اور وقت مکروہ (غروب آفتاب) یہ آگیا تو اسی وقت پڑھ لے مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔(بہار ۳/ ۲۱)

سوال: کس مکلف مسلمان پر نماز عشاء اور وتر پڑھنا لازم وضروری نہیں؟

جواب: جو کسی ایسے شہر میں ہو کہ سورج ڈوب کر فوراً نکل آئے۔(الاشباہ ص ۳۹۴)

سوال: طلوع آفتاب، غروب آفتاب، نصف النہار سے کیا مراد ہے اور ہر ایک کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے جس کی مقدار کنارہ چمکنے سے بیس منٹ تک ہے اور اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے ڈوبنے تک غروب ہے یہ وقت بھی بیس منٹ ہے، نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے آفتاب ڈھلکنے تک ہے، جس کو ضحوۂ کبریٰ کہتے ہیں۔ (بہار ۳/۲۱)

سوال: وہ کتنے اوقات ہیں جن میں نفل پڑھنا منع ہے؟

جواب: بارہ وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے۔ (۱) طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک۔ (۲) اپنے مذہب کی جماعت کے لئے اقامت ہوئی تو اقامت سے ختم جماعت تک سوائے فجر کی سنت کے ہر نفل و سنت مکروہ تحریمی ہے (۳) نماز عصر سے آفتاب زرد ہونے تک (۴) غروب آفتاب سے فرض مغرب تک (۵) جس وقت امام اپنی جگہ سے خطبۂ جمعہ کے لئے کھڑا ہوا اس وقت سے فرض جمعہ ختم ہونے تک (۶) عین خطبہ کے وقت (۷) نماز عیدین سے پیشتر (۸) نماز عیدین کے بعد (۹) عرفات میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں ان کے درمیان میں اور بعد میں بھی نفل و سنت مکروہ (۱۰) مزدلفہ میں جو مغرب و عشاء جمع کئے جاتے ہیں صرف ان کے درمیان ان کے بعد مکروہ نہیں (۱۱) فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر و ظہر بھی مکروہ (۱۲) جس بات سے دل بٹے اور دفع کر سکتا ہو اسے بے دفع کئے ہر نماز فرض و واجب سنت نفل وغیرہ مکروہ ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۲۳)

سوال: وہ کون شخص ہے جسے عین خطبہ کے وقت نماز پڑھنے کی اجازت ہے؟

جواب: صاحب ترتیب کے لئے خطبۂ جمعہ کے وقت قضا کی اجازت ہے۔ (بہار ۳/۲۳)

سوال: دو نمازیں ایک وقت میں ملا کر پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: بلا عذر دو نمازوں کو جمع کرنا کہ پہلی کا وقت کھو کر کے دوسری کے وقت میں پڑھی جائے یا دوسری کا آنے سے پہلے اسے پہلی کے وقت پڑھ لیا جائے تو حرام و گناہ کبیرہ ہے پہلی صورت میں نماز قضا ہوگی دوسری صورت میں ہوگی ہی نہیں۔ (رضویہ م ا ص ۵۸۲)

سوال: وقت کی تعیین گھڑی سے کرنا اور اس کے مطابق مسجد یا گھر میں نماز پڑھنا یا جماعت میں پہونچنا کیسا ہے؟

جواب: درست ہے، یہی مناسب بھی ہے۔ (رضویہ ج ۱ ص ۲۰)

سوال: پانچ وقت کی نمازوں میں ہر ایک کا وقتِ مستحب کیا ہے؟

جواب: فجر میں اتنی تاخیر کہ زمین روشن ہو جائے اور چالیس سے ساٹھ آیت تک ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے پھر سلام پھیرنے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کر کے ترتیل کیساتھ چالیس سے ساٹھ آیت تک دوبارہ پڑھ سکے ☆ ظہر میں ٹھنڈی کے موسم میں جلدی اور گرمی کے دنوں میں تاخیر ☆ عصر میں ہمیشہ تاخیر ☆ مغرب میں بادل کے دن کے سوا ہمیشہ جلدی ☆ عشا میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے۔ (بہار ۳ ص ۱۹)

سوال: نماز فجر میں کتنی تاخیر جائز نہیں؟

جواب: اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ طلوع آفتاب کا شک ہو جائے (بہار ج ۳ ص ۱۹)

سوال: کن لوگوں کو فجر کی نماز ہمیشہ اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے؟

جواب: حاجیوں کو مزدلفہ میں اور عورتوں کو ہمیشہ فجر اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے۔ (بہار ۳/۱۹)

سوال: نماز عصر میں کب تاخیر مستحب ہے اور کب تعجیل؟

جواب: ابر کے دن کے سوا میں عصر میں یا خیر مستحب ہے مگر نہ اتنی تاخیر کہ خود قرص آفتاب میں زردی آ جائے کہ اس پر بے تکلف بے غبار نگاہ ٹھہرنے لگے اور ابر کے دن تعجیل مستحب ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۲۰)

سوال: نماز مغرب میں مستحب کیا ہے؟

جواب: روز ابر کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل اور ابر کے دن تاخیر مستحب ہے۔ (بہار ۳/۱۹)

سوال: بدلی کے دن کے سوا مغرب میں کتنی تاخیر مکروہ ہے؟

جواب: دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تنزیہی اور اگر بغیر عذر سفر وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گتھ گئے تو مکروہ تحریمی ہے۔ (بہار ۳/۲۰)

سوال: کیا دو نمازیں ایک ساتھ جمع کر سکتے ہیں مثلاً ظہر کی نماز پڑھے اس کے ساتھ فوراً

عصر کی پڑھ لے؟

جواب: حقیقۃً ایک وقت میں مثلاً ظہر کے وقت میں موجودہ نماز ظہر اور آئندہ والی نماز عصر پڑھنا قطعاً ناجائز صرف وقتیہ ہوگی دوسری ہرگز نہ ہوگی۔ ہاں صورۃً جمع کر سکتے ہیں جو اس طور پر ہوسکتا ہے، کہ ایک نماز اس کے اخیر وقت میں اور دوسری اس کے اول وقت میں پڑھی جائے۔ (نزھۃ القاری ج ۳ ص ۴۶۷)

سوال: ایک شخص نماز فجر پڑھ رہا تھا کہ کسی نے کہا آفتاب نکل آیا تو کیا کرے؟

جواب: پہلے وہ نماز پوری کرے پھر دریافت کرے اگر ثابت ہو جائے کہ سورج نکلنے والی بات درست تھی تو نماز دہرائے۔ (رضویہ م ۵ ص ۳۲۰)

سوال: نماز فجر کے بعد کب تک اپنی جگہ بیٹھا رہنا مستحب ہے؟

جواب: نماز فجر کے بعد نماز اشراق تک ذکر الٰہی میں بیٹھے رہنا مستحب ہے۔

(رضویہ م ۵/۳۳۶)

سوال: نماز مغرب اور اذان عشاء کے درمیان کم از کم کتنا فاصلہ ہونا چاہئے؟

جواب: نماز مغرب اور عشا کے درمیان عرض بلد کے اعتبار سے فاصلہ مختلف ہوتا ہے ان بلاد میں کم از کم ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ کا فاصلہ ہے۔ جس زمانہ میں سوا سات کے قریب آفتاب غروب ہوتا ہے اذان مغرب و عشا کا فاصلہ اور زائد ہو جاتا ہے مثلاً ان بلاد میں ایک گھنٹہ چھتیس منٹ۔ (رضویہ م ۵/۳۲۶)

سوال: کن نمازوں کا اخیر وقت مکروہ ہے اور کن نمازوں میں اخیر وقت مکروہ نہیں پورا وقت کامل ہے؟

جواب: عصر، مغرب، عشا کا اخیر وقت مکروہ ہے، اور فجر و ظہر کا اخیر وقت مکروہ نہیں۔

(رضویہ م ۵/۳۲۰)

سوال: عشا میں کتنی تاخیر مستحب ہے اور کتنی تاخیر جائز و مباح ہے؟

جواب: تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مباح ہے، اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی مکروہ ہے۔ (بہار ۳/۲۰)

سوال: فجر کا وقت کتنا رہتا ہے؟

جواب: ہندوستانی عام شہروں کے اندر مارچ میں فجر کا وقت صبح صادق ہونے سے طلوع آفتاب تک کم سے کم ایک گھنٹہ انیس منٹ رہتا ہے پھر بڑھتے بڑھتے ماہ جون کے اخیر میں ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہو جاتا ہے پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے اور اخیر ستمبر میں وہی ایک گھنٹہ انیس منٹ رہ جاتا ہے پھر بائیس دسمبر کو ایک گھنٹہ اٹھائیس منٹ ہو جاتا ہے حاصل یہ کہ کم از کم فجر کا وقت ایک گھنٹہ انیس منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ رہتا ہے۔

(رضویہ ج۵ ص ۳۲۹)

سوال: ظہر کا وقتِ مستحب کیا ہے؟

جواب: گرمی میں ظہر میں تاخیر مستحب ہے، تاخیر کا یہ مطلب ہے کہ ظہر کے پورے وقت کے دو حصے کئے جائیں نصف اول چھوڑ کر نصف ثانی میں پڑھی جائے اور ٹھنڈی میں تعجیل یعنی اول وقت میں پڑھی جائے۔ (رضویہ ج۵/۱۵۳،۱۵۴، و بہار ۳/۱۹)

سوال: فجر کا وقت مستحب کتنا ہوتا ہے؟

جواب: فجر کا جتنا وقت ہوتا ہے اس کا نصف اول چھوڑ کر نصف ثانی سے وقت مستحب شروع ہوتا ہے اور نصف ثانی کے شروع سے کنارۂ شمس ظاہر ہونے سے پہلے تک کا پورا وقت مستحب ہوتا ہے۔ (رضویہ ج۵ ص ۳۳۱)

سوال: کسی شخص نے وقت فجر میں نماز شروع کی مگر سلام سے پہلے کنارہ شمس ظاہر ہو گیا تو؟

جواب: نماز فجر میں سلام سے پہلے اگر ایک ذرا سا کنارہ طلوع ہوا نماز نہ ہوگی۔

(رضویہ ج۵/۳۳۱)

سوال: نماز عصر میں وقت مستحب و مکروہ کیا ہے؟

جواب: آج عصر کا جتنا وقت ہے اس کے اخیر کے بائیس منٹ چھوڑ کر باقی وقت کے دو حصے کئے جائیں پھر اس کے دوسرے حصے کے شروع سے وقت مستحب اور اخیر کے بائیس منٹ وقت مکروہ ہے۔ (رضویہ ج۵ ص ۱۳۹)

سوال: اگر نماز کے وقت ہونے کے بارے میں شبہہ ہے تو کیا کرے؟

جواب: اگر یہ شبہہ ہے کہ نماز کا وقت ہوا یا نہیں تو ٹھہر جائے جب وقت ہو جانے کا یقین ہو جائے اس وقت نماز پڑھے (بہار ج ۷ ا ص ۲)

سوال: اور اگر یہ شبہہ ہو کہ وقت نماز باقی ہے یا ختم ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: تو نماز پڑھے اور نیت یہ کرے کی آج کی فلاں نماز پڑھتا ہوں (بہار ۷ ا ص ۲)

سوال: نماز کا وقت جا رہا ہے اور شوہر نماز کے سوا کسی اور کام کا حکم دے رہا ہے تو بیوی کیا کرے؟

جواب: پہلے نماز پڑھے شوہر کا حکم نہ مانے کیونکہ ایسا حکم ماننا حرام ہے۔

(احکام شریعت ۱۶۲/۲)

سوال: کس شخص کو یہ جائز ہے کہ نماز کو اس کے وقت میں نہ پڑھے بلکہ مؤخر رکھے؟

جواب: جو شخص ایسا بیمار ہے کہ بیٹھ کر لیٹ کر اشارے سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا یا جس کو جنون یا بیہوشی طاری ہو گئی اور یہی حال رہا تو پانچ وقت تک نماز مؤخر کرنا جائز ہے۔

(شرح وقایہ ۱۸۹/۱)

نیت کے مسائل

سوال: نیت کسے کہتے ہیں؟

جواب: نیت لغۃً دل کے پختہ ارادہ اور شرعاً صرف ارادۂ طاعت کو کہتے ہیں، یعنی وہ ارادہ جو طاعت کے ساتھ مقرون ہو۔ تعریفات ص ۱۳۸/ اور ہندیہ ج ا ص ۶۸/ میں ہے، نیت نماز میں داخل ہونے کا نام ہے۔

سوال: نماز میں نیت کیا ہے؟

جواب: شرط ہے (ہندیہ ج ا ص ۶۸)

سوال: نماز میں زبان سے نیت کرنا ضروری ہے یا محض دل کا ارادہ کافی ہے؟

جواب: دل کا ارادہ کافی ہے، زبان سے نیت ضروری نہیں، البتہ مستحب ہے۔

"والمعتبر ان النية فی هذه الفصول طمانية القلب دون اللفظة لكن ان يتكلم

بلسانه مع ذلك هو المختار"۔(شامی ج۱)

سوال: اگر کسی نے زبان سے اصلاً نیت نہ کی دل میں نیت کی تو نماز کامل ہوگی یا ناقص؟

جواب: کامل ہوگی۔

سوال: نیت کا کم سے کم درجہ کیا ہے؟

جواب: اس کا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ اس وقت اگر کوئی پوچھے کہ کون سی نماز پڑھ رہا ہے تو بلا سوچے اور بلا جھجک فوراً بتا دے کہ فلاں نماز پڑھ رہا ہوں اور اگر سوچ کر بتائے تو نماز نہ ہوگی (بہار ج۳ ص۵۲/۵۳)

سوال: نیت کس زبان میں کرنی چاہئے؟

جواب: کسی زبان کی تخصیص نہیں، عربی، فارسی، اردو، انگریزی ہر ایک میں کر سکتا ہے۔ (بہار۳/۵۳)

سوال: کسی نے ظہر کی چار سنت پڑھنے کا ارادہ کیا مگر بھول کر فرض کی نیت باندھ لی تو فرض ہوئی یا سنت؟

جواب: فرض، اسلئے کہ تکبیر بہ نیت فرض کہی تو اعتبار اسی کا ہوگا کہ مقارن تکبیر ہی کا اعتبار ہوتا ہے۔(مصطفویہ ج۲ ص۵۷)

سوال: کسی نے چار سنت کی نیت باندھی بعدہ فرض کی نیت سے دوسری تکبیر تحریمہ کہا تو سنت ہوئی یا فرض؟

جواب: فرض کی نماز ہوئی کہ نیتِ سنت باطل ہوگئی (مصطفویہ ج۲ ص۵۷)

سوال: نیت کرتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھانا فرض ہے یا واجب؟

جواب: نہ فرض نہ واجب بلکہ سنت ہے (بہار ج۳ ص۷۶)

سوال: اگر کسی نے تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ بغیر اٹھائے ناف پر باندھ لیا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: نماز ہوگئی، کہ ہاتھ کانوں تک اٹھانا فرض یا شرط نہیں، سنت ہے (بہار ج۳ ص۷۶)

سوال: ایک نماز مثلاً ظہر دوسری نماز مثلاً عصر کی نیت سے جائز ہے؟

جواب: ناجائز ہے۔ جوہرہ نیرہ ج۱ ص۴۷ میں ہے۔

"وصلاة الظهر لا تجوز بنية العصر"

سوال: وہ کون سی نمازیں ہیں جن میں مطلقاً نماز کی نیت کافی ہوتی ہے؟

جواب: سنن و نوافل۔ (بہار ۳ر)

سوال: کوئی شخص نماز ظہر پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا اور نیت کرتے وقت زبان سے عصر کا لفظ نکل گیا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: نماز ہوگئی۔ ردالمحتار، ج ۱ ص ۳۰۵ میں ہے فلو قصد الظهر وتلفظ العصر سهواً اجزاه كما فى الزاهدى قهستانى۔

سوال: فرض کے ارادے سے کھڑا ہوا نیت میں بھول کر سنت کہہ گیا تو نماز ہو جائے گی؟

جواب: ہو جائے گی۔ درمختار ج ۱ ص ۳۰۵ میں ہے۔"المعتبر فيها عمل القلب اللازم للارادة فلا عبرة للذكر باللسان ان خالف القلب لانه كلام لا نية"۔

سوال: نیت میں کہنا کہ منہ میرا قبلہ کی طرف شرط ہے؟

جواب: نہیں، البتہ قبلہ سے اعراض کی نیت نہ ہو (بہار ج ۲ ص ۵۸) اور اگر قبلہ سے اعراض کی نیت ہو تو کفر ہے۔ (ہندیہ ج ۱ ص ۶۸)

سوال: کسی نے فرض کی نیت سے نماز شروع کی پھر درمیان میں گمان کیا کہ نفل ہے اور نفل ہی کی نیت سے نماز پوری کی تو فرض ہوئی یا نفل؟

جواب: فرض ہوئی۔ (بہار ج ۳ ص ۵۸)

سوال: اور اگر نفل کی نیت سے شروع کی درمیان میں فرض کا گمان ہوا اور فرض ہی کی نیت سے نماز مکمل کیا تو کون سی نماز ہوئی؟

جواب: نفل۔ (ایضا، بہار ج ۳ ص ۵۸)

سوال: فرض میں خاص نماز مثلاً ظہر و عصر کی نیت میں ظہر یا عصر کی نیت ضروری ہے؟

جواب: ضروری ہے (بہار ج ۳ ص ۵۴)

سوال: نماز کا وقت نکل گیا اور کسی نے فرض وقت کی نیت سے نماز شروع کر دی تو نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: نہیں ہوگی خواہ وہ وقت کا نکلنا علم میں ہو یا نہ ہو (بہار ج ۳ ص ۵۴)

سوال: نیت بلند آواز میں کی جائے گی یا آہستہ؟

جواب: زبان سے نیت آہستہ کی جائے گی اس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر بہرہ نہ ہو یا اور کوئی چیز مانع سماعت نہ ہو تو خود سن لے۔

سوال: نیت تکبیر سے پہلے کی جائے گی یا بعد؟

جواب: تکبیر سے پہلے ضروری ہے بعد کی نیت فضول۔ (بہار ج ۳ ص ۵۳)

سوال: اگر کسی نے وضو سے پہلے ہی نماز کی نیت کرلی اور نماز شروع کرتے وقت نیت نہ کی تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو جائے گی۔ (بہار ج ۳ ص ۵۳)

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ وضو کے بعد اور نماز سے پہلے نیت کی مگر نماز نہیں ہوئی؟

جواب: جب نماز شروع کرنے اور نیت کرنے کے درمیان کوئی اجنبی امر پالیا گیا ہو مثلاً کھانا کھایا، پانی پیا، دنیاوی کلام کیا تو نماز نہیں ہوئی (بہار ج ۳ ص ۵۳)

سوال: اگر نماز شروع کردینے کے فوراً بعد نماز کی نیت کی تو؟

جواب: نماز شروع کردینے کے بعد نیت کا اعتبار نہیں لہذا نماز نہ ہوگی۔ (بہار ۳/۵۳)

سوال: کیا نماز فرض اور نفل و سنت کی نیت میں کچھ فرق ہے؟

جواب: فرق ہے منفرد اور امام کو فرض نماز کی نیت میں فرض اور وقت کی نیت لازم و ضروری ہے اور نفل و سنت و تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے۔ (جوہرہ ج ۱ ص ۴۷)

فان كانت فرضا فلا بدمن التعيين ، غیاثیہ ص ۲۳ میں ہے و لا بد للمفترض المنفرد من نية الفرض المعين في الوقت انه يجزئه ولو نوى الاقتدا به في صلاته ولم يعينها ۔

سوال: کسی نے نیت کی کہ آج کی فرض نماز پڑھتا ہوں تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نہیں ہوگی اس لئے کہ اس میں وقت کی تعیین نہیں ہے جبکہ وہ ضروری ہے۔

(بہار ۳/۵۴)

سوال: کیا اس طرح نیت "جونیت امام کی وہ نیت ہماری" کرنے سے نماز ہو جائے گی؟

جواب: ہو جائے گی۔ بہار شریعت ج ۳ ص ۵۴ میں ہے اور یہ نیت کرے کہ امام جو نماز پڑھتا ہے وہی میں بھی پڑھتا ہوں تو نماز ہو جائے گی۔

سوال: نیت کرنے میں ماضی کا صیغہ "یعنی نیت کی میں نے" کہا جائے یا نیت کرتا ہوں جیسا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں؟

جواب: ماضی کا صیغہ بولا جائے مثلاً نیت کی میں نے "نویت" کہنا چاہئے (بہار ۳/۵۴)

سوال: کسی نے جوان امام کی اقتدا میں نماز شروع کی اور نیت کرتے وقت "پیچھے اس امام کے" کہنے کے بجائے "پیچھے اس شیخ کے" کے کہا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: ہوگئی، اس لئے کہ تعظیماً جوان کو شیخ کہا جاتا ہے۔ فتاوی غیاثیہ میں ہے۔

"ولوقال اقتديت بهذا الشيخ وهو شاب صح لان الشاب يدعى شيخا للتعظيم. (فتاوی غیاثیہ ص ۲۳)

سوال: اور اگر بوڑھے آدمی کی اقتدا میں نیت کی پیچھے اس شاب (جوان) کے کہا تو؟

جواب: نماز نہیں ہوگی، غیاثیہ ص ۲۳ میں ہے "ولوقال اقتديت بهذا الشاب فاذا هو الشيخ لا يصح ، کیونکہ بوڑھے آدمی کو شاب (جوان) کہنا جھوٹ ہے اور جھوٹ بولنا نماز سے باہر بھی بلا وجہ شرعی حرام ہے۔

سوال: کسی نے اگر دن کے نام ہی سے نیت کی مثلاً منگل کی ظہر پڑھتا ہوں اور آج کے دن کا ارادہ نہ کیا تو کیا نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: نہیں ہوگی، اگر چہ منگل ہی کا دن ہو کہ منگل بہت ہیں (بہار شریعت ج ۳ ص ۴۵)

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ صرف دن کے نام سے نیت کی پھر بھی نماز ہوگئی؟

جواب: جبکہ آج کا دن نیت میں ہو۔ (بہار ج ۳ ص ۴۵)

سوال: کسی نے پیر کے دن کو منگل گمان کر کے نیت کر لی مثلاً آج منگل کی ظہر پڑھتا ہوں تو نماز ہوگئی کہ نہیں؟

جواب: ہو جائے گی اس لئے کہ آج کی تعیین کر دینے کے بعد پیر یا منگل کی تخصیص بیکار

ہے۔(بہار ج ۳ ص ۴۵)

سوال: ظہر ہی کا وقت جمعہ کا وقت ہے تو اگر کوئی شخص جمعہ کی نیت میں جمعہ نہ ذکر کرے آج کے ظہر کی نیت کرے تو جمعہ کی نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: نہیں ہو گی، اس لئے کہ خصوصیت جمعہ کی نیت ضروری ہے۔(بہار ج ۳ ص ۵۴)

سوال: اگر نیت کرتے وقت تعداد رکعت میں خطا ہو گئی مثلاً تین رکعت ظہر کی یا چار رکعت مغرب کی نیت کی تو نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: ہو جائے گی، اس لئے کہ تعداد رکعت کی نیت ضروری نہیں (بہار ج ۳ ص ۴۵)

سوال: ظہر کی چار رکعت سنت پڑھ لی پھر سہواً فرض کی جگہ چار سنت کی نیت کر لی دو سنت پڑھ کر آخری دو میں فرض کی نیت کی تو فرض نماز ہوئی یا سنت؟

جواب: یہ نماز نہ فرض ہوئی نہ سنت، فرض اس لئے نہیں ہوئی کہ پہلی دو رکعتوں میں فرض کی نیت ہی نہ تھی بعد کی نیت معتبر نہیں اور دو رکعت آخر میں اگر فرض کی نیت تیسری رکعت کی پہلی تکبیر کے وقت قیام کی حالت میں نہ کی جب تو یہ نیت ہی لغو ہے اور اگر اس وقت کی نیت کی تو اب پہلی نیت سے فرض نماز کی طرف منتقل ہو گیا اگر چار پوری پڑھ لیتا تو فرض ہو جاتی مگر اس نے دو پر قطع کر دی لہذا فرض بھی نہ ہوئی۔(احکام شریعت حصہ اول ص ۲۲، ۲۱)

سوال: مقتدی نے نماز امام اور نماز جمعہ کی نیت کی جبکہ وہ نماز ظہر تھی تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو جائے گی (بدائع ج ۱ ص ۱۲۹)۔ولو نوی صلوٰۃ الامام والجمعة فاذا هی الظهر جازت صلاته لانه لما نوی صلاة الامام فقد تحقق البناء فلا يعتبر ملزاد عليه بعد ذلك۔

سوال: کسی نے نیت کی "پیچھے اس امام کے" اور امام زید کو سمجھا اور امام کوئی اور مثلاً عمرو تھا تو یہ نیت درست ہوئی؟ نماز صحیح ہو گی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو جائے گی۔(بدائع ج ۱ ص ۱۲۹)

سوال: اگر نیت کی "پیچھے اس زید کے" جبکہ امام زید نہ تھا بلکہ عمرو تھا نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: نماز نہ ہو گی۔(بدائع ج ۱ ص ۱۲۹)

سوال: کسی نے اپنے امام کی نماز کی نیت نہ کی بلکہ امام کی اقتدا اور نماز ظہر کی نیت کی جبکہ وہ جمعہ کی نماز تھی تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: نہیں ہوئی، اسلئے کہ اس نے نماز امام کے سوا کی نیت کر لی اور امام ومقتدی کے فرضوں کا متغایر ہونا صحت اقتدا کا مانع ہے۔ (بدائع ج ا ص ۱۲۸) میں ہے "فان لم ینوی صلوٰۃ الامام ولکن نوی الظهر والاقتداء فاذا هی جمعة فصلاته فاسدة لانه نوی غیر صلاة الامام وتغایر الفرضین یمنع صحة الاقتداء"۔

سوال: اگر کسی نے اللہ اکبر کہنے کے بعد نماز کی نیت کی تو نیت ہوئی کہ نہیں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: نیت منعقد نہ ہوئی، لہذا نماز بھی نہ ہوئی (بدائع ج ا ص ۱۲۹)

سوال: لفظ اللہ کہنے کے بعد نماز کی نیت کی اس کے بعد اکبر کہا تو نیت ہوئی یا نہیں؟

جواب: نہیں ہوئی (بدائع ج ا ص ۱۲۹) ولو نوی بعد قوله الله قبل قوله اکبر لا یجوز

سوال: کسی نے پنج وقتہ نمازوں میں سے کسی نماز کی نیت کی مگر رکعات کی تعداد کی نیت نہ کی مثلاً ظہر کی چار رکعت فرض شروع کرتے وقت چار رکعت کی نیت نہ کی صرف فرض ظہر کی نیت کی تو کیا حکم ہے؟

جواب: تعداد رکعات کی نیت شرط نہیں لہذا نیت صحیح ہوئی اور نماز بھی ہوگئی (عالمگیری ۱/۶۶)

سوال: کسی نے ظہر کی فرض نماز پڑھتے وقت پانچ رکعت کی نیت کر لی تو نماز ہوگیا یا نہیں؟

جواب: اگر چوتھی رکعت پر قعدہ کر لیا تو نماز ہوگئی اور پانچویں رکعت کی نیت لغو بیکار ہوگئی کہ رکعات کی تعداد کی نیت شرط نہیں۔ (عالمگیری ۱/۶۶ بیروت)

سوال: فرض نماز کی نیت کرتے وقت وقت کی تعیین کرنا کیا ہے؟

جواب: وقت کی تعیین ضروری ہے مثلاً یوں کہ آج کی ظہر یا آج کی عصر یا فرض وقت کی نیت کرے۔ (عالمگیری ۱/۶۶)

سوال: اگر نیت کرتے وقت دل جمع نہ ہو سکے تو صرف زبان سے نیت درست ہوگی یا نہیں؟

جواب: درست ہوگی۔ (عالمگیری ۱/۶۳)

نیت کے طریقے

سوال: نماز فجر کی دو رکعت سنت مؤکدہ کی نیت کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز فجر کی سنت مؤکدہ پڑھنے کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ سُنَّۃَ صَلاَۃِ الْفَجْرِ اَدَاءً "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: فجر کی دو رکعت فرض کی نیت کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز فجر کے فرض پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے (مقتدی ہو تو اتنا اور کہے) پیچھے اس امام کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ فَرْضَ صَلاَۃِ الْفَجْرِ اَدَاءً مُقْتَدِیًا بِالْاِمَامِ الْحَاضِرِ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: ظہر کی چار رکعت سنت مؤکدہ کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت ظہر کی سنت مؤکدہ قبل فرض پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ سُنَّۃَ صَلاۃِ الظُّھْرِ الْقَبْلِیَّۃِ اَدَاءً "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: ظہر کی چار رکعت فرض کی نیت کیا ہے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت فرض ظہر پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ فَرْضَ صَلاۃِ الظُّھْرِ اَدَاءً مُقْتَدِیًا بِالْاِمَامِ الْحَاضِرِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: ظہر کی دو رکعت سنت مؤکدہ کی نیت کیا ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت مؤکدہ بعد ظہر پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ سُنَّۃَ صَلَاۃِ الظُّھْرِ الْبَعْدِیَّۃِ اَدَاءً "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: عصر کی چار رکعت سنت غیر مؤکدہ کی نیت کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: نیت کی میں نے عصر کی چار رکعت سنت غیر مؤکدہ پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ سُنَّۃَ صَلَاۃِ الْعَصْرِ اَدَاءً "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: چار رکعت فرض عصر کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت فرض وقت عصر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ فَرْضَ صَلَاۃِ الْعَصْرِ اَدَاءً مُقْتَدِیًا بِالْاِمَامِ الْحَاضِرِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: مغرب کی تین رکعت فرض کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نیت کی میں نے مغرب کی تین رکعت فرض کی واسطے اللہ تعالیٰ کے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی ثَلَاثَ رَکَعَاتٍ فَرْضَ صَلَاۃِ الْمَغْرِبِ اَدَاءً مُقْتَدِیًا بِالْاِمَامِ الْحَاضِرِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: دو رکعت سنت مؤکدہ کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نیت کی میں نے مغرب کی دو رکعت سنت مؤکدہ کی وقت مغرب واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ سُنَّۃَ صَلَاۃِ الْمَغْرِبِ اَدَاءً اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: دو رکعت نفل کی نیت کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل وقت مغرب کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ

شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"
نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ سُنَّۃَ صَلاۃِ النَّافِلَۃِ اَدَاءً اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: عشا کی چار رکعت سنت غیر مؤکدہ کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟
جواب: نیت کی میں نے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ کی وقت عشا کا واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"
نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ سُنَّۃَ صَلاۃِ الْعَشَا اَدَاءً اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: عشا کی چار رکعت فرض کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟
جواب: نیت کی میں نے عشا کی چار رکعت نماز فرض پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"
نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ فَرْضَ صَلاۃِ الْعِشَاءِ اَدَاءً مُقْتَدِیًا بِالْاِمَامِ الْحَاضِرِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: عشا کی دو رکعت سنت مؤکدہ کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟
جواب: نیت کی میں نے عشا کی دو رکعت سنت مؤکدہ پڑھنے کی بعد فرض واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"
نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ سُنَّۃَ صَلاۃِ الْعِشَاءِ اَدَاءً اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: تین رکعت وتر کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟
جواب: نیت کی میں نے تین رکعت وتر واجب اللیل پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے (رمضان شریف میں با جماعت پڑھتے وقت مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"
نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی ثَلَاثَ رَکَعَاتٍ وَاجِبِ صَلَاۃِ الْوِتْرِ اَدَاءً اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: دو رکعت نفل کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟
جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نفل بعد فرض عشاء کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ رَکْعَتَیْنِ صَلاۃَ النَّافِلَۃِ اَدَاءً اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: قبل جمعہ چار رکعت سنت مؤکدہ کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نیت کی میں نے جمعہ کی چار رکعت سنت مؤکدہ قبل فرض پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ سُنَّۃَ صَلاۃِ الْجُمُعَۃِ الْقَبْلِیَّۃِ اَدَاءً "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: جمعہ کی دو رکعت فرض کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت فرض جمعہ پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے (مقتدی یہ بھی کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اَللّٰہُ اَکْبَرُ (رضویہ ۱۰/۲۶۵ نصف آخر)

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ رَکْعَتَیْنِ فَرْضَ صَلاۃِ الْجُمُعَۃِ اَدَاءً مُقْتَدِیًا بِالْاِمَامِ الْحَاضِرِ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: بعد جمعہ چار رکعت سنت کی نیت کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت سنت مؤکدہ بعد جمعہ پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ سُنَّۃَ صَلاۃِ الْجُمُعَۃِ الْبَعْدِیَّۃِ الْمُؤَکَّدَۃِ اَدَاءً "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: دو رکعت سنت غیر مؤکدہ کی نیت کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت سنت غیر مؤکدہ بعد جمعہ پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ رَکْعَتَیْنِ سُنَّۃَ صَلاۃِ الْوَقْتِ اَدَاءً اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

سوال: نماز عید الفطر کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز عید الفطر واجب چھ زائد تکبیروں کے ساتھ پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی

طرف "اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَيْنِ وَاجِبَ صَلَاةِ عِيْدِ الْفِطْرِ اَدَاءً مُقْتَدِيًا بِالْاِمَامِ الْحَاضِرِ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

سوال: نمازِ عیدالاضحیٰ کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نمازِ عیدالاضحیٰ واجب چھ زائد تکبیروں کے ساتھ پڑھنے کی (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَيْنِ وَاجِبَ صَلَاةِ عِيْدِ الْاَضْحٰى اَدَاءً مُقْتَدِيًا بِالْاِمَامِ الْحَاضِرِ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

سوال: نمازِ جنازہ کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نیت کی میں نے نمازِ جنازہ کی مع چار تکبیروں کے حمد اللہ تعالیٰ کے لئے درود سرورِ عالم ﷺ کے لئے دعا اس میت کیلئے واسطے اللہ تعالیٰ کے (مقتدی یہ بھی کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى صَلَاةَ الْجَنَازَةِ ثَنَاءً لِلّٰهِ تَعَالٰى وَصَلَاةً عَلَى النَّبِيِّ وَ دُعَاءً لِهٰذَا الْمَيِّتِ (اَوِ الْمَيِّتَةِ اَوِ الصَّبِيِّ اَوِ الصَّبِيَّةِ) اَدَاءً مُقْتَدِيًا بِالْاِمَامِ الْحَاضِرِ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

نوٹ: فجر و ظہر و عصر و عشا و جمعہ وغیرہ کی با جماعت نمازوں کی نیت کے مذکورہ بالا عربی جملے صرف مقتدی کے لئے ہیں امام و منفرد مذکورہ نمازوں کی عربی میں نیت کرتے وقت مُقْتَدِيًا بِالْاِمَامِ الْحَاضِرِ نہ کہیں۔

سوال: نمازِ تراویح کی نیت کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نمازِ تراویح پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اللہ اکبر" (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے)

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ التَّرَاوِيْحِ اَدَاءً "اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

سوال: نمازتسبیح کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نفل صلاۃ التسبیح پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ رَکْعَتَیْنِ سُنَّۃَ صَلَاۃِ التَّسْبِیْحِ اَدَاءً "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: نمازتہجد کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز تہجد پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ رَکْعَتَیْنِ صَلاۃَ التَّھَجُّدِ اَدَاءً "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: نمازاشراق کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز اشراق پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ رَکْعَتَیْنِ صَلاۃَ الْاِشْرَاقِ اَدَاءً "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: نمازچاشت کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز چاشت پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ رَکْعَتَیْنِ صَلاۃَ الضُّحیٰ اَدَاءً "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: نمازاوابین کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز اوابین پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اللّٰہ اکبر"

نویتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تعالیٰ رَکْعَتَیْنِ صَلاۃَ الْاَوَّابِیْنِ اَدَاءً "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

سوال: نمازتحیۃ المسجد کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اللّٰہ اکبر"

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّىَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَيْنِ صَلاةَ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ اَدَاءً "اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

سوال: نماز تحیۃ الوضو کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّىَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَيْنِ صَلاةَ تَحِيَّةِ الْوُضُوْءِ اَدَاءً "اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

سوال: نماز استسقا کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز استسقا سنت پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّىَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ صَلاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ اَدَاءً "اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

استقبال قبلہ کے مسائل

سوال: استقبال قبلہ کا کیا معنی ہے؟

جواب: اس کا معنی ہے قبلہ کی طرف رخ کرنا۔

سوال: استقبال قبلہ نماز کے لئے کیا ہے؟

جواب: شرط ہے۔

سوال: کیا نماز میں قبلہ کی نیت بھی شرط ہے؟

جواب: نیت قبلہ شرط نہیں (مراقی ص ۴۹)

سوال: نماز کا قبلہ ہے کیا؟

جواب: کعبہ (بہار ۳ ص ۴۷)

سوال: کیا اس کے سوا بھی کوئی قبلہ ہے یا تھا؟

جواب: ہاں اس سے پہلے مسلمانوں کا قبلۂ نماز تقریباً سترہ ماہ تک بیت المقدس تھا پھر کعبہ ہوا۔ (خزائن العرفان حاشیۂ کنز الایمان ۳۴)

سوال: بیت المقدس سے بدل کر کس مسجد اور کس نماز میں کعبہ قبلہ ہوا؟

جواب: نماز ظہر مسجد بنی سلمہ (مسجد قبلتین) میں بیت المقدس سے بدل کر کعبہ قبلہ ہوا۔ (نزھۃ القاری ج ۲ ص ۳۹۳)

سوال: قصداً غیر قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: غیر قبلہ قصداً رخ کر کے نماز پڑھنا کفر ہے۔ (جوہرہ ج ۱ ص ۴۷)

سوال: کس نیت سے کعبہ (قبلہ) کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا کفر ہے؟

جواب: عبادت کعبہ کی نیت سے اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا کفر ہے (بہار ۳/۴۸)

سوال: اگر استقبال قبلہ میں عمارت کعبہ کی نیت کی تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نہیں ہوگی ہاں اگر اس سے جہت کعبہ مراد ہے تو ہو جائے گی (مراقی ص ۴۹)

سوال: محراب قبلہ ہی رخ ہوتا ہے اگر استقبال کے وقت بجائے جہت کعبہ کی نیت کے محراب کی نیت کی تو؟

جواب: نماز نہ ہوگی (مراقی ص ۴۹)

سوال: حالت نماز میں قبلہ سے منہ پھیرنا کیسا ہے؟

جواب: بلا عذر ایک سیکنڈ کیلئے بھی قبلہ سے منہ پھیرنا مکروہ ہے (سامان ۱۴۱، منیۃ المصلی)

سوال: نماز میں قبلہ سے بے گردن پھیرے کن انکھیوں سے ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے، اور اس طرح دیکھا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: بے حاجت ہو تو خلاف اولیٰ ہے لہٰذا نماز ہو جائے گی۔ (رضویہ ۱/۱۷۱)

سوال: نمازی نے قصداً قبلہ کی طرف سے کسی اور طرف سینہ پھیر دیا یا پھر گیا تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: قصداً قبلہ کے علاوہ کسی اور سمت سینہ پھیر دیا تو نماز فاسد ہوگئی اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف پھر الیا۔ اور بلا قصد و ارادہ غیر قبلہ کی طرف سینہ پھر گیا اور فوراً قبلہ کی طرف کر لیا تو نماز ہو جائے گی (منیۃ المصلی و بحر) بہار ۳/۵۲

سوال: اگر کوئی شخص ایسی جگہ ہے کہ اسے معلوم نہیں ہو رہا ہے کہ قبلہ کدھر ہے اور کوئی بتانے

والا بھی نہیں ہے اور نہ مسجدیں اور محرابیں ہیں تو کیسے نماز پڑھے؟

جواب: وہ اپنے دل میں سوچے اور جدھر قبلہ ہونے پر دل جم جائے اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ (منیۃ المصلی، بہار ۳/۵۰)

سوال: ایک شخص کسی اجنبی جگہ پہنچا اور وہاں کے کسی باشندے سے قبلہ کا رخ معلوم نہیں کیا خود سوچ سمجھ کر نماز پڑھ لی تو اس کی نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو جائے گی البتہ جب ظاہر ہو جائے کہ جس طرف اس نے نماز پڑھی وہ قبلہ کی جہت نہیں ہے تو نماز نہ ہو گی۔ (جوہرہ ج ۱ ص ۸۴) یہ حکم اس وقت ہے کہ جب کوئی جاننے والا موجود ہو اور پوچھنے پر بتادے ورنہ ہو جائے گی۔

سوال: اگر جہت قبلہ کے بارے میں شک ہو گیا اور بلا تحری کسی طرف نماز شروع کر دی تو؟

جواب: نماز فاسد ہو گی مگر جب معلوم ہو جائے کہ قبلہ کی طرف نماز پڑھی ہے تو فاسد نہ ہو گی پھر اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد علم ہو تو دہرانے کی بھی حاجت نہیں اور اگر نماز کے درمیان ہی یہ یقین ہو جائے کہ جس رخ پر نماز پڑھ رہا ہے قبلہ ادھر ہی ہے تو از سرنو دوبارہ پڑھے، بنا بھی کافی نہیں (جوہرہ ج ۱ ص ۸۴)

سوال: اگر جہت قبلہ میں شک ہوا اور تحری کر کے یعنی جس طرف دل جما اس طرف رخ کر کے نماز پڑھ لی تو نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: بالاتفاق نماز ہو گئی اگرچہ استقبال میں خطا ظاہر ہو جائے۔ (جوہرہ ج ۱ ص ۸۴)

سوال: اگر کسی شخص پر ایک جگہ قبلہ مشتبہ ہو گیا اور کوئی شخص موجود ہے تو وہ شخص تحری کے ذریعہ نماز پڑھے یا اس سے پوچھے؟

جواب: اگر وہ شخص وہاں کا باشندہ ہے اور مقبول الشہادۃ بھی تو تحری نہ کرے بلکہ اس سے قبلہ کا رخ پوچھنا واجب ہے جس طرف وہ بتائے اسی طرف نماز پڑھے اگرچہ اپنے دل کی رائے اس کے خلاف ہو (جوہرہ ج ۱ ص ۸۴)

سوال: ایک شخص تحری کے ذریعہ یعنی جس طرف دل جما ادھر منہ کر کے نماز پڑھنے لگا پھر درمیان میں یہ رائے بدل گئی کہ قبلہ دوسری طرف ہے یا اپنی غلطی کا اسے علم ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: اس پر فرض ہے کہ فوراً ادھر ہی گھوم جائے اور پہلے جتنی رکعتیں پڑھ چکا ہے اس میں کوئی خرابی نہیں آئے گی اس طرح نماز میں اگر اس کو چاروں طرف گھومنا پڑ جائے پھر بھی نماز ہو جائے گی ہاں اگر رائے بدلتے ہی یا اپنی غلطی ظاہر ہوتے ہی دوسری طرف نہیں گھوما اور تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر دیر لگا دی تو اس کی نماز نہ ہوگی (ردالمختار ۱/۲۹۱ بہار ۳/۵۱)

سوال: نمازی جنگل میں ہے سمت قبلہ معلوم نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: جس طرف دل جمے ادھر رخ کر کے نماز پڑھ لے نماز ہو جائے گی (رضویہ ۱/۶۶۱)

سوال: جس طرف دل جما اس طرف نماز نہ پڑھی تو؟

جواب: نماز باطل ہوئی۔ (رضویہ ج ۱ ص ۶۶۱)

سوال: ایک شخص نے تحری کر کے نماز پڑھنا شروع کر دیا کچھ دیر بعد نماز میں اسے اپنی غلطی کا علم ہوا تو قبلہ کی جانب پھر گیا دوسرا شخص جو اس کے پہلے حال سے واقف تھا۔ آیا اور اس کی اقتدا میں نماز شروع کر دی تو دونوں کی نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: پہلے شخص کی ہوگئی دوسرا جو اس کے پیچھے پڑھ رہا ہے اس کی نماز فاسد ہوئی۔ (خانیہ ۱/۶۸)

سوال: وہ کون شخص ہے کہ جس طرف رخ کر کے نماز پڑھے ہو جائے گی؟

جواب: ایسا مریض آدمی کہ خود سے قبلہ کی طرف رخ نہ کر سکے نہ کوئی آدمی موجود ہو جو اسے قبلہ کی طرف کر دے تو اس کی نماز بہر سمت ہو جائے گی۔ بہار ۳/۴۹ غیاثیہ ۲۳ میں ہے،

"لو ان مريضاً صاحب فراش لا يمكن ان يتحول وليس في حضرته من يوجهه تجزيه صلوته المفروضة حيث توجه"

سوال: تندرست آدمی جس طرف رخ کر کے نماز پڑھے ہو جائے گی اس کی صورت کیا ہے؟

جواب: جو تندرست آدمی دشمن وغیرہ سے چھپا ہوا ہے اور جانتا ہے کہ اگر حرکت کرے گا یا روبقبلہ ہوگا تو دشمن جان جائے گا تو ہر طرف نماز صحیح ہے، غیاثیہ ص ۲۳ میں ہے۔

وكذا الصحيح اذا كان مختفيامن العدو اوغيره ويخاف لو تحرك و استقبلها ان يشعر به العدو وجاز له ان يصلى

قاعدا او قائما او مضطجعا بایماء حیث ما کان وجهه۔

ایسے ہی جس کے پاس اپنا یا امانت کا مال ہے اس کی چوری ہو جانے کا صحیح اندیشہ ہو یا کشتی کے تختہ پر بہتا جا رہا ہے اور صحیح اندیشہ ہے کہ استقبال کرے تو ڈوب جائے گا یا شریر جانور پر سوار ہے کہ اترنے نہیں دیتا یا اتر تو جائے گا مگر بے مددگار کے سوار نہ ہونے دے گا یا ایسا بوڑھا ہے کہ پھر خود سوار نہ ہو سکے گا۔ اور کوئی سوار کرنے والا بھی نہیں تو ان سب صورتوں میں جس طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے ہو جائے گی۔ دہرانا بھی نہیں پڑے گا (بہار ۳/۴۹)

سوال: اگر کوئی شخص قید میں ہے اور حکامِ جیل قبلہ کی طرف منہ نہیں کرنے دیتے تو اس کے حق میں استقبال قبلہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کیلئے حکم یہ ہے کہ جیسے بھی ہو سکے نماز پڑھ لے اور جب وقت کے اندر یا بعد میں موقع ملے دوبارہ پڑھے (مسائل نماز ص ۷۹)

سوال: اگر کوئی شخص بہت اونچے پہاڑ کی چوٹی پر ہو تو کعبہ نیچے پڑے گا یا گہرے کنویں کے تہہ میں ہو تو کعبہ اوپر ہو گا اس کے حق میں استقبال قبلہ کیسے ہو گا؟

جواب: قبلہ کعبہ کی عمارت کا نام نہیں بلکہ اس عمارت کی ساتویں زمین سے عرش تک قبلہ ہی ہے تو چاہے بلندی پر ہو یا گہرائی میں کعبہ کی طرف رخ کرے استقبال قبلہ ہو جائے گا۔

(سامان آخرت ص ۱۴۱، بحوالہ ردالمحتار)

سوال: اندھے نے غیر قبلہ کی طرف ایک رکعت نماز پڑھی ایک شخص نے اسے قبلہ کی طرف پھیر دیا پھر اسی کی اقتدا کر لی تو دونوں کی نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: اندھے کے نماز شروع کرتے وقت اگر کوئی ایسا آدمی تھا جس سے قبلہ پوچھ لے مگر نہ پوچھا تو دونوں کی نماز فاسد ہو گی اور اگر کوئی ایسا موجود نہ تھا جس سے اندھا قبلہ پوچھ سکے تو اس امام کی نماز ہو جائے گی اور مقتدی کی فاسد ہو گی۔ (خانیہ ج ۱ ص ۶۸)

سوال: نابینا کو نماز شروع کرتے وقت کوئی ایسا شخص نہ ملا جس سے قبلہ کے بارے میں پوچھ سکے تو غلطی سے غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ ڈالی یا کوئی شخص موجود تھا مگر پوچھا نہیں تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: پہلی صورت میں نماز ہو جائے گی، اور دوسری صورت میں نہ ہوگی کیونکہ قبلہ معلوم کرنا ضروری تھا۔ (جوہرہ ج ۱ ص ۸۴)

سوال: استقبال قبلہ میں بیت اللہ شریف سے قریب اور دور رہنے والے لوگوں کے درمیان حکم میں کچھ فرق ہے یا یکساں ہے؟

جواب: استقبال قبلہ عام ہے کہ بعینہ کعبہ معظمہ کی طرف منہ ہو جیسے مکہ مکرمہ والوں کے لئے یا اس جہت کو منہ ہو جیسے اوروں کے لئے یعنی تحقیق یہ ہے کہ جو عین کعبہ کی سمت خاص تحقیق کر سکتا ہے اگر چہ کعبہ آڑ میں ہو جیسے مکہ معظمہ کے مکانوں میں جب کہ مثلاً چھت پر چڑھ کر کعبہ کو دیکھ سکتے ہیں تو عین کعبہ کی طرف منہ کرنا فرض ہے جہت کافی نہیں، اور جسے یہ تحقیق ناممکن ہو اگر چہ خاص مکہ معظمہ میں ہو اس کے لئے جہت کعبہ کو منہ کرنا کافی ہے۔ (بہار ۳/۴۸)

سوال: کیا ہوائی جہاز یا پانی کے جہاز پر سفر کرنے والے پر بھی استقبال قبلہ ضروری ہے؟

جواب: ہاں۔ (نزھۃ القاری ج ۲ ص ۲۷۵)

سوال: ہوائی جہاز، پانی کے جہاز چلتی کشتی میں کوئی شخص بیٹھا ہے کشتی یا ہوائی جہاز ہر طرف گھومتا رہتا ہے وہ شخص نماز میں استقبال قبلہ کیسے کرے؟

جواب: وہ تکبیر تحریمہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز شروع کر دے پھر جیسے جیسے کشتی گھومتی جائے یا ہوائی جہاز، پانی کا جہاز گھومتا جائے خود بھی قبلہ کی طرف رخ پھیرتا جائے چاہے فرض نماز ہو یا نفل (غنیۃ، سامان ص ۱۴۱، نزھۃ القاری ج ۲ ص ۲۷۵)

سوال: وہ کون سی نماز ہے جس کے لئے استقبال قبلہ شرط نہیں؟

جواب: نفل، یہی وجہ ہے کہ مسافر نے جان بوجھ کر سواری پر قبلہ کی طرف نماز نفل نہیں پڑھی بلکہ جس رخ کو سواری جا رہی تھی اسی رخ کو پڑھی تو نماز ہوگئی (ہدایہ ج ۱ ص ۱۳۰)

سوال: وہ کون سی صورتیں ہیں جن میں قبلہ رو ہونا ضروری نہیں، بلکہ جس طرف ہو سکے رخ کر کے نماز پڑھ لے ہو جائے گی؟

جواب: اسکی متعدد صورتیں ہیں،

(۱) آدمی ایسا بیمار ہے کہ خود قبلہ رو نہیں ہو سکتا۔ (بہار ج ۳ ص ۴۹)

(۲) مال چوری ہونے کا اندیشہ ہے یعنی اگر قبلہ رو ہوگا تو چور کے ساری دولت چوری کرلینے کا اندیشہ ہے تو جس طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے نماز ہو جائیگی (بہار ج ۳ ص ۴۹)

(۳) کوئی شخص کشتی کے اندر ایک تختہ پر ہے اور اندیشہ ہے کہ اگر قبلہ رو ہوگا تو ڈوب جائے گا تو جس طرف رخ کر کے نماز پڑھے نماز ہو جائے گی۔ (بہار ج ۳ ص ۴۹)

(۴) کوئی آدمی کیچڑ، گارا میں ہے، کوئی خشک جگہ نہیں اور قبلہ کی طرف رخ کرنے پر قادر نہیں۔ تو اسے بھی اجازت ہے کہ جس طرف رخ کر کے نماز پڑھے نماز ہو جائے گی۔

(۵) جانور پر سوار ہے مگر جانور سرکش ہے اتر پڑا تو بلا مددگار کے سوار نہیں ہو سکتا اور استقبال قبلہ ممکن نہیں۔ (بہار ج ۳ ص ۴۹)

(۶) سوار ایسا بوڑھا ہے کہ جانور اگر چہ سرکش نہیں مگر بلا معین و مددگار کے اترنے کے بعد سوار نہیں ہو سکتا اور کوئی مددگار بھی نہیں اور استقبال قبلہ پر قدرت نہیں تو ان ساری صورتوں میں جس طرف ہو سکے رخ کر کے نماز پڑھ لے نماز ہو جائے گی، اعادہ کی بھی حاجت نہیں۔

(بہار ۳/۴۹)

تکبیر تحریمہ کے مسائل

سوال: تحریمہ سے مراد کیا ہے؟

جواب: تحریمہ سے مراد ذکر خالص ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا ایسے لفظ سے ذکر کرنا جو اسی کے لئے مخصوص ہے مثلاً ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَعْظَمُ وغیرہ۔ (شامی ج ۱ ص ۳۲۶)

سوال: تحریمہ کو تحریمہ کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: تحریمہ کا لغوی معنی ہے حرام کرنا اور چونکہ تحریمہ کہنے کے بعد وہ ساری چیزیں صحت نماز کیلئے نمازی پر حرام کر دی جاتی ہیں جو اس سے قبل حلال تھیں اس لئے اس کو تحریمہ کہا جاتا ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۳۲۶)

سوال: تحریمہ فرض ہے یا واجب و سنت؟

جواب: شرط ہے، البتہ نماز جنازہ میں رکن ہے (درمختار ج ۱ ص ۳۲۶، رشیدیہ پاکستان)

سوال: تکبیر تحریمہ کی شرطیں کیا ہیں؟

جواب: اس کی شرطیں بہت سی ہیں،

(۱) یہ کہ سنت فجر اور فرض واجب تمام نمازوں کی تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہی جائے بشرطیکہ قدرت ہو ہاں نوافل و سنن میں کھڑے ہو کر کہنا ضروری نہیں۔

(۲) جس نماز کا تحریمہ ہے اس نماز کا وقت آ گیا ہو۔

(۳) یہ اعتقاد بھی ہو کہ وقت ہو گیا۔

(۴) ستر عورت۔

(۵) طہارت۔

(۶) فرض ہو تو فرض کا یقین۔

(۷) واجب ہو تو واجب کا یقین۔

(۸) ایسے ذکر سے تکبیر کہنا جو خدا کے لئے مخصوص ہو مثلاً اللّٰہُ اَکْبَرْ کہا جائے۔

(۹) تکبیر کہنے والے کی اپنی حاجت کا شائبہ نہ ہو مثلاً اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وغیرہ سے تحریمہ نہ کہے ورنہ تکبیر تحریمہ نہ ہوگی۔

(۱۰) مقتدی ہو تو امام کی اقتدا کی نیت۔

(۱۱) تکبیر تحریمہ کا زبان سے اتنی آواز سے بولنا کہ خود سن سکے۔

(۱۲) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے تکبیر تحریمہ نہ کہی گئی ہو کہ اس سے بھی تحریمہ

(۱۳) قدرت ہونے پر عربی میں تکبیر تحریمہ کہنا۔

(۱۴) ''اَللّٰہُ اَکْبَرْ'' میں لفظ اللّٰہ کے لام دوم کو مد کے ساتھ پڑھنا۔

(۱۵) لفظ اَکْبَرْ کے باء کو مد کے ساتھ نہ پڑھنا۔

(۱۶) لفظ اللّٰہ کے ہمزہ اور اَکْبَر کے ہمزہ کو مد کے ساتھ نہ پڑھنا۔

(۱۷) نیت اور تحریمہ کے درمیان کوئی منافی نماز (نماز کے خلاف) فعل یا مبائن (نماز سے جدا غیر متعلق) کلام کا نہ ہونا۔

(۱۸) ''اللہ اکبر'' کے لفظ اللہ کا پہلے اور لفظ اکبر کا اس کے بعد میں ہونا۔
(درمختار مع شامی ج اص ۳۲۳ تا ص ۳۲۴، رشیدیہ پاکستان)

سوال: وہ کون سی نماز ہے جس میں تکبیر تحریمہ شرط کے بجائے رکن ہے؟

جواب: نماز جنازہ میں تکبیر تحریمہ شرط نہیں رکن ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۵۹)

سوال: اگر کوئی نجاست لئے ہوئے تکبیر تحریمہ کہے اور اللہ اکبر ختم کہنے سے پہلے نجاست پھینک دے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: ہاں ہو جائے گی (بہار ج ۳ ص ۵۹) کیونکہ تکبیر تحریمہ شرط ہے رکن نہیں اور شرط مشروط میں داخل نہیں اور رکن داخل ہوتا ہے

سوال: اگر تکبیر تحریمہ کہتے وقت ستر کھلا ہوا تھا یا قبلہ سے منحرف تھا یا سورج نصف النہار پر تھا پھر بھی تکبیر تحریمہ درست ہوئی یہ کیسے؟

جواب: جبکہ تکبیر سے فارغ ہونے سے پہلے عمل قلیل کے ذریعہ ستر چھپا لیا ہو یا قبلہ کو منہ کر لیا یا نصف النہار سے سورج ڈھل گیا تو تکبیر تحریمہ درست ہوئی اور نماز بھی ہو گئی۔
(بہار ۳/۵۹)

سوال: کوئی شخص دریا میں گر پڑا اور اعضائے وضو پر پانی بہنے سے پہلے تکبیر تحریمہ شروع کر دی لیکن تکبیر ختم ہونے سے پہلے پہلے اعضاء وضو دھل گئے تو تکبیر تحریمہ ہو گی یا نہیں؟

جواب: تکبیر تحریمہ ہو جائے گی۔ (بہار ج ۳ ص ۵۹)

سوال: تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا ضروری ہے کہ بیٹھ کر بھی کہا جا سکتا ہے؟

جواب: تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا فرض ہے، بلا عذر بیٹھ کر تحریمہ کہنے سے تحریمہ نہ ہو گا اور نماز شروع نہ ہو گی۔ (درمختار ج اص ۳۲۶ مفہوم)

سوال: فرض نماز کا تحریمہ کہا اور نماز پوری کی پھر اسی سے سنت و نفل پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں پڑھ سکتا ہے، جب کہ قصداً نہ ہو، ورنہ مکروہ۔ (بہار ۳/۶۰)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ فرض کی تحریمہ سے سنت یا نفل بھی پڑھ لی جائے؟

جواب: اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً عشاء یا ظہر کی چار فرض رکعتیں پوری کر کے بغیر سلام

پھیرے ہوئے سنتوں کے لئے کھڑا ہو جائے اور نماز سنت پوری کر کے سلام پھیرے لیکن ایسا قصداً کرنا مکروہ ہے۔ اگر قصداً نہیں تو حرج نہیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً ظہر کی چار رکعت پڑھ کر قعدہ اخیرہ کر چکا اب خیال ہوا کہ دو ہی پڑھیں اٹھ کھڑا ہوا اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا اب معلوم ہوا کہ چار ہو چکی تھیں تو یہ رکعت نفل ہوئی اب ایک رکعت اور پڑھ لے، کہ دو رکعتیں ہو جائیں تو فرض کے تحریمہ سے یہ رکعت قصداً نہ پڑھی اس میں کوئی حرج نہیں۔ (بہار ۳/۶۰)

سوال: کوئی شخص اس وقت پہنچا جب امام رکوع میں تھا تو اس نے جھکے جھکے تحریمہ کہی تو تحریمہ صحیح ہوئی یا نہیں؟

جواب: صحت تحریمہ کے لئے قیام شرط ہے اور اس صورت کے اندر قیام میں تحریمہ نہیں پایا گیا لہٰذا تحریمہ صحیح نہ ہوئی اور اس سے نماز بھی نہ ہوئی۔ (مفہوماً شامی ج ۱ ص ۳۳۴)

سوال: وہ کون سا شخص ہے جس کے لئے نماز کی خاطر تکبیر تحریمہ کہنا شرط نہیں؟

جواب: گونگا۔ (بدائع ج ۱ ص ۱۳۰)

سوال: وہ کون کون سے الفاظ ہیں جن سے مذہب حنفی میں تکبیر تحریمہ کہنا درست ہے؟

جواب: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ الْاَکْبَرُ، اَللّٰہُ الْکَبِیْرُ، اَللّٰہُ اَجَلُّ، اَللّٰہُ اَعْظَمُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایسے ہی ہر ایسے اسم جو صفت کے ساتھ مذکور ہوں مثلاً اَلرَّحْمٰنُ اَعْظَمُ، اَلرَّحِیْمُ اَجَلُّ وغیرہ۔ (بدائع ج ۱ ص ۱۳۰) مگر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کے سوا دوسرے الفاظ کا کہنا مکروہ تحریمی ہے۔

سوال: کن الفاظ سے تکبیر تحریمہ نہیں ہو سکتی؟

جواب: جن الفاظ سے کوئی حاجت و ضرورت مطلوب ہو ان سے تکبیر تحریمہ نہیں ہو سکتی۔ مثلاً اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ (جوہرہ ۱/۵۵)

سوال: نماز شروع کرتے وقت تکبیر تحریمہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کے بجائے اَللّٰہُ اَکْبَارُ یا آللّٰہُ اَکْبَرُ کہا تو نماز شروع ہوئی یا نہیں؟

جواب: نہیں ہوئی، اس لئے کہ یہ نماز اللہ کے نام سے شروع نہ ہوئی بلکہ شیطان کے نام

سے ہوئی کیوں کہ' اکبار' شیطان کا ایک نام ہے۔ (صغیری ص ۱۱۱)

سوال: اقامت کے بعد کب تکبیر تحریمہ میں تاخیر کی جاسکتی ہے؟

جواب: اگر اقامت کے بعد بھی صفیں درست نہ ہوں تو جب تک صفیں درست نہ ہو جائیں تکبیر تحریمہ میں تاخیر کی جاسکتی ہے۔ (نزہۃ القاری ج ۳ ص ۱۸۹)

سوال: نماز کی شروعات تکبیر سے ہونا کیا ہے نیز تکبیر کے الفاظ خاص ہیں یا عام؟

جواب: نماز کی ابتدا تکبیر سے ہونا ضروری ہے۔ تکبیر کے الفاظ خاص نہیں، جو صیغہ بھی اللہ کی عظمت وجلالت و کبریائی پر دلالت کرے اس سے تکبیر تحریمہ کہی جاسکتی ہے (نزہۃ ۳/۲۲۳)

فرائض نماز اور مسائل

سوال: نماز میں کتنی باتیں فرض ہیں اور وہ کون کون ہیں؟

جواب: سات چیزیں فرض ہیں (۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قراءت (۴) رکوع (۵) سجدہ (۶) قعدہ اخیرہ (۷) خروج بصنعہ۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۶۶)

سوال: اگر کسی نے قصداً یا سہواً مذکورہ فرائض سے کوئی فرض چھوڑ دیا تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نہیں ہوگی۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۴۹)

سوال: داخلِ نماز کے فرائض کی فرضیت ہر نماز میں یکساں ہے یا صرف فرض نماز میں ان کی فرضیت ہے؟

جواب: تکبیر تحریمہ ہر نماز میں حتی کہ نماز جنازہ میں بھی رکوع سجود قراءت اور قعود (باستثناء نماز جنازہ) ہر نماز میں اگر چہ نفلی نماز ہو قیام ہر فرض و واجب وسنت فجر میں یہ سب بشرط استطاعت فرض ہیں اور جو ان فرائض کی ادائیگی پر قادر نہیں اس پر مذکورہ فرائض فرض نہیں یہی وجہ ہے کہ گونگا تکبیر تحریمہ قراءت کا اور اشارہ کرنے والا مریض رکوع وسجود کا مکلف نہیں یوں ہی جو حد رکوع تک کبڑا ہو وہ سر کے اشارے سے رکوع کا مکلف ہے (رضویہ م ۵/۳۲۶)

تکبیرات کے مسائل

سوال: تکبیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: نماز شروع کرنے یا ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف انتقال کیلئے جو کلمہ بولا جاتا ہے اسے تکبیر کہتے ہیں۔

سوال: تکبیر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو، (۱) تکبیر تحریمہ (۲) تکبیر انتقال۔

سوال: تکبیر تحریمہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: نماز شروع کرتے وقت جو پہلی تکبیر کہی جاتی ہے اسی کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔ (سامان آخرت ۱۴۳)

سوال: نماز میں تکبیر تحریمہ کیا ہے؟

جواب: شرط ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۶۶) واضح رہے کہ تکبیر تحریمہ حقیقتاً شرائط نماز سے ہے مگر چونکہ افعال نماز سے اس کو بہت زیادہ اتصال ہے اس لئے فرائض نماز میں بھی اس کا شمار ہوتا ہے۔

سوال: تکبیر تحریمہ سے نماز شروع ہونے کی حکمت کیا ہے؟

جواب: تاکہ سب سے پہلے نمازی سے رب کی عظمت وجلالت کا اظہار ہو جائے (نووی ۱۴۱)

سوال: وہ کون سی تکبیر ہے جس سے نماز شروع نہیں ہو سکتی؟

جواب: جو تکبیر تعظیم کے بجائے صرف تعجب کے طور پر کہی گئی اس سے نماز شروع نہیں ہو سکتی۔ (الاشباہ ص ۳۹۴ باب الفن الرابع مطبوعہ بیروت)

سوال: تکبیر انتقال کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایک رکن سے دوسرے رکن مثلاً قیام سے رکوع، رکوع سے قیام کی طرف انتقال کیلئے جو تکبیر کہی جاتی ہے وہی تکبیر انتقال ہے۔

سوال: دو رکعت والی نماز میں کل کتنی تکبیریں ہوتی ہیں؟

جواب: گیارہ ہر رکعت میں ۵ تکبیریں اور ایک تکبیر تحریمہ۔

سوال: تین رکعت والی نماز میں کل کتنی تکبیریں ہوتی ہیں؟

جواب: کل سترہ تکبیریں ہوتی ہیں، ہر رکعت میں پانچ تکبیریں اور ایک تکبیر تحریمہ اور ایک قعدۂ اولیٰ سے اٹھتے ہوئے۔

سوال: چار رکعت کی نماز میں کل کتنی تکبیریں ہوتی ہیں؟

جواب: بائیس تکبیریں۔

سوال: نماز شروع کرتے وقت تکبیر تحریمہ قصداً نہیں کہا تو نماز شروع ہوئی یا نہیں؟

جواب: نماز شروع نہیں ہوئی، کیونکہ تکبیر تحریمہ شرط ہے شرط کے چھوٹنے سے مشروط نہیں پایا جاتا ہے۔ اذا فات الشرط فات المشروط۔

سوال: نمازی نے آیت سجدہ کی تلاوت کی تو سجدہ تلاوت کیلئے کتنی تکبیریں کہے؟

جواب: دو، ایک سجدہ کیلئے جانے کے واسطے، اور ایک سجدہ سے اٹھنے کے واسطے۔

(فتاویٰ خیریہ ۲/۱۳)

سوال: کوئی شخص صرف ایک تکبیر کہہ کر شاملِ جماعت ہوا تو تکبیر تحریمہ ہوگی یا مسنونہ؟ اور نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر اس نے تکبیر تحریمہ کہی یعنی سیدھے کھڑے تکبیر کہی کہ ہاتھ پھیلائے تو زانوں تک نہ پہونچے تو نماز ہوگی اور اگر تکبیر انتقالی کہی یعنی جھکتے ہوئے تکبیر کہی تو نماز نہ ہوگی تکبیر انتقالی کہنے والے کو دو تکبیر کہنے کا حکم ہے تکبیر تحریمہ، تکبیر انتقال (رضویہ ۳/۶۵)

سوال: تکبیرات انتقال کہنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ ایک فعل سے دوسرے فعل کو جانے کی ابتدا کیساتھ "اَللّٰهُ اَكْبَرْ" کا الف شروع ہو، اور ختم ہو اسی طریقے سے مثلاً سَمِعَ اللّٰهُ کی (سین) رکوع سے سر اٹھانے کے ساتھ کہا جائے اور حَمِدَہٗ کی (ہ) سیدھا ہونے کیساتھ ختم ہو اور رکوع سے سر اٹھانے کیساتھ ربنا کی (ر) سے شروع کرے اور سیدھے ہو جانے کیساتھ حمد کی (د)

پر ختم اور سجدہ کو جانے کیساتھ اَللّٰہُ اکبر کا (الف) شروع کرے اور اللہ کے (لام) کو بڑھا ئے جب سر رکھنے کے قریب پہونچے تو اللّٰہُ کی (ہ) ادا کرے اور بالکل سر زمین پر پہونچنے کے وقت اکبر کی (ر) ختم کرے (رضویہ ج ۵ ص ۱۸۸)

سوال: اگر امام نے قعدۂ اولیٰ میں عادت سے زیادہ دیر کردی جس سے مقتدی کو گمان ہوا کہ امام کو سہو ہوا اس لئے اس نے امام کو اطلاع دینے کی غرض سے بلند آواز سے تکبیر کہہ دی تو مقتدی کی نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز نہیں ہوگی۔ کیونکہ یہ اطلاع بے موقع اور بے محل ہے ہاں جب وہ سلام پھیرنے لگتا تو اطلاع کی حاجت ہوتی اور بلا حاجت لقمہ دینا تکبیر زور سے پڑھ کر اطلاع دینا کلام سے مشابہہ قرار پاتا ہے، مفہوم۔ (رضویہ ج ۷ ص ۲۶۴/۲۵۷)

سوال: ایک شخص نماز میں تھا اتنے میں کسی نے مکان میں آنے کی اجازت چاہی تو نمازی نے محض اس غرض سے تکبیر زور سے کہی کہ آنے والا جان لے کہ یہ نماز میں ہے، تو نماز فاسد ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ اس سلسلہ میں حدیث پاک وارد ہے۔

عن علی کرم اللہ وجھہ قال کان لی ساعۃ من السحر ادخل فیھا علی رسول اللہ ﷺ فان کان قائماً یصلی سبح لی (مسند احمد بن حنبل ۱/۷۷، رضویہ ۷/۲۶۰)

سوال: اگر کوئی شخص تنہا فرض نماز کی حالت میں تکبیرات انتقالی زور سے کہے تاکہ دوسرے لوگ یہ جان لیں یہ فرض پڑھ رہا ہے اور اس کی اقتدا کرلیں یا ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اتنے میں دوسرا آکر انتظار کرنے لگا کہ یہ نمازی زور سے تکبیر کہے تو میں اس کے ساتھ شریک ہو جاؤں تو اس نے اطلاع کی غرض سے زور سے تکبیر کہی تو ان دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر دونوں صورتوں میں نمازیوں نے ادائے سنت اور ذکرِ الٰہی ہی کی نیت سے تکبیرات انتقال کہیں اور زور سے تکبیر بہ نیت اطلاع کہی تو نماز فاسد نہیں ہوگی بلکہ صحیح ہوگی۔

(رضویہ ۷/۲۷۰)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ مذکورہ دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے؟

جواب: جب کہ تکبیرات سے مقصود ذکر الٰہی اور ادائے سنت قطعاً نہ ہو بلکہ مقصود صرف اور صرف اطلاع ہو تو بلاشبہ نماز فاسد ہو گی۔ (فتاوٰی رضویہ م ج ۷ ص ۲۷۰)

سوال: اگر امام رکوع میں تھا مقتدی نے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہی اتنے میں امام نے رکوع سے سر اٹھا لیا تو مقتدی نے وہ رکعت پائی یا نہیں؟

جواب: نہیں پائی۔ (جوہرہ ج ۱ ص ۵۱)

سوال: امام رکوع میں تھا مقتدی نے شرکت کیلئے جھکے جھکے تکبیر تحریمہ کہی تو تکبیر تحریمہ ہوئی یا نہیں نیز وہ شریکِ نماز ہوا یا نہیں؟

جواب: اگر وہ جھکنے سے زیادہ قریب ہے تو نماز فاسد کہ تکبیر تحریمہ صرف قیام میں صحیح ہے۔ (جوہرہ ج ۱ ص ۵۱)

سوال: اگر کسی نے تکبیرات انتقالات اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا تسبیحات سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اور سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم نہیں کہا تو نماز ہو گی یا نہیں؟ اور سجدہ سہو واجب ہو گا یا نہیں؟

جواب: نماز ہو گئی، سجدہ سہو کی ضرورت ہے نہ اعادہ کی حاجت ہو گی۔ (بہار ج ۴ ص ۴۹)

سوال: امام کو تکبیر تحریمہ اور تکبیرات انتقال میں جہر مسنون ہے یا واجب؟

جواب: مسنون ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۷۷)

سوال: اگر امام کی آواز تکبیر تمام مقتدیوں کو نہ پہونچے تو کیا کیا جائے؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ کوئی مقتدی مکبر ہو جائے بلند آواز سے تکبیر کہے تا کہ نماز کے شروع ہونے اور انتقالات کا حال سب کو معلوم ہو جائے (بہار ج ۳ ص ۷۷)

سوال: کب مکبر مقرر کرنا مکروہ و بدعت ہے؟

جواب: بلا ضرورت مکبر مقرر کرنا مکروہ بدعت ہے (بہار ج ۳ ص ۷۷، ردالمحتار)

سوال: مکبر کو کس جگہ سے تکبیر کہنا چاہئے؟

جواب: اسے چاہئے کہ اس جگہ سے تکبیر کہے جہاں سے لوگوں کو اس کی حاجت ہو پہلی یا دوسری صف میں جہاں تک امام کی آواز بلا تکلف پہونچتی ہے وہاں سے تکبیر کہنے کی کوئی

ضرورت نہیں۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۷)

سوال: مکبر تکبیر کب کہے؟

جواب: مکبر امام کی آواز کے ساتھ تکبیر کہے امام کے کہہ لینے کے بعد تکبیر کہنے سے لوگوں کو دھوکہ لگے گا۔ (بہار ج ۳ ص ۷۷)

سوال: امام مکبر کی تکبیر پوری ہو جانے کا انتظار کرے یا نہ کرے؟

جواب: انتظار نہ کرے اگر امام تکبیر کرنے کے بعد اس کے انتظار میں تین بار سُبحٰن اللہ کہنے کے برابر خاموش رہا اس کے بعد تشہد شروع کیا تو ترک واجب ہوا نماز واجب اعادہ ہے۔
(بہار ج ۳ ص ۷۷)

سوال: کون کون سی تکبیریں واجب ہیں اور کون فرض کون شرط؟

جواب: قنوت کی، عید الفطر کی چھ، عید الاضحیٰ کی چھ اور عیدین کی نماز میں دوسری رکعت کی رکوع کی تکبیر واجب نماز جنازہ کی تکبیر تحریمہ فرض اور دیگر نمازوں میں تکبیر تحریمہ شرط ہے۔
(بہار شریعت ج ۳ ص ۵۹/۷۵)

سوال: اکبر کے را کو دال سے بدل کر اکبر کے بجائے اکبد کہا تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نہیں ہوگی (رضویہ ۳/۱۳۶)

سوال: تکبیر کہتے وقت کسی نے اللہ کے الف کو گرا دیا یا نہ پڑھ دیا تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: لفظ "اللّٰہ" کے الف کو قصداً حذف کرنا حرام و گناہ اور بلا قصد حذف ہو جانے میں کوئی حرج نہیں البتہ نماز بہرصورت ہو جائے گی (رضویہ ۳/۱۲۱)

سوال: اَللّٰهُ اَجَلُّ وَ اَعۡظَمُ سے تحریمہ ہوگی یا نہیں؟

جواب: تحریمہ ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ ۱/۸۴)

سوال: کب سورت کے آخری حرف کو اللہ اکبر کے لام سے ملا کر تکبیر کہنا مستحب ہے؟

جواب: جب سورت کے آخری میں کوئی نام الٰہی ہو مثلاً اِذَا جَآءَ میں اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا تو تَـوَّابًـا (اللہ کا نام ہے) پر وقف نہ کرے رکوع کی تکبیر اللہ اکبر کا ہمزہ وصل گرا کر اس سورت کا آخری حرف لام اللہ سے ملا کر پڑھنا مستحب ہے یعنی اس طرح پڑھے انـہ کـان

تو ابان اللہ اکبر ب قیام کی حالت میں کہے اور دونوں لام سے ملتا ہوا رکوع کے لئے جھکنے کی حالت میں اس طرح کہ رکوع پورا نہ ہونے تک اکبر کی ر ختم ہو جائے اسی طرح سورہ والتین میں احکم الحاکمین کے نون کو زبر دے کر "اَللّٰہُ اَکْبَرْ" کے لام میں ملا دے (رضویہ ۱۲۶/۳)

سوال: کب سورت کے آخری کو "اَللّٰہُ اَکْبَرْ" کے لام سے ملا کر تکبیر کہنا مستحب نہیں؟

جواب: جب سورت کے آخر میں کوئی ایسا کلمہ نہ ہو جو نام الٰہی یا اس کے مناسب ہو۔ (رضویہ ۱۲۶/۳)

سوال: جب سورت کا آخری حرف نہ نام الٰہی ہو نہ اس کے مناسب تو اللہ اکبر کے لام سے اس کو ملا کر تکبیر کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے نمازی کو اختیار ہے چاہے تو ملائے چاہے تو اس پر وقف کرے۔ (رضویہ ۱۲۶/۳)

سوال: کن کن تکبیروں میں ہاتھ کانوں تک اٹھانا سنت ہے؟

جواب: تکبیر تحریمہ، تکبیر قنوت، تکبیرات عید الفطر، تکبیرات عید الاضحیٰ میں ہاتھ کانوں تک اٹھانا سنت ان کے علاوہ نماز میں کسی جگہ ہاتھ اٹھانا سنت نہیں (بہار ج ۳ ص ۷۶)

ثنا کے مسائل

سوال: نیت باندھنے کے بعد فوراً کیا پڑھنا چاہئے؟

جواب: ثنا پڑھنا چاہئے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۸)

سوال: ثنا کسے کہتے ہیں، یعنی ثنا سے مراد کیا ہے؟

جواب: ثنا سے مراد "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ" ہے

سوال: ثنا کن نمازوں میں پڑھنا چاہئے؟

جواب: ہر نماز میں خواہ فرض ہو یا نفل واجب، یا سنت۔

سوال: ثنا آہستہ پڑھنا مشروع ہے یا بلند آواز سے؟

جواب: آہستہ پڑھنا سنت ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۸)

سوال: اگر کسی نے ثنا بلند آواز سے پڑھ دیا تو کیا حکم ہے کیا اس پر سجدہ سہو لازم ہوگا؟

جواب: اس پر سجدہ سہو لازم نہیں البتہ خلاف سنت کیا۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۵۴)

سوال: امام نے قراءت بلند آواز سے یا آہستہ شروع کر دی تو مقتدی ثنا پڑھے یا نہ پڑھے؟

جواب: امام نے بالجہر قراءت شروع کر دی تو مقتدی ثنا نہ پڑھے اگرچہ دور ہونے کی وجہ سے قراءت نہ سن سکے اور آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھے۔ (ردالمحتار، بہار شریعت ج ۳ ص ۸)

سوال: امام کو رکوع یا سجدہ اولیٰ کی حالت میں پایا تو ثنا پڑھے یا نہ پڑھے؟

جواب: اگر غالب گمان ہے کہ ثنا پڑھ کر رکوع یا سجدہ پالے گا تو پڑھے۔ (بہار ج ۳ ص ۷)

سوال: کب بغیر ثنا پڑھے جماعت میں شامل ہونا بہتر ہے؟

جواب: امام کو قعدہ یا دوسرے سجدہ میں پایا تو بہتر یہ ہے کہ بغیر ثنا پڑھے شامل نماز ہو جائے (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۸)

سوال: وہ شخص جس کی شروع کی کچھ رکعتیں چھوٹ گئیں شامل جماعت ہوتے وقت ثنا نہ پڑھ سکا تو کب پڑھے؟

جواب: جب اپنی باقی رکعتیں پڑھنا شروع کرے اس وقت پڑھے (منیہ، بہار ۷۹/۳)

سوال: اگر ثنا پڑھنا بھول گیا اور قراءت شروع کر دی تو قراءت چھوڑ کر پہلے ثنا پڑھے یا نہ پڑھے؟

جواب: اب اعادہ نہ کرے اس لئے اس کا محل فوت ہو گیا اسی طرح اگر ثنا بھول گیا اعوذ باللہ پڑھنا شروع کر دیا تو بھی ثنا نہ پڑھے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۹)

سوال: قراءت شروع کرنے سے پہلے کون کون سی چیزیں پڑھنا مسنون ہے،

جواب: ثنا، تعوذ، تسمیہ۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۸)

سوال: ان تینوں میں پہلے ثنا پڑھنا سنت ہے یا تعوذ یا تسمیہ؟

جواب: پہلے ثنا پڑھنا سنت ہے، پھر تعوذ بعدہ تسمیہ۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۸)

سوال: ثنا پڑھتے وقت ہاتھ کھلا رکھنا سنت ہے یا باندھے رکھنا؟

جواب: ہاتھ باندھنا مسنون ہے نہ کہ کھلا رکھنا (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۸)

سوال: وہ کون سی چار رکعت والی نمازیں ہیں جن کی تیسری رکعت کے شروع میں بھی ثنا اور تعوذ پڑھنے کا حکم ہے؟

جواب: فرض اور فرض ظہر و جمعہ سے پہلے والی چار رکعت سنت کے علاوہ ہر چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت کے شروع میں ثنا اور تعوذ پڑھنے کا حکم ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۴۰۴)

سوال: کب نماز میں ثنا، تعوذ، تسمیہ، جائز نہیں؟

جواب: جب وقت ختم ہونے سے نماز کے فاسد ہونے کا اندیشہ ہو تو ان کا پڑھنا ناجائز ہے۔ (الاشباہ والنظائر ص ۳۶۲)

سوال: کب فجر کی سنت میں ثنا و تعوذ نہ پڑھنا چاہئے؟

جواب: جب جماعت جانے کا خوف ہو تو ثنا و تعوذ ترک کرے (ردالمحتار، بہار ۳/۹۷)

تعوذ کے مسائل

سوال: اعوذ باللہ نماز میں پڑھنا کیا ہے؟

جواب: مسنون ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۸)

سوال: نماز کی تمام رکعتوں میں اعوذ باللہ مسنون ہے یا بعض میں؟

جواب: نہیں، بلکہ صرف نماز کی پہلی رکعت میں ثنا کے فوراً بعد اعوذ باللہ پڑھنا سنت ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۸)

سوال: اعوذ باللہ بلند آواز سے پڑھنا مسنون ہے یا آہستہ؟

جواب: آہستہ۔ (بہار ج ۳ ص ۷۸)

سوال: اعوذ باللہ مثل ثنا امام و مقتدی دونوں پڑھیں گے یا صرف امام؟

جواب: اعوذ باللہ کا پڑھنا قراءت کے تابع ہے، اس لئے جب جماعت سے نماز پڑھی

جاری ہو تو صرف امام پڑھے گا ہاں اگر تھوڑا الگ تنہا نماز پڑھ رہا ہو تو وہ بھی پڑھے گا۔

(مفہوم بہار ج ۳ ص ۷۸)

سوال: وہ کون لوگ ہیں جن کے لئے اعوذ باللہ پڑھنا مسنون نہیں؟

جواب: مقتدی لوگوں کے لئے تعوذ مسنون نہیں۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۸)

سوال: وہ کون سی صورت ہے جب مقتدی کے لئے بھی اعوذ باللہ پڑھنا مسنون ہے؟

جواب: جب مقتدی کی شروع کی کچھ رکعتیں چھوٹ گئیں تو جب وہ اپنی باقی رکعتیں پڑھے اس وقت اعوذ باللہ پڑھنا مسنون ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۸)

سوال: کسی امام یا منفرد نے قصداً اعوذ باللہ نہ پڑھا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو جائے گی۔

سوال: اعوذ باللہ پڑھنا بھول گیا قراءت شروع کر دی تو اب کیا کرے؟

جواب: تو اب اعوذ باللہ کا اعادہ نہ کرے کہ اس کا محل فوت ہو گیا۔ (ردالمحتار بہار ۳/۷۹)

سوال: وہ کون سی نماز ہے جس میں ثنا کے بعد فوراً اعوذ باللہ نہیں پڑھنا چاہئے؟

جواب: وہ نماز عید الفطر و نماز عید الاضحیٰ ہے جس میں تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھی جائے گی اور چوتھی تکبیر کے بعد اعوذ باللہ پڑھا جائے گا۔ (بہار ج ۳ ص ۷۹)

تسمیہ کے مسائل

سوال: نماز میں بسم اللہ پڑھنا کیا ہے؟

جواب: سنت ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۷۸)

سوال: نماز میں بسم اللہ پڑھنا کب کب مسنون ہے؟

جواب: ہر رکعت کے اول میں مسنون ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۷۸)

سوال: بسم اللہ آہستہ پڑھنا مسنون ہے یا بلند آواز سے؟

جواب: آہستہ پڑھنا مسنون ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۷۸)

سوال: وہ کون سی نماز ہے جس میں ایک بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بآواز بلند پڑھنا سنت ہے؟

جواب: نماز تراویح میں۔ (فتاویٰ امجدیہ ج ۱/۹۱)

سوال: وہ کون سا نمازی ہے جس پر بسم اللہ کی قراءت نہیں؟

جواب: وہ مقتدی ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۷۸)

سوال: حالت نماز میں کب بسم اللہ پڑھنا مستحسن ہے؟

جواب: فاتحہ کے بعد اگر اول سورت شروع کی تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحسن ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۷۸)

سوال: بسم اللہ پڑھنا بھول گیا اور قراءت شروع کر دی تو اب کیا کرے؟

جواب: اب بسم اللہ کا اعادہ نہ کرے۔ (بہار ج ۳ ص ۷۹)

سوال: کب بسم اللہ نہیں پڑھنا چاہئے؟

جواب: سورۂ فاتحہ کے بعد درمیان سورت کی آیتیں پڑھتے اور رکوع و سجدے کرتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھنی چاہئے۔ (فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۱۳۴)

قیام کے مسائل

سوال: قیام کا کیا معنی ہے؟

جواب: کھڑا ہونا۔

سوال: نماز میں قیام کیا ہے؟

جواب: فرض ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۶۶)

سوال: قیام کی کیا حد ہے؟

جواب: اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچے۔ (ہندیہ ج ۱ ص ۷۲)

سوال: قیام دونوں قدموں پر ضروری ہے یا ایک پر بھی کافی ہے؟

جواب: دونوں پر ضروری ہے۔

سوال: قیام کن نمازوں میں فرض ہے؟

جواب: تمام فرض نمازوں اور وتر میں قیام فرض ہے۔ (ہندیہ ج اص ۲۷)

سوال: قیام کی حالت میں دونوں پاؤں کے درمیان کتنا فاصلہ رکھنا سنت ہے؟

جواب: چار انگل کا فاصلہ رکھنا سنت ہے (فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۵۱)

سوال: قیام فرض نمازوں میں ضروری ہے یا ہر نماز میں؟

جواب: فرض، وتر، سنت فجر میں قیام یعنی کھڑا ہونا ضروری ہے اگر بلا عذر قیام نہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔ (فتاوی رضویہ مترجم ج ۷ ص ۳۱۳)

سوال: مذکورہ نمازوں میں عذر کس درجہ کا پالیا جائے تو بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے؟

جواب: جبکہ کھڑے ہونے پر اصلاً قدرت نہ ہو نہ دیوار پر ٹیک نہ کسی آدمی یا لکڑی کے سہارے سے اور مجبوری بھی ایسی ہو کہ ایک بار اللہ اکبر کہنے کی دیر تک کھڑا نہ ہو سکے اگر اتنی دیر ہی قیام کی طاقت ہو اگرچہ کسی کے سہارے سے ہو تو فرض ہے کہ تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہے پھر طاقت نہ رہے تو بیٹھ جائے۔ (فتاوی رضویہ مترجم ج ۷ ص ۳۱۳)

سوال: کن نمازوں میں قیام فرض نہیں؟ یعنی بیٹھ کر پڑھ لی تب بھی ہوگئی؟

جواب: مذکورہ نمازوں کے سوا مثلاً نفل۔ کبیری ص ۲۶۶ ر میں ہے یجوز التطوع قاعداً بغیر عذر۔

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ قیام پر قدرت ہوتے ہوئے بیٹھ کر فرض نماز پڑھی اور ہوگئی؟

جواب: کشتی میں بلا عذر بیٹھ کر پڑھی تو ہوگئی اگرچہ فرض نماز ہو۔ کبیری ص ۲۷۰ ر میں ہے۔ لو صلی الفرض فی السفینة قاعدا من غیر عذر تجوز عند ابی حنیفة.

سوال: نماز میں صرف ایک قدم پر کھڑا ہونا کیسا ہے؟

جواب: بلا عذر مکروہ تحریمی ہے۔ ہاں عذر ہو تو کراہت نہیں۔ (ہندیہ ۱/۲۷، بہار ۳/۶۸)

سوال: اگر کوئی شخص اس طرح بیمار ہے کہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو کیا کرے؟

جواب: اس صورت میں اسے چھوٹ ہے کہ قیام نہ کرے بلکہ بیٹھ کر پڑھے۔ (غنیة، بہار ج ۳ ص ۵۹)

سوال: اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں مرض بڑھنے یا دیر میں اچھا ہونے یا پیشاب کا قطرہ

آنے کا یا غیر قابل برداشت شدید درد ہونے کا اندیشہ ہے یا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے چکر آنے لگتا ہے تو کیا کرے؟

جواب: ان صورتوں میں بھی بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔(غنیۃ، بہار ج۴ص۵۹)

سوال: اگر کوئی شخص از خود کھڑا ہونا تو کجا بیٹھ بھی نہیں سکتا البتہ کسی چیز مثلاً خادم یا لاٹھی وغیرہ پر ٹیک لگا کر بیٹھ سکتا ہے تو اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: جب از خود بیٹھ بھی نہیں سکتا تو اس پر ضروری ہے کہ خادم یا لاٹھی یا دیوار پر ٹیک لگا کر بیٹھے اور نماز پڑھے لیٹ کر پڑھے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (بہار ج۴ص۵۹)

سوال: اگر کوئی شخص پوری نماز بھر کھڑا نہیں ہو سکتا، کچھ دیر کھڑا ہو سکتا ہے تو قیام فرض ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اتنی دیر بھی کھڑا رہ سکتا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے تو اس پر قیام فرض ہے، یعنی اس پر لازم ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہے پھر بیٹھے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (بہار ج۴ص۵۹)

سوال: کب بیٹھ کر نماز پڑھنی فرض و لازم ہے؟

جواب: جب کھڑا ہو تو زخم بہے یا قطرہ آئے تو بیٹھ کر نماز پڑھنی لازم ہے۔

(رضویہ ج۱ص۶۱۸، بہار ج۳/۶۸، ۶۹)

سوال: کب بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا مستحب ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے۔(بہار ۳/۶۸)

سوال: کسی کو صرف تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنے کی قدرت ہے تو کیا اس کے لئے کھڑا ہونا ضروری ہے؟

جواب: ہاں اس پر فرض ہے کہ کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے پھر بیٹھ جائے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

(فتاوی رضویہ ج۳ص۵۲)

سوال: قیام کی حالت میں کب ہاتھ باندھا جائے اور کب چھوڑے رکھا جائے؟

جواب: جب بھی قیامی حالت میں ذکر مسنون ہو مثلاً ثنا قنوت، نماز جنازہ تو ہاتھ باندھا

جائے اور جب ذکر مسنون نہ ہو تو مثلاً قومہ، تکبیرات عیدین تو ہاتھ کھلا رکھا جائے۔

(جوہرہ، ۱/۵۰)

سوال: حالت قیام میں تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ چھوڑے رکھے یا باندھ لے باندھے تو کس طرح؟

جواب: باندھ لے مگر اس طرح کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کا پیٹ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھے اور دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھا سے بائیں ہاتھ کے گٹے کا حلقہ بنالے۔ (جوہرہ ج ۱ ص ۵۰)

سوال: کسی نے ہاتھ کھولے ہوئے نماز پڑھی یعنی حالت قیام میں بھی ہاتھ کھولے رہا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو گئی مگر مکروہ تنزیہی ہوئی اسے دہرا لینا مستحب ہے۔ (رضویہ ج ۷/ ۳۶۲)

سوال: کسی نے حالت قیام میں دعا کی نیت سے قرآن مجید کی تلاوت کی نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو جائے گی۔ (فتاوی رضویہ مترجم ج ۱ ص ۸۱۶)

سوال: امام کو مسجد کے کس حصہ میں کھڑا ہونا چاہئے؟

جواب: وسط مسجد میں کھڑا ہونا سنت متوارثہ ہے (فتاوی رضویہ ج ۷ ص ۳۷)

سوال: امام کو در میں کھڑا ہونا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۷ ص ۳۸)

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ بلا قیام کے نماز درست ہوتی ہے؟

جواب: کپڑا نہ ہونے یا نجاست کے سبب ننگے نماز پڑھے تو بیٹھ کر پڑھے اس صورت میں بلا قیام نماز درست ہوتی ہے۔ وان صلی عریانا لعدم الثوب او النجاسة فانه یصلی قاعداً یومی بالرکوع والسجود۔ (کبیری ص ۱۹۶)

سوال: ایک شخص قیام پر ابھی قادر نہیں مگر جانتا ہے کہ تھوڑے وقت کے بعد قادر ہو جائے گا تو کیا کرے؟

جواب: بیٹھ کر پڑھ لے اور یہ نماز کامل ہو گئی، اعادہ کی حاجت نہیں۔ (رضویہ م ۳/ ۴۷۱)

سوال: کھڑے ہونے سے درد شدید نا قابل برداشت ہوتا ہے یا مرض بڑھنے، دیر میں اچھا

ہونے کا اندیشہ ہے تو کیا کرے؟

جواب: اس صورت میں بھی اجازت ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔ (رضویہ م ۳/۴۷۱)

سوال: اگر کوئی شخص قیام میں اول سے آخر تک سوتا ہی رہا اس کا اعادہ فرض ہے یا نہیں؟

جواب: بعد بیداری اس کا اعادہ فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی اور سجدہ سہو بھی کرے۔

سوال: نماز میں کثرت رکوع وسجود بہتر ہے یا طول قیام؟

جواب: طول قیام زیادہ بہتر ہے۔ (احکام شریعت کامل حصہ نمبر ۲ ص ۱۶)

قراءت کے مسائل

سوال: قراء ت کا کیا معنی ہے؟

جواب: پڑھنا اور مراد قرآن شریف کی ایک بڑی یا چھوٹی تین آیتوں کا پڑھنا۔

(شامی ۱/۳۳۸)

سوال: قراءت کس طرح ہونی چاہئے؟

جواب: قراءت اس طرح کی جائے کہ تمام حروف مخارج سے ادا ہو جائیں یعنی ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضروری ہے کہ اگر کوئی مانع نہ ہو تو خود سنے۔ (بہار ج ۳ ص ۹۶/۹۸)

سوال: نماز میں قراءت کیا ہے؟

جواب: فرض ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۲)

سوال: کتنی مقدار؟

جواب: کم از کم ایک آیت قرآنیہ پڑھنا فرض ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۱۲۲)

سوال: ایک آیت مایجوزبہ الصلوٰۃ کی کتنی مقدار ہے یعنی کم از کم کتنے حروف کی ہو؟

جواب: وہ آیت جو چھ حرف سے کم نہ ہو۔ (احکام شریعت دوم ص ۱۶۰)

سوال: کیا نماز کی ہر رکعت میں قراءت فرض ہے؟

جواب: نہیں۔ (مفہوم عالمگیری ج ۱ ص ۷۲)

سوال: کن کن رکعتوں میں قراءت فرض ہے؟

جواب: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و سنت و واجب کی ہر رکعت میں۔

(منیہ، صغیری ص ۱۱۸، عالمگیری ج ۱ ص ۷۲)

سوال: فرض کی آخری دو رکعتوں میں قراءت واجب ہے یا فرض؟

جواب: نہ فرض ہے نہ واجب بلکہ افضل ہے۔ (منیہ مع صغیری ص ۱۱۸)

سوال: اور کتنی مقدار میں پڑھنا واجب ہے؟

جواب: الحمد للہ اور اس سے متصل ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا واجب ہے۔ (رضویہ ج ۳ ص ۱۳۴)

سوال: کس نماز میں کتنی قراءت سنت ہے؟

جواب: فجر و ظہر میں سورہ حجرات سے سورہ بروج تک دونوں رکعتوں میں دو سورتیں، اور عصر و عشا میں سورہ بروج سے سورۂ لم یکن تک اور مغرب میں سورۂ لم یکن سے سورۂ ناس تک سنت ہے (رضویہ ج ۳ ص ۱۳۴)

سوال: چار رکعتی نفل و سنت اور وتر کی کتنی رکعتوں میں قراءت فرض ہے؟

جواب: ہر رکعت میں فرض ہے۔ (منیہ، صغیری ص ۱۱۸)

سوال: قراءت زور سے کی جائے یا آہستہ؟

جواب: بعض نمازوں میں بلند آواز سے بعض میں آہستہ۔

سوال: کن اوقات میں قراءت آہستہ ہوگی اور کن اوقات میں بلند آواز سے؟

جواب: نماز ظہر و عصر میں قراءت آہستہ کی جائے گی اور فجر، مغرب، عشا، جمعہ، عیدین میں زور سے (بآواز بلند) قراءت کی جائے گی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۲)

سوال: کیا ابتدائے مشروعیت نماز ہی سے ظہر و عصر میں قرأت سری اور باقی میں جہری کا حکم تھا؟ یا بعد میں ایسا حکم ہوا؟

جواب: نہیں بلکہ شروع میں ہر نماز کے اندر سرکار اقدس ﷺ قرأت بآواز بلند فرماتے

تے مگر جب کفار ومشرکین قرأت سننے میں خلل ڈالنے لگے تو سرکار ﷺ ظہر و عصر میں آہستہ قرأت فرمانے لگے۔ (بدائع ج۱/۱۶۱)

سوال: امام کو جن نمازوں میں قراءت زور سے کرنے کا حکم ہے ان کی چار رکعت یا تین رکعت والی نمازوں کے اندر پہلی دو رکعتوں کے بعد والی رکعتوں میں آہستہ قراءت کیوں کی جاتی ہے؟

جواب: سفر معراج میں دو دو رکعتیں ہی فرض ہوئیں تھیں، پھر بعض نمازوں میں بعد میں زیادتی کی گئی (حدیث) پچھلی رکعتوں میں امام زور سے قراءت نہیں کرتا تا کہ یہ یاد تازہ رہے کہ یہ رکعتیں پہلے فرض ہوئیں اور یہ بعد میں۔ (انوار القرآن ص۱۳)

سوال: نماز میں آیات قرآنیہ کے سوا کون سی چیزیں پڑھی جائیں اور ان میں سے کن کن چیزوں کی قراءت سراً مسنون ہے اور کس ترتیب سے؟

جواب: ثنا، تعوذ، تسمیہ، تامین (آمین کہنا) سب آہستہ پڑھے جائیں گے پہلے ثنا پھر تعوذ پھر تسمیہ (بہار شریعت ج۳ ص۷۹)

سوال: کن کن نمازوں میں قراءت فرض ہے؟

جواب: نماز جنازہ کے سوا تمام نمازوں میں قرأت فرض ہے۔ (شامی ج۱ ص۳۲۹)

سوال: کسی نے فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ اور کوئی سورہ ملائی تو فرض نماز ہوئی یا سنت؟

جواب: فرض، سورت ملا دینے سے نماز میں کچھ خلل نہ آیا خواہ سہواً ملایا یا قصداً، البتہ قصداً ملانا خلاف سنت ہے اس پر سجدہ سہو بھی نہیں۔ (ملخصاً احکام شریعت ج۱ ص۲۳)

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ پچھلی دو رکعتوں میں سورت ملانا مکروہ تنزیہی یا تحریمی ہو جائے؟

جواب: جبکہ امام پچھلی دو رکعتوں میں سورت ملائے تو چونکہ اسے صرف فاتحہ پر اختصار سنت تھا لہٰذا مکروہ اور اگر ان دو رکعتوں میں اتنی لمبی سورت پڑھے جو مقتدیوں پر گراں گزرے تو مکروہ تحریمی ہے۔ (احکام شریعت ج۱ ص۲۳ ملخصاً)

سوال: قراءت کے وقت سورتوں میں ترتیب کیا ہے فرض یا واجب؟

جواب: واجب ہے۔ (رضویہ ج ۳ ص ۸۸)

سوال: نماز میں قصداً یا سہواً سورتوں کو بے ترتیب پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب: سورتوں کو بے ترتیب مثلاً پہلی رکعت میں لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ کَیْفَ پڑھا تو نماز بلا کراہت ہوئی، خواہ عمداً ہو یا سہواً، لہٰذا سجدہ سہو لازم نہیں۔ (فتاوی امجدیہ ج ۱ ص ۹۵، ۹۴، فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۸۸) میں ہے امام نے سورتیں بے ترتیبی سے پڑھیں تو کچھ حرج نہیں، قصداً پڑھا تو گناہ گار ہوگا۔ نماز میں کچھ خلل نہیں۔

سوال: بالقصد سورتیں بے ترتیب پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: بالقصد بے ترتیب پڑھنا ناجائز ہے۔ (رضویہ ج ۳ ص ۱۰۰)

سوال: آیت کریمہ پڑھنے سے نماز خراب ہو جاتی ہے اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: کسی نے کہا تیرے پاس کیا کیا مال ہیں؟ تو جواب میں نماز پڑھنے والے نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی وَالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ سورہ نحل آیت ۸ ؍ یعنی گھوڑے خچر ، گدھے (پ ۱۴ ع ۷) یا کسی نے پوچھا آپ کہاں سے آئے تو جواب میں اس نے یہ آیت کریمہ پڑھی وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِیْدٍ یعنی بہت سے کنویں جو بے کار پڑے ہیں اور بہت سے محل جو گچ کئے ہیں (پ ۱۷ ع ۱۳) تو اس طرح ان آیات کے پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ (درمختار مع شامی ۱؍۴۵۹)

سوال: نماز میں قراءت کے کل کتنے درجے ہیں؟

جواب: پانچ درجے ہیں۔ فرض، واجب، سنت، مستحب، مکروہ۔

فرض۔ آیات قرآنیہ میں سے اتنا پڑھنا کہ جس سے نماز جائز ہو سکے مثلاً ایک پوری آیت۔ واجب سورۂ فاتحہ اور کسی ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتوں کا ملانا ۔ سنت مثلاً فجر و ظہر میں طوال مفصل۔ یعنی حجرات سے سورہ بروج میں سے کوئی سورت پڑھنا اور عصر و عشا میں اوساط مفصل یعنی بروج سے سورۂ لم یکن میں سے کوئی سورت پڑھنا اور مغرب میں قصار مفصل یعنی لم یکن سے سورہ والناس میں سے کسی سورت کی قراوت کرنا۔ مستحب یہ ہے کہ فجر میں جبکہ مقیم

ہو تو پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ تیس سے چالیس آیت تک پڑھنا اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے سوا بیس سے تیس آیتوں کی قراءت کرنا مکروہ۔ صرف سورہ فاتحہ پڑھنا یا صرف کوئی سورت پڑھنا۔ (جوہرہ ج ۱ ص ۵۸)

سوال: کم از کم کتنے حروف کی آیت کی قراءت کرے تو واجب ادا ہو جائے گا؟

جواب: تیس حروف (فتاویٰ امجدیہ ج ۱ ص ۹۷)

سوال: وہ کون سی نماز با جماعت ہے جس میں امام و مقتدی کسی پر قراءت فرض نہیں؟

جواب: نماز جنازہ۔ (فتاویٰ امجدیہ ج ۱ ص ۳۱۲)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ فرض کی چاروں رکعت میں قراءت فرض ہو؟

جواب: امام نے اپنے آدمی کو خلیفہ بنایا جس کی پہلی دو رکعتیں چھوٹی ہوئی تھیں اور اشارہ کر دیا کہ میں نے پہلی دو رکعتوں میں قراءت نہیں کیا ہے تو ہر رکعت میں قراءت فرض ہے۔

(شامی ۱/۳۲۹)

سوال: رکعتوں کی قراءت میں کمی بیشی کرنا یعنی پہلی رکعت سے دوسری میں زیادہ قراءت کرنا کیسا ہے؟

جواب: فرائض میں بالاتفاق مکروہ ہے اور نوافل میں بھی اور اسکے برعکس یعنی پہلی میں دوسری رکعت کے بہ نسبت زیادہ قراءت کرنا نوافل اور فجر کی نماز میں بلا کراہت جائز ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۱۰۰)

سوال: ہر رکعت میں چند سورتیں پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: فرض میں ایک سورت سے زیادہ نہیں پڑھنا چاہئے، ہاں اگر متصل چند سورتیں پڑھے تو نماز بلا کراہت ہو جائے گی اور اگر متفرق سورتیں ایک رکعت میں پڑھے تو مکروہ تنزیہی ہوگی اور اگر امام چند سورتیں ایک رکعت میں پڑھے اور مقتدیوں پر یہ گراں ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۹۹)

سوال: ہر رکعت میں ایک ہی سورت پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: فرض میں بلا ضرورت مکروہ تنزیہی ہے، اور اگر ضرورت سے ہو تو بلا کراہت

درست ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۹۸)

سوال: امام ومنفرد نے پہلی رکعت میں وَالتِّینِ پڑھی پھر ایک سورت چھوڑ کر انا انزلناہ پڑھی تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: بلا کراہت ہوگئی۔ (فتاوی امجدیہ ج ۱ ص ۱۰۰)

سوال: پہلی رکعت میں سورت پڑھنا پھر دوسری رکعت میں ایک چھوڑ کر دوسری سورت پڑھنا تو مکروہ ہے پھر سورت بالا میں نماز بلا کراہت کیوں کر ہوئی؟

جواب: پہلی رکعت میں ایک سورت پڑھنا اور دوسری میں ایک سورت چھوڑ کر قراءت کرنا اس وقت مکروہ ہے جبکہ درمیان والی سورت چھوٹی ہو اور اگر بڑی سورت ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاوی امجدیہ ج ۱ ص ۱۰۰)

سوال: فرض ونفل میں ایک ہی سورت کی تکرار یعنی ہر رکعت میں ایک ہی سورت پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: فرض کی ہر رکعت میں بلا کسی عذر کے ایک ہی سورت بار بار پڑھنا مکروہ ہے ہاں عذر ہے کہ اس کے علاوہ کوئی سورت یاد ہی نہیں اور نسیان یعنی بھول کر یا اس کی زبان پر جاری ہو جانے کی حالت میں کوئی کراہت نہیں یوں ہی نفل میں جبکہ تنہا پڑھ رہا ہو تو بلا کراہت جائز ودرست ہے۔ (فتاوی ہندیہ ج ۱)

سوال: کسی سورت کا نماز کیلئے اس طرح منتخب کر لینا کہ اس کے علاوہ نہ پڑھے گا کیسا ہے؟

جواب: ایسا کرنا مکروہ ہے (جوہرہ ج ۱ ص ۵۶)

سوال: وہ کون سا نمازی ہے کہ قرآن پڑھ لے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی؟

جواب: جس نمازی کو حدث لاحق ہوا تو وضو کرنے کے لئے جاتے میں قرآن کریم پڑھ لے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (الاشباہ ص ۳۹۴)

سوال: تین رکعت والی وہ کون سی نماز ہے جس کی آخر والی رکعت میں بھی سورت ملائی جائے گی؟

جواب: وتر۔ جامع الرموز معروف بہ قہستانی، میں ہے ویقرأ فی کل رکعۃ منہ

الفاتحۃ و السورۃ۔(ج ۱ ص ۱۲۷)

سوال: تین رکعت والی وہ کون سی نماز ہے جس کی آخری رکعت میں سورۂ فاتحہ کیساتھ سورۃ نہیں ملائی جائے گی؟

جواب: مغرب۔

سوال: کسی نے فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ یا تسبیح نہ پڑھی تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: نماز ہوگئی البتہ قراءتِ فاتحہ افضل ہے۔

"وذکر المحیط وان ترک القراءہ والتسبیح فی الاخریین لم یکن علیہ حرج ولم یکن علیہ سجدتا السھو ان کان ساھیا لکن القراءۃ افضل ھذا ھو الصحیح من الروایات۔"

(کفایہ علی الھدایہ ج ۱ ص ۳۷۴)

سوال: امام الحمد للہ شریف کیساتھ سورت ملاتے وقت اشتباہ بالنسیان کے سبب ایک لفظ کو تین بار یا اس سے زیادہ مکرر کیا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: لفظ کے تکرار سے نماز میں فساد نہیں آتا (رضویہ ج ۳ ص ۱۳۸)

سوال: اگر امام نے دوران قراءت سورۂ فاتحہ کے سوا دوسری سورت سے ایک دو حرف چھوڑ دیا تو نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

جواب: حرف کے چھوٹنے سے معنی نہ بگڑے تو نماز صحیح ہوگی ورنہ نہیں ہوگی۔

(رضویہ ۳/۱۳۸)

سوال: سورۂ فاتحہ سے ایک دو حرف بالقصد چھوڑ دے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز واجب الاعادہ ہوگی، اس لئے کہ سورۂ فاتحہ مکمل پڑھنا واجب ہے اور قصداً ترک واجب موجب اعادہ ہے (رضویہ ج ۳ ص ۱۳۸)

سوال: دوران قراءت سہواً سورۂ فاتحہ سے ایک یا دو حرف یا اس سے زیادہ ترک ہوگئے تو؟

جواب: سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (رضویہ ج ۳ ص ۱۳۸)

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ سورۂ فاتحہ کے ایک دو حرف نمازی نے چھوڑا تو صرف سجدہ

سہو کر لینے سے نماز ہو جاتی ہے فاسد نہیں ہوتی؟

جواب: جبکہ بلا قصد چھوٹ جائے یعنی نمازی نے جان کر نہ چھوڑا تو صرف سجدہ سہو کمال نماز کیلئے کافی ہے۔(رضویہ ج ۳ ص ۳۱۸)

سوال: امام جہری نماز میں قراءت کر رہا تھا اسے متشابہ لگا اور متشابہ والی آیت پڑھا اور پھر اسے یاد آیا تو چھوڑ کر پہلی جگہ سے قراءت شروع کی تو نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو جائے گی اور سجدہ سہو کی بھی ضرورت نہیں (رضویہ ج ۳ ص ۱۰۲)

سوال: امام یا منفرد قراءت کر رہا تھا اثنائے قراءت بھولا اور ایک رکن کی ادائے گی بھر سوچتا رہا یا اتنی دیر خاموش رہا تو نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو جائیگی مگر سجدہ سہو لازم ہوگا (رضویہ ج ۳ ص ۱۰۲)

سوال: مقتدی امام کے پیچھے قراءت کیوں نہیں کرے گا؟

جواب: امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہے، حدیث شریف میں ہے، من کان له امام فقرأة الامام له قرأة (ابن ماجہ ص ۶۱) نیز اس پر اجماع صحابہ بھی ہے (ہدایہ ۱/۱۰۰)

سوال: کسی نے قیام میں قراءت نہ کی رکوع میں یاد آیا تو کیا کرے؟

جواب: کھڑا ہو جائے اور قراءت کرے پھر رکوع کرے (شامی ج ۱ ص ۳۹۶)

سوال: مقتدی نے اس وقت تکبیر تحریمہ کہی جب امام نے قراءت شروع کر دی تو مقتدی ثنا پڑھے گا یا نہیں؟

جواب: اب خاموش رہے اور ثنا نہ پڑھے کہ قراءتِ قرآن سننا فرض ہے۔(جوہرہ ۱/۵۰)

سوال: اگر امام سے پہلے مقتدی التحیات پڑھ چکا اور امام سے پہلے التحیات سے فارغ ہوتے ہی سلام پھیر دیا تو مقتدی کی نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: مقتدی کی نماز ہو گئی کہ صرف تشہد کی مقدار بیٹھنا فرض اور پوری التحیات پڑھنا واجب تھا (جوہرہ ج ۱ ص ۴۹) مگر یہ خلاف سنت ہے جب کہ بغیر کسی عذر کے ہو (بہار ۳/۴۷)

سوال: جہری نماز میں وہ کون سی چیزیں ہیں جنہیں امام سرا (آہستہ) پڑھے گا زور سے نہیں پڑھ سکتا؟

جواب: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ،بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ،اَلتَّحِيَّاتُ آمین تسبیحات رکوع سجود، درود دعائے ماثورہ وقنوت وغیرہ کو آہستہ پڑھے گا (جوہرہ ۱/۵۱)

سوال: جہری نماز میں جہری قراءت جائز نہیں اسکی کیا صورت ہے؟

جواب: جب جہری نماز مثلاً عشا قضا ہوگئی دوسرے وقت میں تنہا ادا کرے تو آہستہ ہی پڑھنا ضروری ہے (جوہرہ ج ا ص ۵۵)

سوال: جہری قضا نماز دوسرے اوقات میں ادا کرے پھر بھی جہر کے ساتھ پڑھے اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جب کہ چند آدمیوں کی قضا ہوئی اور جماعت کے ساتھ ادا کرے تو امام جہر کرے (جوہرہ ج ا ص ۵۵)

سوال: امام پانچ وقت کی نمازوں میں صرف ظہر وعصر میں آہستہ قراءت کیوں کرے گا؟

جواب: اس لئے کہ شروع زمانۂ اسلام میں کفار کا غلبہ تھا وہ قرآن شریف سن کر رب تعالیٰ اور جبریل اور حضور ﷺ کی شان میں بکواس بکتے تھے، انہیں دو وقتوں میں وہ آوارہ گھومتے رہتے تھے مغرب میں کھانے میں مشغول ہوتے تھے عشا میں سو جاتے تھے، فجر میں جاگتے نہ تھے، اس لئے ان دونوں وقتوں کی نمازوں میں آہستہ قراءت کرنے کا حکم ہوا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا۔ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَاتُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۱۰) نہ اتنی آواز سے قرآن پڑھو جو آواز باہر جائے نہ اتنی آہستہ پڑھو کہ خود بھی نہ سن سکو اب اگر چہ وہ حالت نہ رہی مگر حکم وہی رہا کہ مسلمان اس مغلوبیت کو یاد کر کے اب غلبۂ اسلام پر خدا کا شکر ادا کریں۔ (انوار القرآن ص ۱۴)

سوال: کسی جہری نماز کی جماعت اول ختم ہوگئی لوگ سنت پڑھنے لگے اس وقت کچھ لوگوں نے دوسری جماعت قائم کی تو انہیں خلل ہونے کے اندیشہ سے امام کو سری قراءت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں، امام کو بقدر جہر قراءت جہری ضرور واجب ہے اگر سری کرے گا تو نماز پھیرنی ہوگی کہ جہری میں بقدر جہر جہری قراءت واجب ہے اور قصداً ترک واجب ہو تو

نماز کا اعادہ ضروری ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ۷۵)

سوال: نماز میں قراءت کے اعتبار سے قرآن کے کتنے حصے ہیں؟

جواب: تین، طِوال مفصل، اَوساط مفصل، قصار مفصل۔ سورہ حجرات سے سورہ بروج تک طِوال مفصل، سورہ طارق سے لیکر سورہ لم یکن تک اوساط مفصل، سورہ زلزال سے لیکر آخر تک قصار مفصل ہیں۔ (نزہۃ القاری ج ۳ ص ۷۰، ۱۶۹)

سوال: قرآن شریف الٹا پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: قرآن پاک ترتیب سے پڑھنا فرض ہے الٹا پڑھنا حرام (رضویہ ۱۳۲)

سوال: نماز میں کتنی آیتیں پڑھنا فرض ہیں اور کتنی واجب اور کتنی سنت اور کتنی مستحب ہے؟

جواب: قرأت ایک آیت فرض ہے اور الحمد اور اس کے بعد اس کے متصل ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا واجب اور فجر وظہر میں حجرات سے بروج تک دونوں رکعتوں میں دو سورتیں اور عصر وعشا میں بروج سے لم یکن اور مغرب میں لم یکن سے ناس تک سنت یا ان کی مقدار دوسرے مقام سے اور نوافل میں جس قدر تطویل اپنے اوپر شاق نہ ہو مستحب ہے۔

(رضویہ ۳/۱۳۴)

سوال: کسی نے چار رکعتیں فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قصداً سورت نہ ملائی اس کے عوض آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائی تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: چونکہ پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا واجب تھا اور اس نے قصداً اس واجب کو ترک کیا لہذا اسے نماز دہرانا ضروری ہے (شامی ج ا ص ۳۴۱)

سوال: مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت کرنا جائز ہے یا نہیں نیز اگر مقتدی نے قرأت کی تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر سہواً قرأت کی تو مکروہ تحریمی مگر نماز ہو جائے گی (شامی ا/۳۴۷)

☆☆☆☆☆

آمین کے مسائل

سوال: کس صورت میں آمین کہنے سے نماز ٹوٹ جائے گی؟

جواب: نماز پڑھنے والے کو چھینک آئی تو دوسرے نے کہا یرحمک اللہ اس پر چھینکنے والے نے آمین کہا تو اس صورت میں آمین کہنے سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ (غنیۃ ص ۴۱۷)

سوال: نماز میں آمین بلند آواز سے کہنا کیا ہے؟

جواب: مکروہ ہے۔ (رضویہ ج ۶ ص ۱۸۴)

سوال: وہ کون سی نمازیں ہیں جن میں امام سے ولا الضالین سننے کے باوجود آمین نہ کہے تو حرج نہیں؟

جواب: ظہر، عصر کی نمازیں ہیں۔ (فتاوی عالمگیر ج ۱ ص ۷۷)

سوال: امام کی آواز نہ سنی مگر برابر مقتدی سے آمین کہتے ہوئے سنا تو آمین کہے گا یا نہیں؟

جواب: امام کا ولا الضالین کہنا معلوم ہو تو آمین کہے۔

سوال: آمین کا کیا معنی ہے؟

جواب: استجب، تو قبول فرما۔ (بیضاوی شریف ص ۱۱)

سوال: آمین کب کہا جائے؟

جواب: جب وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھتے ہوئے سنا جائے تو آمین کہا جائے جیسا کہ حدیث ہے اذا قال الامام ولا الضالین قولوا أمین فان الملٰئکۃ تقول أمین فمن وافق تامینه تامین الملائكة غفرله ما تقدم من ذنبه ۔ (بیضاوی شریف ص ۱۱)

سوال: نماز اور غیر نماز دونوں میں وَلَا الضَّآلِّيْنَ سنتے ہی آمین کہا جائے یا صرف نماز میں؟

جواب: مطلقاً وَلَا الضَّآلِّيْنَ سنتے وقت آمین کہنا چاہئے، خواہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں۔

سوال: آمین کہنا کیسا ہے؟ یعنی فرض ہے یا واجب؟

جواب: نہ فرض ہے نہ واجب، بلکہ مسنون ہے۔

سوال: امام ومقتدی دونوں آمین کہیں گے یا صرف مقتدی؟

جواب: امام بہر حال وَلَا الضَّالِّیْنَ کے بعد آمین کہے نماز خواہ سری ہو یا جہری اور مقتدی جب امام سے وَلَا الضَّالِّیْنَ سن لے تو وہ بھی کہے چاہے جہری میں امام سے وَلَا الضَّالِّیْنَ سنے یا سری میں۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۹)

سوال: سری میں امام سے وَلَا الضَّالِّیْنَ سننے کی کیا صورت ہے؟

جواب: مقتدی امام سے قریب تھا امام نے وَلَا الضَّالِّیْنَ کہا اور اس نے سن لیا۔ تو اس صورت میں مقتدی کو آمین کہنا مسنون ہے۔ (بہار ۳ ص ۷۹)

سوال: آمین کتنے طریقے سے پڑھا جا سکتا ہے؟

جواب: تین، اول آمین کے الف کو کھینچ کر، دوم الف کو بے کھینچے اور بے دراز کئے ہوئے، سوم الف کو یا کی طرف مائل کر کے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۹)

سوال: آمین کے الف کو کھینچ کر پڑھتے ہوئے میم کو مشدد کر دیا یعنی آمّین کہا یا یا کو گرا کر آمن کہا تو؟

جواب: نماز ہو جائے گی، البتہ یہ خلاف سنت ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۹)

سوال: اگر آمَن، یا آمّین، یا اٰمِنْ پڑھ دیا تو؟

جواب: ان مذکورہ طریقوں پر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ج ۳/ ۷۹)

سوال: آہستہ قراءت میں امام نے آمین کہا تو ایک شخص قریب تھا امام کی آواز سن لی تو؟

جواب: تو وہ شخص بھی آمین کہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۹)

سوال: نماز میں امام سے وَلَا الضَّالِّیْنَ سننے پر آمین کہنا مسنون ہے یا مطلقاً یہ معلوم ہو جائے کہ امام نے وَلَا الضَّالِّیْنَ کہا ہے؟

جواب: مطلقاً امام کا وَلَا الضَّالِّیْنَ کہنا معلوم ہو تو آمین کہنا سنت ہے، خواہ امام کی آواز سنے یا کسی مقتدی کے آمین کہنے سے معلوم ہوا ہو۔ (درمختار، بہار شریعت ج ۳ ص ۷۹)

سوال: اگر کسی نے نماز میں اپنے امام سے وَلَا الضَّالِّیْنَ سنا مگر قصداً آمین نہ کہا تو نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو جائے گی۔ البتہ ترک سنت ہو گا۔

قراءت میں غلطی ہونے کے مسائل

سوال: اگر کسی سے اعرابی غلطیاں ہوئیں یعنی زبر کی جگہ زیر یا زیر کی جگہ پیش پڑھ دیا تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر اعرابی غلطیاں ایسی ہوں کہ جن سے معنی نہ بگڑتے ہوں تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ مثلاً لاتَرفَعُوا اَصوَاتَکُم کی جگہ لاتَرفَعُوا اَصوَاتُکُم، اِیَّاکَ نَعبُدُ کی جگہ اِیَّاکَ نَعبَدُ پڑھنا، اور اگر اتنا تغیر ہو جائے کہ اس کا اعتقاد اور قصداً پڑھنا کفر ہو مثلاً عَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ میں میم کو زبر اور بے کو پیش پڑھ دیا اور اِنَّمَا یَخشَی اللّٰہَ مِن عِبَادِہِ العُلَمٰٓؤُا میں کلمہ جلالت (اللہ) کو پیش اور العلماء کو زبر پڑھا اور فَسَاءَ مَطَرُ المُنذَرِینَ کے ذال کے زبر کو زیر پڑھا اِیَّاکَ نَعبُدُ میں کاف کے زبر کو زیر پڑھا اَلمُصَوِّرُ کے واو کے زیر کو زبر پڑھا تو احوط یہ ہے کہ نماز دہرائی جائے، البتہ علمائے متاخرین کا اجماعی فتوی یہ ہے کہ اعرابی غلطی سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (ہندیہ ج ا ص ۸۴/۸۵، مطبوعہ مصر) مگر دہرانا بہتر ہے۔

سوال: اگر تشدید کی جگہ تخفیف پڑھا جیسے اِیَّاکَ نَعبُدُ وَ اِیَّاکَ نَستَعِینُ میں ی، اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ میں ب، قُتِّلُوا تَقتِیلًا میں ت پر تشدید نہ پڑھی تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: ہوگئی۔ (ہندیہ ج ا ص ۸۵، مصری)

سوال: اگر تخفیف کی جگہ تشدید پڑھا مثلاً وَمَن اَظلَمُ مِمَّن کَذَبَ عَلَی اللّٰہِ میں ذال کو تشدید کے ساتھ پڑھا تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو جائے گی۔ (فتاوی ہندیہ ج ا ص ۸۵ مصری)

سوال: جہاں ادغام ہونا چاہیے (ادغام ایک حرف کو دوسرے حرف میں ملا کر مشدد پڑھنا۔ ضیاء القراءت ص ۱۲) وہاں ادغام نہ کیا جیسے اِھدِنَا الصِّرَاطَ میں ن کو ص سے ملانے کے بجائے لام کو ظاہر کیا اور اِھدِنَا الصِّرَاطِ پڑھا تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو جائے گی۔ (فتاوی ہندیہ ج ا ص ۸۵ مصری)

سوال: اگر بے موقع ادغام کر دیا جس سے عبارت بگڑ گئی کلمہ کا معنی سمجھنا دشوار ہو گیا جیسے قُلْ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ میں سَتُغْلَبُوْنَ کو سَتُّغْلَبُوْنَ پڑھ دیا تو کیا حکم ہے ؟

جواب: اس صورت میں نماز فاسد ہو گی (عالمگیری ج ا ص ۸۵ مصری)

سوال: اور اگر بے موقع ادغام کیا مگر معنی نہ بدلا اس کا سمجھنا دشوار بھی نہیں جیسے قل سیروا میں لام کو سین میں ادغام کر کے قلِ سِّیروا پڑھا تو نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں ہو جائے گی۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ا ص ۸۵ مصری)

سوال: بے موقع امالہ کیا یعنی الف کو یا کی طرف یا زبر کو زیر کی طرف مائل کر کے پڑھا مثلاً بسم اللّٰہ میں الف کو یا کی طرف یا مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ میں مَالِكِ کے میم کا زبر زیر کی طرف مائل کر کے پڑھا تو کیا حکم ہے؟

جواب: بے موقع امالہ، غنہ، مد، اخفا، اظہار کرنے سے نماز مطلقاً فاسد نہیں ہوتی (ہندیہ ا/۸۵)

سوال: کسی کلمہ کا صرف ایک دو حرف پڑھا مثلاً الحمد للّٰہ پڑھنے کا ارادہ کیا مگر ال کہا اتنے میں سانس بند ہو گئی یا باقی بھول گیا یاد آنے پر صرف حمد للّٰہ پڑھا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو گئی۔ (فتاوی عالمگیری ج ا ص ۸۶ مصری)

سوال: دوران قراءت کسی کلمہ کے بعض حروف کو آہستہ آواز اور بعض حروف کو بلند آواز میں پڑھا تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز فاسد نہ ہو گی بلکہ کامل ادا ہو گی۔ (فتاوی ہندیہ ج ا ص ۸۶ مصری)

سوال: اگر نمازی نے لحن کے ساتھ قرآن کی قراءت کی تو کیا حکم ہے؟

جواب: لحن کیساتھ قرآن پڑھنا سننا حرام ہے مگر مد ولین میں لحن ہوا تو نماز فاسد نہ ہو گی۔ (عالمگیری ج ا ص ۸۶ مصری) بشرطیکہ فاحش نہ ہو کہ تان کی حد تک پہنچ جائے (بہار ج ۳ ص ۱۰۶) ہاں اگر فاحش ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی (عالمگیری ج ا ص ۸۶ مصری)

سوال: اگر ایک حرف زیادہ کر دیا تو نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: اگر حرف زیادہ کرنے سے معنی نہ بگڑیں تو نماز فاسد نہ ہو گی جیسے وَانْــــهَ عَنِ الْمُنْكَرِ میں ہ کے بعد ی زیادہ کی اور وَانْهِی پڑھا یوں ہی هُمُ الَّذِیْنَ میں م کو جزم

کر کے الف ظاہر کیا اور ھُمْ اَلَّذِیْنَ پڑھا اور اگر معنی بگڑ جائیں جیسے زَرَابِی کو زَرَابِیْبُ مَثَانِیْ کو مَثَانِیْنُ پڑھا تو نماز فاسد ہو جائیگی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۸۳ مصری)

سوال: اگر ایک حرف کم کر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی حرف کم کیا اور معنی بگڑ گیا جیسے خَلَقْنَا، بلا'خ' کے اور جَعَلْنَا، بغیر'ج' تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر معنی نہیں بگڑا مثلاً ترخیم کے قاعدے کے مطابق حذف کیا جیسے یامالک میں یامال پڑھا تو فاسد نہ ہوگی، یا یوں ہی ایک حرف کم کر دیا اور معنی نہ بگڑا جیسے۔ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ میں وَلَقَدْ جَاءَ هُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ 'تا' کے حذف کیساتھ پڑھا تو نماز ہو جائے گی (عالمگیری ج ۱ ص ۸۳)

سوال: اگر پورا ایک کلمہ (لفظ) زیادہ کر دیا تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: زیادہ کیا ہوا کلمہ قرآن میں ہے یا نہیں اور بہر صورت معنی بگڑتا ہے یا نہیں اگر معنی بگڑ جائے تو نماز جاتی رہے گی، جیسے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ، میں كَفَرُوْا بڑھا کر اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اور اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا اِثْمًا میں جَمَالًا زیادہ کر کے اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا اِثْمًا وَّجَمَالًا پڑھا، اور اگر معنی نہ بگڑا تو فاسد نہ ہوگی اگر چہ قرآن میں اس کا مثل ہو یا نہ ہو جیسے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا، اور فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّتُفَّاحٌ وَّرُمَّانٌ، (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۰۵)

سوال: اگر ایک پورا کلمہ چھوڑ گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کلمہ چھوڑ دیا اور معنی نہ بگڑا جیسے جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا، میں دوسرے سَيِّئَةٌ کو نہ پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اس کی وجہ سے معنی بگڑ گیا جیسے۔ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ میں لا نہ پڑھا تو نماز فاسد ہوگی (بہار ج ۳ ص ۱۰۵)

سوال: ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھا تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف اس وجہ سے پڑھا کہ اس کی زبان سے وہ حرف ادا نہیں ہوتا تو مجبور ہے اس پر کوشش کرنا ضروری ہے اور لا پرواہی سے ہے جیسے آج کل کے اکثر حفاظ و علماء کہ ادا کرنے پر قادر ہیں مگر بے خیالی میں حرف تبدیل کر دیتے ہیں تو اگر معنی

بگڑ جائے نماز نہ ہوئی اس قسم کی جتنی نمازیں پڑھی گئیں ان کی قضا لازم ہے (بہار ۳/۱۰۶)

سوال: اگر ایک لفظ کی جگہ دوسرا لفظ پڑھا تو؟

جواب: اگر معنی نہ بگڑا جیسے عَلِیْمٌ کی جگہ حَکِیْمٌ تو نماز ہو جائے گی اور اگر معنی بگڑ گیا جیسے وَعْداً عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فَاعِلِیْنَ کی جگہ غَافِلِیْنَ پڑھا تو نماز نہ ہوگی یوں ہی اگر نسب میں غلطی کی منسوب الیہ قرآن میں نہیں ہے جیسے مَرْیَمُ ابْنَةُ غَیْلَانَ پڑھا تو نماز فاسد ہوگی اور منسوب الیہ قرآن میں ہے تو اگرچہ نسب میں غلطی کی پھر بھی نماز ہو جائے گی جیسے مَرْیَمُ ابْنَةُ لُقْمٰنَ۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۸۴ مصری)

سوال: ایک آیت کی جگہ دوسری ایک آیت پڑھی تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر ایک آیت کی جگہ کوئی آیت پڑھی مگر وقف تام کر لیا پھر دوسری آیت پڑھی اور معنی نہ بدلا جیسے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ پر وقف کر کے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ پڑھا یا وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ سے ھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ تک پڑھا اور وقف تام کیا اور پھر لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ پڑھا یا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پڑھا اور وقف تام کر کے اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ پڑھا تو نماز فاسد نہیں ہوگی اور درمیان میں وقف تام نہ کیا بلکہ ملا دیا تو اگر معنی نہ بدلا مثلاً اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے بعد کَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا کی جگہ فَلَهُمْ جَزَآءَنِ الْحُسْنٰی پڑھا تو نماز ہو جائے گی اور معنی بدل گیا مثلاً اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ یوں ہی اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ پڑھا نماز نہ ہوئی۔ (ہندیہ ۱/۸۴)

سوال: اگر نمازی نے بے محل وقف یا بے موقع وصل یا بے محل ابتدا کر دیا تو نماز ہوگی یا نہیں

جواب: اگر معنی میں تغیر فاحش نہ ہو مثلاً اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پڑھ کر وقف کیا پھر اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ سے شروع کیا تو بالاجماع نماز ہو جائے گی ایسے ہی اگر بے محل وصل کر دیا مثلاً اَصْحٰبُ النَّارِ پر وقف نہ کیا بلکہ اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ کو ملا دیا تو نماز ہو جائے گی۔ مگر برا کیا اور اگر معنی بہت بگڑ گیا جیسے شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ پڑھ

کر وقف کیا پھر یہ پڑھا اِلَّا هُوَ تو بھی نماز ہو جائے گی، مگر ایسا کرنا بہت قبیح ہے۔
(ہندیہ مع الخانیۃ ج ۱ ص ۸۴،۸۵)

سوال: اگر تقدیم و تاخیر میں غلطی ہوئی تو نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: حروف کی تقدیم و تاخیر میں اگر معنی فاسد ہوں تو نماز فاسد ہے ورنہ نہیں جیسے قَسْوَرَةٌ کو قَوْسَرَةٌ، عَصْفٌ کی جگہ عَفْصٌ پڑھا فاسد ہو گئی۔ اور اِنْفَجَرَتْ کو اِنْفَرَجَتْ پڑھا تو فاسد نہیں ہوئی یہی حکم کلمہ کی تقدیم و تاخیر کا ہے جیسے لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَّ شَهِيقٌ میں شَهِيقٌ کو زَفِيرٌ پر مقدم کیا فاسد نہ ہوئی اور اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِي جَحِيمٍ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي نَعِيمٍ پڑھا تو نماز فاسد ہو گئی۔ (ہندیہ ج ۱ ص ۸۴)

سوال: کسی نے ایک کلمہ کو دوبارہ پڑھ دیا تو نماز صحیح ہو گی یا فاسد؟

جواب: اگر کسی کلمہ کو دوبارہ پڑھا تو معنی فاسد ہونے میں نماز فاسد ہو گی جیسے۔ رَبِّ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، مٰلِكِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پڑھا جب کہ اضافت کے قصد سے پڑھا ہو یعنی رب کا رب، مالک کا مالک اور اگر تصحیح مخارج کے قصد سے دوبارہ ہو گیا یا کچھ بھی قصد نہ کیا تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہ ہو گی۔ (ہندیہ ج ۱ ص ۸۴)

سوال: اگر کسی نے ایک حرف کو دوبار پڑھ دیا تو نماز صحیح ہو گی یا نہیں؟

جواب: اگر ایک حرف دوبار پڑھا اور مقصود اظہار تضعیف ہو جیسے من یرتد د تو نماز فاسد نہ ہو گی اور اگر ایک حرف زائد کر دیا جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ میں تین لام پڑھا یعنی اَلْحَمْدُلِلّٰلِهِ نماز نہ ہو گی۔ (ہندیہ ج ۱ ص ۸۴)

سوال: اگر نمازی نے ط، ت، س، ث، ص، ذ، ز، ظ، ا، ء، ع، ہ، ح، ض، ظ، د، ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز نہ رکھا تو؟

جواب: ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھنا ضروری ہے ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہو گی۔ (بہار ۳/ ۱۰۶)

سوال: اگر نمازی نے اللہ تعالیٰ کے نام میں تائے تانیث داخل کر دیا تو؟

جواب: اللہ عزوجل کے لئے مؤنث کے صیغے یا ضمیر ذکر کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔
(ہندیہ مع الخانیۃ ج ۱ ص ۸۶)

سوال: بلاقصد واختیار ضاد، دال کے مشابہ یا بعینہ دال ادا ہو جائے تو نماز ادا ہو گی یا نہیں؟

جواب: معنی نہ بگڑے تو ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ (رضویہ م ج ۶ ص ۷-۳۰۶)

سوال: کسی نے بالقصد مَغضُوبِ کو مَغظُوبِ، ضَالِّيْنَ کو ذَالِّيْنَ پڑھا تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز فاسد ہو جائے گی۔ (رضویہ م ج ۶ ص ۳۰۷)

تنبیہ: اس باب میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑے تو نماز فاسد ہو گئی ورنہ نہیں۔

رکوع کے مسائل

سوال: رکوع کا معنی کیا ہے؟

جواب: سر کو جھکانا۔ (شامی ج ۱ ص ۳۳۰)

سوال: رکوع کی حد کیا ہے؟

جواب: رکوع کی ادنیٰ حد یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ ہاتھ پھیلائے تو ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے۔

(شامی ج ۱ ص ۳۳۰)

سوال: رکوع میں نظر کہاں ہونی چاہئے؟

جواب: رکوع میں نظر قدموں پر ہونی چاہئے۔ (رضویہ م ج ۳ ۲/۷)

سوال: رکوع کس طرح ہونا چاہئے؟

جواب: اس طرح کہ پیٹھ برابر بچھ جائے اور سر نہ اٹھا رہے اور نہ جھکا۔ (جوہرہ ج ۱/ ۵۱)

سوال: کسی نے رکوع اس طرح کیا کہ سر جھکا لیا تو رکوع ہوا یا نہیں؟

جواب: اگر رکوع کے بہ نسبت قیام کے زیادہ قریب ہے تو رکوع نہ ہوا (جوہرہ ج ۱ ص ۵۱)

سوال: اگر کوئی شخص حد رکوع تک کبڑا ہے تو رکوع کیسے کرے؟

جواب: وہ حد رکوع سے زیادہ اپنا سر جھکائے یہ اس پر لازم ہے۔ (جوہرہ ج ۱ ص ۵۱)

سوال: رکوع میں کیا پڑھنا چاہئے اور کتنے بار؟

جواب: سبحان ربی العظیم، تین بار پڑھے یہ ادنیٰ ہے اور اوسط پانچ بار اکمل سات بار (جوہرہ ۱/ ۵۱)

سوال: رکوع وسجدہ میں تسبیح کا ادنیٰ درجہ کیا ہے؟
جواب: تین بار تسبیح ادنیٰ درجہ ہے کہ اس سے کم میں سنت ادا نہ ہوگی اور تین بار سے زیادہ کہے تو افضل ہے مگر ختم طاق عدد پر ہو (بہار ۸۲/۳) اس سے ظاہر ہے کہ زیادہ کی حد نہیں ہے۔
سوال: کب رکوع وسجود میں تین بار سے زیادہ تسبیح نہیں کہنی چاہئے؟
جواب: جبکہ یہ امام ہے اور مقتدی گھبراتے ہیں تو تین بار سے زیادہ تسبیح نہ کہے (بہار ۸۲/۳)
سوال: جب رکوع سے اٹھے تو کیا پڑھے؟
جواب: تنہا نماز پڑھنے والا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ دونوں پڑھے اور جماعت سے نماز ہو رہی ہو تو امام صرف سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد پڑھے۔ (جوہرہ ۵۲/۱)
سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ امام نے ایک رکعت میں دو رکوع کئے اور مقتدی از ابتدا شریک ہونے کے باوجود پہلے رکوع میں شریک ہوا اور دوسرے رکوع میں قصداً شریک نہ ہوا یا دوسرے میں شریک ہوا اور پہلے میں عمداً شریک نہ ہوا پھر بھی مقتدی کی نماز فاسد نہیں ہوئی
جواب: جب امام کو رکوع میں یاد آیا کہ دعائے قنوت نہیں پڑھی اور کھڑا ہو گیا اور قنوت پڑھی پھر رکوع کیا تو مقتدیوں نے پہلے یا دوسرے میں امام کا ساتھ نہ دیا تب بھی نماز ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۶)
سوال: اگر کوئی شخص کھڑا تو ہو سکتا ہے مگر رکوع وسجود پر قادر نہیں تو نماز کیسے پڑھے؟
جواب: وہ بیٹھ کر نماز پڑھے رکوع وسجود کیلئے اشارہ کرے۔ (شرح وقایہ ج ۱ ص ۱۸۹)
سوال: تسبیحاتِ رکوع مسنون ہیں یا واجب؟
جواب: تحقیقِ اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کے مطابق تسبیحاتِ رکوع مسنون ہیں، واجب نہیں تسبیحاتِ رکوع وسجود میں تین کا عدد سنت اور یہ تسبیح کا ادنیٰ درجہ ہے اور پانچ بار کامل اور سات بار اکمل ہے۔ (مصطفویہ ج ۳ ص ۱۴/۱۶)
سوال: اگر کوئی شخص رکوع میں اول سے آخر تک سوتا ہی رہا تو کیا حکم ہے؟
جواب: بعد بیداری اس کا اعادہ فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی اور سجدہ سہو بھی کرے (بہار ۷۲/۳)

سوال: کون کون سی باتیں رکوع میں سنت ہیں؟

جواب: رکوع میں چند باتیں مسنون ہیں، (۱) تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا (۲) گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا (۳) انگلیاں کھلی رکھنا (۴) ٹانگیں سیدھی رکھنا (۵) رکوع کے لئے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا (۶) پیٹھ خوب اس طرح بچھی رکھنا کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہرا رہے (۷) نہ سر پیٹھ سے جھکا ہو نہ اونچا ہو بلکہ پیٹھ کے برابر ہو (۸) عورتوں کیلئے رکوع میں گھٹنوں پر صرف ہاتھ رکھنا انگلیاں کشادہ نہ ہونا اور اتنا جھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے۔ (بہار ۳/۸۱،۸۰،۷۹)

سوال: کوئی شخص سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم میں ظا ادا نہ کر سکے تو کیا کرے؟

جواب: وہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کی جگہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْکَرِیْم کہے۔ (بہار ۳/۸۰)

سوال: کس کے لئے رکوع میں طول دینا افضل اور کس کے لئے مکروہ تحریمی ہے؟

جواب: ایسے آنے والے کی خاطر رکوع میں طول دینا جس کو پہچانتا نہیں افضل ہے اور ایسے آنے والے کی خاطر رکوع کو طول دینا جس کو پہچانتا ہے مکروہ تحریمی ہے۔ (بہار ۳/۸۰)

سوال: رکوع میں کم سے کم کتنی دیر ٹھہرنا واجب ہے؟

جواب: کم سے کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی قدر ٹھہرنا واجب ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۷۴)

سوال: وہ کون سی نماز ہے جس کے رکوع کی تکبیر کے لئے لفظ اللّٰہ اَکْبَرْ ہی کہنا واجب ہے؟

جواب: نماز عید الفطر و نماز عید الاضحیٰ میں دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر کے لئے اَللّٰہُ اَکْبَرْ کا ہی لفظ بولنا واجب ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۵)

سوال: کب سنت فجر کے رکوع میں صرف ایک بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھنے پر اکتفا کرے؟

جواب: جب جماعت جانے کا اندیشہ ہو تو ایک بار تسبیح پر اکتفا کرے۔ (بہار ۳/۹۷)

سوال: امام کے رکوع و سجود سے پہلے مقتدی نے سر اٹھالیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اسے لوٹنا واجب ہے اور یہ دو رکوع اور دو سجدے نہ ہوں گے۔ (بہار ۳/۱۳۹)

سوال: کب رکوع کا اعادہ کرنا بہتر ہے؟

جواب: جب رکوع میں یاد آیا کہ کوئی سجدہ رہ گیا ہے اور وہیں سے سجدہ کو چلا گیا، تو اس رکوع کا اعادہ بہتر ہے، آخر میں سجدہ سہو کرلے۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۵۶)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ مذکورہ صورت میں رکوع کے اعادہ کی حاجت نہ ہو صرف سجدہ سہو کافی ہو؟

جواب: جبکہ رکوع میں یاد آیا کہ نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا ہے مگر فوراً سجدہ کو نہ گیا بلکہ آخر میں سجدہ کیا تو رکوع کا اعادہ نہیں صرف سجدہ سہو کرنا ہوگا۔ (بہار ج ۴ ص ۵۶)

سوال: کسی کے لئے امام کا رکوع میں دیر کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر خاص کسی شخص کی خاطر یا کسی علاقۂ خاص کے لئے منظور ہو تو ایک بار تسبیح کی قدر بڑھانے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ (احکام شریعت حصہ دوم ص ۱۶۰)

سوال: کسی کے لئے امام کا رکوع کو طول دینا اور اس میں دیر کرنا جائز ہے اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: اگر کسی کی خاطر خوشامد منظور نہیں بلکہ عمل حسن پر مسلمان کی اعانت ہو تو رکوع میں دو ایک تسبیح کی قدر بڑھا دینا جائز ہے۔ (احکام شریعت کامل حصہ دوم ص ۱۶۰)

سجدہ کے مسائل

سوال: سجدے کا کیا معنی ہے؟

جواب: چہرے کا بعض حصہ زمین پر رکھنا۔ (شامی ج ۱ ص ۳۳۰)

سوال: نماز میں سجدہ کرنا کیا ہے؟

جواب: فرض ہے۔ (عالم گیری ج ۱ ص ۷۳)

سوال: سجدہ کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھوں پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے اور بازوؤں کو کروٹوں

اور پیٹ کورانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جائے اور ہتھیلیاں بچھی ہوں نیز انگلیاں قبلہ کو ہوں۔ (بہار ۳/۶۴)

حدیث پاک میں ہے۔

عن ابن عمرانه رایٰ رجلاً ساجداً قد عدل یدیه عن القبلة فقال استقبل بهما القبلة فانهما تسجدان مع الوجه۔۔

(جوہرہ ۱/۵۲)

سوال: سجدہ کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: سجدہ کی حقیقت یہ ہے کہ ماتھا اور ناک کی ہڈی زمین پر جمی ہو اور کم سے کم پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگا ہو۔ (سامان ص ۱۴۴)

سوال: سجدۂ کامل کیا ہے؟

جواب: سجدہ کامل یہ ہے کہ پیشانی اور ناک دونوں رکھ کر سجدہ کیا جائے (سامان ۱۴۴)

سوال: دو سجدوں کے درمیان کتے کی طرح (دونوں پیر کھڑا کرکے سرین کے بل) بیٹھنا کیسا ہے؟

جواب: دو سجدوں کے درمیان کتے کی طرح بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (بہار ۳/۱۶۶، ۱۶۷)

سوال: کلائیاں زمین پر بچھا کر سجدہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ تحریمی ہے۔ (بہار ۳/۱۶۷)

سوال: سجدے میں پیشانی کا زمین پر لگنا کیا ہے؟

جواب: پیشانی کا کم سے کم ایک جز لگنا فرض اور اکثر حصہ کا لگنا واجب ہے (شامی ۱/۳۳۰)

سوال: اگر کسی نے سجدے میں پیشانی زمین سے نہیں لگائی صرف ناک زمین سے لگائی تو سجدہ ہوگا یا نہیں؟

جواب: اگر عذر صحیح سے ہے تو سجدہ ہو جائے گا ورنہ نہیں (شامی ۱/۳۳۰، جوہرہ ۱/۵۲)

سوال: کسی نے پیشانی کے بجائے ناک کا صرف نرم حصہ زمین پر رکھا اور بانسے کی سخت ہڈی زمین پر نہیں لگی تو کیا حکم ہے؟

جواب: فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضرور ہے (بہار ۳/۷۱) نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی (بہار ۳/۷۹)

سوال: کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ ناک زمین پر نہ لگی یا لگی مگر ناک ہڈی تک نہ لگی تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز مکروہ تحریمی نیز واجب الاعادہ ہوگی۔ (رضویہ ۱/۵۵۶، بہار ۳/۷۱)

سوال: اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا تو کیا کرے؟

جواب: تو صرف ناک سے سجدہ کرے مگر اس طرح ناک سے سجدہ کرے کہ ناک کی ہڈی زمین پر لگ جائے۔ (بہار ۳/۷۱ فاروقیہ)

سوال: اگر صرف رخسار یا ٹھوڑی سے سجدہ کیا تو سجدہ ہوگا یا نہیں؟

جواب: رخسار یا ٹھوڑی زمین پر لگانے سے سجدہ نہ ہوگا خواہ عذر سے ہو یا بلا عذر۔ (بہار ۳/۷۱)

سوال: اگر پیشانی اور ناک دونوں میں کوئی زخم ہے تو رخسار یا ٹھوڑی سے سجدہ کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں، ایسی صورت میں اشارے سے نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ (بہار ۳/۷۱)

سوال: اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے یا صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی رہی تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز نہیں ہوگی۔ (شامی ج ۱ ص ۳۳۰، بہار ۳/۷۱)

سوال: سجدہ میں کتنی انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا فرض ہے؟

جواب: پیر کی دس انگلیوں میں سے ایک انگلی کا پیٹ لگنا فرض ہے۔ (رضویہ ۳/۲۴۴)

سوال: سجدے میں کتنی انگلیوں کا پیٹ زمین سے لگنا واجب ہے؟

جواب: ہر پاؤں کی اکثر انگلیوں کا پیٹ یعنی ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کا زمین پر جمنا واجب ہے۔ (رضویہ ج ۳ ص ۲۵۳)

سوال: سجدہ میں انگلیوں کو قبلہ سے پھیر دینا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ (تنزیہی) ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۱۷۳)

سوال: کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں قدم زمین پر اٹھے رہے تو سجدہ ہوگا یا نہیں؟

جواب: سجدہ نہ ہوگا (عالم گیری ج ۱ ص ۷۳)

سوال: پہلے سجدہ کرنا ضروری ہے یا رکوع؟

جواب: رکوع۔ (عالم گیری ج ۱ ص ۷۳)

سوال: اگر کسی نے پہلے سجدہ کیا پھر رکوع تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز نہ ہوگی کہ قیام، رکوع، سجدہ و قعدہ میں ترتیب فرض ہے (عالم گیری ج ۱ ص ۷۳)

سوال: اگر سجدے میں گھٹنے زمین پر نہ لگائیں جائے تو سجدہ ہوگا یا نہیں؟

جواب: سجدہ ہو جائے گا کہ گھٹنے زمین پر رکھنا فرض نہیں۔ (صغیری ص ۱۲۳)

سوال: سجدے میں کیا پڑھے؟

جواب: سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ (بہار ۳/۶۳)

سوال: کتنے بار پڑھے؟

جواب: کم از کم تین بار اوسط یہ ہے کہ پانچ بار پڑھے اور اکمل سات بار پڑھنا ہے۔

(جوہرہ ۱/۵۳)

سوال: بلا ضرورت سجدہ میں تین بار سے کم تسبیح کہنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ تنزیہی ہے۔ (بہار ۳/۷۰) یوں ہی رکوع میں بھی تین سے کم تسبیح کہنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (بہار ۳/۷۱)

سوال: ایک رکعت میں کتنے سجدے ہوتے ہیں؟ اور کتنے فرض ہیں؟

جواب: دو اور دونوں فرض ہیں۔ (عالم گیری ج ۱ ص ۷۳، بہار ۳/۷۱)

سوال: ایک رکعت میں دو سجدے کیوں؟

جواب: دو سجدے کا ہونا امر تعبدی ہے دوسرے اس کی یہ بھی حکمت ہے کہ جب شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا تو فرشتوں نے ایک سجدہ اور کر لیا تو شیطان کو خوار کرنے کے لئے دو سجدے کئے جاتے ہیں۔ (مفہوم شامی ج ۱ ص ۳۳۰)

سوال: دونوں سجدوں کے مابین اگر کوئی ذکر کرنا چاہے تو کیا پڑھے؟

جواب: یہ پڑھ سکتا ہے، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ۔ اور یہ مستحب ہے۔ (رضویہ ۱۸۲/۶)

سوال: سجدہ کیسی جگہ یا کیسی چیز پر کرنا چاہیے؟

جواب: پاک اور ایسی جگہ یا ایسی چیز پر جس پر پیشانی اچھی طرح جم جائے۔ (خانیہ ۳۰/۱)

سوال: دھنی ہوئی روئی یا گھاس پر سجدہ کیا تو؟

جواب: اگر زمین کی سختی محسوس ہوئی اور پیشانی زمین پر جم گئی تو سجدہ ہوا ورنہ نہیں۔ (جوہرہ ۵۲/۱)

سوال: دھنی ہوئی روئی اور اس کے مثل رضائی اور اسپنج اور روئی والے گدے پر سجدہ کرنے سے نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: سجدہ میں پیشانی کا جمنا اور استقرار ضروری ہے، روئی، رضائی، قالین، گدے وغیرہ موٹے ہوں تو ان پر پیشانی نہیں جمتی لہٰذا نہ سجدہ ہوگا نہ نماز۔ (قاضی خاں حاشیہ علی الھندیہ ج ۱ ص ۳۰) اگر پیشانی جم گئی تو سجدہ ہو جائے گا یوں ہی بعض مصلے بہت موٹے غالیچے کے ہوتے ہیں یا کم موٹے ہوتے ہیں مگر کئی مصلے ایک پر ایک بچھا دیئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ اتنے موٹے ہو جاتے ہیں کہ پیشانی یا ناک کی ہڈی زمین پر نہیں لگتی ایسی شکل میں بھی نماز نہ ہوگی۔

سوال: نرم چیز گھاس، پیال، ٹرینوں کے گدوں پر سجدہ ہوگا یا نہیں؟

جواب: ان ساری صورتوں میں صرف یہ دیکھا جائے گا کہ پیشانی خوب جمتی ہے یا نہیں اگر اس طرح جم جائے کہ دبانے سے اور نہ دبے تو سجدہ ہو جائے گا ورنہ نہیں ہوگا۔ (مفہوم بہار ۷۱/۳)

سوال: چنا، گیہوں، باجرہ، چاول پر سجدہ کیا تو سجدہ ہوگا یا نہیں؟

جواب: چنا اور گیہوں پر سجدہ ہو جائے گا اور باجرہ چاول اور چھوٹے دانے جن پر پیشانی نہ جمے سجدہ نہ ہوگا ہاں بوری میں خوب کس کر بھر دیئے گئے کہ پیشانی جمنے سے مانع نہ ہوں تو ان پر بھی سجدہ ہو جائے گا۔ (بہار ۷۱/۳، عالمگیری ج ۱ ص ۷۳)

سوال: اپنی دونوں ہتھیلیوں پر سجدہ کیا تو سجدہ ہوا یا نہیں؟

جواب: سجدہ ہو گیا۔ (جوہرہ ج ا ص ۵۳)

سوال: اگر کسی آدمی کی پیٹھ پر سجدہ کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہ آدمی اسی نماز میں ہے اور ازدحام ہے تو اس کی پیٹھ پر کیا ہوا سجدہ ہو جائے گا اور اگر وہ دوسری نماز میں ہے یا نماز میں ہی نہیں تو اس کی پیٹھ پر کیا ہوا سجدہ سجدہ نہ ہو گا۔

(عالم گیری ج ا ص ۷۳، بہار ۳/۷۱)

سوال: اگر کسی بہت چھوٹے پتھر پر سجدہ کیا تو سجدہ ہوا یا نہیں؟

جواب: اگر پیشانی کا اکثر حصہ زمین پر لگ گیا تو سجدہ ہو گیا ورنہ نہیں ہوا۔ (ہندیہ ۱/۵۳)

سوال: اپنی آستین یا کوئی ایسا کپڑا جسے پہنے ہوئے ہے نجاست پر پھیلا دیا پھر اس پر سجدہ کیا تو سجدہ صحیح ہوا یا نہیں؟

جواب: صحیح یہ ہے کہ سجدہ صحیح نہیں ہوا۔ (جوہرہ ج ا ص ۵۳، بہار ۳/۷۲)

سوال: کسی عذر مثلاً بھیڑ کی وجہ سے اپنی ران یا گھٹنے پر سجدہ کیا تو سجدہ ہوا یا نہیں؟

جواب: عذر کی وجہ سے اپنی ران پر سجدہ کیا تو جائز ہے اور بلا عذر باطل اور گھٹنے پر عذر و بلا عذر کسی حال میں سجدہ جائز نہیں لہذا نماز باطل ہو گی۔ (بہار ۳/۷۱)

سوال: اگر سوتے میں سجدہ کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: سجدہ دوبارہ کرے۔ (ہندیہ مع الخانیہ ج ا ص ۷۳)

سوال: حالت سجدہ میں سوتا رہا مگر دوبارہ کرنے کی حاجت نہیں اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جب رکوع و سجدہ دونوں میں سوتا رہا تو اعادہ نہیں۔ (ہندیہ مع الخانیہ ۱/۷۳)

سوال: ایک شخص سجدے میں سو گیا تو نہ سجدہ ہوا نہ نماز اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: اگر اس طرح سویا کہ کلائیاں زمین پر بچھی رہیں پیٹ رانوں سے لگا رہا پنڈلیاں زمین سے ملی رہیں۔ جیسے عورتیں سجدہ کرتی ہیں۔ تو چونکہ وضو ٹوٹ جائے گا اس لئے نہ سجدہ ہو گا نہ نماز۔ (مفہوم رضویہ ج ۲ ص ۶۲۷)

سوال: کسی نے ایک رکعت میں بھول کر تین سجدے کر لیا تو نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: سجدۂ سہو کرلے نماز ہو جائے گی۔ (قانون شریعت ج ا ص ۷۸)

سوال: اگر کسی نے رکوع سے پہلے سجدہ کرلیا تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو جائے گی مگر سجدے کے بعد اٹھ کر رکوع کرے پھر دوبارہ سجدہ کرلے یعنی ترتیب وار کرلے تو نماز ہو جائے گی۔ (قانون شریعت ج ا ص ۷۸)

سوال: سجدہ یا رکوع کی حالت میں قرآن کریم پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ تحریمی ہے۔ (صغیری ص ۱۴۷)

سوال: رکوع یا سجدے سے سر اٹھانا فرض ہے یا سنت؟

جواب: سنت ہے۔ غزی ص ۱۲ میں ہے؛

وَاَمَّا رَفْعُ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَسُنَّةٌ وَرُوِيَ عَنْ اَبِي حَنِيْفَةَ اَنَّ الرَّفْعَ مِنْهُ فَرْضٌ وَالصَّحِيْحُ الْاَوَّلُ لِاَنَّ الْمَقْصُوْدَ الْاِنْتِقَالُ وَهُوَ يَتَحَقَّقُ بِدُوْنِهٖ بِاَنْ يُّحَطَّ مِنْ رُكُوْعِهٖ۔

سوال: اگر کسی رکعت کا ایک سجدہ بھول گیا تو کیا کرے؟

جواب: جب یاد آئے سجدہ کرلے اگرچہ سلام کے بعد بشرطیکہ کوئی فعل منافی نماز نہ صادر ہوا ہو اور سجدہ سہو کرلے۔ (بہار ج ۳ ص ۷۶)

سوال: اگر کوئی شخص سجدہ میں اول سے آخر تک سوتا ہی رہا تو کیا حکم ہے؟

جواب: بعد بیداری ان کا اعادہ فرض ہے، ورنہ نماز نہ ہوگی اور سجدہ سہو بھی کرے۔

(بہار ۳/۷۲)

سوال: سجدہ میں جانے اور سجدہ سے اٹھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: سجدہ میں جانے کا طریقہ یہ ہے کہ زمین پر پہلے گھٹنے رکھے اس کے بعد ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی (ماتھا) اور سجدہ سے اٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک اس کے بعد ہاتھ پھر گھٹنے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۸۲)

سوال: سجدہ میں کیا کیا سنت ہے؟

جواب (۱) سجدہ میں کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہنا

(۲) ہاتھ کا زمین پر رکھنا

(۳) مرد کے بازو کروٹوں سے جدا ہوں، پیٹ رانوں سے الگ، کلائیاں زمین پر بچھی نہ ہوں مگر جبکہ صف میں ہو۔

(۴) اگر عذر نہ ہو تو دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھنا ورنہ پہلے دایاں پھر بایاں

(۵) ایک پاؤں اٹھانہ ہونا

(۶) عورت کے بازو کروٹوں سے ملے ہوں اور پیٹ ران سے، ران پنڈلیوں سے، پنڈلیاں زمین سے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۸۲،۸۳)

سوال: سجدہ میں ہاتھ زمین پر نہ رکھنا یوں ہی آستین بچھا کر سجدہ کرنا تا کہ چہرہ پر گرد نہ لگے کیسا ہے؟

جواب: مکروہ تنزیہی ہے۔ (بہار ۳/۱۷۳)

سوال: کب سجدے کا اعادہ بہتر ہے؟

جواب: جب سجدے میں یاد آیا کہ اس پر کوئی سجدہ رہ گیا ہے اور سر اٹھا کر وہ سجدہ کر لیا تو بہتر یہ ہے اس سجدے کا اعادہ کرلے اور سجدہ سہو بھی کرے۔ (بہار ج ۴ ص ۵۶)

سوال: مذکورہ صورت میں سجدے کا اعادہ نہیں صرف سجدہ سہو کافی ہے اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جبکہ سجدے میں یاد آیا کہ نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا ہے مگر فوراً سجدہ نہ کیا بلکہ صرف سجدہ سہو کی ضرورت ہے۔ (بہار ۴/۵۶)

سوال: سجدہ کو جاتے وقت دائیں جانب زور دینا اور اٹھتے وقت بائیں جانب زور دینا کیسا ہے؟

جواب: مستحب ہے۔ (بہار ۳/۱۷۳)

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

قعدہ کے مسائل

سوال: قعدہ کا معنی کیا ہے؟

جواب: بیٹھنا۔

سوال: قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: مرد بایاں قدم پھیلائے اور اسی پر بیٹھے اور دایاں کھڑا رکھے۔ اور عورت اپنی بائیں سرین پر بیٹھے دونوں پیر دائیں جانب نکال لے اور دونوں رانوں کو ملائے اور دائیں پنڈلی کو بائیں پنڈلی پر رکھے۔ (جوہرہ ج اص ۵۲)

سوال: قعدہ نماز میں فرض ہے یا واجب؟

جواب: فرض بھی ہے واجب بھی۔

سوال: تین یا چار رکعت والی نماز میں کل کتنے قعدے ہوتے ہیں؟

جواب: دو۔ (عامۂ کتب)

سوال: ہر ایک کا نام کیا ہے؟ نیز کون فرض کون واجب ہے؟

جواب: پہلے قعدے کو قعدہ اولیٰ۔ اور دوسرے قعدہ کو قعدہ اخیرہ کہتے ہیں قعدہ اولیٰ واجب اور اخیرہ فرض ہے۔ (عالم گیری ج اص ۷۲)

سوال: کیا ہر فرض نماز میں دو قعدے ہوتے ہیں؟

جواب: نہیں۔ دو رکعت سے زائد والی فرض و واجب کی تمام نمازوں میں دو قعدہ ہوتے ہیں۔ (عامۂ کتب)

سوال: وہ کون کون فرض نمازیں ہیں جن میں دو قعدے یا ایک قعدہ ضروری ہوتا ہے؟

جواب: ظہر، عصر، مغرب، عشا کی فرض نمازوں میں اور وتر میں دو قعدے اور فجر کی نماز میں ایک قعدہ لازم ہوتا ہے۔

سوال: کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ فجر و ظہر و عصر و عشا میں سے ہر ایک میں ایک ہی قعدہ

لازم ہو۔

جواب: ہاں جبکہ نمازی مسافر ہو تو اسے مذکورہ چار اوقات میں صرف ایک ایک قعدہ کرنا فرض ہوگا کیوں کہ اس سے ہر چار رکعت والی فرض نماز دو رکعتیں ساقط ہو جاتی ہیں تو اس کے حق میں ظہر وعصر وعشا فجر کے مثل ہیں۔

سوال: قعدہ میں کون کون سی چیزیں پڑھی جائیں؟

جواب: التحیات، درود ابراہیمی، دعاء ماثورہ (درمختار ج۱ص ۵۴۶)

سوال: قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ ہر ایک میں التحیات، درود، دعا ماثورہ پڑھنے کا حکم ہے؟

جواب: نہیں بلکہ قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات اور اخیرہ میں التحیات درود ابراہیمی دعائے ماثورہ پڑھنے کا حکم ہے

سوال: قعدہ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھنا چاہیے اس کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

جواب: نماز فرض وواجب اور سنن مؤکدہ کے سوا نوافل ونماز منت میں درود شریف بھی پڑھا جائے۔ (بہار شریعت ج۴ص ۱۵) اور غیر مؤکدہ سنتوں کا بھی یہی حکم ہے۔

سوال: کن کن نمازوں کے قعدہ اولیٰ میں درود شریف نہ پڑھا جائے؟

جواب: فرض ظہر وعصر ومغرب وعشا وتر وسنن مؤکدہ۔ (بہار ج۳ص ۷۵)

سوال: قعدہ اخیرہ میں کتنی دیر تک بیٹھنا فرض ہے؟

جواب: اتنی دیر تک کہ پوری التحیات پڑھ لی جائے۔ (بہار شریعت ج۳ص ۷۲)

سوال: چار فرض پڑھتے وقت قعدہ اولیٰ قصداً ترک کر دیا تو نماز صحیح ہوگی یا فاسد؟

جواب: نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی سجدہ سہو کافی نہیں۔ (بہار ج۴ص ۴۹)

سوال: اور اگر بھول کر چھوڑ دیا تو؟

جواب: نماز ہو جائے گی مگر ناقص اس لئے اخیر میں سجدۂ سہو کرے (بہار ج۴ص ۴۸)

سوال: وہ کون سی نماز ہے جسے پڑھتے وقت قعدہ اولیٰ قصداً ترک کر دیا پھر بھی نماز باطل نہیں ہوئی؟

جواب: وہ چار رکعت نماز نفل ہے جس کا قعدہ اولیٰ فوت ہو گیا بلکہ قصداً بھی ترک کر دیا

نماز باطل نہ ہوئی۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۱۵)

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ نفل نماز کی دوسری رکعت میں قعدہ نہ کیا تو قعدہ کیلئے لوٹنا لازم ہے نہ لوٹے تو نماز فاسد ہوگی؟

جواب: جبکہ دو رکعت نفل کی نیت کی اور تیسری کے لئے کھڑا ہو گیا تو قعدہ کیلئے لوٹنا ضروری ہے۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۱۵)

سوال: کسی نے ایک ہزار رکعت نفل ایک تحریمہ سے پڑھی درمیان میں ایک بھی قعدہ نہ کیا تو نماز صحیح ہوگی یا فاسد؟

جواب: نماز فاسد نہیں ہوگی۔

فلان القعدة الاولیٰ فی النفل لاتکون فرضاعندهم و لذالو صلی الف رکعات من النفل غیر قاعد الا فی الا خر لم یفسد۔ (قہستانی ج ۱ ص ۱۳۰)

سوال: کسی شخص نے بھول کر قعدہ اولیٰ نہ کیا تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہونے لگا اتنے میں یاد آیا تو کیا کرے؟

جواب: نماز فرض یا واجب میں اگر ابھی اتنا کھڑا ہوا ہے کہ قعدہ کے قریب ہے تو بیٹھ جائے اور قعدہ کرے نماز صحیح ہوگی سجدہ سہو بھی لازم نہ ہوگا اور اگر اتنا اٹھا کہ کھڑا ہو گیا تو پھر کھڑا ہی ہو جائے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔ (قانون شریعت ج ۱ ص ۷۸)

سوال: اگر قعدہ اخیرہ کرنا بھول گیا تو کیا کرے۔

جواب: اس رکعت کا جب تک سجدہ نہ کرے اسے چھوڑ دے اور بیٹھ جائے نماز پوری کرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو فرض نماز جاتی رہی اگر چاہے تو ایک رکعت اور ملائے سوائے مغرب کے یہ نفل ہو جائے گی فرض پھر پڑھے۔

(ھدایہ، شرح وقایہ، قانون ۱/۷۸)

سوال: اگر قعدہ اخیرہ کیا مگر بقدر تشہد بیٹھ کر بھولے سے کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: بیٹھ جائے جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ کر (سلام پھیرے) اور سجدہ سہو

کرکے نماز پوری کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کرلیا جب بھی فرض پورے ہو گئے لیکن ایک رکعت اور ملا کر سجدہ سہو کرے یہ رکعتیں نفل ہو جائیں گی لیکن مغرب میں نہ ملائے۔

(ہدایہ وشرح وقایہ، قانون شریعت ص ۷۸)

سوال: مغرب کے اندر قعدہ اخیرہ کرنا بھول گیا اور کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: جب تک چوتھی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہوا سے چھوڑ دے اور بیٹھ جائے سجدۂ سہو کرکے نماز پوری کرے اور اگر اس کا سجدہ کرلیا تو نماز جاتی رہی اب کوئی رکعت نہ ملائے۔

(مفہوماً قانون شریعت ج ۱ص ۷۸)

سوال: نماز مغرب کا قعدۂ اخیرہ بقدر تشہد کرکے بھولے سے کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: جب تک چوتھی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ کر سجدۂ سہو کرکے سلام پھیر لے اور اگر اس کا سجدہ کرلیا تو فرض پورے ہو گئے اب اور کوئی رکعت نہ ملائے۔ (قانون ۱/۷۸)

سوال: فجر کی دوسری رکعت میں قعدہ نہ کیا اور کھڑا ہو گیا اور تیسری کا سجدہ کرلیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز فجر باطل ہوگئی ایک رکعت اور ملالے تاکہ نفل ہو جائے۔ (بہار ۳/۷۲،۷۳)

سوال: کون سی نماز ہے جس کا ہر قعدہ قعدہ اخر ہے؟

جواب: نفل، لہذا قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے۔ (قانون شریعت، ج ۱ص ۷۸)

سوال: ہر رکعت میں قعدہ کرنا پڑے اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جبکہ چار رکعت والی نماز میں کسی شخص نے اقتدا کی پھر امام کو حدث ہوا اور اس نے ایسے شخص کو خلیفہ کیا جسے معلوم نہیں کہ امام نے کتنی پڑھی ہے کتنی باقی ہے تو یہ چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت پر قعدہ کرے۔ (بہار شریعت ج ۳ص ۱۴۶)

سوال: خلیفہ پر تین یا چار رکعت میں دو قعدے فرض ہو جائیں اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: چار یا تین رکعت والی میں اس مسبوق کو خلیفہ کیا جس کو دو رکعتیں نہ ملی تھیں تو اس خلیفہ پر دو قعدے فرض تھے ایک امام کا قعدہ اخیرہ ایک اس کا خود۔ (بہار شریعت ج ۳ص ۱۴۶)

سوال: امام نماز ظہر یا عصر کی تیسری رکعت میں قعدے میں بیٹھ گیا لیکن کسی نے لقمہ نہیں دیا

امام التحیات پوری کر کے چوتھی رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا اور چوتھی رکعت کے بعد قعدہ کئے بغیر پانچویں رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا پانچویں رکعت پوری کر کے قعدہ کیا اور سلام پھیر کر نماز پوری کی تو امام ومقتدی کی نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: نہیں ہوئی۔ اس لئے کہ نماز کے ارکان میں سے ایک اہم رکن قعدہ اخیرہ میں بقدر تشہد بیٹھنا بھی ہے جس کے چھوٹنے سے نماز نہیں ہوئی لہذا امام ومقتدی نماز کا اعادہ کریں۔

(فتاوی ہندیہ ج ا ص ۱۲۹)

"وان لم يقعد على راس الرابعة حتى قام الى الخامسة فسد ظهره"

سوال: ایک شخص پورے قعدہ اخیرہ میں سوتا رہا تو یہی قعدہ کافی ہے یا دوسرا قعدہ کرنا پڑے گا؟

جواب: اگر پورا قعدہ سوتے میں گزر گیا تو بعد بیداری بقدر تشہد بیٹھنا فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (بہار ج ۳ ص ۷۲)

سوال: تین رکعت ادا کرنے میں چار قعدے کرنے پڑیں اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جب مغرب کی تین رکعت فرض یا رمضان شریف کے اندر نماز وتر کے قعدہ اولی میں کوئی شریک ہوا تو اسے چار قعدے کرنے پڑیں گے وجہ یہ ہے کہ امام کیساتھ دو قعدے اور امام کے فارغ ہونے کے بعد اپنی باقی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت پر ایک ایک قعدہ اس طرح چار قعدے ہو جائیں گے۔

سوال: مذکورہ میں پانچ قعدے کرنے پڑیں اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جبکہ مغرب کے قعدہ اولی میں شریک ہوا امام کے فارغ ہونے کے بعد دو رکعتیں پوری کرتے وقت کوئی واجب ترک ہو گیا تو سجدۂ سہو کر کے ایک قعدہ اور کرے گا۔

سوال: نماز میں درود ابراہیمی کے اندر سرکار دو عالم ﷺ کے نام اقدس کیساتھ سیدنا لگا کر پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: افضل ومستحب ہے۔ (فتاوی فیض الرسول ج ا ص ۲۵۳)

سوال: کب بیٹھ کر فرض نماز پڑھنے کی اجازت ہے؟

جواب: جب کھڑا نہ ہو سکتا ہو یا کوئی عذر شرعی ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص اتنا بیمار ہے کہ بیٹھ کر بھی نماز نہیں پڑھ سکتا تو کیسے پڑھے؟

جواب: وہ اس طرح چت لیٹ کر نماز پڑھے کہ قبلہ کی طرف پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کرلے اور رکوع و سجدہ سر جھکا کر اشارے سے کرے یہ صورت افضل ہے اور یہ بھی درست ہے کہ دائیں یا بائیں کروٹ لیٹ کر منہ قبلہ کی طرف کرے۔ (شرح وقایہ۔ بہار ج۴ ص۱۰۵۹)

سوال: قعدہ میں بھول کر الحمد شریف پڑھا تو؟

جواب: سجدہ سہو کرے کہ قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا مکروہ ہے۔

(بہار۳ / ۱۷۰)

سوال: نماز کے وہ کون سے دو قعدے ہیں جن میں التحیات کے ساتھ درود شریف بھی پڑھنا بہتر ہے؟

جواب: فرض ہو یا اور کوئی نماز اس میں سجدۂ سہو سے قبل اور بعد والے دونوں قعدوں میں التحیات کے ساتھ درود شریف بھی پڑھنا بہتر ہے۔ (بہار شریعت ج۴ ص۵۰)

سوال: وہ کون سا قعدہ ہے جس میں صرف التحیات پڑھ کر سلام پھیرنے کا اختیار ہے؟

جواب: سجدہ سہو کے بعد والے قعدہ میں صرف التحیات پڑھ کر سلام پھیرنے کا اختیار ہے

(بہار ج۴ ص۵۰)

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ فرض نماز کے پہلے قعدہ میں درود اور التحیات دونوں پڑھنے کا اختیار ہے؟

جواب: فرض نماز کے سجدۂ سہو سے پہلے والے قعدہ میں التحیات کے ساتھ درود شریف بھی پڑھنے کا اختیار ہے۔ (بہار ج۴ ص۵۰)

سوال: قعدہ اخیرہ میں اگر مقتدی امام سے پہلے التحیات، درود، دعا پڑھ چکے تو کیا کرے؟

جواب: تو التحیات کو شروع سے پھر پڑھے یا اگر کوئی دوسری دعا جو الفاظ قرآن کے مشابہ یاد ہو تو کرے یا کلمۂ شہادت دہرائے یا خاموش رہے، اور صحیح یہ ہے کہ مقتدی اس طرح سے آرام سے پڑھے کہ امام کے ساتھ فارغ ہو۔ (فتاویٰ مصطفویہ ۲۱۵)

تشہد کے مسائل

سوال: تشہد کیا ہے؟

جواب:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔(عالمگیری ج ا ص ۷۴)

سوال: تشہد پڑھنا کیا ہے؟

جواب: واجب ہے۔(نور الایضاح ص ۶۹، عالمگیری ج ا ص ۷۴)

سوال: حالت میں پڑھنا واجب ہے؟

جواب: قعدہ میں (صغیری ص ۱۷۸)

سوال: کتنے قعدوں میں تشہد پڑھنا واجب ہے؟

جواب: نماز کے ہر قعدے میں تشہد پڑھنا واجب ہے۔(بہار ۳/۷۵ عالمگیری ۱/۷۴)

سوال: پورا تشہد پڑھنا واجب ہے یا کچھ یا اکثر پڑھ لینا کافی ہے؟

جواب: پورا تشہد پڑھنا واجب ہے، ایک لفظ بھی اگر بھول کر چھوڑے گا ترک واجب کے سبب سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا ورنہ اعادہ۔(بہار ج ۳ ص ۷۵)

سوال: کن کن نمازوں میں قعدۂ اولیٰ کے اندر صرف تشہد پڑھنے کا حکم ہے؟

جواب: فرض، وتر، سنن مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں صرف تشہد پڑھنے کا حکم ہے۔

(بہار ۳/۷۵)

سوال: کن کن نمازوں کے قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے ساتھ درود شریف بھی پڑھنا مسنون ہے؟

جواب: نوافل وسنن غیر مؤکدہ میں تشہد کیساتھ درود شریف بھی پڑھنا چاہیے (بہار ۳/۸۷)

سوال: اگر فرض، وتر سنن مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں تشہد کیساتھ درود شریف بھی پڑھ لیا تو؟

جواب: ان نمازوں کے قعدۂ اولیٰ میں بھول کر اگر تشہد کے بعد درود شریف خواہ مکمل پڑھ لیا یا صرف اتنا کہہ لیا، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا تو سجدۂ سہو کرے قصداً اگر ایسا کیا تو نماز دوبارہ پڑھے۔ (بہار ج۳ص۷۶)

سوال: التحیات میں کلمہ اشہد پر انگلی اٹھانا اور اس سے اشارہ کرنا کیسا ہے نیز اس کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: سنت ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب اشہد پر پہنچے تو چھنگلیا اور اس کے برابر کی انگلی کی گرہ باندھ لے اور انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ بنائے اور کلمۂ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے اور الا پر گرا کر ہاتھ کھول دے۔ (رضویہ ج۳ص۶۷)

سوال: تشہد میں انگشت شہادت اٹھا کر اشارہ کیوں مقرر ہوا؟

جواب: تا کہ دل میں جو کچھ ہے یہ اس کے مطابق ہو جائے اور فعل قلب کی تقویت ہو جائے کیوں کہ اعضاے جوارح کی حرکت فعل قلب پر دلیل ہوتے ہیں۔

(رضویہ ج۷ص۶۰۸)

سوال: تشہد کے الفاظ سے ان کے معانی کا قصد و انشاء ضروری ہے یا محض واقعہ معراج کی حکایت مد نظر ہونا ضروری ہے۔؟

جواب: الفاظ تشہد سے ان کے معانی کا قصد و انشاء ضروری ہے گویا اللہ عزوجل کے لئے تحیت کرتا ہے اور نبی ﷺ اور اپنے اوپر اور اولیاء اللہ پر سلام بھیجتا ہے نہ یہ کہ واقعۂ معراج کی حکایت مد نظر ہو۔ (بہار ج۳ص۷۶)

سوال: قعدہ میں تشہد کا کوئی حصہ بھول جائے تو؟

جواب: سجدۂ سہو کرے۔ (بہار ج۳ص۷۵)

سوال: کسی نے قعدہ کے علاوہ کسی اور حالت مثلاً قیام میں تشہد پڑھا تو؟

جواب: سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (ردالمحتار، ج۱ص۴۹۸)

سوال: کسی نے اَلتَّحِیَّاتُ میں اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کہا تو نماز فاسد

ہو جائے گی اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جب نماز کے قعدہ میں اَلتَّحِیَّاتُ پڑھ رہا تھا اور کلمۂ تشہد اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللہُ کے قریب پہنچا تتے میں مؤذن نے اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللہ کہا تو نمازی نے مؤذن کو صرف جواب دینے کی نیت سے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کہا تو نماز فاسد ہوگئی۔ (مفہوم رضویہ ج ۷ص ۱۷۱)

سوال: چار رکعت کی نماز میں بغیر سہو کے چار بار التحیات پڑھنا پڑے اسکی صورت کیا ہے؟

جواب: اگر چار رکعت کی نماز میں مقیم نے ایک رکعت ہو جانے کے بعد مسافر امام کی اقتدا کی تو اس صورت میں بغیر سہو کے اسے چار بار التحیات پڑھنا پڑیگا، ایک بار امام کیساتھ پھر ان دونوں رکعتوں پر کہ جسے وہ بغیر قراءت پڑھے گا اور چوتھی بار آخری رکعت میں۔

(رضویہ ۳/۳۹۵)

سوال: سجدۂ سہو کے تشہد میں اقتداء صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: صحیح ہے کہ ابھی تک امام اسی نماز میں ہے، خارج نہیں ہوا اس لئے اقتدا صحیح ہوگی۔ (فتاویٰ امجدیہ ج ۱ص ۱۶۷)

سوال: ایک مقتدی نے مغرب کی تین رکعت کی ادائے گی میں چودہ بار التحیات (تشہد) پڑھا اور اس نے بائیس سجدے کئے اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: اس کی صورت یہ ہے کہ مقتدی نے پہلے قعدے میں امام کو پا کر ایک بار تشہد پڑھا پھر امام کیساتھ اس کی تیسری رکعت پر دوسری بار تشہد پڑھا اور امام پر سجدۂ سہو واجب تھا تو سجدۂ سہو کے بعد امام کے ساتھ تیسری بار تشہد پڑھا پھر امام کو یاد آیا کہ آیت سجدہ کی تلاوت کی ہے اور سجدہ نہیں کیا ہے۔ تو سجدہ تلاوت کے بعد چوتھی بار امام کے ساتھ تشہد پڑھا پھر امام نے سجدۂ سہو دوبارہ کرنے کے بعد تشہد پڑھ کے سلام پھیرا تو مقتدی نے پانچویں بار امام کے ساتھ تشہد پڑھا اس کے بعد امام کو یاد آیا کہ ہم نے نماز کی کسی رکعت کا ایک ہی سجدہ کیا ہے تو نماز کا چھوٹا ہوا سجدہ کرنے کے بعد امام کے ساتھ چھٹی بار تشہد پڑھا اور نماز کے سجدہ نے چونکہ سجدۂ سہو کو باطل کر دیا اس لئے امام نے تیسری بار سجدۂ سہو کرنے کے بعد تشہد پڑھ کر

سلام پھیرا تو مقتدی نے ساتویں بار امام کیساتھ تشہد پڑھا اس کے بعد مقتدی اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کی ادائیگی کی خاطر کھڑا ہوا اور ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کر کے آٹھویں بار تشہد پڑھا اور دوسری رکعت پڑھ کر قعدۂ اخیرہ میں نویں بار تشہد پڑھا اس پر بھی سجدۂ سہو واجب تھا تو سجدۂ سہو کر کے دسویں بار تشہد پڑھا پھر اسکو یاد آیا کہ آیتِ سجدہ کی تلاوت کی ہے اور سجدہ نہیں کیا ہے تو سجدہ تلاوت کے بعد گیارہویں بار تشہد پڑھا پھر چونکہ سجدۂ تلاوت کے سبب سجدۂ سہو باطل ہو گیا تو دوبارہ سجدۂ سہو کر کے بارہویں بار تشہد پڑھا پھر اس کو معلوم ہوا کہ کسی رکعت کا ایک ہی سجدہ کیا ہے تو چھوٹا ہوا سجدہ کرنے کے بعد تیرہویں بار تشہد پڑھا اور اس سجدہ نماز نے چونکہ سجدۂ سہو کو باطل کر دیا اس لئے تیسری بار سجدۂ سہو کر کے چودہویں بار تشہد پڑھا تو اس طرح تین رکعت فرض مغرب کی ادائیگی میں مقتدی نے چودہ بار تشہد پڑھا اور امام ومقتدی دونوں نے مجموعی طور پر بائیس سجدے کئے۔ (درمختار، وردالمحتار ج ۱ ص ۳۱۳)

سوال: قعدۂ اولی میں مقتدی امام سے پہلے تشہد پڑھ چکا تو کیا کرے؟

جواب: خاموش رہے درود، دعا نہ پڑھے۔ (بہار ج ۳ ص ۷۶)

سوال: کب یہ حکم ہے کہ تشہد ٹھہر ٹھہر کے اور کلمہ شہادت کو بار بار پڑھا جائے؟

جواب: جب امام کے اقتداء میں کوئی نماز پڑھ رہا ہے اس کی شروع کی ایک دو رکعتیں چھوٹ گئی ہیں تو اسے امام کے ساتھ قعدۂ اخیرہ میں حکم ہے کہ تشہد اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام کے وقت فارغ ہو اور سلام سے پیشتر فارغ ہو گیا تو کلمۂ شہادت کی تکرار کرے۔ (بہار ج ۳ ص ۷۶)

سوال: قعدۂ اولی میں امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور بعض مقتدی تشہد پڑھنا بھول گئے اور وہ بھی امام کیساتھ کھڑے ہو گئے تو ان کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: جس نے تشہد نہیں پڑھا تھا وہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر امام کی متابعت کرے اگر چہ رکعت فوت ہو جائے۔ (عالمگیری، بہار شریعت ج ۳ ص ۱۳۹)

سوال: نماز میں تشہد کے بعد درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھنا کیا ہے؟

جواب: سنت ہے۔ (نزہۃ القاری ج ۳ ص ۲۹۳)

سوال: سجدہ سہو کے بعد پھر تشہد پڑھنا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: سجدہ سہو کے بعد بھی تشہد (التحیات) پڑھنا واجب ہے۔ (بہار ج ۴ ص ۵۰)

سلام کے مسائل

سوال: سلام پھیرنا کیا ہے؟

جواب: واجب ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۳)

سوال: سلام پھیرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: دعائے ماثورہ سے فارغ ہو کر فوراً دائیں جانب منہ اس طرح پھیرتے ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہے کہ دایاں رخسار دکھائی دے پھر بائیں جانب منہ اس طرح پھیرتے ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہے کہ بایاں رخسار دکھائی دے۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۸۸)

سوال: سلام پہلے دائیں جانب پھیرا جائے یا بائیں؟

جواب: پہلے دائیں جانب پھیرا جائے پھر بائیں۔ (بہار ۳ ص ۸۸)

سوال: اگر کسی نے پہلے بائیں طرف سلام پھیر دیا تو؟

جواب: جب تک کلام نہ کیا ہو دوسرا داہنی طرف پھیر لے پھر بائیں طرف سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۸۸)

سوال: اور اگر پہلے سلام میں کسی طرف منہ پھیرا ہی نہیں تو؟

جواب: اگر پہلے میں کسی طرف منہ نہ پھیرا تو دوسرے میں بائیں طرف منہ کرے۔

(بہار ۳ ص ۸۸)

سوال: اگر دائیں طرف سلام پھیرا مگر بائیں جانب سلام پھیرنا بھول گیا تو؟

جواب: جب تک قبلہ کو پیٹھ نہ ہو یا کلام نہ کیا ہو کہہ لے (بہار شریعت ج ۳ ص ۸۸)

سوال: نماز سے باہر ہونے کیلئے کون سا کلمہ کہنا مسنون ہے اور کتنے بار؟

جواب: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، دوبار۔ (بہارشریعت ج ۳ص ۸۸)

سوال: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ساتھ وبرکاتہ ملانا درست ہے یانہیں؟

جواب: نہیں، صرف اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہنا چاہیے۔ (بہارج ۳ص ۸۸)

سوال: سلام پھیرتے وقت اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کی جگہ عَلَيْكُمُ السَّلَام کہنا کیسا ہے

جواب: مکروہ ہے (بہارشریعت ج ۳ص ۸۸)

سوال: نمازی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ نے سے نماز سے باہر ہوتا ہے یا نماز سے باہر ہونے کیلئے لفظ سلام کافی ہے؟

جواب: لفظ سلام کہنا ہی نماز سے باہر ہونے کیلئے کافی ہے، یعنی لفظ سلام کہتے ہی نمازی نماز سے باہر ہوجاتا ہے۔ (بہارشریعت ج ۳ص ۸۹)

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ نمازی بالقصد سلام پھیر دے تب بھی اس وقت تک نماز سے خارج نہیں ہوتا جب تک اس سے کوئی منافی نماز امر صادر نہ ہوجائے؟

جواب اس کی صورت یہ ہے کہ نمازی پر سجدہ سہو واجب ہوتو اگرچہ سلام پھیر دے پھر بھی نماز سے باہر نہیں ہوتا (فتاویٰ امجدیہ ج اص ۱۶۷ بحوالہ درمختار)

سوال: لفظ سلام پہلی بار کہنے سے نماز سے باہر ہوگا یا دوسری بار کہنے سے؟

جواب: پہلی بار ہی لفظ سلام کہنے سے نمازی نماز سے باہر ہوجائے گا۔ (بہار ۸۹/۳)

سوال: سلام پھیرتے وقت نمازی کن لوگوں کو سلام کرنے کی نیت کرے؟

جواب: امام داہنے سلام میں ان مقتدیوں کی نیت کرے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سے بائیں طرف والوں کی نیز دونوں سلاموں میں کراماً کاتبین اور ان فرشتوں کی نیت کرے جن کو اللہ عزوجل نے حفاظت کیلئے مقرر کیا مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور ملائکہ کی نیت کرے اور جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور امام اس کے سامنے ہوتو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرے اور منفرد (تنہا) صرف فرشتوں ہی کی نیت کرے (بہارشریعت ج ۳ص ۸۹)

سوال: امام ومقتدی کیلئے سلام پھیرنے میں سنت کیا ہے؟

جواب: امام کے لئے سنت یہ ہے کہ دونوں طرف سلام بلند آواز سے کہے مگر دوسرا پہلے کے اعتبار سے ہلکی آواز میں رہے اور مقتدی ہر دو جانب آہستہ آواز میں سلام پھیرے۔
(بہار ۳/۸۹)

سوال: نماز پوری ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا تو نماز گئی یا نہیں؟

جواب نماز نہیں گئی البتہ اگر قصداً پھیرا تو جاتی رہی (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۴۹)

سوال: وہ کون مقتدی ہے جو امام کیساتھ سلام پھیرے ؟

جواب: وہ مقتدی جس کی کوئی رکعت چھوٹی نہ ہو وہ امام کیساتھ سلام پھیرے۔
(بہار ۳/۸۹)

سوال: کس نمازی کو امام کیساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں پھیر دیا تو نماز جاتی رہی؟

جواب: جس کی شروع کی کچھ رکعتیں چھوٹ گئیں اسے امام کے ساتھ سلام پھیرنا قصداً جائز نہیں اگر پھیر دیا تو نماز جاتی رہی۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۵۴)

سوال: وہ کون مقتدی ہے جس کی کوئی رکعت فوت نہ ہوئی پھر بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا درست نہیں؟

جواب: جس نے تشہد بھی پورا نہ کیا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو امام کا ساتھ نہ دے بلکہ واجب ہے کہ تشہد پورا کر کے سلام پھیرے (بہار شریعت ج ۳ ص ۸۹)

سوال: مقتدی کو امام سے پہلے سلام پھیرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مقتدی کو امام سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہیں۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۸۹)

سوال: کب مقتدی کو امام سے پہلے سلام پھیرنا جائز ہے؟

جواب: جبکہ اسے حدث کا خوف ہو یا اندیشہ ہو کہ آفتاب طلوع کر آئے گا یا جمعہ یا عیدین میں وقت ختم ہو جائے گا۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۸۹)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ مقتدیوں کو سلام پھیرنے کی ضرورت نہ پڑے؟

جواب: امام تشہد کی مقدار کے بیٹھنے کے بعد ٹھٹھا مار کر ہنسا یا قصداً وضو توڑ دیا تو مقتدی نماز سے باہر ہو گئے انھیں سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں۔ (جوہرہ ج ۱ ص ۶۴)

سوال: امام سلام پھیر کر نماز سے باہر ہوا تو وہ مقتدی جس کی کوئی رکعت نہیں چھوٹی ہے امام کے ساتھ نماز سے باہر ہوا یا نہیں؟

جواب: امام کے سلام پھیر دینے سے مقتدی نماز سے باہر نہ ہوا جب تک کہ خود بھی سلام نہ پھیرے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۸۹)

سوال: اگر امام کے سلام پھیر دینے کے کچھ دیر بعد مسبوق بھول کر تمام نماز سے پہلے سلام پھیر دیا تو سجدہ سہو کرے گا یا نہیں؟

جواب: سجدہ سہو کرے گا جب اپنی باقی نماز کی تکمیل کیلئے کھڑا ہو تو اسکے ختم پر سجدہ سہو کرے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۹۴)

سوال: وہ شخص جس کی شروع والی ایک یا دو رکعتیں چھوٹ گئیں اس نے سہواً امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو سجدہ سہو کرے گا یا نہیں؟

جواب: اگر بھول کر سلام پھیرا تو نماز ہو جائے گی سجدہ سہو کی ضرورت نہیں۔

(رضویہ ۳/۳۹۴)

سوال: تشہد و درود و دعا کے بعد نماز سے فراغت کیلئے نفسِ سلام فرض ہے یا واجب؟

جواب: نفسِ سلام واجب ہے فرض نہیں۔ (نزھۃ القاری ج ۳ ص ۲۹۵)

خروج بصنعہ فرض ہے اور لفظ سلام سے نماز سے باہر ہونا واجب ہے۔

سوال: امام کے لئے سلام پھیرنے میں سنت کیا ہے؟

جواب: اسکے لئے سنت یہ ہے کہ دونوں سلام بلند آواز سے کہے مگر دوسرا پہلے سے آہستہ ہو (بہار ج ۳ ص ۸۹)

نماز پنجگانہ ادا کرنے کے طریقے

سوال: نماز فجر کی دو رکعت سنت مؤکدہ یا دو رکعت فرض پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پنجوں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھ کانوں تک لیجائے کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائے باقی انگلیاں اپنے حال پر رہیں نہ بالکل ملی نہ بہت پھیلی اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور نگاہ سجدے کی جگہ پر ہو اور جس وقت کی نماز پڑھتا ہو دل میں اس کا پکا ارادہ کر کے اَللّٰهُ اَكْبَر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لا کر ناف کے نیچے باندھ لے اسطرح کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تینوں انگلیاں بائیں کلائی کی پیٹ پر اور انگوٹھا اور چھوٹی انگلی کلائی کے اغل بغل ہو اور ثنا پڑھے یعنی سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَاۤ اِلٰهَ غَيْرُكَ ۔ پھر تعوذ یعنی اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھے بعد ہا تسمیہ بسم اللّٰهِ الرَّحمٰن الرَّحیم پڑھے اس کے بعد الحمد پوری پڑھے اور ختم پر آہستہ سے آمین کہے بعد ہا کوئی سورت یا تین آیت یا ایک ایسی آیت پڑھے جو تین آیتوں کے برابر ہو اب اَللّٰهُ اَكْبَر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے اس طرح پکڑے کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں اور چپکی نہ ہوں اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور نظر پیر کی طرف ہو اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِيْم کہے پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور جو منفرد یعنی اکیلا ہو وہ اس کے بعد اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بھی کہے اور مقتدی ہو تو صرف اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھے پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر اس طور پر رکھے کہ پہلے ناک پھر ماتھا اور ناک کی ہڈی زمین پر جم جائے اور نظر ناک کی طرف رہے اور بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹھ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھے اس طرح کہ انگلیوں کے پیٹ زمین پر

جے ہوں اور ہتھیلیاں بھی بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور کم سے کم تین بار سبحٰن ربی الاعلی کہے پھر سر اٹھائے اس طرح کہ پہلے ماتھا پھر ناک پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اسکی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلی بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور انگلیوں کے کنارے کا سرا گھٹنوں کے پاس ہو پھر ذرا ٹھہر کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے یہ سجدہ بھی پہلے کی طرح کرے پھر سر اٹھائے اور ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے اٹھتے وقت بلا عذر زمین پر ہاتھ نہ ٹیکے یہ ایک رکعت پوری ہو گئی اب پھر صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے اور پہلے کی طرح رکوع اور سجدہ کرے پھر جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے تو داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھے، اس کو تشہد کہتے ہیں جب کلمۂ لا کے قریب پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر ادھر ادھر نہ ہلائے اور الا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے، پھر درود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ پھر پڑھے اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یا کوئی اور دعائے ماثور پڑھے پھر داہنے شانے کی طرف منہ کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور اسی طرح بائیں طرف اب دو رکعتیں پوری ہو گئیں ۔ طریقہ مذکور امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے ۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶)

سوال: تشہد کے بعد پڑھی جانے والی دعائے ماثورہ کیا ہے؟

جواب: اَللّٰھُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْماً کَثِیْراً وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ (بہار ۳/۶۵)

سوال: ظہر کی چار رکعت سنت مؤکدہ ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: چار رکعت سنت مؤکدہ کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اوپر بیان کئے ہوئے طریقے کے مطابق دوسری رکعت مکمل کر کے جب بیٹھے تو صرف پوری تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور اَلْحَمْدُلِلّٰہِ پوری پڑھ کر اور کوئی سورت ملائے اور رکوع وسجدہ کرے پھر سیدھا کھڑا ہو جائے اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اور کوئی دوسری سورت ملا کر رکوع اور سجدہ کر کے بیٹھ جائے اور تشہد و درود شریف اور دعا پڑھکر دونوں جانب سلام پھیر دے۔

سوال: ظہر کی چار رکعت فرض پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: چار رکعت فرض پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بیان کئے ہوئے طریقے کے مطابق دوسری رکعت مکمل کر کے جب بیٹھے تو صرف پوری تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور پوری الحمد پڑھ کر رکوع اور سجدہ کرے پھر سیدھا کھڑا ہو جائے اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور الحمد پڑھ کر رکوع وسجود کر کے بیٹھ جائے اور تشہد، درود شریف و دعا پڑھ کر دونوں جانب سلام پھیر دے۔

سوال: عصر کی چار رکعت فرض ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: عصر کی چار رکعت فرض کی ادائیگی کا وہی طریقہ ہے جو ظہر کی چار فرض کے ادا کرنے کا طریقہ ہے۔

سوال: مغرب کی تین رکعت فرض کے ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: فجر کی دو رکعت فرض پڑھنے کے مطابق دو رکعت پوری کر کے قعدہ میں صرف التحیات پڑھے پھر کھڑا ہو جائے اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور سورۃ الحمد پوری پڑھ کر رکوع وسجود کر کے اس میں تشہد درود ابراہیمی، دعائے ماثور پڑھ کر سلام پھیر دے۔

سوال: مغرب کی دو سنت مؤکدہ پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: مغرب کی دو سنت مؤکدہ پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو فجر کی دو سنت مؤکدہ پڑھنے کا ہے۔

سوال: دو رکعت نفل پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: دو رکعت نفل پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو سنت مؤکدہ کا ہے، البتہ نفل بیٹھ کر بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ مگر بیٹھ کر نفل پڑھنے میں ثواب آدھا ہو جاتا ہے۔

سوال: فرض عشا سے پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: چار سنت غیر مؤکدہ پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو چار رکعت سنت مؤکدہ پڑھنے کا ہے، البتہ سنت غیر مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود شریف بھی پڑھے اور تیسری رکعت کے شروع میں ثنا اور اعوذ باللہ بھی پڑھے، بشرطیکہ دو رکعت کے بعد قعدہ کیا ورنہ پہلا سبحانک اور اعوذ باللہ کافی ہے۔

سوال: عشا کی چار فرض نماز ادا کیسے کی جائے؟

جواب: ظہر و عصر کی چار فرض کے ادا کرنے کے مطابق ادا کی جائے۔

سوال: تین رکعت وتر واجب پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: تین رکعت وتر پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت کے بعد تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور بسم الله الرحمن الرحيم اور سورۂ الحمد اور کوئی سورۃ پڑھے پھر الله اکبر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک لے جائے۔ اسکے بعد دعائے قنوت پوری پڑھے، بعدہ رکوع میں جائے اس سے فارغ ہو کر سجدہ کرے پھر بیٹھ جائے اور تشہد درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے

☆☆☆☆☆

☆☆☆

واجبات کے مسائل

سوال: واجب کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس فعل کا لزوم دلیل ظنی سے ثابت ہو اس کا انکار کفر تو نہ ہو لیکن چھوڑنا استحقاق عذاب کا باعث ہو خواہ چھوڑنا کبھی کبھار ہی کیوں نہ ہو اسے واجب کہتے ہیں۔

(تعریفات ص ۱۳۹، حسامی ص ۵۸)

سوال: نماز کے واجبات کیا ہیں؟

جواب: (۱) تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کہنا (۲) پوری الحمد پڑھنا (۳) سورۃ ملانا (۴) فرض کی پہلی دو رکعتوں اور نفل و وتر و سنت کی ہر رکعت میں سورۂ الحمد پڑھنا اور اس کے ساتھ سورۃ ملانا (۵) الحمد کا سورۃ سے پہلے پڑھنا (۶) ہر رکعت میں سورۃ سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا (۷) الحمد اور سورۃ کے درمیان کچھ اور نہ پڑھنا (۸) قراءت کے فوراً بعد رکوع کرنا (۹) ایک سجدہ کے بعد بلا فصل دوسرا سجدہ کرنا (۱۰) تعدیل ارکان یعنی رکوع سجدہ، قومہ، جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کے مقدار ٹھہرنا (۱۱) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا (۱۲) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا (۱۳) قعدۂ اولیٰ اگرچہ نفل ہو (۱۴) فجر و تر سنت مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ بڑھانا (۱۵) دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا (۱۶) سلام پھیرتے وقت لفظ السلام دو بار کہنا (۱۷) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا (۱۸) قنوت کی تکبیر کہنا (۱۹) نماز عیدین کی چھ وں تکبیریں (۲۰) عیدین کی نماز میں دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر (۲۱) اور اس تکبیر کے لئے لفظ اللہ اکبر کہنا (۲۲) اور ہر جہری نماز یعنی مغرب، عشا کی پہلی دو رکعتوں میں اور فجر، جمعہ، عیدین، تراویح، رمضان شریف وتروں کی ہر رکعت میں امام کو بلند آواز سے قراءت کرنا (۲۳) ظہر و عصر میں آہستہ پڑھنا (۲۴) ہر واجب و فرض کا اس کی جگہ پر ہونا (۲۵) ہر رکعت میں رکوع کا ایک ہی بار ہونا (۲۶) ہر رکعت میں سجدہ کا دو ہی بار ہونا (۲۷) دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا (۲۸) چار

رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا (۲۹) آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا (۳۰) سہو ہوا تو سجدہ سہو کرنا (۳۱) دو فرض یا دو واجب یا واجب وفرض کے درمیان تین تسبیح کی مقدار وقفہ نہ کرنا بلکہ ایک تسبیح کی مقدار وقفہ کرنا (۳۲) جب امام قراءت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا (۳۳) قراءت کے سوا تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا۔

سوال: مذکورہ واجبات میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: بھولے سے چھوٹ جائے تو نماز ہوگی مگر مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ ہوگی اگر سجدہ سہو نہ کرے۔ (بہار ۴ ص ۴۸)

سوال: اگر کوئی واجب چھوٹ جائے تو اس کی تلافی کی صورت کیا ہے؟

جواب: اگر بھولے سے کوئی واجب چھوٹ جائے تو اس کی تلافی کی صورت یہ ہے کہ سجدۂ سہو کیا جائے اور اگر جان بوجھ کر قصداً کوئی واجب چھوڑا تو، دوبارہ پڑھے، سجدہ سہو سے نقصان دفع نہ ہوگا۔ (بہار ج ۴ ص ۴۹)

سوال: کوئی واجب بھولے سے چھوٹ گیا اور سجدۂ سہو نہ کیا تو اب نماز صحیح ہونے کی کیا صورت ہے؟

جواب: نماز پھر سے پڑھے۔ (بہار ج ۴ ص ۴۹) ہاں اگر ابھی بات چیت یا منافی نماز کوئی فعل نہیں کیا ہے تو سجدہ سہو کر کے دوبارہ تشہد پڑھ کر نماز پوری کرے۔

سنتوں کے مسائل

سوال: سنت کسے کہتے ہیں؟

جواب: سرکار اقدس ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے اقوال وافعال کو سنت کہتے ہیں (نور الانوار باب الاحکام المشروعۃ ص ۱۷۱) اور ایک تعریف ہے وہ طریقہ جو دین کے اندر رائج ومعمول ہے ھی الطریقۃ المسلوکۃ فی الدین۔ (نور الانوار ص ۱۷۱)

سوال: سنت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو، سنت مؤکدہ، سنت غیر مؤکدہ، سنت مؤکدہ ہی کو سنت ہدی اور سنت غیر مؤکدہ کو سنن زوائد، کہتے ہیں کبھی کبھی اس کو مستحب ومندوب بھی کہتے ہیں۔ (بہار ج ۴ ص ۱۱)

سوال: سنت مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: سنت مؤکدہ وہ امر دینی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ کیا مگر نادراً، یا کبھی ترک نہ فرمایا مگر اتفاق سے کسی نے ترک کیا تو اس پر انکار بھی نہ فرمایا (رضویہ ج ۷ ص ۲۰۰)

سوال: سنت غیر مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ امر دینی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا مگر ہمیشہ نہ کیا کبھی کبھار ترک بھی فرمایا، اس کا کرنا باعث ثواب اور نہ کرنا موجب عتاب نہیں۔ (تعریفات ۴۷)

سوال: نماز کے اندر کون کون سی باتیں سنت ہیں؟

جواب: (۱) تکبیر تحریمہ کیلئے ہاتھ اٹھانا (۲) ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑے رکھنا (۳) ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رو ہونا (۴) بوقت تکبیر سر نہ جھکانا (۵) تکبیر تحریمہ سے پہلے ہاتھ اٹھانا (۶) قنوت کی تکبیر میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہنا (۷) اسی طرح عید الفطر وعید الاضحیٰ کی تکبیروں میں بھی (۸) عورت کو صرف کندھوں تک ہاتھ اٹھانا (۹) امام کا اللہ اکبر بلند آواز سے کہنا (۱۰) امام کا سمع اللہ لمن حمدہ بلند آواز سے کہنا (۱۱) امام کا بقدر حاجت بلند آواز سے سلام کہنا (۱۲) تکبیر کے بعد ہاتھ بغیر لٹکائے باندھ لینا (۱۳) ثناء (۱۴) اعوذ باللہ (۱۵) بسم اللہ پڑھنا (۱۶) آمین کہنا (۱۷) ان سب کو آہستہ پڑھنا (۱۸) پہلے ثناء پڑھنا (۱۹) ثناء کے بعد اعوذ باللہ (۲۰) اس کے بعد بسم اللہ پڑھنا (۲۱) ان میں سے ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھنا (۲۲) عیدین میں تکبیر تحریمہ ہی کے بعد ثنا پڑھنا اور اس کے پڑھتے وقت ہاتھ باندھ لینا اور چوتھی تکبیر کے بعد اعوذ باللہ پڑھنا (۲۴) رکوع میں تین بار سبحان ربی العظیم کہنا (۲۵) رکوع میں گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا (۲۶) مردوں کا انگلیوں کو خوب کھلی رکھنا (۲۷) عورتوں کو رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا (۲۸) عورتوں کا انگلیاں کشادہ نہ کرنا (۲۹) حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا (۳۰) رکوع کے

سوال: سنت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو، سنت مؤکدہ، سنت غیر مؤکدہ، سنت مؤکدہ ہی کو سنت ہدیٰ اور سنت غیر مؤکدہ کو سنن زوائد، کہتے ہیں کبھی کبھی اس کو مستحب ومندوب بھی کہتے ہیں۔ (بہار ج ۳ ص ۱۱)

سوال: سنت مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: سنت مؤکدہ وہ امر دینی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ کیا مگر نادرا، یا کبھی ترک نہ فرمایا مگر اتفاق سے کسی نے ترک کیا تو اس پر انکار بھی نہ فرمایا (رضویہ م ج ۷ ص ۲۰۰)

سوال: سنت غیر مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ امر دینی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا مگر ہمیشہ نہ کیا کبھی کبھار ترک بھی فرمایا، اس کا کرنا باعث ثواب اور نہ کرنا موجب عتاب نہیں۔ (تعریفات ۴۷)

سوال: نماز کے اندر کون کون سی باتیں سنت ہیں؟

جواب: (۱) تکبیر تحریمہ کیلئے ہاتھ اٹھانا (۲) ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑے رکھنا (۳) ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رو ہونا (۴) بوقت تکبیر سر نہ جھکانا (۵) تکبیر تحریمہ سے پہلے ہاتھ اٹھانا (۶) قنوت کی تکبیر میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہنا (۷) اسی طرح عید الفطر و عید الاضحیٰ کی تکبیروں میں بھی (۸) عورت کو صرف کندھوں تک ہاتھ اٹھانا (۹) امام کا اللہ اکبر بلند آواز سے کہنا (۱۰) امام کا سمع اللہ لمن حمدہ بلند آواز سے کہنا (۱۱) امام کا بقدر حاجت بلند آواز سے سلام کہنا (۱۲) تکبیر کے بعد ہاتھ بغیر لٹکائے باندھ لینا (۱۳) ثناء (۱۴) اعوذ باللہ (۱۵) بسم اللہ پڑھنا (۱۶) آمین کہنا (۱۷) ان سب کو آہستہ پڑھنا (۱۸) پہلے ثناء پڑھنا (۱۹) ثناء کے بعد اعوذ باللہ (۲۰) اس کے بعد بسم اللہ پڑھنا (۲۱) ان میں سے ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھنا (۲۲) عیدین میں تکبیر تحریمہ ہی کے بعد ثنا پڑھنا اور اس کے پڑھتے وقت ہاتھ باندھ لینا اور چوتھی تکبیر کے بعد اعوذ باللہ پڑھنا (۲۴) رکوع میں تین بار سبحان ربی العظیم کہنا (۲۵) رکوع میں گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا (۲۶) مردوں کا انگلیوں کو خوب کھلی رکھنا (۲۷) عورتوں کو رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا (۲۸) عورتوں کا انگلیاں کشادہ نہ کرنا (۲۹) حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا (۳۰) رکوع کے

لئے اللہ اکبر کہنا (۳۱) ہر تکبیر میں اللہ اکبر کی "ر" کو جزم پڑھنا (۳۲) رکوع میں پیٹھ برابر بچھی رکھنا (۳۳) عورت کا رکوع میں تھوڑا جھکنا (۳۴) رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھ لٹکا ہوا چھوڑ دینا (۳۵) سمع اللہ لمن حمدہ کی 'ہ' کو ساکن پڑھنا (۳۶) رکوع سے اٹھتے میں امام کا سمع اللہ لمن حمدہ کہنا (۳۷) مقتدی کو ربنا لك الحمد کہنا (۳۸) منفرد (تنہا پڑھنے والے) کو دونوں یعنی سمع اللہ لمن حمدہ، اور ربنا لك الحمد کہنا (۳۹) سجدہ کے لئے اللہ اکبر کہنا (۴۰) سجدہ سے اٹھنے کے لئے اللہ اکبر کہنا (۴۱) سجدہ میں کم سے کم تین بار سبحان ربی الاعلی کہنا (۴۲) سجدہ میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا (۴۳) سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھنا (۴۴) اس کے بعد ہاتھ رکھنا (۴۵) اس کے بعد ناک رکھنا (۴۶) اس کے بعد پیشانی رکھنا اور سجدہ سے اٹھنے کیلئے پہلے (۴۷) پیشانی (۴۸) پھر ناک (۴۹) پھر ہاتھ (۵۰) پھر گھٹنے (۵۰) زمین سے سر اٹھانا (۵۱) مردوں کو سجدہ میں بازو کا کروٹوں سے الگ رکھنا (۵۲) پیٹ کا رانوں سے الگ ہونا (۵۳) سجدہ کی حالت میں کلائیوں کو زمین پر نہ بچھانا (۵۴) عورت کو سجدہ میں اپنے بازو کو کروٹوں سے ملا (۵۵) پیٹ کو ران سے ملا دینا (۵۶) اور ران کو پنڈلیوں سے ملا دینا (۵۷) پنڈلیوں کو زمین سے ملا دینا (۵۸) دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھنا (۵۹) دونوں سجدوں کے درمیان التحیات میں بیٹھنے کی طرح بیٹھنا (۶۰) دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا (۶۱) سجدوں میں انگلیاں قبلہ رو ہونا (۶۲) ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رہنا (۶۳) پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ کا زمین پر لگنا (۶۴) دوسری رکعت کے لئے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھنا (۶۵) قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا (۶۶) داہنا قدم کھڑا رکھنا (۶۷) دائیں قدم کی انگلیوں کو قبلہ رخ کرنا (۶۸) عورتوں کو دونوں پاؤں دائیں جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا (۶۹) داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھنا (۷۰) بایاں ہاتھ بائیں ران پر (۷۱) اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دینا (۷۲) انگلیوں کے سروں کا گھٹنے کے پاس ہونا (۷۳) کلمۂ شہادت پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا (۷۴) قعدہ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کیلئے گھٹنوں پر زور دیکر اٹھنا بے عذر زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اٹھنا (۷۵) قعدہ اخیرہ میں التحیات کے بعد درود

(۷٦) قعدہ اخیرہ کے علاوہ فرض نماز میں درود شریف نہ پڑھنا (۷۷) نفل اور سنن غیر مؤکدہ میں قعدہ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھنا (۷۸) قعدۂ اخیرہ میں درود شریف کے بعد دعا پڑھنا (۷۹) دعائے ماثورہ عربی زبان میں پڑھنا (۸۰) مقتدی کے تمام انتقالات کا امام کے ساتھ ہونا (۸۱) السلام علیکم ورحمۃ اللہ دو بار کہنا (۸۲) پہلے داہنی طرف (۸۳) پھر بائیں طرف (۸۴) امام کا بہ آواز بلند دونوں سلام کا کہنا (۸۵) دوسرے سلام کا پہلے کے بہ نسبت کم آواز میں ہونا (۸٦) سلام کے بعد امام کا دائیں یا بائیں پھرنا۔ (بہار۳/۷٦تا۸۹)

مستحبات

سوال: نماز کے اندر کون سی باتیں مستحب ہیں؟

جواب: (۱) قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنا (۲) رکوع میں قدم کی پشت پر دیکھنا (۳) سجدہ میں ناک پر نظر رکھنا (۴) قعدہ میں گود کی طرف نظر جمانا (۵) پہلے سلام میں داہنے شانے کو دیکھنا (٦) دوسرے میں بائیں شانے پر نظر کرنا (۷) جماہی آئے تو منہ بند کئے رہنا اور اس سے جماہی نہ رکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہ رکے تو قیام کی حالت میں داہنے ہاتھ کی پشت سے منھ ڈھانپ لے اور قیام کے علاوہ حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے اور جماہی کے روکنے کا ایک مجرب طریقہ یہ ہے کہ دل میں یہ خیال کرے کہ انبیا علیہم السلام کو جماہی نہیں آتی تھی دل میں یہ خیال لاتے ہی جماہی کا آنا بند ہو جائے گا (۸) مرد کیلئے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا (۹) عورت کیلئے کپڑے کے اندر بہتر ہے (۱۰) جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفع کرے (۱۱) جب مکبر حی علی الفلاح کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہونا (۱۲) جب مکبر قدقامت الصلوٰۃ کہہ لے تو نماز شروع کر سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے (۱۳) دونوں پنجوں کے درمیان قیام میں چار انگل کا فاصلہ ہونا (۱۴) مقتدی کو امام کیساتھ شروع

کرنا (۱۵) سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۹۰، سامان آخرت ص ۱۴۷)

سوال: پانچ وقت کی نماز میں سنت مؤکدہ کون کون ہیں اور کل کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: جمعہ کے علاوہ باقی ایام میں ہر دن کل بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں، فجر سے پہلے دو رکعت، نماز ظہر سے پہلے چار رکعت، نیز ظہر کے بعد دو رکعت، فرض نماز مغرب کے بعد دو رکعت، فرض نماز عشا کے بعد دو رکعت، اور جمعہ کے دن کل چودہ رکعتیں سنت ہیں، دو رکعت نماز فجر سے پہلے، چار ظہر کے پہلے، دو بعد دو مغرب کے بعد، دو عشا کے بعد، اور چار نماز جمعہ سے پہلے چار بعد۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۱۱)

مکروہات تحریمی کے مسائل

سوال: مکروہ تحریمی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس فعل کا لزوم ثبوتاً یا دلالۃً ظنی ہو انکار اگرچہ کفر نہ ہو لیکن اس کا کرنا موجب استحقاق عذاب ہو خواہ نادراً ہی سہی۔ (تعریفات ص ۱۳۱ بحوالہ رضویہ)

سوال: وہ کون سے ایسے افعال ہیں جن کے کرنے سے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے؟

جواب: (۱) نماز میں کپڑے یا بدن یا داڑھی کے ساتھ کھیلنا (۲) کپڑا سمیٹنا (۳) کپڑا لٹکانا یعنی کپڑا اس طرح سر یا مونڈھے پر ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں۔

(۴) کرتے وغیرہ کی آستین میں ہاتھ ڈالنے کے بجائے اسے پیٹھ کی طرف پھینک کر نماز پڑھنا (۵) رومال یا شال یا چادر اس طرح اوڑھ کر نماز پڑھنا کہ دونوں کنارے مونڈھوں سے لٹکتے ہوں (۶) رومال یا شال وغیرہ اس طرح ڈال کر نماز پڑھنا کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہو دوسرا پیٹ پر (۷) نماز میں آدھی کلائی سے زیادہ آستین چڑھی ہوئی ہونا خواہ نماز شروع کرنے سے پہلے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی (۸) دامن سمیٹے ہوئے نماز پڑھنا (۹) شدت کا پاخانہ، پیشاب اور غلبہ رِیح کے وقت نماز پڑھنا (۱۰) بلا وجہ کنکریاں ہٹانا (۱۱) انگلیاں چٹکانا (۱۲) انگلیوں کی قینچی باندھنا (ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں

میں ڈالنا)(۱۳) کمر پر ہاتھ رکھنا(۱۴) ادھر ادھر منھ پھیر کر دیکھنا(۱۵) آسمان کی طرف نظر اٹھانا(۱۶) تشہد یا سجدوں کے درمیان گھٹنوں کو سینہ سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کے سرین کے بل بیٹھنا(۱۷) مرد کا سجدے میں کلائیوں کو بچھانا(۱۸) کسی شخص کے منھ کے سامنے نماز پڑھنا(۱۹) کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو(۲۰) عمامہ اس طرح باندھنا کہ سر کا بیچ حصہ کھلا ہو(۲۱) ناک اور منھ کو چھپانا(۲۲) بے ضرورت کھنکار نکالنا (۲۳) بالقصد جماہی لینا(۲۴) قرآن مجید الٹا پڑھنا(۲۵) کسی واجب کو ترک کرنا(۲۶) رکوع میں اور سجدوں میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا(۲۷) قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدے کو چلا جانا(۲۸) قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن شریف پڑھنا(۲۹) رکوع میں قرأت ختم کرنا(۳۰) امام سے پہلے مقتدی کا رکوع یا سجدے میں جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا(۳۱) امام کا کسی ایسے آنے والے کی خاطر نماز کو طول دینا جس کو پہچانتا ہے(۳۲) کرتا یا چادر ہونے کے باوجود صرف پاجامہ یا لنگی پہن کر نماز پڑھنا(۳۳) جلدی میں صف کے پیچھے ہی سے اللہ اکبر کہہ کر جماعت میں شامل ہو کے صف میں داخل ہونا(۳۴) غصب کی زمین یا پرائے کھیت میں جس میں کھیتی لگی ہو اس میں نماز پڑھنا(۳۵) جتے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا(۳۶) نمازی کا بلا حائل قبر کے سامنے نماز پڑھنا(۳۷) کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا(۳۸) الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا(۳۹) انگرکھے کے بند نہ باندھنا اور اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا اگر اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہ ہو(۴۰) مرد کا جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا۔

سوال: اگر نمازی نے رومال یا شال یا رضائی یا چادر اس طرح اوڑھ کر نماز پڑھی کہ ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں نماز مکروہ نہ ہوگی بلکہ بلا کراہت نماز کامل ادا ہوگی (بہار ۳/۱۶۵)

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ ایک بار کنکری ہٹانا مکروہ نہیں؟

جواب: جس وقت پورے طور پر بطریق سنت سجدہ ادا نہ ہوتا ہو تو ایک بار کنکری ہٹانا مکروہ نہیں۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۶۶)

سوال: کب نمازی کو کنکریاں ہٹانا واجب ہے؟

جواب: جب سجدہ کی جگہ کنکری ہو اور بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو حالت نماز میں کنکری ہٹانا واجب ہے اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے (بہار ج ۳ ص ۱۶۶)

سوال: کب نمازی کا ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی نہیں ؟

جواب: جبکہ کبھی نادراً کسی غرض صحیح کی بنیاد پر نمازی منہ پھیر کر دائیں بائیں دیکھے تو نماز مکروہ تحریمی نہیں ہوگی۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۶۷)

سوال: کس شخص کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ نہیں اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: اس کی صورت یہ ہے کہ نمازی اور اس شخص کے درمیان کوئی چیز اس طرح حائل ہو کہ قیام میں بھی سامنا نہ ہوتا ہو۔

سوال: اگر نمازی اور اس شخص کے درمیان کوئی چیز حائل ہے مگر اس سے صرف قعود میں سامنا نہیں ہوتا اور قیام میں ہوتا ہے (مثلاً دونوں کے درمیان میں ایک شخص نمازی کی طرف بیٹھ گیا) تو نماز مکروہ ہوگی یا نہیں ؟

جواب: اس صورت میں بھی نماز مکروہ تحریمی ہوگی (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۶۷)

سوال: نمازی نے قصداً جماہی نہ لی بلکہ جماہی خود آئی تو نماز مکروہ ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز تو مکروہ نہ ہوگی مگر اسے روکنا چاہئے اگر روکے سے نہ رکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ رکے تو دایاں یا بایاں ہاتھ منہ پر رکھ دے یا آستین سے منہ چھپالے قیام میں دائیں ہاتھ اور دوسرے مواقع پر بائیں ہاتھ سے ڈھانکے اور سب سے بہتر یہ ہے کہ جب جماہی آتی ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں۔ فوراً رک جائے گی (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۶۷/۱۶۸)

سوال: کب امام کا کسی آنے والے کی خاطر نماز کو طول دینا مکروہ نہیں بلکہ نماز بلا کراہت جائز ہے؟

جواب: آنے والے کو پہچانے مگر اس کی خاطر طول دینا مقصود نہ ہو بلکہ نماز پر اس کی اعانت کیلئے ایک دو تسبیح کی مقدار طول دیا تو نماز بلا کراہت جائز ہے (بہار ۳/۱۷۰)

سوال: ایک شخص نے تارکول پڑے ایسے پانی سے وضو کیا جس میں بد بو تھی تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نماز میں اس کی بد بو باقی رہی تو نماز مکروہ تحریمی رہی (رضویہ م ج ۲ ص ۵۶۵)

سوال: گوٹے دار عمامہ باندھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ (تحریمی) ہے اگر چار انگلی سے کم نہ ہو ورنہ کراہت نہیں (مصطفویہ ۱/۳۲)

سوال: کس رنگ سے رنگے ہوئے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے؟

جواب: کسم اور زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(نزھۃ القاری ج ۲ ص ۳۶۱)

سوال: مرد کو ہاتھ پاؤں میں تانبے، سونے، چاندی، پیتل، لوہے کے چھلے یا کان میں بالی، بندا یا سونے، تانبے، پیتل لوہے کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ تحریمی ہے۔ (رضویہ م ج ۷ ص ۳۰۷)

سوال: سونے، چاندی کی گھڑی جیب میں ہے اور اسی حالت میں نماز پڑھی تو ہوئی یا نہیں؟

جواب: سونے، چاندی کی گھڑی جیب میں ہوئی تو حرج نہیں کہ جیب میں رکھنا پہننا نہیں، جیسے جیب میں اشرفیاں پڑی ہوں، ہاں سونے کی گھڑی یا چاندی کی گھڑی میں وقت دیکھنا مرد، عورت سب کو حرام ہے۔ (رضویہ دہم نصف آخر ص ۱۳۴)

سوال: عورتوں کو لوہے، تانبے، پیتل کے زیور پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: یہ چیزیں عورتوں کے لئے بھی حرام ہیں لہذا انہیں پہن کر نماز پڑھنا ان کے لئے مکروہ تحریمی ہوگا۔ (رضویہ م ۷ ص ۳۰۷)

سوال: گھڑی کے ساتھ دھاتوں کی چین پہننا اور اس حالت میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: دھاتوں کا پہننا اس شکل میں بھی پایا جاتا ہے جو نا جائز ہے، لہذا اس حالت میں نماز بھی مکروہ تحریمی ہوگی۔ (امجدیہ ۱/۱۲۷)

سوال: کب کھنکار نکالنے سے نماز بلا کراہت ہوتی ہے؟

جواب: جب ضرورت سے کھنکارے مثلاً بلغم قرأت سے مانع ہو جائے تو کھنکار نکالنے

سے نماز بلاکراہت ہوگی۔(صغیری ص۱۴۴ میں ہے وکذا الشیخ اذا کان عن ضرورة اذا منعه البلغم القرأة او عن الجهر و هوالامام فانه لا يكره")

سوال: نمازی نماز میں ایک قدم یا ہر دو قدم پر ٹھہر ٹھہر کر چلتا رہا ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز مکروہ تحریمی ہوگی (صغیری ص۱۴۵)

سوال: نمازی چند قدم مسلسل چلتا رہا پھر بھی نماز بلاکراہت ہوئی اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جب کسی عذر سے چلنا مثلاً حدث لاحق ہوا تو وضو کے لئے چلا تو اگرچہ کئی قدم مسلسل چلتا رہا نماز بلاکراہت ہوگئی (صغیری ص۱۴۵)

سوال: حالت نماز میں جوں یا مچھر مارنا کیسا ہے؟

جواب: بلاوجہ جوں یا مچھر مارنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر ایذا رسانی کے وجہ سے ہو تو حرج نہیں بشرطیکہ عمل کثیر نہ ہو۔ (قانون شریعت ج ا ص ۹۵)

سوال: نماز فرض و واجب میں لاٹھی یا دیوار پر ٹیک لگانا کیسا ہے؟

جواب: بغیر عذر مکروہ تحریمی ہے (کبیری ص۲۶۷)

سوال: وہ کون سی نماز ہے جس میں لاٹھی یا دیوار پر ٹیک لگانا مکروہ نہیں ؟

جواب: نماز نفل میں لاٹھی یا دیوار سے سہارا لینا مکروہ نہیں چنانچہ کبیری ص۲۲۷ میں ہے وان افتتح التطوع قائما ثم اعيى فلا بأس له أن يتو كأعلى عصا او حائط۔

سوال: اگر پینٹ یا پاجامہ ٹخنے سے نیچے تک ہو تو اسے الٹا موڑ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: یہ کف ثوب (کپڑا اسمیٹنا) ہے اور نماز میں کف ثوب مکروہ تحریمی ہے جس سے نماز واجب الاعادہ ہوگی۔ عالمگیری مع خانیہ میں ہے یکرہ للمصلی ان یکف ثوبه اھ ملخصا اور درمختار مع شامی ج ا ص۶۴۰ میں ہے کره کفه ای رفعه اور شامی میں ہے حرر الخير الر ملى ما يفيدان الكراهة فيه تحر يمية اھ۔

سوال: صورت مذکورہ میں بغیر موڑے ہوئے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اس کی دو صورتیں ہیں اگر فخر و غرور کی وجہ سے ٹخنے سے نیچے تک پہنتا ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور اگر تکبر کی وجہ سے نہیں پہنتا تو نماز مکروہ تنزیہی ہوگی۔

فتاوی عالمگیری مع بزازیہ ج۵ص۳۳۳باب اللبس میں ہے۔ اسبال الرجل ازاره اسفل من الکعبین ان لم یکن للخیلاء ففیه کراهة تنزیه کذافی الغرائب (رضویہ ج۳ص ۴۴۸) اور مکروہ تنزیہی کا حکم یہ ہے کہ نماز کا دہرانا بہتر ہے۔ (شامی ۱/۴۳۷) اور اس حکم میں لنگی، پاجامہ، پینٹ سب شامل ہے لہذا جو لوگ ٹخنے سے نیچے کپڑے پہنتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔

سوال: عمامہ باندھا سر کا کچھ حصہ کھلا رہا اندر ٹوپی یا کوئی چیز بھی چھپانے والی نہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز مکروہ تحریمی ہوگی کہ یہ اعتجار ہے (فتاوی امجدیہ ج۱ص۱۹۹)

سوال: اگر چادر سر سے اوڑھ کر نماز پڑھنی شروع کی مگر نماز میں ڈھلک کر آجائے تو کیا کرے؟

جواب: اشارے سے سر پر رکھ لے کہ حدیث میں چادر سر سے نہ اوڑھنے پر وعید ہے۔ بروایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سرکار اقدس ﷺ کا ارشاد ہے "لا ینظر الله الی قوم لا یجعلون عمائمهم تحت ردائهم یعنی فی الصلوٰة۔ (رضویہ م۷/۲۹۹)

سوال: چادر یا کمبل کی گھوکی (تھیلا) بنا کر اوڑھ کے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ تحریمی ہے۔ (رضویہ م۷/۳۰۴)

سوال: نمازی کے سامنے موم بتی یا چراغ جل رہا ہو یا انگیٹھی اور تنور ہو جس میں آگ جل رہی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: نمازی کے سامنے موم بتی جلتے ہوئے ہونے میں کوئی حرج نہیں البتہ انگیٹھی یا تنور ہو اور اس میں جلتی ہوئی آگ ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ (عطایا القدیر فی حکم التصویر ۵۲)

سوال: نمازی کے سامنے تلوار وغیرہ ہتھیار ہوں تو نماز مکروہ ہوگی یا نہیں ؟

جواب: چونکہ تلوار وغیرہ کی عبادت نہیں ہوتی اس لئے نماز مکروہ نہ ہوگی۔

(عطایا القدیر فی حکم التصویر ص ۵۲)

سوال: نماز میں دامن جھٹکنا کیسا ہے؟

جواب: بے ضرورت مکروہ ہے۔ (حاشیہ رضویہ ج ۱ رفائدہ نمبر ۴ ص ۲۰۲)

سوال: کب نماز میں دامن جھٹکنا مکروہ نہیں بلکہ مطلوب ہے؟
جواب: گرمی کے موسم میں دامن یا پاجامہ سرین سے مل کر ان کی صورت ظاہر کرتا ہے اس سے بچنے کے لئے کپڑا ادائیں ہائیں جھٹک دینا مکروہ نہیں بلکہ جھٹک دینا بہتر و مطلوب ہے
(حاشیہ رضویہ ج ا رفائدہ نمبر ۴ ص ۲۰۲)

سوال: پیشانی پر لگی مٹی اور گرد پوچھنا کب مکروہ نہیں اور کب مکروہ ہے اور کب پوچھنا ضروری ہے؟
جواب: سجدہ میں ماتھے پر لگی ہوئی مٹی اگر ایذا دے مثلاً اس میں باریک کنکریاں ہوں یا کثیر ہوں کہ آنکھوں، پتلیوں پر جھڑتی ہیں تو مطلقاً پوچھنے میں حرج نہیں ورنہ التحیات ختم ہونے سے پہلے مکروہ ہے اور بعد سلام پوچھنے میں حرج نہیں بلکہ سلام کے بعد اسے صاف کر دینا مستحب ہے اور اگر یہ خیال ہے کہ لوگ ٹیکا دیکھ کر نمازی سمجھیں تو اس کا پوچھنا ضروری اور باقی رکھنا حرام ہوگا۔ (حاشیہ رضویہ ج ا رفائدہ نمبر ۷ ص ۲۰۲، ۲۰۳)

سوال: نماز میں مٹی سے بچانے کے لئے دامن اٹھانا کیا ہے؟
جواب: مکروہ (تحریمی) ہے۔ (حاشیہ رضویہ فائدہ ۳ ج ا ص ۲۰۲، ورضویہ م ا ص ۷۴۴)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ مٹی سے بچانے کے لئے نمازی کو دامن اٹھانا جائز ہے؟
جواب: اگر کپڑا بہت قیمتی ہے، جیسے ریشمی تانے کا مرد کے لئے یا خالص ریشمی عورت کے لئے اور نماز خالی زمین پر پڑھ رہا ہے اور مٹی گیلی ہے کہ کپڑا نہ بچائیں تو کیچڑ سے خراب ہوگا اور دھونے سے بگڑ جائے گا تو ایسی حالت میں بچانے کی اجازت ہونی چاہئے۔
(حاشیہ رضویہ فائدہ ا ج ا ص ۲۰۳، رضویہ م ا ص ۷۴۹)

سوال: ہاتھوں کی کہنی کھول کر آستین اوپر کو چڑھا کر یا اس حالت میں کہ آستین چڑھی رہے نماز پڑھنا کیسا ہے؟
جواب: سخت اور شدید مکروہ تحریمی ہے کیونکہ سرکار اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"امرت ان اسجد علی سبعة اعظم ولا اکف ثوباً ولا شعراً۔"
(مسلم ۱/۱۹۳، رضویہ م ج ۷/۳۰۹) لہذا نماز واجب الاعادہ ہے۔

سوال: آج کل کے فیشن کے مطابق تھری پیس کے شرٹ اور دیگر عام شرٹ اور پولیس شرٹ اور بنیائن وغیرہ جو رائج ہیں جن کی آستین بہت چھوٹی کہنیوں سے اوپر تک رہتی ہیں اور سینہ بھی کھلا رہتا ہے انھیں پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے پھیرنی واجب ہے۔ (فتاوی امجدیہ اول)

سوال: فاسق معلن کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ تحریمی، پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب ہے۔ (رضویہ ج ۳ ص ۲۶۰)

سوال: اگر فاسق معلن کے علاوہ کوئی امام نہ ملے تو کیا کیا جائے آیا فاسق معلن کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے؟

جواب: ایسی صورت میں تنہا تنہا نماز پڑھی جائے مگر فاسق کے پیچھے نہ پڑھی جائے۔ (رضویہ ج ۳ ص ۲۵۴)

سوال: الٹی لنگی پہن کر (یعنی بخیہ کی سلائی اوپر ہو) نماز پڑھنے سے نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: اسکا بھی حکم وہی ہے جو الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کا ہے۔ مگر جب کہ سلائی ایسی ہو کہ الٹا سیدھا ہونا بمشکل معلوم ہو تو اس میں کراہت نہیں۔

سوال: رومال سر پر باندھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اگر رومال چھوٹا ہے کہ اس سے صرف دو ایک پیچ آسکیں تو اسے سر پر باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اگر اتنے پیچ آسکیں کہ سر کو چھپالیں تو عمامہ کے حکم میں ہو جائے گا اور نماز کامل ادا ہوگی جب کہ نیچے ٹوپی ہو۔ (رضویہ م ۲۹۹/۷)

سوال: رومال، پگڑی، گلو بند اس طرح باندھ کر نماز پڑھنا کہ پیشانی چھپی رہے کیسا ہے؟

جواب: اس طرح نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (رضویہ م ۳۰۱/۷)

سوال: اگر نماز میں کراہت تحریمی پائی گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی تو اسے دہرانا واجب ہے۔ (شامی ۳۲۷/۱)

تصویر کے مسائل

سوال: کپڑے میں جاندار کی تصویر ہو جس میں اس کا چہرہ موجود ہو پہن کر نماز پڑھی تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگر وہ اتنی بڑی ہے کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل ظاہر ہو تو اسے پہن کر نماز مکروہ تحریمی دہرانا واجب ہے (رضویہ ج دہم نصف اول ص ۱۸۶)

سوال: ایسے تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے کی جائز صورت کیا ہے؟

جواب: تصویر مٹادی جائے یا تصویر کا صرف چہرہ بالکل مٹا دیا جائے تو اسے پہن کر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز و درست ہو جائے گا (رضویہ جلد دہم نصف اول ص ۱۸۶)

سوال: اگر وہ تصویر ایسے پکے رنگ کی ہو کہ مٹ نہ سکے نہ دھل سکے تو اسے پہن کر نماز پڑھنے کی کیا صورت ہوگی؟

جواب: تو ایسے ہی پکے رنگ کی سیاہی سر یا چہرے پر اس طرح لگادی جائے کہ تصویر کا اتنا عضو بالکل محو ہو جائے پھر اسے پہن کر نماز پڑھی جائے (رضویہ جلد دہم ص ۱۸۶) یا اس پر ٹیپ وغیرہ چپکا کر چھپادیا جائے کہ خوب ظاہر نہ ہو تب بھی کراہت جاتی رہے گی۔

سوال: اگر تھیلی یا جیب میں روپے پیسے ہوں جن میں تصویریں ہوں تو اس جیب یا تھیلی کو لئے ہوئے نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز بلا کراہت ہو جائیگی کیونکہ وہ تصویریں چھپی ہوتی ہیں۔ (بہار ۳/۱۶۸)

سوال: اگر روپے پیسے سامنے ہوں ان پر تصویریں ہوں تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: چونکہ روپے اور پیسے میں جو تصویریں ہوتی ہیں وہ اتنی چھوٹی ہوتی ہیں کہ سامنے رکھ کے کھڑے ہو کر دیکھنے سے ان کے اعضا کی تفصیل ظاہر نہیں ہوتی اس لئے اس حالت میں بلا کراہت ہو جائے گی۔ (عطایا القدیر فی حکم التصویر مسائل نماز ص ۶۶) ہاں اگر تصویریں بڑی ہوں تو نماز مکروہ ہوگی۔

سوال: اگر پہنے ہوئے کپڑے میں تصویریں نہ ہوں مگر نمازی کے آگے کسی جاندار کی تصویر ہو تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر وہ تصویر نمازی کے آگے یا سر پر لٹکی ہو یا نصب ہو یا سامنے کی دیوار میں منقوش ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ (مسائل نماز ص ۶۶، بہار شریعت ج ۳ ص ۱۶۸)

سوال: اگر نمازی کے آگے تصویر نہیں مگر دائیں یا بائیں تصویر ہے تو؟

جواب: اس صورت میں بھی اگر تصویر دائیں یا بائیں لٹکی یا نصب ہے یا دیوار وغیرہ میں نقش ہے تو مکروہ تحریمی ہوگی۔ (مسائل نماز ص ۶۶، بہار شریعت ج ۳ ص ۱۶۸)

سوال: اور نمازی کے پیچھے ہے تو؟

جواب: جب بھی مکروہ ہے مگر اس میں پہلے سے کراہت کم ہے۔ (مسائل ص ۶۶)

سوال: اور نمازی کے بالکل سجدہ کی جگہ پر ہے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: مکروہ تحریمی ہوگی دہرانا واجب وضروری ہوگا۔ (مسائل ص ۶۶)

سوال: اگر تصویر ذلت کی جگہ مثلاً فرش پر کہ جوتے اور پیر سے روندی جائے یا تکیے پر کہ جو زانو اور سر کے نیچے رکھا جائے جوتے اتارنے کی جگہ پر ہو اور اسی کے آس پاس نماز پڑھی جائے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر اس تصویر پر سجدہ نہ ہو تو نماز بلا کراہت ہو جائے گی کہ اس سے تصویر کا اعزاز نہیں اذلال ہے لہذا باعث حرج نہیں، ہاں اگر اسی پر سجدہ ہو تو مکروہ ہوگی۔

(مسائل نماز ص ۶۶، بہار شریعت ص ۱۶۹)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ تکیہ پر تصویر ہو اور وہ نمازی کے سامنے ہو تو نماز مکروہ ہوگی؟

جواب: جب کہ جس تکیہ میں تصویر ہے اسے لگا کر کھڑا رکھا جائے پڑا ہوا نہ رکھا جائے تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی کہ یہ اعزاز تصویر میں داخل ہے۔ (مسائل ص ۶۶)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ نمازی کے بدن یا کپڑے پر یا دائیں بائیں اوپر نیچے تصویر ہو پھر بھی نماز بلا کراہت ہوگی؟

جواب: جبکہ نمازی کے بدن یا ہاتھ میں تصویر ہو مگر کپڑوں سے چھپی ہو یا دائیں بائیں آگے پیچھے اوپر نیچے کسی جگہ بھی اتنی چھوٹی تصویر ہو کہ زمین پر اس کو رکھ کر کھڑے ہو کے دیکھیں تو اعضا کی تفصیل دکھائی نہ دے تو نماز بلا کراہت ہوگی (بہار ۱۶۸/۳)

سوال: تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے نماز پڑھی اور نماز ہوگئی اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جبکہ اس کے اوپر کوئی دوسرا کپڑا پہن لیا اور نماز پڑھی تو نماز ہوگئی کوئی کراہت نہیں (مسائل ص ٦٦ / بہار ج ۳ ص ۱۶۹) آجکل عام طور پر ایسے کپڑے پہنے جا رہے ہیں جن میں جاندار کی تصویریں چھپی ہوتی ہیں مثلاً ٹی شرٹ بنیائن وغیرہ انھیں پہن کر نماز مکروہ تحریمی ہوگی لہذا ان کے اوپر کوئی بے تصویر کا کپڑا پہن کر ہی نماز پڑھی جائے اور ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں۔

سوال: لاٹھی کے سرے میں اگر نمایاں اعضاء والی تصویر ہو اور وہ نمازی کے دائیں بائیں سامنے رکھی ہے تو؟

جواب: اس کا بھی حکم سابق ہے کہ نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی۔

سوال: وہ کون سی چیزیں ہیں جن کی تصویروں کے ہوتے ہوئے نماز بلا کراہت ہوتی ہے اور انھیں گھروں میں رکھنا بھی جائز ہے؟

جواب: غیر جاندار مثلاً پہاڑ، باغ، مکان، درخت وغیرہ کی تصویریں موجب کراہت نہیں لہذا ان کے ہوتے ہوئے نماز بلا کراہت ہوگی۔ (بہار ج ۳ ص ۱۶۸)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ نمایاں اعضا والی تصویریں گھر میں موجود ہوں یا نمازی کے آگے پیچھے دائیں بائیں ہوں پھر بھی نماز کامل ہو جائے؟

جواب: جبکہ ان تصویروں کے سر مٹا دئے جائیں یا دھل دیے جائیں یا روشنائی پھیر کر محو کر دیے جائیں تو نماز کامل و تام ہوگی (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۶۹)

تنبیہ: آج کل اصحاب دولت و ثروت اپنے گھروں کو سجانے کے لئے کتے، بلی، تتلی، ہاتھی، گھوڑے، گدھے کی مٹی کی بنی ہوئی یا کاغذوں پر چھپی ہوئی تصویریں رکھتے ہیں پھر ان گھروں میں نمازیں پڑھتے ہیں ان سے گذارش ہے کہ وہ اپنی نمازیں خراب نہ کریں ایسی تصویریں

گھروں سے نکال دیں صرف یہی نہیں کہ ان تصویروں کی وجہ سے ان میں نمازیں مکروہ ہوتی ہیں بلکہ ان گھروں میں رحمت کے فرشتے بھی داخل نہیں ہوتے تو خود سوچیں کہ جب رحمت کے فرشتے ان اصحاب دولت کے گھروں میں داخل نہ ہوں گے تو ان میں رب کی رحمت و برکت کہاں سے ہوگی اس لئے چاہیے کہ اپنے گھر جاندار کی تصویروں سے پاک رکھے جائیں۔

مکروہات تنزیہی

سوال: مکروہ تنزیہی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کام کا کرنا مطلقاً موجب عتاب ہو خواہ عادۃً یا نادراً (تعریفات ۱۳۱)

سوال: کون کون سی باتیں نماز میں مکروہ تنزیہی ہیں؟

جواب: (۱) سجدہ یا رکوع میں بلاضرورت تسبیحات تین عدد سے کم کہنا (۲) دیگر کپڑوں کی موجودگی میں کام کاج کے کپڑوں میں نماز پڑھنا (۳) منہ میں کوئی ایسی چیز لئے نماز پڑھنا یا پڑھانا جو مانع قراءت نہ ہو (۴) سستی، کاہلی سے ننگے سر نماز پڑھنا (۵) پیشانی سے بلا وجہ خاک یا گھاس چھڑانا (۶) نماز میں انگلیوں پر آیتوں اور سورتوں اور تسبیحات کا گننا (۷) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (۸) بلا عذر چار زانوں بیٹھنا (۹) دامن یا آستین سے دو ایک بار خود کو ہوا پہنچانا (۱۰) اسبال یعنی کپڑا عادت کی حد سے بہت لمبا رکھنا (۱۱) انگڑائی لینا (۱۲) بالقصد کھانسنا (۱۳) بالقصد کھنکارنا (۱۴) نماز میں تھوکنا (۱۵) منفرد کا صف میں کھڑا ہونا (۱۶) مقتدی کا صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا (۱۷) حالت اختیار میں فرض کی ایک رکعت میں کسی ایک آیت کو بار بار پڑھنا (۱۸) یوں ہی ہر رکعت میں کسی آیت کا بار بار پڑھنا (۱۹) سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا (۲۰) سجدہ سے اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے بلا عذر گھٹنے اٹھانا (۲۱) رکوع میں سر کو پشت سے اونچا یا نیچا رکھنا (۲۲) بسم اللہ اعوذ باللہ اور ثنا، آمین زور سے کہنا (۲۳) اذکار نماز کو ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا (۲۴) بلا عذر دیوار یا عصا پر ٹیک لگانا (۲۵) رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ نہ رکھنا (۲۶) سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا (۲۷) عمامہ سر سے اتار کر زمین پر رکھ دینا (۲۸) عمامہ زمین سے اٹھا کر

سر پہ رکھ لینا (۲۹) چہرہ پر خاک لگنے سے بچنے کیلئے آستین کو بچھا کر سجدہ کرنا (۳۰) امام یا مقتدی کا آیت رحمت پر سوال کرنا آیت عذاب پر پناہ مانگنا (۳۱) دائیں بائیں جھومنا (۳۲) اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا (۳۳) آنکھ کھلی رہنے میں خشوع ہونے کے باوجود آنکھیں بند کر لینا (۳۴) سجدہ وغیرہ میں قبلہ سے انگلیوں کو پھیر دینا (۳۵) امام کا تنہا محراب میں کھڑا ہونا (۳۶) امام کا دروں میں کھڑا ہونا (۳۷) جماعت اولیٰ کے امام کا مسجد کے کسی کنارے کھڑا ہونا (۳۸) امام کا تنہا تھوڑی اونچی جگہ پر کھڑا ہونا (۳۹) امام کا نیچے اور مقتدیوں کا اونچی جگہ پر ہونا (۴۰) بلاضرورت مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا (۴۱) مسجد میں کوئی جگہ اپنے لئے اس طرح خاص کر لینا کہ وہیں نماز پڑھے (۴۲) جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا البتہ موم بتیاں اور چراغ ہونے میں کوئی حرج نہیں (۴۳) ہاتھ میں کوئی ایسا مال ہو جس کے روکنے کی ضرورت ہوتی ہے اس کو لیے ہوئے نماز پڑھنا (۴۴) سامنے نجاست ہونا (۴۵) سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا (۴۶) ہاتھ سے بلاعذر مکھی وغیرہ اڑانا (۴۷) ایسی چیز کے سامنے نماز پڑھنا جو دل کو مشغول کرے (۴۸) نماز کیلئے دوڑنا (۴۹) عام راستہ پر نماز پڑھنا (۵۰) کوڑا وغیرہ ڈالنے کی جگہ (۵۱) جانور ذبح ہونے کی جگہ (۵۲) قبرستان (۵۳) غسل خانہ (۵۴) نالہ (۵۵) مویشی خانہ (۵۶) اصطبل (گھوڑے باندھنے کی جگہ) (۵۷) پاخانہ کی چھت پر (۵۸) میدان میں بلاسترہ نماز پڑھنا جبکہ لوگوں کے گزرنے کا خطرہ ہو (بہار ج ۳ ص ۱۷۰ تا ۱۷۵) (۵۹) بے سلام پھیرے سجدہ سہو کر لینا۔

(بہار ج ۴ ص ۴۹)

سوال: چادر یا شال کندھے سے اوڑھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ کیا اس طرح نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی؟

جواب: مکروہ تنزیہی ہوگی کیونکہ خلاف سنت ہے۔ (فیض الرسول ج ۱ ص ۳۷۵)

سوال: کسم اور زعفران کے علاوہ کسی سرخ رنگ سے رنگے ہوئے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ تنزیہی ہے۔ (نزہۃ القاری ج ۲ ص ۳۶۲)

سوال: اگر نماز میں کراہت تنزیہی پائی گئی ہو تو حکم کیا ہے؟

جواب: اگر نماز کراہت تنزیہی کے ساتھ ادا کی گئی تو نماز ہوگئی البتہ دہرا لینا مستحب ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۳۲۷)

سوال: تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کانوں تک نہ اٹھانا کیا ہے؟

جواب: مکروہ تنزیہی اور خلاف سنت ہے۔

سوال: نماز کے اندر ہر رکن یعنی قیام، رکوع، سجود کے وقت ہاتھ اٹھانا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ تنزیہی خلاف سنت ہے کہ ہاتھ صرف سات مواقع پر اٹھانا سنت ہے (۱) نماز شروع کرتے وقت (۲) بیت اللہ کے استقبال کے وقت (۳) صفا و مروہ کے استقبال کے وقت (۴) وقوف عرفہ و وقوف مزدلفہ کے وقت (۵) قنوت پڑھنے کے وقت (۶) تکبیر عیدین کے وقت (۷) استقبال جمرتین کے وقت، حدیث پاک ہے۔

قال النبی ﷺ لا ترفع الا یدی الا فی سبع مواطن عند افتتاح الصلوٰۃ و استقبال البیت و الصفاو المر وۃ و الموقفین و الجمرتین والقنوت و العیدین (جوہرہ ۱/۵۳)

سوال: پاجامہ یا لنگی ٹخنے سے نیچے تک تھی تو نمازی نے کراہت سے بچنے کیلئے پاجامہ یا لنگی اوپر سے موڑ لیا یا گھرلیس لیا تو نماز مکروہ ہوگی یا نہیں ؟

جواب: موڑنا گھرسنا خواہ اوپر سے ہو یا نیچے سے ہر ایک کف ثوب میں داخل ہے اور کف ثوب سے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے ہندیہ ج ۱ ص ۱۰۵ سرور عالم ﷺ فرماتے ہیں امرت ان لااکف الشعر و الثیاب اھ (رضویہ ج ۳ ص ۴۲۳ بحوالہ بخاری و مسلم

سوال: نماز کی حالت میں منھ کے اوپر کا پسینہ پوچھنا کیسا ہے؟

جواب: بے ضرورت و حاجت مکروہ تنزیہی ہے۔ (حاشیۂ رضویہ فائدہ نمبر ۴ ج ۱ ص ۲۰۲)

سوال: کب نماز میں منھ کے اوپر آیا ہوا پسینہ پوچھنا مکروہ نہیں؟

جواب: جب منھ پر پسینہ ایسا آیا کہ ایذا دیتا اور دل بٹتا ہے تو اس کا پوچھنا مکروہ نہیں۔ (حاشیۂ رضویہ فائدہ نمبر ۴ ج ۱ ص ۲۰۲)

امامت کے مسائل

سوال: امامت سے کیا مراد ہے؟

جواب: امامت سے مراد ہے دوسرے کی نماز کا امام کی نماز کیساتھ وابستہ ہونا۔

(بہارج ۳ ص ۱۰۹)

سوال: کسی بھی شخص میں غیر معذوروں کی امامت کیلئے کتنی اور کن کن شرطوں کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: چھ شرطوں کا۔ (۱) مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) عقل والا ہونا (۴) مرد ہونا (۵) جواز نماز کی حد تک قراءت پر قادر ہونا (۶) معذور نہ ہونا۔ (بہار ۱۰۹/۳)

سوال: مذکورہ شرطوں کے علاوہ وہ کون سی باتیں ہیں جن کا پایا جانا امام میں ضروری ہے اگر نہ پائی جائیں تو امامت درست نہ ہو؟

جواب: وہ چار باتیں ہیں (۱) قرآن عظیم ایسا غلط نہ پڑھتا ہو کہ اس سے نماز فاسد ہو جائے، جیسے وہ لوگ کہ مثلاً الف، عین یا ت، ط، س، ص، یا ح، ہ، ذ، ز، ظ، ض، میں فرق نہیں کرتے (۲) وضو و غسل طہارت صحیح رکھتا ہو (۳) سنی صحیح العقیدہ ہو (۴) فاسق معلن نہ ہو یعنی اعلانیہ گناہ کبیرہ نہ کرتا ہو اور امامت کے منافی امور سے پاک ہو۔ (رضویہ م ۵۴۳/۲)

سوال: جس امام سے اسکے عقائد پوچھے جائیں وہ نہ بتائے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جب تو ظاہر یہی ہے کہ اس میں کچھ فساد ہے ورنہ دین بھی کوئی چھپانے کی چیز ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا ہرگز جائز نہیں۔ کیوں کہ اس کے عقیدہ کے فاسد ہونے کی وجہ سے نماز باطل ہونے کا احتمال قوی ہے اور نماز اعظم فرائض اسلام سے ہے اس لئے سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔ (رضویہ م ج ۶ /۵۷۵)

سوال: امام کی سنیت میں کوئی وجہ شبہہ نہ تھا اس لئے اس کے پیچھے نماز پڑھ لی پھر اس کا

اعادہ فرض ہو جائے اس کی کیا صورت ہے؟

جواب جبکہ نماز سے پہلے اس کی سنیت میں کوئی شبہہ نہیں تھا اور اس کے پیچھے نماز پڑھ لیا پھر بعد کو ثابت ہوا کہ وہ وہابی تھا تو اعادہ فرض ہے۔ (رضویہ ج ۲۶۳/۳)

سوال سفر میں امام کے عقائد کی تحقیق اور سنی صحیح العقیدہ ہونے کی معلومات کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب اگر محل شبہہ مثلاً کسی سے سنا کہ یہ امام وہابی ہے تو وہ کہنے والا اگر چہ عادل نہ ہو صرف مستور الحال ہو تحقیق یقیناً ضروری ہے یوں ہی اگر وہ بستی وہابیوں، بد مذہبوں کی ہے جب بھی تحقیق کرنا ضروری ہے اور اگر کوئی وجہ شبہہ نہیں تو جماعت سے نماز پڑھے۔

(رضویہ ج ۲۶۳/۳)

سوال کسی کے گھر میں جماعت ہونے جا رہی ہے صاحب خانہ میں امامت کے جملہ شرائط پائے جاتے ہیں جب کہ شرائط امامت کے جامع دوسرے لوگ بھی ہیں ایسی صورت میں کون امامت کے لئے اولیٰ ہے؟

جواب ایسی صورت میں صاحب خانہ امامت کے لئے اولیٰ ہے اگر چہ اور کوئی علم وغیرہ میں اس سے بہتر ہو ہاں افضل یہ ہے کہ صاحب خانہ ان میں سے بوجہ فضیلت کسی کو مقدم کرے کہ اس میں اسی کا اعزاز ہے۔ (بہار ج ۱۱۶/۳)

سوال مکان کرایہ کا ہے اس میں جماعت ہونے جا رہی ہے کرایہ دار اور مالک مکان دونوں موجود ہیں اور دونوں جامع شرائط امامت بھی ہیں تو ان میں کون امامت کے لئے احق ہے؟

جواب کرایہ دار، اسی سے اجازت لی جائے گی یوں ہی کوئی کسی مکان میں بطور عاریت رہتا ہو تو وہی احق ہوگا۔ (بہار ج ۱۱۶/۳)

سوال معذور مردوں کی امامت کے لئے امام میں کتنی شرطوں کا ہونا ضروری ہے؟

جواب اپنے مثل یا اس سے زائد عذر والے مردوں کے امام کے لئے درج بالا ساری شرطوں میں سے چھٹی شرط کے سوا سبھی کا پایا جانا ضروری ہے۔ (قانون ۸۶/۱، بہار ۱۱۰/۳)

سوال: امام ہونے کا زیادہ حقدار کون ہے؟

جواب: جو نماز اور احکام طہارت کو سب سے زیادہ جانتا ہو اگر چہ باقی علوم میں پوری واقفیت نہ رکھتا ہو۔ (بہار ج ۳ ص ۱۱۴/۱۱۵)

سوال: وہ کون لوگ ہیں جن میں درج بالا ساری شرطیں پائی جاتی ہیں اور نماز وطہارت کے احکام بخوبی جانتے ہیں مگر اسکے باوجود حقدار امامت نہیں؟

جواب: فاسق معلن جیسے شرابی، جواری، زانی، سودخور، چغلخور وغیرہ جو بھی اعلانیہ کبیرہ گناہ کرتے ہیں وہ اگر چہ ساری شرطوں کے جامع اور احکام نماز وطہارت کے جانکار ہوں حقدار امامت نہیں ان کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازیں واجب الاعادہ ہوں گی (درمختار ا/۴۱۵)

سوال: وہ کون لوگ ہیں جن کے پیچھے نماز قطعاً نہیں ہوتی؟

جواب: وہ بد مذہب جن کی بد مذہبی حد کفر تک پہنچی ہوئی ہو جیسے رافضی اگر چہ صرف ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت یا صحابیت سے انکار کرتا ہو یا شیخین رضی اللہ عنہما کی شان اقدس میں تبرا کرتا ہو (درمختار ج ا ص ۴۱۵) یوں ہی فرقہائے مذمومۂ زمانہ وہابی، دیوبندی، ندوی، نیچری، شمع نیازی، قادیانی، اہل حدیث کی اقتداء بھی باطل ہے۔

فتاوی امجدیہ ج ا، فتاوی رضویہ ج ۳ اور حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۱۶۵ میں ہے۔

"فلا تجوز الصلوٰة خلف من ينكر شفاعة النبی ﷺ او الكرام الكاتبين او الرؤية لانه كافر و لا خلف من انكر بعض ما علم من الدين ضرورة لكفره۔"

سوال: کس شخص کی امامت سب سے بہتر اور کس کی ناجائز و باطل اور کس کی مکروہ تحریمی اور کس کی مکروہ تنزیہی؟

جواب: جو سنی صحیح العقیدہ، صحیح الطہارت، صحیح القراءت ہو مسائل نماز وطہارت کا جانکار غیر فاسق ہو اس میں جسمانی یا روحانی ایسا عیب نہ ہو جس سے لوگ نفرت کریں اس کی امامت سب سے بہتر اور جو قراءت اس طرح غلط کرتا ہو کہ معنی بگڑ جائے یا وضو غسل صحیح نہ کرتا ہو یا ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو جیسے وہابی، رافضی، غیر مقلد، نیچری، قادیانی،

وغیرہم ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔اور جس کی گمراہی حد کفر تک نہ پہنچی ہو جیسے تفرقہ تفضیلیہ، کہ مولی علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل کہتے ہیں یا تفسیقیہ کہ بعض صحابہ کرام مثلاً امیر معاویہ وعمرو بن عاص ابو موسیٰ اشعری مغیرہ بن شعبہ کو برا کہتے ہیں ان کے پیچھے نماز بہ کراہت شدیدہ مکروہ تحریمی ہے اور انہیں کے قریب ہے فاسق معلن مثلاً داڑھی منڈا یا خشخشی رکھنے والا یا کترواکر حد شرع سے کم کرنے کرانے والا یا کندھوں سے نیچے عورتوں کے سے بال رکھنے والا خصوصاً وہ جو چوٹی گندھوائے اور اس میں موباف ڈالے یا ریشمی کپڑا پہنے یا ساڑھے چار ماشہ سے زائد کی انگوٹھی یا کئی نگ کی انگوٹھی یا ایک نگ کی دو انگوٹھیاں اگرچہ مل کر ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی ہوں یا سود خور یا ناچ دیکھنے والا (یوں ہی فلم دیکھنے والا) ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور جو فاسق معلن نہیں مگر قرآن عظیم میں ایسی غلطیاں کرتا ہے جن سے نماز فاسد نہیں ہوتی یا نابینا یا جاہل یا ولد الزنا یا خوبصورت امرد یا جذامی یا برص والا جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں اس قسم کے لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی کہ پڑھنی خلاف اولیٰ، پڑھ لی تو حرج نہیں۔ (احکام ۱/۱۲۸،۱۲۹)

سوال: جن کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہے وہی امامت کیلئے اولی اور بہتر ہوں اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جب کہ حاضرین میں سب سے زیادہ یہی لوگ مسائل نماز وطہارت کا علم رکھتے ہوں۔ (احکام شریعت ج ۱ ص ۱۲۸)

سوال: اگر کوئی عالم مستند احکام شرع کا جانکار کبیرہ گناہ اعلانیہ کرتا ہے مثلاً داڑھی ایک مشت سے کم رکھتا ہے یا نماز کی پابندی نہیں کرتا یا جماعت بلا عذر چھوڑتا رہتا ہے، جھوٹ بولتا گالی گلوج بکتا، یا وہابیوں کے جلسوں اور خصوصی پروگراموں میں شرکت کرتا ہے تو اسے امام بنانا کیسا ہے؟

جواب: اسے امام بنانا گناہ اسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی اس کی اہانت و تذلیل واجب اگر امامت کیلئے کھڑا ہو گیا اور قدرت ہے تو اسے امامت سے روک دے ورنہ دوسری مسجد میں چلا جائے اور نماز جمعہ اگر ایک ہی جگہ ہوتی ہے تو صرف جمعہ اس کے پیچھے

پڑھ لے ورنہ وہ بھی نہ پڑھے، حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۱۶۵ میں ہے۔

ولذا كره امامة الفاسق العالم لعدم اهتمامه بالدين فتجب اهانته شرعاً فلا يعظم بتقديمه للامامة واذا تعذر منعه ينتقل عنه الى غير مسجده للجمعة وغيرها.

سوال: کیا بہرہ آدمی امام بنایا جاسکتا ہے؟ نیز اس کی امامت کیسی ہے؟

جواب: اگر اس کے علاوہ کوئی دوسرا مسائل نماز وطہارت کے علم میں اس کے برابر یا زیادہ موجود ہو تو بہرہ کی امامت غیر اولیٰ ہے ورنہ کوئی حرج نہیں امام بلاشبہ بنایا جاسکتا ہے۔

(رضویہ ج ۲۶۳/۳)

سوال: وہ کون لوگ ہیں جو مردوں کی امامت نہیں کر سکتے ہیں؟

جواب: عورت، خنثیٰ، نابالغ لڑکا، پاگل، نشہ والا (ہندیہ ج ۱ ص ۸۹ بدائع ج ۱ ص ۱۵۷)

سوال: کیا عورت عورتوں کیلئے امام ہو سکتی ہے؟

جواب: عورتوں کیلئے ہو سکتی ہے مگر مکروہ تحریمی (بہار ج ۳ ص ۱۰۹، درمختار ج ۱ ص ۱۴۸)

سوال: وہ کون سی نماز ہے جس میں عورتوں کی امامت بلا کراہت درست ہے؟

جواب: نماز جنازہ میں عورت کی امامت بلا کراہت درست ہے بشرطیکہ جب صرف عورتوں ہی نے نماز جنازہ ادا کی (فتاوی ہندیہ ج ۱ ص ۸۹) میں ہے۔

ويكره امامة المرأة للنساء في الصلوات كلها من الفرائض والنوافل الا في صلوٰة الجنازة هكذا في النهاية. (تنویر الابصار، درمختار ج ۱ ص ۴۱۸، بہار شریعت ج ۳ ص ۱۱۷)

سوال: اگر عورت عورت کی امامت کرے تو کہاں کھڑی ہو؟

جواب: صف اول کے بیچ میں (تنویر الابصار ج ۱ ص ۴۱۸)

سوال: اور اگر آگے ہی کھڑی ہوگئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز فاسد نہ ہوگی البتہ گنہگار ہوگی (فتاوی ہندیہ ج ۱ ص ۸۹)

سوال: کیا نابالغ لڑکا نابالغوں کا امام ہو سکتا ہے؟ اور اگر ہو سکتا ہے تو کہاں کھڑا ہو؟

جواب: ہاں ہوسکتا ہے بشرطیکہ وہ سمجھ والا ہو اگلی صف کے آگے بیچ میں کھڑا ہو (درمختار ۱/۱۰۹)

سوال: مردوں کا امام کہاں کھڑا ہو؟

جواب: اگلی صف کے آگے بیچ میں کھڑا ہو۔ (بہار ۳/۱۳۳)

سوال: اگر امام دائیں یا بائیں سمت کھڑا ہو گیا تو نماز ہو گی یا نہیں۔

جواب: نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرنا خلاف سنت ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۱۳۳)

سوال: امام کا دو ستونوں کے درمیان یا امام کا مقتدی سے اتنا اونچے کھڑا ہونا جس سے امام ومقتدی میں امتیاز پیدا ہو جائے یوں ہی اس کا اس طرح کھڑا ہونا کہ اس کے قدم محراب کے اندر ہوں یا امام چھت والے حصہ میں ہو مقتدی حضرات مسجد کے صحن میں ہوں تو نماز کے بارے میں حکم شرع کیا ہے؟

جواب: نماز مذکورہ تمام صورتوں میں مکروہ تنزیہی ہوگی (رضویہ ۷/۲۹۱ تا ۲۹۶، بہار ۳/۱۷۴)

سوال: کیا فرض پڑھنے والا نفل پڑھنے والے کا امام ہوسکتا ہے؟

جواب: ہاں ہوسکتا ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۱۲۱/ فتاوی ہندیہ ج ۱ ص ۸۹)

سوال: کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والا اور کبڑا اور ایسا لنگڑا جس کا پورا پاؤں زمین پر نہیں جمتا یہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والوں اور صحیح بیٹھ اور پاؤں والوں کا امام ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: مذکورہ عذر والے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والوں کے امام ہوسکتے ہیں۔

(بہار ج ۳ ص ۱۲۱، بحوالہ عالمگیری ج ۱ ص ۸۹)

سوال: جو مریض اشارے سے نماز پڑھتا ہے وہ دوسروں کا امام ہوسکتا ہے؟

جواب: نہیں، ہاں اپنے ہم مثل (یعنی اشارہ کرنے والے مقتدیوں) کا امام ہوسکتا ہے۔

(بہار ج ۳ ص ۱۲۱)

سوال: وضو کرنے والوں کا تیمم والا امام ہوسکتا ہے؟

جواب: ہوسکتا ہے یعنی جس نے عذر شرعی کے سبب تیمم کیا وہ وضو کیے لوگوں کا امام ہوسکتا ہے۔ اس کے پیچھے وضو والوں کی نماز کامل ہوگی (عالمگیری ج ۱ ص ۸۸)

سوال: ایک معذور دوسرے معذور کا امام ہو سکتا ہے؟

جواب: ایک معذور اپنے ہی عذر والے کا امام ہو سکتا ہے اگر عذر الگ الگ ہے مثلاً امام کو خروج ریح کی بیماری ہے اور مقتدیوں کو سلس البول کی تو خروج ریح والا سلسل البول والوں کا امام نہیں ہو سکتا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۸۸)

سوال: ایک شخص کو دو عذر ہیں اور دوسرے کو ایک تو دو والا ایک عذر والے کا امام ہو سکتا ہے؟

جواب: نہیں۔ (عالم گیری ج ۱ ص ۸۸)

سوال: مکمل وضو کرنے والوں کا موزے یا زخم کی پٹی پر مسح کرنے والا امام ہو سکتا ہے؟

جواب: ہو سکتا ہے۔ (فتاوی ہندیہ ج ۱ ص ۸۹)

سوال: اشارے سے نماز پڑھنے والا اشارے والوں کا امام ہو سکتا ہے؟

جواب: ہو سکتا ہے یوں ہی ننگا ننگوں کا امام ہو سکتا ہے (فتاوی ہندیہ ج ۱ ص ۸۹)

سوال: مقیم مسافروں کا اور مسافر مقیم لوگوں کا امام ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: مقیم مسافروں کا وقت کے اندر امام ہو سکتا ہے اور مسافر مقیم حضرات کا داخل و خارج دونوں وقتوں میں امام ہو سکتا ہے (عالم گیری ج ۱ ص ۸۹)

سوال: خنثیٰ مشکل عورتوں کا امام ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہو سکتا ہے بشرطیکہ صف اول کے آگے درمیان میں کھڑا ہو اگر صف اول کے بیچ میں کھڑا ہو گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۸۹) اور خنثیٰ خنثیٰ کے لئے امام نہیں ہو سکتا۔ (بہار ج ۳ ص ۱۱۷)

سوال: ظہر پڑھنے والا عصر پڑھنے والے کا یا آج کی عصر مثلاً پڑھنے والا کل کی قضا عصر پڑھنے والے یا عصر پڑھنے والا ظہر پڑھنے والے کا امام ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: مذکورہ صورتوں میں کوئی دوسرے کا امام نہیں ہو سکتا (عالمگیری ج ۱ ص ۹۰)

سوال: نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے کا امام ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں ہو سکتا۔ (فتاوی ہندیہ ج ۱ ص ۹۰)

سوال: اگر کوئی مشرک مثلاً پنڈت مسلمانوں کی سی وضع قطع رکھکر پنج وقتہ نمازیں پڑھتا روزے رکھتا ہے وہ اگر نماز پڑھائے تو؟

جواب: نماز باطل محض ہوگی کہ وہ امامت کی اہلیت نہیں رکھتا کیونکہ امامت کی شرط اول مسلمان ہونا ہے۔ (شامی ا/۳۶۸)

سوال: بروز محشر سرور دو عالم ﷺ اور دیگر انبیا، اولیا، علما کی شفاعت کا انکار کرنے والے کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: ہرگز نہیں ہوگی کہ مطلقاً شفاعت سے انکار کفر ہے۔ (فتاویٰ افریقہ ص ۱۲۳)

سوال: فاسق معلن کے پیچھے نماز کب مکروہ ہوتی ہے؟

جواب: حالت امن میں مکروہ ہوتی ہے۔ (نزھۃ القاری ج ۳ ص ۱۶۷)

سوال: کیا فاسق معلن کے پیچھے کبھی بلا کراہت نماز درست ہوسکتی ہے؟

جواب: ہاں جب فتنے اور شورش کا اندیشہ ہو۔ (نزھۃ القاری ج ۳ ص ۱۶۷)

سوال: جو شخص بے محل وقف کرتا ہو محل وقف میں، وقف نہ کرتا ہو اسے امامت کرنا کیسا ہے؟

جواب: ایسے شخص کو امامت کرنا مناسب نہیں۔ (عالمگیری ا/۸۶)

سوال: ایک شخص قراءت کے وقت بہت کھانستا رہتا ہے اسے امامت کرنا کیسا ہے؟

جواب: اسے امامت کرنا مناسب نہیں۔ (عالمگیری ج ا/۸۶)

سوال: کیا امام کیلئے امامت کی نیت ضروری ہے؟

جواب: نیت ضروری نہیں لا یحتاج الامام الی نیۃ الامامۃ۔

سوال: امام نماز پڑھاتے وقت کسی آیت میں الجھ جائے صحیح طور پر یاد نہ آئے اور اضطراراً اگر اس کی زبان سے کچھ بے معنی الفاظ مثلاً ایں آں وغیرہ نکل جائے جیسا کہ تراویح پڑھاتے وقت بعض حفاظ سے ایسا ہو جاتا ہے اس امام اور مقتدی کی نماز صحیح ہوگی یا فاسد؟

جواب: فاسد ہو جائے گی۔ (فتاوی رضویہ ج ۷ ص ۲۵۸)

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ امام کی نماز ہوگئی اور مقتدی کی نہیں ہوئی جبکہ نماز باطل

ہونے کی وجہ امام ہی میں پائی گئی؟

جواب: پانی نہ ملنے کے سبب امام نے تیمم کیا تھا اور مقتدی نے وضو پھر نماز کے درمیان مقتدی نے پانی دیکھا اور اسے گمان ہوا کہ امام بھی پانی پر آگاہ ہو چکا ہے تو امام کی نماز صحیح ہوگئی اور مقتدی کی باطل۔ (بہار ج ۳ ص ۱۲۱)

سوال: تتلا امامت کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اپنے مثل یا اس سے زیادہ تتلانے والوں کی امامت کرسکتا ہے۔ (خیریہ ۱/۱۰)

سوال: معتوہ بوہرا جس کی عقل ٹھیک نہ ہو کبھی عاقلوں سی بات کرے کبھی پاگلوں کی سی غیر معتوہ مردوں کی امامت کرسکتا ہے؟

جواب: ایسا شخص بھی عاقل (نابالغ سمجھ والے بچے) کے حکم میں ہے اس کے پیچھے عاقل مردوں کی نماز نہیں ہوگی (فہرست رضویہ م ج ۲ ص ۲۲)

سوال: جو شخص نماز میں ایک پیر یا پیر کی انگلیاں اٹھاتا رہتا ہے کیا وہ امام ہوسکتا ہے؟

جواب: اگر نماز کے فساد کی حد تک اٹھاتا ہے مثلاً تین بار پے در پے اٹھا دیتا ہے اسکی خود کی تو نماز نہیں ہوئی دوسروں کا امام کیسے ہوسکتا ہے ہاں صرف انگلیاں اٹھائے پیر اپنی جگہ قائم رہے تو نماز ہوگی مگر مکروہ تحریمی ہوگی۔ (فتاوی اسعدیہ ج ۱ ص ۸)

سوال: امام تکبیر تحریمہ کے بعد کیا کیا پڑھے؟

جواب: ثنا، اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھے (بدائع ۱/۲۸۸)

سوال: مقتدی تحریمہ کے بعد کیا پڑھے؟

جواب: صرف ثنا پڑھے۔ (بدائع ۱/۲۰۴)

سوال: امام نماز کا سلام پھیر کر اپنی حالت پر قبلہ رو بیٹھا رہے یا کسی طرف پھر جائے اگر پھرے تو کس طرف رخ کرے؟

جواب: وہ اتر، دکھن،، جس طرف مناسب ہو ادھر پھر جائے اگر اتر، دکھن پھرنے کا موقع نہ ہو تو قبلہ کو پشت اور نمازیوں کی طرف منہ کرے، بہر حال اپنے حال پر بیٹھا نہ رہے یہی رسول اقدس ﷺ کی سنت ہے۔ (فتاوی مصطفویہ ج ۲ ص ۳۴/۳۵)

اقتدا کے مسائل

سوال: اقتدا کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی شخص کی نماز کا دوسرے کی نماز کے ساتھ وابستہ ہونا۔

سوال: اقتدا کے شرائط کیا ہیں؟

جواب: اقتدا کے شرائط یہ ہیں (۱) اقتدا کی نیت (۲) اور نیت اقتدا کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا تحریمہ پر مقدم ہونا بشرطیکہ مقدم ہونے کی صورت میں کوئی اجنبی نیت و تحریمہ میں فاصل نہ ہو (۳) امام و مقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا (۴) دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز مقتدی کو شامل ہو (۵) امام کی نماز کا مذہب مقتدی پر صحیح ہونا (۶) اور امام و مقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا (۷) عورت کا مقابل و محاذی نہ ہونا (۸) مقتدی کا امام سے آگے نہ ہونا (۹) امام کے انتقالات کا علم (۱۰) امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو (واضح ہو کہ یہ حکم صحت اقتدا کی شرط ہے لھذا بعد نماز اگر حال معلوم ہو جائے جب بھی نماز صحیح ہو جائے گی (۱۱) ارکان کی ادا میں شریک ہونا (۱۲) ارکان کی ادا میں مقتدی امام کے مثل ہو یا کم (۱۳) یوں ہی شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا (بہار ج ۳ ص ۱۱۰/۱۱۱)

سوال: وہ کون کون صورتیں ہیں جن میں اقتدا صحیح نہیں ہوتی؟

جواب: اس کی بہت سی صورتیں ہیں۔

(۱) سوار نے پیدل کی یا پیدل نے سوار کی اقتدا کی یا مقتدی و امام دونوں دو سواریوں پر ہیں،

(۲) امام و مقتدی کے درمیان اتنا چوڑا راستہ ہو جس میں بیل گاڑی جا سکے، امام و مقتدی کے درمیان ایسی نہر ہو جس میں کشتی یا بجرا چل سکے،

(۳) امام و مقتدی کے بیچ میں حوض دہ در دہ ہو، اور حوض کے اطراف صفیں نہ لگی ہوں۔

(۴) نہر پر پل ہو جس کے ایک طرف امام اور دوسری طرف مقتدی ہوں بیچ میں صفیں متصل

نہ ہوں۔

(۵) میدان میں جماعت قائم ہوئی اور امام و مقتدی کے درمیان اتنی جگہ خالی رہ گئی کہ درمیان میں دو صفیں قائم ہوسکتی ہیں،

(۶) جس مکان کی چھت مسجد سے متصل نہ ہو بلکہ دونوں کے درمیان راستے کا فاصلہ ہو،

(۷) مسجد کے متصل کوئی دالان ہو اور اس دالان میں نماز پڑھنے والے مقتدی پر امام کا حال مخفی ہو،

(۸) مسجد سے باہر چبوترے پر مقتدی ہو اور امام و مقتدی کے درمیان صفیں متصل نہ ہوں،

(۹) امام کی نماز خود اس کے گمان میں صحیح ہو اور مقتدی کے گمان میں صحیح نہ ہو

(۱۰) مقتدی کی ایڑیاں امام کی ایڑیوں سے آگے رہیں وغیرہ ان ساری صورتوں میں اقتدا صحیح نہیں ہوگی۔ (بہار ج ۳ ص ۱۱۱/۱۱۳)

سوال: وہ کون سی صورتیں ہیں جن میں اقتدا صحیح ہوتی ہے۔

جواب: جن صورتوں میں اقتدا کی مذکورہ تیرہ شرطیں پائی جائیں ان میں اقتدا صحیح ہے یوں ہی درج ذیل صورتوں میں بھی۔

(۱) امام و مقتدی کے درمیان نہر ہے جس کے ایک طرف امام دوسری طرف مقتدی ہیں اور نہر اتنی چھوٹی ہے جس میں بجرا بھی نہ جاسکے،

(۲) امام و مقتدی کے درمیان دہ دردہ سے چھوٹا حوض ہے،

(۳) امام و مقتدی کے درمیان منبر حائل ہو بشرطیکہ امام کا حال مشتبہ نہ ہو،

(۴) مسجد کے متصل کوئی دالان ہو اس میں نماز پڑھنے والے مقتدی پر امام کا حال پوشیدہ نہ ہو۔

(۵) مقتدی مسجد سے باہر چبوترہ پر ہو اور امام مسجد کے اندر مگر بیچ میں صفیں متصل ہوں،

(۶) امام کی نماز خود اس کے طور پر صحیح نہ ہو مگر مقتدی کے طور پر صحیح ہو بشرطیکہ امام کو

اپنی نماز کا فساد معلوم نہ ہو مثلاً شافعی امام نے اجنبی عورت یا عضو تناسل چھونے کے بعد بغیر وضو کیے بھول کر امامت کی تو حنفی اس کی اقتدا کر سکتا ہے،

(۷) مسجد کے بالا خانے پر عورتوں نے امام کی اقتدا کی اور اس کے پیچھے مردوں نے اسی امام کی اقتدا کی۔

(۸) مقتدی کے پاؤں امام سے بڑے ہیں اس کی انگلیاں امام کی انگلیوں سے آگے ہیں مگر ایڑیاں برابر ہیں۔ تو ان صورتوں میں اقتدا صحیح ہوگی۔ (بہار ۱۱۴/۳)

سوال: مرد کو عورت کی اقتدا کرنا کیسا ہے؟

جواب: ناجائز ہے اقتدا بالکل صحیح نہ ہوگی۔ (عالمگیری ج ۸۵/۱)

سوال: ایک ہی صف میں اقتدا کے لئے ایک طرف مرد کھڑے دوسری طرف عورتیں کھڑی ہوگئیں تو اقتدا صحیح ہوئی یا نہیں ؟

جواب: اس ایک آدمی کی نماز جو صف کے درمیان میں ہے نہیں ہوئی باقیوں کی ہوگئی۔
(بہار ج ۳ ص ۱۱۴)

سوال: وہ تندرست غیر معذور جس کا کپڑا نجس ہو اور اس کا دھلنا دشوار ہو اسے دائمی حدث والے معذور کی اقتدا کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ (عالمگیری ج ۸۶/۱)

سوال: امام کے کپڑے میں جاندار کی تصویریں ہوں اور وہ چھپی ہوئی ہوں تو اس کی اقتدا میں پڑھی ہوئی نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو جائے گی جبکہ تصویریں چھپی ہوئی ہوں۔ (عالمگیری ج ۸۶/۱)

سوال: امام مقیم نے عصر کی دو رکعت نماز ادا کی اتنے میں سورج ڈوب گیا اب ایک مسافر آیا امام کی اسی عصر کی اقتدا کی تو یہ اقتدا صحیح ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس کی اقتدا صحیح نہ ہوئی۔ (فتاویٰ ہندیہ ج ۱ ص ۸۹)

سوال: تراویح کی نیت سے نماز پڑھنے والا فرض نماز یا نفل پڑھنے والے کی اقتدا کر سکتا

ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں کیونکہ یہ عمل اسلاف کے خلاف ہے اور یہ مکروہ ہے۔(بدائع ج ۱ص ۲۸۸)

سوال: کیا دو رکعت تراویح پڑھنے والا چار رکعت تراویح پڑھنے والے کی اقتدا کرسکتا ہے؟

جواب: کرسکتا ہے کیونکہ نماز ایک ہی ہے۔(بدائع ج ۱ص ۲۸۸)

سوال: امام مسجد کے اندر ہے اور مقتدی مسجد کی چھت پر تو اس کی اقتدا درست ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر نیچے جگہ نہ ہو تو بلا کراہت درست ہوگی جبکہ مقتدی امام سے پیچھے ہوں بے کراہت۔(فیض الرسول ۱/۳۴۶)

سوال: ایک شخص مسجد سے فارغ ہو کر اپنی جگہ نماز ہی کی ہیئت پر بیٹھا رہا اتنے میں کوئی نمازی آیا اس نے سمجھا کہ یہ قعدہ نماز میں ہے تو اقتدا کی نیت کر کے قعدہ میں چلا گیا تو کیا یہ اقتدا صحیح ہے؟

جواب: یہ اقتدا فاسد ہے۔(بدائع ج ۱ص ۱۵۹)

سوال: مسجد یا عیدگاہ کے اندر امام و مقتدی میں اتنا فاصلہ ہے کہ درمیان میں دو تین صفیں قائم ہو سکتی ہیں تو اس صورت میں اقتدا درست ہوگی یا نہیں؟

جواب: مسجد، عیدگاہ میں کتنا ہی فاصلہ امام و مقتدی میں ہو اقتدا درست ہوگی (بہار ۳/۱۱۲)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ مسجد کے اندر امام و مقتدی کے درمیان اتنی جگہ خالی ہے کہ دو صفیں قائم ہو سکتی ہیں تو اقتدا فاسد ہو جائے؟

جواب: اس کی صورت یہ ہے کہ مسجد مسجد کبیر ہو مثلاً مسجد قدس تو اس کا حکم میدان کا ہے لہذا مسجد کبیر میں حال مذکورہ پالیا جائے تو اقتدا فاسد ہوگی۔(بہار ج ۳ ص ۱۱۲)

سوال: امام نے عصر کی نماز غروب سے پہلے شروع کی دو رکعتیں پڑھیں کہ آفتاب غروب ہو گیا اب کوئی شخص آیا جس کی اسی دن کی عصر کی نماز جاتی رہی پچھلی رکعتوں میں اس کی اقتدا کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کرسکتا ہے البتہ مسافر ہو تو نہیں کرسکتا، ہاں اگر غروب سے پہلے اقامت کی نیت

کر لی ہو تو کر سکتا ہے۔(بہار شریعت ج ۳ ص ۱۱۹)

سوال: مسجد کے دروازے پر بنی ہوئی دکانوں کی چھت پر جو لوگ کھڑے ہو کر امام کی اقتدا کریں ان کی اقتدا صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: ان کی اقتدا درست ہے کیونکہ دروازۂ مسجد پر بنی ہوئی دکانیں فنائے مسجد سے ہیں (رضویہ م ج ۸ ص ۶۶)

سوال: کس نمازی کو سلام امام میں بھی اقتدا کرنے کا حکم ہے؟

جواب: مدرک یعنی شروع رکعت سے شامل ہونے والے کو۔(رضویہ م ۸/۱۸۸ بحوالہ حلیہ)

مقتدی کے مسائل

سوال: مقتدی کسے کہتے ہیں؟

جواب: مقتدی وہ شخص ہے جو اپنی نماز کو امام کی نماز کے ساتھ مربوط کر دے۔ (تعریفات ص ۱۳۰)

سوال: مقتدی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: مقتدی کی چار قسمیں ہیں (۱) مدرک (۲) لاحق (۳) مسبوق (۴) لاحق مسبوق۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۳۴)

سوال: ہر ایک کی تعریف کیا ہے؟

جواب: **مدرک:** وہ مقتدی ہے جس نے پہلی رکعت سے تشہد تک امام کیساتھ نماز پڑھی اگرچہ پہلی رکعت میں امام کیساتھ رکوع ہی میں شریک ہوا۔

لاحق: وہ مقتدی ہے جس نے امام کیساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی مگر بعد اقتدا اس کی کل رکعتیں یا بعض رکعتیں چھوٹ گئیں خواہ عذر سے خواہ بلا عذر۔

مسبوق: وہ مقتدی ہے جو امام کے بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔ (بہار ج ۳ ص ۱۳۵)

لاحق مسبوق: وہ مقتدی ہے جس کو کچھ رکعتیں شروع کی نہ ملیں پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہوگیا اسے لاحق مسبوق کہتے ہیں۔ (بہار ج ۳ ص ۱۳۵)

سوال: وہ کون سی چیزیں ہیں جنہیں امام کرے تب بھی مقتدی نہ کرے؟

جواب: وہ درج ذیل چار چیزیں ہیں جنہیں امام اگرچہ کرے مقتدی نہ کرے اول یہ کہ امام کوئی زائد سجدہ کرے، دوم تکبیرات عیدین میں اقوال صحابہ پر زیادتی کرے، سوم جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں، چہارم پانچویں رکعت کیلئے بھول کر کھڑا ہوگیا پھر اس صورت میں اگر قعدۂ اخیرہ کرچکا ہے تو مقتدی اس کا انتظار کرے اگر پانچویں کے سجدے سے پہلے لوٹ آیا تو مقتدی بھی اس کا ساتھ دے، اس کے ساتھ سلام پھیرے اور اسکے ساتھ سجدۂ سہو کرے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو مقتدی تنہا سلام پھیرے اور اگر قعدۂ اخیرہ نہیں کیا تھا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو سب کی نماز فاسد ہوگئی اگرچہ مقتدی نے تشہد پڑھ کر سلام پھیر لیا ہو۔ (صغیری ص ۲۰۶۔۲۰۷، بہار شریعت ج ۳ ص ۱۳۹، ۱۴۰)

سوال: وہ کون سی اور کتنی چیزیں ہیں کہ امام نہ کرے جب بھی مقتدی کرے؟

جواب: وہ نو چیزیں ہیں کہ امام نہ کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے بلکہ بجالائے (۱) تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھانا (۲) ثناء پڑھنا جبکہ امام سورۂ فاتحہ میں ہو اور آہستہ پڑھ رہا ہو (۳) رکوع کی تکبیر (۴) سجدوں کی تکبیرات (۵) تسبیحات (۶) تسمیع (۷) تشہد پڑھنا (۸) سلام پھیرنا (۹) تکبیرات تشریق (صغیری ص ۲۰۷، بہار شریعت ج ۳ ص ۱۴۰)

سوال: وہ کون سی چیزیں ہیں جنہیں امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کرے؟

جواب: وہ پانچ چیزیں ہیں (۱) تکبیرات عیدین (۲) قعدۂ اولیٰ (۳) سجدۂ تلاوت (۴) سجدۂ سہو (۵) قنوت جبکہ رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع کرے۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۱۳۹ صغیری ۲۰۶)

سوال: امام نے قعدۂ اخیرہ مکمل کر کے سلام پھیر دیا اور مقتدی تشہد پورا نہ کرسکا اسلئے ابھی اس کی تکمیل میں تھا کہ امام نے دنیوی کلام کردیا تو مقتدی کی نماز باقی رہی یا فاسد ہوگئی؟

جواب: نماز ہو جائے گی مقتدی تشہد پوری کر کے سلام پھیرے (صغیری ۲۰۶)

سوال: قعدۂ اولیٰ کرنے کے بجائے بھول کے کھڑا ہونے لگا تو مقتدی کیا کرے؟

جواب: اگر ابھی امام سیدھا نہیں کھڑا ہوا ہے تو اسے بتائے تاکہ واپس آئے اگر واپس آجائے فبہا اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو خود بھی قعدہ چھوڑ دے امام کی پیروی میں کھڑا ہو جائے۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۱۳۹)

سوال: مقتدی رکوع یا سجدہ کی تین تسبیحات ابھی نہ پڑھ سکا اور امام نے رکوع یا سجدے سے سر اٹھالیا تو مقتدی یا امام اتباع کرے یا تسبیح پوری کرے دونوں میں کون بہتر ہیں؟

جواب: امام کی پیروی کرے یہی بہتر ہے (صغیری ملحقات ص ۲۰۶)

سوال: قعدۂ اخیرہ میں مقتدی ابھی تشہد پورا نہ کر سکا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو مقتدی تشہد مکمل کرے یا امام کے ساتھ سلام پھیرے؟

جواب: تشہد مکمل کرے پھیر سلام پھرے اگر بغیر تشہد پورا کئے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو بھی جائز ہے (صغیری ص ۲۰۶)

سوال: امام قعدۂ اولیٰ میں تھا مقتدی تشہد پورا نہ کر سکا کہ امام تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا مقتدی کیا کرے؟

جواب: تشہد پورا کرے پھر کھڑا ہو اگر پورا نہ کرے اور کھڑا ہو جائے جب بھی صحیح ہے۔

(صغیری ص ۲۰۶)

سوال: قعدہ اخیرہ میں مقتدی درود ابراہیم اور دعائے ماثورہ نہ پڑھ سکا اور امام سلام پھیرنے لگا تو مقتدی کیا کرے؟

جواب: درود و دعائے ماثورہ کی تکمیل میں نہ لگے بلکہ وہ امام کے ساتھ سلام پھیرے۔

سوال: کب مقتدی امام سے پہلے سلام پھیر سکتا ہے؟

جواب: جبکہ خوف حدث ہو یا اندیشہ ہو کہ سورج طلوع ہو جائے گا تو امام سے پہلے سلام پھیر سکتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۳۷)

سوال: مقتدی پر فرض نماز میں امام کی متابعت و پیروی ضروری ہے اس کے کتنے درجے ہو سکتے ہیں؟

جواب: متابعت امام کے تین درجے ہیں (۱) مسنون (۲) واجب (۳) فرض۔

(۱) یعنی مقتدی کا ہر فعل امام کے فعل کے ساتھ پورے طور پر ملا اور اسکے ساتھ واقع ہوتا رہا تو یہ متابعت مسنونہ ہے۔

(۲) اور مقتدی کا فعل امام کے فعل کے کچھ دیر بعد واقع ہوا اگرچہ امام کے فارغ ہونے کے بعد جب بھی فرض ادا ہو جائے گا لیکن یہ فصل و تاخیر اگر ضرورۃً ہو تو نماز بلا حرج ہوگی مثلاً مقتدی قعدۂ اولیٰ میں آ کر ملا اس کے شریک ہوتے ہی امام کھڑا ہو گیا مقتدی التحیات پوری پڑھ کر کھڑا ہوا کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی کا قیام امام کے قیام کے ختم ہونے کے بعد پایا گیا لیکن چوں کہ یہ تاخیر ضرورت شرعی کی بنیاد پر پائی گئی اسلئے اس میں حرج نہیں بلا ضرورت فصل یا تاخیر ہو تو تھوڑی تاخیر میں ترک سنت اور امام کے رکوع سے فارغ ہونے کے بعد رکوع کرنے، سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ کرنے پر نماز دوبارہ پڑھنا لازم و ضروری ہوگا اس صورت میں متابعت واجب ہے۔

(۳) مقتدی کا فعل امام کے فعل (یعنی مثلاً مقتدی کا رکوع امام کے رکوع) سے پہلے واقع ہو مگر امام اسی فعل میں اس سے آ ملے مثلاً اس نے رکوع امام سے پہلے رکوع کر لیا لیکن یہ ابھی رکوع ہی میں تھا کہ امام بھی رکوع میں آ گیا تو اس صورت میں نماز ہو جائے گی مگر سخت گناہ ہوگا اور اگر دونوں کی مصاحبت نہ ہو سکی بلکہ مقتدی کا فعل پہلے ہی واقع رہے تو اس کی نماز بالکل نہ ہوگی اس میں متابعت فرض ہے۔ (فتاوی رضویہ م ج ۷ ص ۲۷۴، ۲۷۵)

سوال: اگر کسی مقتدی نے امام کے ساتھ نماز پڑھی مگر ایک رکوع کیا ہی نہیں یا کیا مگر امام کے رکوع میں جانے سے پہلے سر اٹھا لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز باطل محض ہوگی (رضویہ م ج ۷ ص ۲۷۵ بحوالہ ردالمحتار)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ مقتدی کو امام آگے نہ بڑھائے مگر اسکے باوجود مقتدی امام

اور امام مقتدی ہو جائے؟

جواب: اس کی صورت یہ ہے کہ امام صرف ایک مقتدی کے ساتھ نماز پڑھے اور امام کو حدث ہو جائے وضو کر کے آ کر بنا کرے تو اگر چہ مقتدی کو آگے نہ بڑھائے پھر بھی مقتدی امام، امام مقتدی ہو جائے گا، بشرطیکہ مقتدی اس کا امام بننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

(درمختار، شامی ج ۱ ص ۴۱۲)

سوال: مقتدی نے امام سے پہلے سجدے سے سر اٹھا لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر واجب ہے کہ فوراً لوٹ آئے۔ (بہار ۱۳۸/۳)

سوال: امام نے سجدہ لمبا کر دیا مقتدی نے یہ خیال کر کے سر اٹھا لیا کہ امام دوسرے سجدے میں ہے پھر اس کے ساتھ سجدہ کیا مقتدی کا سجدہ ہوا یا نہیں؟ نیز نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سجدہ کرتے وقت پہلے سجدے کی نیت کی یا کچھ نیت نہ کی یا دوسرے سجدے کی نیت کی اور امام کی متابعت کی نیت کی تو پہلا سجدہ ہوا اور اگر صرف دوسرے سجدے کی نیت کی تو دوسرا ہوا پھر اگر مقتدی اسی سجدے میں تھا کہ امام نے بھی سجدہ کیا اور مشارکت ہو گئی تو اس کا سجدہ ہو گیا اور اگر مقتدی نے امام کے دوسرا سجدہ کرنے سے پہلے سر اٹھا لیا تو اس کا سجدہ نہ ہوا اس پر اس سجدہ کا دہرانا ضروری ہے اگر دوبارہ سجدہ نہ کرے گا تو نماز فاسد ہو گی۔

(بہار ۱۳۹/۳)

سوال: اگر مقتدی نے سجدہ اتنا لمبا کر دیا کہ امام پہلے سجدہ سے فارغ ہو کر دوسرے میں چلا گیا اب مقتدی نے سر اٹھایا اور گمان کیا کہ امام ابھی پہلے ہی سجدے میں ہے پھر سجدے میں چلا گیا تو یہ مقتدی کا پہلا سجدہ ہو گا یا دوسرا؟

جواب: یہ دوسرا سجدہ ہو گا اگر چہ مقتدی نے صرف پہلے ہی سجدہ کی نیت کی ہو۔

(بہار ۱۳۹/۳)

سوال: مدرک مقتدی کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا حکم یہ ہے کہ خاموشی کے ساتھ امام کی پیروی کرے قراءت نہ کرے نہ سہو کا

سجدہ کرے۔(بہار۳ص۱۳۵)

سوال: لاحق کا کیا حکم ہے؟

جواب: لاحق مدرک کے حکم میں ہے کہ جب اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پڑھے تو نہ قراءت کرے نہ سہو ہونے پر سجدۂ سہو کرے۔(بہار ج۳ص۱۳۵)

سوال: ایک شخص امام کیساتھ پڑھ رہا تھا تیسری رکعت میں سوگیا چوتھی میں جاگا تو کیا کرے؟

جواب: اسے حکم ہے پہلے تیسری رکعت بلاقراءت پڑھے پھر اگر امام کو چوتھی میں پائے تو ساتھ ہولے ورنہ اسے بھی بلاقراءت تنہا پڑھے اور ایسا نہ کیا بلکہ چوتھی رکعت امام کے ساتھ پڑھ لی پھر بعد میں تیسری پڑھی تو بھی ہوگئی مگر گنہگار ہوگا۔(بہار ج۳ص۱۳۵)

سوال: جو لاحق ہوگیا مثلاً دو رکعت امام کے ساتھ ادا کی پھر اسے حدث ہوا (وضو ٹوٹ گیا) تو وضو کر کے آیا امام کو قعدۂ اخیرہ میں پایا تو اپنی چھوٹی ہوئی دو رکعتیں کیسے ادا کرے؟

جواب: پہلے تیسری اور چوتھی رکعت بلاقراءت ادا کرے پھر امام کو پائے تو اس کے ساتھ ہوجائے ورنہ اگر پہلے امام کے ساتھ ملے گا اور اپنی فوت شدہ رکعتوں کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کریگا تو بھی نماز ہوجائے گی مگر گنہگار ہوگا لہذا طریقہ یہی ہے کہ پہلے امام کے ساتھ نہ ہو بلکہ اپنی فوت شدہ رکعت کو ادا کرے(بہار ج۳ص۱۳۵)

سوال: جماعت میں کئی صفیں ہیں پہلی صف کے کسی مقتدی کا وضو ٹوٹ گیا تو کس طرح باہر آئے؟

جواب: جس طرف بھی جگہ پائے چلا جائے۔(رضویہ ج۳ص۳۷۵)

سوال: مقتدی نے سبھی رکعتوں میں امام سے پہلے رکوع سجدہ کرلیا تو؟

جواب: ایک رکعت بعد کو بلاقراءت پڑھے۔(بہار ج۳ص۱۴۰)

سوال: امام اور مقتدیوں میں اختلاف ہوا، مقتدی کہتے ہیں کہ تین پڑھی امام کہتا ہے چار پڑھی ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر امام کو یقین ہے تو نہ دہرائے ورنہ دہرائے۔ (بہار ج ۳ ص ۱۴۰)

سوال: صرف مقتدیوں میں اختلاف ہوا تو کیا حکم ہے؟

جواب: جس طرف امام ہے اسکا قول لیا جائے گا اور اگر ایک شخص کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک کو چار کا اور باقی مقتدیوں اور امام کو شک ہے تو ان لوگوں پر کچھ نہیں اور جسے کمی کا یقین ہے اعادہ کرے امام کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک شخص کو پوری ہونے کا تو امام و مقتدی اعادہ کریں اور یقین کرنے والے اعادہ نہ کریں، ایک شخص کو کمی کا یقین ہوا اور امام و قوم کو شک ہو تو اگر وقت باقی ہے تو اعادہ کریں ورنہ ان کے ذمہ کچھ نہیں اگر دو عادل یقین کیساتھ کہیں تو بہر حال اعادہ چاہئے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۹۸، بہار ج ۳ ص ۱۴۰)

سوال: مسبوق مقتدی کا حکم کیا ہے؟

جواب: اس کا حکم یہ ہے کہ پہلے امام کیساتھ ہولے پھر جب امام سلام پھیر لے تب کھڑا ہو اور اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ قراءت کرے اور سجدۂ سہو ہو تو سجدہ سہو کرے۔ (بہار ج ۳ ص ۱۳۶)

سوال: مسبوق نماز پوری کرتے وقت قراءت کے ساتھ ثنا اور تعوذ بھی پڑھے یا صرف قراءت کرے؟

جواب: اگر امام کے ساتھ ہونے میں کسی وجہ سے ثنا نہ پڑھ سکا تو ثنا پڑھے اور قراءت سے پہلے تعوذ پڑھے (فتاوی ہندیہ ج ۱ ص ۹۵)

سوال: جس شخص نے امام کو دوسری رکعت میں پایا شریک ہونے سے پہلے اس نے اگر اپنی چھوٹی ہوئی رکعت ادا کرنے کے بعد امام کی اقتدا کی تو؟

جواب: نماز فاسد ہوگی۔ (فتاوی ہندیہ ج ۱ ص ۹۵) میں ہے و اذا بدأ بقضاء ما فاته قبل تفسد صلاته وهو الاصح.

سوال: مسبوق کو کب اپنی چھوٹی رکعتیں ادا کرنے کیلئے کھڑا ہونا چاہئے؟

جواب: اس وقت کھڑا ہو جب معلوم ہو جائے کہ امام کو سجدہ سہو نہیں کرنا ہے۔

(بہار ج ۳ ص ۱۳۷)

سوال: امام کے سلام پھیرنے سے پہلے مسبوق کھڑا ہو گیا تو؟

جواب: بلاضرورت امام کے سلام پھیرنے سے پہلے مسبوق کا کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔

(بہار ج ۳ ص ۱۳۷)

سوال: کب مسبوق کا امام کے سلام سے پہلے کھڑے ہو جانے سے اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

جواب: جب امام کے تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے ہی مسبوق کھڑا ہو گیا اور ابھی امام تشہد سے فارغ بھی نہ ہوا تھا کہ مسبوق قراءت بھی کر چکا تو اسکی قراءت کافی نہ ہوئی اور اس کی نماز نہ ہوئی اس طرح اس کا کھڑا ہو جانا مفسد نماز ہے۔ (مفہوماً بہار ج ۳ ص ۱۳۷)

سوال: وہ کون سی صورتیں ہیں جب مسبوق کو امام سے پہلے کھڑا ہو جانا بلا کراہت جائز ہے؟

جواب: جبکہ کوئی عذر ہو مثلاً سلام کے انتظار میں خوف حدث، یا فجر میں و جمعہ وعیدین کے وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے یا مسبوق معذور ہے اور وقت نماز ختم ہونے کا گمان ہے یا موزے پر مسح کیا ہے اور مسح کی مدت پوری ہو جائیگی تو ان سب صورتوں میں امام کے سلام سے پہلے کھڑا ہو جانا بلا کراہت جائز ہے۔

سوال: مسبوق کتنی باتوں میں مقتدی کے حکم میں ہے کتنی باتوں میں منفرد کے حکم میں؟

جواب: چار باتوں میں مقتدی کے حکم میں ہے، (۱) اس کی اقتدا نہیں کی جا سکتی مگر امام اسے اپنا خلیفہ بنا سکتا ہے (۲) بالاجماع تکبیرات تشریق کہیگا (۳) اگر نئے سرے سے نماز پڑھنے اور اس نماز کے توڑنے کی نیت سے تکبیر کہے تو نماز قطع ہو جائے گی بخلاف منفرد کے کہ اس کی نماز قطع نہ ہوگی (۴) اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور امام کو سجدہ سہو کرنا ہے اگرچہ اس کی اقتدا سے پہلے ترک واجب ہوا ہو تو اسے حکم ہے کہ لوٹ آئے اگر اپنی رکعت کا سجدہ نہ کر چکا ہو اور نہ لوٹا تو آخر میں سجدہ سہو کرے۔ (بہار ۳/۱۳۶/۱۳۷، عالمگیری ج ۱ ص ۹۶/۹۷) اور اپنی چھٹی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں منفرد کے حکم میں ہے۔

سوال: مسبوق چار رکعت والی نماز میں چوتھی رکعت کے اندر جماعت میں شامل ہوا تو باقی رکعتیں کیسے پوری کرے؟

جواب: امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے ثنا نہ پڑھا تھا تو اب پڑھے ورنہ اعوذ باللہ سے شروع کرے اور الحمد اور سورت پڑھ کر رکوع و سجود کر کے کھڑا ہو جائے قعدہ نہ کرے اور چوتھی رکعت میں فقط سورۂ فاتحہ پڑھکر رکوع و سجود کر کے قعدہ کرے التحیات و درود و دعا پڑھ کر سلام پھیر کے نماز پوری کرے۔ (رضویہ ج۳ ص۳۹۳، عالمگیری ج۱ ص۹۶)

سوال: مسبوق مغرب کی تیسری رکعت میں شریک ہوا تو چھوٹی ہوئی رکعتیں کیسے ادا کرے؟

جواب: امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور الحمد اور کوئی سورت پڑھکر قعدہ کرے پھر کھڑا ہو جائے اور فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کے رکعت پوری کرے اور قعدۂ اخیرہ کر کے نماز پوری کرے۔ (قانون شریعت ج۱ ص۸۷، عالمگیری ج۱ ص۹۶)

سوال: چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت میں شامل ہوا تو اور رکعتیں کیسے ادا کرے؟

جواب: امام کے سلام پھیرنے کے بعد دو رکعت اس طور پر پڑھے کہ ہر ایک میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت ملائے درمختار میں ہے۔ وهو منفرد يقضي اول صلاته في حق قرأة۔ (قانون شریعت ج۱ ص۸۷، عالمگیری ج۱ ص۹۶)

سوال: مقیم مسبوق نے چار رکعتی نماز میں مسافر کی اقتدا کی مگر ایک رکعت چھوٹ گئی تو کیسے ادا کرے؟

جواب: اگر ایک نہ ملی تھی تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلے ایک رکعت بلا قراءت پڑھ کر قعدہ کرے اور التحیات پڑھے کیوں کہ یہ اس کی دوسری رکعت ہوئی، پھر کھڑا ہو کر ایک رکعت اور اسی طرح بلا قراءت پڑھے اس پر بھی بیٹھے اور التحیات پڑھے (کیوں کہ یہ رکعت اگر چہ اس کی تیسری ہے مگر امام کے حساب سے چوتھی ہے اور چھوٹی ہوئی رکعتوں کو نماز امام کی ترتیب پر ادا کرنا ذمہ لاحق پر لازم ہوتا ہے) پھر کھڑا ہو اور ایک رکعت فاتحہ مع سورت پڑھ کر

بیٹھے اور نماز تمام کرے۔ (رضویہ ج ۳ ص ۳۹۵، ردالمحتار ۲/۲۴۶)

سوال: اگر مقیم مقتدی مسبوق کو امام مسافر کے پیچھے دونوں رکعتیں نہ ملیں یعنی مقتدی مثلاً قعدہ میں شریک ہوا تو اپنی نماز کس طرح پوری کرے؟

جواب: پہلے دو رکعتیں بلا قراءت پڑھے۔ یعنی دو رکعتیں اسطرح ادا کرے کہ سورۃ فاتحہ پڑھنے کے مقدار خاموش کھڑا رہے پھر رکوع و سجود کر کے قعدہ کرے اس میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور دو رکعتیں فاتحہ و سورت کے ساتھ پڑھے بعدہ قعدہ کر کے نماز تمام کرے۔ (باب الاستفتا ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور اکتوبر ۱۹۷۹ء۔)

سوال: مسبوق امام کے ساتھ سلام پھیر دے تو کب اس کی نماز فاسد ہوگی اور کب فاسد نہ ہوگی؟

جواب: جب امام سجدہ سہو سے قبل یا بعد سلام پھیرے اور مسبوق اس سلام میں قصداً شریک ہو جائے تو اس کی نماز جاتی رہے گی اور اگر سہواً امام کے ساتھ یا امام سے پہلے سلام پھیر دے تو نماز بلا کراہت ہو جائے گی اور اگر امام کے بعد سہواً آخری سلام پھیرے تو بھی نماز ہو جائے گی البتہ مکروہ تحریمی ہے لہٰذا سجدۂ سہو کرے۔ ملخصاً

(بحرالرائق ج ۲ باب سجود السہو ص ۱۰۰، رضویہ م ج ۸ ص ۱۸۷)

سوال: کسی نے نماز مغرب میں امام کو قعدۂ اولیٰ میں پایا تو اپنی باقی رکعتیں کیسے ادا کرے؟

جواب: اس کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو اور پہلے ثنا پڑھے اگر پہلے ثنا نہیں پڑھا پھر تعوذ، تسمیہ و سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے پھر رکوع و سجود کر کے قعدہ کرے بعدہ دوسری چھوٹی ہوئی رکعت کو ادا کر کے سلام پھیر دے۔

سوال: عیدین میں جس کی پہلی رکعت چھوٹ گئی اب وہ کس طرح نماز مکمل کرے؟

جواب: اس کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے، کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور پہلے ثنا تعوذ و تسمیہ کے ساتھ سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے بعدہ تین تکبیریں کہے پھر چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور سجدہ و قعدہ کر کے نماز مکمل کرے، یہ وہ صورت ہے

کہ عیدین کی دونوں رکعتیں اس کے حق ادا میں ایک جیسی ہو جائیں گی۔

سوال: مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی جہری نماز بلند آواز سے پڑھے یا آہستہ؟

جواب: آہستہ پڑھے یہی اصوب (درست) ہے۔ (رضویہ ج ۷ ص ۵۲)

سوال: کس صورت میں مسبوق امام کی قصداً متابعت کرے تو نماز جاتی رہے گی؟

جواب: جب کہ امام قعدۂ اخیرہ کے بعد بھول کر پانچویں رکعت کیلئے اٹھا اگر مسبوق امام کی قصداً متابعت کرے تو نماز جاتی رہے گی۔ (بہار ج ۳ ص ۱۳۸)

سوال: کب مسبوق امام کے ساتھ سجدۂ سہو میں شریک ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی؟

جواب: جبکہ امام نے بلا وجہ سجدہ سہو کیا اور مسبوق نے متابعت کی پھر اسے معلوم ہوا کہ امام پر سجدۂ سہو نہ تھا۔ (بہار ج ۳ ص ۱۳۸)

سوال: مسبوق نے امام سے پہلے یا ساتھ میں بھول کر سلام پھیر دیا تو اس کو سجدۂ سہو کرنا پڑے گا یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۹۶)

سوال: لاحق مسبوق کا حکم کیا ہے؟

جواب: لاحق مسبوق کا حکم یہ ہے کہ جن رکعتوں میں لاحق ہے ان کو امام کی ترتیب سے پڑھے اور ان میں لاحق کے احکام جاری ہوں گے ان کے بعد امام کے فارغ ہونے کے بعد جن میں مسبوق ہے وہ پڑھے اور ان میں مسبوق کے احکام جاری ہوں گے، مثلاً چار رکعت والی نماز کی دوسری رکعت میں ملا پھر دو رکعتوں میں سوتا رہ گیا تو پہلے یہ رکعتیں جن میں سوتا رہا بغیر قراءت کئے صرف اتنی دیر خاموش کھڑا رہے جتنی دیر میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے پھر امام کے ساتھ جو کچھ مل جائے اس میں پیروی کرے پھر وہ فوت شدہ مع قراءت پڑھے۔

(بہار ج ۳ ص ۱۳۸)

سوال: دو رکعتوں میں سوتا رہا اور ایک رکعت میں شک ہے کہ امام کے ساتھ پڑھی ہے یا نہیں؟ تو کیا کرے؟

جواب: جس میں شک ہے اس کو اخیر میں پڑھے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۹۸)

سوال: اور اگر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی رکعتیں ادا کرتے وقت کبھی بھول کر سلام پھیر دیا تو؟

جواب: سجدہ سہو کرنا پڑے گا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۹۶)

سوال: کب امام کے ساتھ سلام پھیرنا مفسد نماز ہے؟

جواب: جبکہ یہ گمان کر کے سلام پھیرا کہ امام کے ساتھ اسے بھی سلام پھیرنا ہے اس لئے نماز فاسد ہوگی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۹۶)

سوال: کوئی شخص تنہا نماز مغرب یا عشا یا فجر پڑھ رہا تھا سورۂ فاتحہ پڑھ چکا اتنے میں ایک شخص آیا اور اس کی اقتدا کر لی تو اقتدا صحیح ہوئی یا نہیں اگر صحیح ہوگئی تو امام سورۂ فاتحہ پھر پڑھے یا پہلے کا پڑھا ہوا کافی ہے؟

جواب: اقتدا صحیح ہوگئی اور سورۂ فاتحہ دوبارہ بآواز بلند پڑھے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۵)

سوال: مقتدی تکبیر تحریمہ کے بعد کیا کیا پڑھے؟

جواب: مقتدی تکبیر تحریمہ کے بعد صرف ثنا پڑھے پھر خاموش رہے (بدائع ۱/۲۸۸)

سوال: مقتدی نے ساری رکعتوں میں امام سے پہلے رکوع اور سجدے کر لئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر لازم ہے کہ امام کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک رکعت بلا قرأت ادا کرے۔ (شامی ج ۱ ص ۴۶۵، بہار ۳/۱۴۰، فاروقیہ)

سوال: اور اگر رکوع امام کے ساتھ کیا اور سجدہ امام سے پہلے کر لیا تو؟

جواب: اس پر لازم ہے کہ آخر میں دو رکعتیں ادا کرے (شامی ج ۱ ص ۴۶۵)

سوال: اور اگر رکوع امام سے پہلے کیا سجدہ امام کے ساتھ کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: تو اس پر ضروری یہ ہے کہ آخر میں چاروں رکعتیں بلا قرأت ادا کرے۔ (شامی ج ۱ ص ۴۶۵)

سوال: اور اگر مقتدی نے امام کے بعد رکوع اور سجدے کئے تو؟

جواب: تو اس کی نماز صحیح ہو گئی یوں ہی اگر مقتدی امام سے پہلے کوئی رکن ادا کر رہا تھا کہ امام نے اس کو پالیا تو اس کی نماز کامل طور پر ہو گئی (شامی ج ۱ ص ۴۶۵)

جماعت کے مسائل

سوال: جماعت کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایک شخص کو امام بنا کر اس کے علاوہ ایک یا اس سے زیادہ لوگوں کا جمع ہو کر ایک ساتھ نماز پڑھنے کو جماعت کہتے ہیں۔

سوال: جماعت قائم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: جماعت اس طرح قائم کی جائے کہ نماز کا جب مستحب وقت شروع ہو جائے تو اذان کہی جائے اس کے بعد سب لوگ باوضو مسجد میں یا جہاں جماعت کرنی ہو جمع ہوں اور سنت وغیرہ سے فارغ ہو کر صف بہ صف بیٹھ جائیں اور امام اپنی جگہ بیٹھ جائے اب مؤذن تکبیر کہے جب حی علی الصلوۃ پر پہونچے تب امام ومقتدی کھڑا ہونا شروع کریں اور جب تک حی الفلاح پر پہونچے سب لوگ سیدھے کھڑے ہو جائیں امام نماز اور امامت کی نیت کر کے بعد ختم اقامت اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک لے جا کر ناف کے نیچے باندھ لے اور ثنا پڑھنا شروع کر دے اور مقتدی بھی اس نماز اور اقتدا کی نیت کر کے اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک لیجا کر ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثنا پڑھیں پھر خاموش رہیں جب امام رکوع میں جائے تو مقتدی بھی رکوع کریں اور امام کے ساتھ ساتھ اپنی نماز پوری کریں۔ (قانون شریعت ۱/۸۹)

سوال: جماعت کیا ہے؟ واجب وفرض یا سنت ومستحب۔

جواب: جماعت فرض، شرط، واجب، سنت، مستحب، ہر ایک ہے (بہار ۳/۱۲۹، ۱۳۰)

سوال: کن نمازوں کی جماعت فرض وشرط ہے اور کن نمازوں کی جماعت واجب اور کن نمازوں کی سنت ومستحب۔

جواب: پنجوقتہ نمازوں یعنی فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشا کی جماعت واجب اور نماز جمعہ وعیدین کی جماعت فرض وشرط اور جماعت تراویح سنت کفایہ، سورج گہن کی سنت اور رمضان میں وتر کی جماعت مستحب ہے۔ (بہار شریعت ج۳،۴)

سوال: جمعہ وعیدین میں جماعت شرط کیوں؟ پنجوقتہ نمازوں میں شرط کیوں نہیں؟

جواب: پنجوقتہ نمازوں کی جماعت محلہ بھر کی کانفرنس ہے اور جمعہ وعیدین کی جماعت سارے شہر یا اکثر حصہ کی کانفرنس ہے اگر پنجوقتہ نمازوں کی جماعت شرط کی جاتی تو مسلمانوں پر دشواری ہو جاتی کہ جنگل یا کھیت وغیرہ سے بھاگ کر شہر آنا پڑتا اس لئے شرط نہیں کی گئی اور چونکہ جمعہ ہفتہ میں ایک بار اور عید سال میں دو بار آتی ہے ان کیلئے جماعت میں حاضری کیلئے آنا اتنا گراں نہ ہوگا۔ (انوار القران ص ۱۹)

سوال: جماعت مسنون طریقے پر قائم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: مسنون طریقے پر جماعت قائم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اذان کہی جائے پھر اقامت کہی جائے اس کے بعد جماعت قائم کی جائے۔

سوال: جماعت کس طرح قائم کرنا مکروہ ہے؟

جواب: یہ کہ اس سے قبل نہ اذان کہی جائے اور نہ اقامت۔ (فتاوی ہندیہ ج۱ ص ۵۶)

سوال: کب اذان کے ساتھ جماعت قائم کرنا مکروہ ہے؟

جواب: جب کہ یہ جماعت دوسری جماعت ہو اور کسی محلہ کی ایسی مسجد میں قائم کی جائے جس کے امام ومؤذن مقرر ہوں اور انھوں نے بطریق مسنون جماعت کے ساتھ نماز ادا کر لی ہو تو یہ دوسری جماعت نئی اذان کے ساتھ مکروہ ہوگی' مفہوماً (رضویہ م ۱۲۵/۷، بہار ۱۳۰/۳)

سوال: جماعت کے وقت امام اور مقتدی کے مابین کتنا فاصلہ ہونا چاہیے؟

جواب: اتنا کہ امام کے پیچھے جو مقتدی کھڑا ہے اس کا سجدہ بطور مسنون بآسانی ادا ہو جائے (رضویہ ج۳ ص ۲۲۲)

سوال: جماعت ہونے کیلئے کم از کم کتنے لوگوں کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: جمعہ وعیدین کے سوا باقی نمازوں کی جماعت کیلئے کم از کم دو آدمی کا ہونا ضروری ہے یعنی امام اور اس کے ساتھ ایک آدمی اور ہو تو جماعت منعقد ہو جائے گی البتہ جمعہ وعیدین کی جماعت قائم ہونے کیلئے کم از کم امام کے سوا تین مرد کا ہونا اور امام کو لے کر چار مرد کا ہونا لازم وضروری ہے۔ (درمختار وردالمختار ج ا ص ۶۰۰)

سوال: مطلق جماعت کی کل کتنی صورتیں ہیں اور کون کون ہیں؟

جواب: سات (۱) فرض (جیسے جماعت جمعہ وعیدین) (۲) واجب (جیسے جماعت پنجگانہ (۳) سنت (جیسے جماعت کسوف) (۴) مستحب (جیسے جماعتِ وترِ رمضان) (۵) مباح (جیسے بلا تداعی جماعتِ نوافل وسنن) (۶) مکروہ (جیسے بتداعی جماعت نوافل) (۷) حرام (جیسے شہر میں بروز جمعہ ظہر کی جماعت) (رضویہ ج ۷ ص ۱۱۰ و ۴۳۱)

سوال: تداعی کا کیا معنیٰ ہے؟

جواب: تداعی کے یہ معنیٰ ہیں کہ تین سے زیادہ مقتدی ہوں۔ (بہار ۳/۱۳۰)

سوال: نماز جماعت سے کیوں پڑھی جاتی ہے۔ اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: جماعت میں دینی دنیوی بہت سی حکمتیں ہیں۔

دینی حکمتیں اور فائدے تو یہ ہیں کہ اگر ایک کی نماز قبول ہوگئی تو سب کی قبول ہوگئی، جماعت میں گویا مسلمانوں کو وفد بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ حاکم کے یہاں تنہا کے مقابل وفد کا زیادہ لحاظ ہوتا ہے جماعت میں انسان رب کی عدالت میں وکیل یعنی امام کے ذریعہ عرض ومعروض کرتا ہے جس سے بات کا وزن بڑھ جاتا ہے۔ جماعت سے آدمی کو دینی پیشوا علماء وصوفیا کے ادب کا موقع ملتا ہے۔

اور دنیاوی حکمتیں یہ ہیں، جماعت کی برکت سے قوم میں تنظیم رہتی ہے کہ مسلمان اپنے ہر کام کیلئے امام کی طرح صدر اور امیر چن لیا کریں پھر امیر کی ایسی اطاعت کریں جیسے مقتدی امام کی، جماعت سے آپس کا اتفاق بڑھتا ہے روزانہ پانچ بار کی ملاقات اور دعا و سلام دل کی عداوت کو دور کرتا ہے قوم میں پابندی اوقات کی عادت پڑتی ہے کہ سب لوگ

وقت جماعت پر آتے ہیں جماعت سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ متکبرین کا غرور ٹوٹ جاتا ہے کہ یہاں بادشاہ کو فقیر کے ساتھ کھڑا ہونا پڑتا ہے (ملخصا، انوار القران ص ۱۹/۱۸)

سوال: وہ کون سی نمازیں ہیں جن کی جماعت اعلان وتداعی کے ساتھ کرنا مکروہ ہے؟

جواب: تمام نوافل وسنن کی جماعت اعلان وتداعی (یعنی مقتدی تین سے زیادہ ہوں) کے ساتھ مکروہ تنزیہی ہے یوں ہی چاند گہن کی نماز میں بھی جماعت مکروہ۔

(بہار ج ۳ ص ۱۳۰، فتاوی رضویہ م ۷/۴۳۱)

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ نوافل وسنن کی جماعت مکروہ نہیں؟

جواب: جبکہ جماعت اعلان وتداعی کے ساتھ نہ ہو (یعنی جماعت میں تین یا تین سے کم مقتدی ہوں۔ (مستفاد از بہار ج ۳ ص ۱۳۰)

سوال: وہ کون سی نماز ہے جو صرف رمضان شریف میں باجماعت ادا کی جاتی ہے؟

جواب: وتر۔ (جامع الرموز ج ۱ ص ۱۳۴) لا یو تر بجماعة خارج رمضان۔

سوال: وہ کون سی نماز واجب ہے جسکو باجماعت ادا کرنا مکروہ ہے؟ اور کب؟

جواب: رمضان کے علاوہ میں نماز وتر، جامع الرموز قہستانی ج ۱ ص ۱۳۴ میں ہے۔

"فيه اشارة الى انه يجوز الجماعة فی غير رمضان الا انها مكروهة"

سوال: جماعت کس شخص پر واجب ہے؟

جواب: ہر مسلمان مرد، عقلمند، بالغ، آزاد قادر پر جماعت واجب ہے۔

(بدائع ج ۱ ص ۱۵۵)

سوال: وہ کون لوگ ہیں جن پر جماعت بالکل واجب نہیں؟

جواب: عورت، بچے، پاگل، غلام جس کا ایک ہاتھ دوسرا پاؤں یعنی دایاں ہاتھ بایاں پاؤں یا بایاں ہاتھ دایاں پاؤں کٹ گیا۔ (بدائع ج ۱ ص ۱۵۵)

سوال: وہ کون سے اعذار ہیں جن سے جماعت کا وجوب ساقط، اور ترک جماعت جائز ہے؟

جواب: وہ اعذار جن سے ترک جماعت کی اجازت ہے یہ ہیں۔ ☆ ہولناک آندھی ☆ زلزلہ ☆ بجلی تڑپ تڑپ کر گرنا ☆ کثرت سے اولے اور برف کا پڑنا ☆ کیچڑ بہت حائل ہونا (رضویہ م ج ۳ ص ۴۷۵)۔ ☆ سخت بارش ☆ سخت ٹھنڈک (رضویہ م ج ۳ ص ۴۷۶) ☆ لنجھا ہونا ☆ اپاہج ہونا ☆ پاؤں کٹا ہوا ہونا ☆ فالج زدہ ہونا ☆ سخت بیماری ☆ نقاہت وکمزوری ایسی ہونا کہ مسجد جانے میں مشقت ہو ☆ ایسا بوڑھا ہونا کہ مسجد تک چل نہ سکے ☆ ایسا اندھا ہونا کہ اٹکل نہ ہو ☆ رات میں رتوندہ ہونا ☆ کمر کا شدید درد کہ چلنا دشوار ہو (رضویہ م ج ۷ ص ۴۷۶) ☆ آبادی سے کچھ ہٹ کر مکان تنہا ہو اور چھوڑ کر آنے میں اندیشہ وخطرہ ہو (رضویہ م ج ۷ ص ۱۹۶) ☆ ایسا مرض ہونا جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں مثلاً جذام ☆ کوڑھ پن وغیرہ یعنی جس سے قلتِ جماعت یا انتشار جماعت کا اندیشہ ہو (رضویہ م ج ۷ ص ۱۹۶) ☆ پولیس کے خوف سے چھپ کر بیٹھنا (رضویہ م ج ۳ ص ۴۱۳) ☆ ایسا اندھیرا ہونا جس سے مسجد کا راستہ نظر نہ آئے خواہ دن ہو یا رات اور روشنی پر قدرت نہ ہو (رضویہ م ج ۳ ص ۴۷۰/۴۷۱) ☆ پاخانہ پیشاب کی شدید حاجت ☆ ریاح کا بہت زور ہونا ☆ ظالم کا خوف ☆ قافلہ کے چلے جانے کا اندیشہ ☆ مال یا سامان یا کھانا ہلاک ہو جانے کا خوف ☆ مفلس کو قرض خواہ کا ڈر ☆ بیمار کی دیکھ بھال کہ اگر یہ چلا جائے گا تو بیمار کو تکلیف ہوگی یا وہ گھبرائے گا (سامان آخرت ص ۱۵۳ بحوالہ درمختار ج ۱ ص ۳۷۳) ☆ کھانا حاضر ہے اور نفس کو اسکی خواہش ہوئے۔ (بہار ج ۳ ص ۱۳۱)

یوں ہی درج ذیل صورتوں میں بھی ترک جماعت کا جواز ظاہر ہے۔

☆ لائق ستر کپڑے پر قادر نہ ہونا کہ برہنہ شخص کو تنہا پڑھنے کا حکم ہے (بہار ج ۳ ص ۳۶، کبیری ص ۱۹۷) ☆ جس کے بدن یا کپڑے میں بدبو ہو تو اسے جماعت میں حاضر ہونا منع ہے، (رضویہ ج ۳ ص ۵۸۲) ☆ یوں ہی ان لوگوں کو جو بدبودار تمباکو پی کر یا کھا کر مسجد جاتے ہیں اور سانس لینے پر بدبو کا بھبھکا اٹھتا ہے، مسجد نہ جانا چاہئے، ان کو جماعت کے علاوہ بھی جانا منع ہے جب تک کہ بدبو زائل نہ ہو جائے (ہاں ایسوں کو اور جس کے بدن میں

یا کپڑے میں بدبو ہو ترک جماعت کا عذر شرعی نہیں اس لئے مواخذہ ہوگا) چنانچہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ منہ بدبو ہونے کی حالت میں نماز مکروہ ہے۔ اور ایسی حالت میں مسجد میں جانا حرام ہے جب تک کہ منہ صاف نہ کر لے۔ (فتاوی رضویہ م ۷/۳۸۴)

سوال: وہ کون شخص ہے جس پر جماعت نہایت واجب بغیر اس کے اس کی نماز درست ہی نہیں حتی کہ نوافل وسنن میں بھی اسے بغرض جماعت کسی کو امام بنانے کا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص جسے بھول کی ایسی بیماری ہے کہ وضو، تکبیر، رکوع، قیام، سجود بھی بھول جاتا ہے کتنا ہی دل میں فکر وخیال کرتا ہے مگر بھول جاتا ہے تو اس کیلئے چارۂ کار یہی ہے کہ جماعت سے نماز پڑھے اسی سے اسکی نماز درست ہوسکتی ہے (رضویہ م ج ۸ ص ۲۱۷)

سوال: شخص مذکور نماز پڑھتے وقت اگر بتانے والا آدمی بٹھالے اور اسی کے بتانے کے مطابق نماز ادا کرے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: جماعت سے نماز پڑھے کسی کو اس غرض سے نہ بٹھائے ورنہ اس کے بتانے سے اگر نماز پڑھے گا تو نماز فاسد وباطل ہوگی (رضویہ م ج ۸ ص ۲۱۷)

سوال: اگر شخص مذکور کو جماعت نہ مل سکے تو کیا کرے؟

جواب: اپنی یاد پر پڑھے رکعتوں میں شبہ ہو جائے تو کم سمجھے مثلاً ایک اور دو رکعت ہونے میں شبہہ ہو تو ایک سمجھے اور دو اور تین رکعت ہونے میں شبہہ ہو تو دو اور جہاں جہاں قعدۂ اخیرہ میں شبہہ ہو تو وہاں وہاں بیٹھتا جائے اخیر میں سجدہ سہو کرے اور اگر کسی طرح اپنی یاد سے نماز ادا کرنے پر قادر ہی نہ ہو تو معاف ہے (رضویہ م ج ۸ ص ۲۱۷)

سوال: وہ کون شخص ہے جس پر جماعت واجب نہیں مگر امام کے ساتھ شامل ہو جائے تو جماعت منعقد ہو جاتی ہے؟

جواب: سمجھ والا بچہ، یا عورت۔ (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۱۵۶) میں ہے،

اقل ما یتحقق به الاجتماع اثنان سواء کان ذلك الواحد رجلا او امرأة او صبیا یعقل۔

سوال: وہ کون شخص ہے جس پر جماعت واجب نہیں اور امام کیساتھ مل جائے تو جماعت منعقد نہیں ہوتی؟

جواب: پاگل، نا سمجھ بچہ (بدائع ج ا ص ۱۵۶) میں ہے۔

واما المجنون والصبی الذی لایعقل فلا عبرة بهما لانهما لیسامن اهل الصلوة فکان ملحقین بالعدم۔

سوال: بچہ کتنی عمر تک نا سمجھ وال ہوتا ہے؟

جواب: سات سال سے کم تک (رضویہ ۲۴۳/۶)

سوال: وہ کون لوگ ہیں جنہیں نماز جنازہ کے سوا کسی بھی نماز کی جماعت آپس میں کرنا مکروہ تحریمی ہے؟

جواب: عورتیں۔ عالمگیری ج ا ص ۸۹ میں ہے۔

ویکره امامة المرأة للنساء فی الصلوات کلهامن الفرائض والنوافل الا فی صلوة الجنازة هکذا فی النهایة۔

سوال: جس شخص پر جماعت شرعاً واجب ہے اس نے بلا عذر شرعی قصداً ایک وقت کی جماعت ترک کر دی یا وہ یوں ہی ترک کرتا رہتا ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایک بار ترک کیا تو گنہگار اور لائق سزا اور اگر ہمیشہ ترک کرتا رہتا ہے یعنی اسکی عادت ہے تو فاسق معلن مردود الشہادۃ (جس کی گواہی قبول نہیں) ہے (رضویہ م ۲۰۶/۷)

سوال: جماعت سے نماز پڑھنے اور تنہا نماز پڑھنے کے ثواب میں کیا فرق ہے؟

جواب: بے جماعت کی نماز سے جماعت والی نماز کا ثواب ستائیس گنا زیادہ ہے۔ بدائع ج ا ص ۱۵۵ میں حدیث پاک ہے۔

صلاة الجماعة تفضل علی صلاة الفرد بسبع وعشرین درجة

سوال: جماعت کہاں قائم کرنا جائز ہے؟

جواب: مسجد اور اس کے علاوہ ہر پاک جگہ میں جماعت قائم کرنا جائز ہے سرکار اقدس

ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جعلت لی الارض کلها مسجد او طهورا (شرح معلم السنن)

سوال: کہاں جماعت قائم کرنا ناجائز ہے؟

جواب: ناپاک جگہوں میں اور ہراس جگہ میں جو دوسرے کی ملک ہو اور وہ اپنی جگہ میں جماعت قائم کرنے سے منع کرے یوں ہی بت خانوں، مندروں، گرجا گھروں میں۔

سوال: جماعت کہاں قائم کرنا افضل اور زیادتیِ ثواب کا ذریعہ ہے؟

جواب: مسجد میں۔

سوال: جس مسجد میں ایک بار بطریق مسنون جماعت ہوگئی دوبارہ جماعت قائم کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: دوسری جماعت بلا اذان قائم کی جائے تو جائز ہے ورنہ مکروہ (بہار ج ۳ ص ۱۳۰)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ پہلی جماعت کے مثل دوسری جماعت نئی اذان واقامت کیساتھ قائم کرنے کا حکم ہے یا پہلی جماعت سے دوسری جماعت افضل ہے؟

جواب: مجدد اعظم اعلیحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کی گیارہ صورتیں ذکر فرمائی ہیں۔

(۱) مسجد کسی خاص محلہ کی نہ ہو بلکہ شارع عام بازار اسٹیشن وغیرہ کی ہو جس کے امام ومؤذن مقرر نہ ہوں جو لوگ وقت پر گزرتے ہیں پڑھتے جاتے ہیں تو اس میں بتکرار جماعت اذان و اقامت کے ساتھ جائز ومطلوب ہے۔

(۲) مسجد کسی خاص محلہ کی ہو جس میں محلے والوں کو جماعت قائم کرنے کا حق ہے اگر ان کے علاوہ دوسرے محلہ والوں نے جماعت قائم کی تو اہل محلہ کو دوبارہ جماعت قائم کرنا جائز ہے۔

(۳) کچھ اہل محلہ ہی جماعت کر گئے مگر اذان انہوں نے نہ پڑھی

(۴) اذان دی مگر آہستہ تو بعد میں آنے والے نئی اذان واقامت بطریق سنت دوبارہ جماعت کریں، کہ معتبر جماعت وہی ہے جو اعلانِ اذان سے ہو۔

(۵) محلہ میں حنفی غیر حنفی دونوں رہتے ہیں پہلے غیر حنفی امام نے جماعت کی اور حنفیوں کو معلوم

ہے کہ امام نے مذہبِ حنفی کے کسی فرضِ طہارت، فرضِ صلوۃ شرطِ امامت کو ترک کیا ہے تو حنفی دوبارہ اپنی جماعت کریں یہ جائز و افضل ہے۔

(۶) اس نماز کا خاص طور پر حال معلوم نہ ہو مگر امام کی بے احتیاطی اور فرائض میں مذہب حنفی کے لحاظ کا ترک ثابت ہو تو بھی حنفیوں کو دوبارہ جماعت کرنا جائز ہے۔

(۷) غیر حنفی مثلاً شافعی مسلک وغیرہ نے جماعت کرلی اس کے بارے میں مذہب حنفی کے لحاظ کرنے نہ کرنے کا کچھ علم نہ ہو مگر اسکے باوجود حنفی کو اس کی اقتدا کراہت سے خالی نہیں لہٰذا دوسری جماعت کرنا جائز و افضل ہے۔

(۸) اور اگر غیر حنفی امام نے جماعت اولیٰ کرلی اس کے بارے میں معلوم ہے کہ مذہب حنفی کا پورا لحاظ و خیال رکھتا ہے جب بھی حنفیوں کو اپنے امام کے ساتھ دوسری جماعت کرنا افضل واکمل ہے۔

(۹) جماعت اولیٰ کرنے والا فاسد العقیدہ، شرابی، زناکار، یا داڑھی منڈا، سودخور جو گستاخان رسول مثلاً وہابیوں دیوبندیوں (۱)، بدمذہبوں کے مولویوں سے بھی لاکھ درجہ بہتر ہے پھر بھی انکی اقتدا، شرعاً بہت ناپسند ہے لہٰذا دوسری جماعت ہی افضل ہوگی۔

(۱۰) جماعت اولیٰ کا امام، نرا بے علم جاہل گنوار تھا تو بھی دوسری جماعت، اول سے افضل ہے

(۱۱) جس نے پہلی جماعت کی وہ قرآن مجید ایسا غلط پڑھتا تھا جس سے معنی فاسد ہوں مثلاً ا، ع یا ت، ط یا ث، س، ص یا ح، ہ یا ذ، ز، ظ، میں تمیز نہ کرنے والے کہ آجکل عام عوام بلکہ اکثر پڑھے لکھے اس بلا میں مبتلا ہیں تو دوسری جماعت ہی افضل ہے۔

(رضویہ م ج ۷ ص ۱۱۳/۱۱۴/۱۱۵)

(۱) دیوبندیوں، وہابیوں کا عقیدہ ہے خدا معاذ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے ملاحظہ ہو براہین قاطعہ، فتاوی رشیدیہ، رسالہ یکروزی وغیرہ شیطان وملک الموت کو علم محیط زمین کا حاصل مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم محیط کا ماننا شرک ہے (براہین قاطعہ) محفل میلاد رسول ہر حال ناجائز ہے (فتاوی رشیدیہ مکمل ص ۱۲۰) ذکر حسنین کریمین بروایت صحیحہ بھی حرام ہے (فتاوی رشیدیہ مکمل ص ۱۳۹)

سوال: جماعت سے پہلے یا اس کے بعد دو شخص ایک مصلے پر الگ الگ ہو کر ایک فرض نماز پڑھیں تو ان کی نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: ہو جائے گی البتہ اگر ایک کو دوسرے کا حال معلوم ہے اور کوئی ایک قابل امامت ہے تو ترک جماعت کا الزام ہوگا۔ (رضویہ ج ۳ ص ۳۷۱)

سوال: جماعت کے اندر دو آپس میں رنجش رکھنے والے شریک ہوں تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز بلا شبہہ یقیناً ہو جائے گی۔ (رضویہ ج ۳ ص ۳۷۳)

سوال: کس آدمی کا اذان و اقامت کہہ کر اکیلے نماز پڑھ لینا دوسری مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے؟

جواب: مؤذن جب کہ مسجد میں کوئی نمازی نہ آئے تو اذان و اقامت کہہ کر اکیلے نماز پڑھے اور یہ اسکے لئے دوسری مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔

(رضویہ ۶۲/۸)

سوال: اگر دو چار آدمی بلا جماعت الگ الگ نماز پڑھیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کرنا رافضیوں سے مشابہت ہے جماعت پر قادر ہوں تو جماعت ضرور قائم کریں۔ (رضویہ ج ۳ ص ۳۷۲)

سوال: وہ کون لوگ ہیں جن کی وجہ سے جماعت میں تاخیر کرنا چاہئے؟

جواب: (۱) امام معین (۲) عالم دین (۳) حاکم اسلام (۴) پابند جماعت کہ بعض اوقات مرض وغیرہ عذر کی وجہ سے اسے دیر ہو جائے (۵) ایسا شریر جسکا انتظار نہ کرنے پر ایذا کا خوف ہو۔ (رضویہ م ج ۵/ ۳۲۹، ۳۳۰)

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆

جماعت میں شرکت کے مسائل

سوال: کن نمازوں کی جماعت میں شریک ہونا فرض ہے؟

جواب: جمعہ وعیدین کی نماز میں کہ ان دونوں کیلئے جماعت شرط ہے (بہار ج ۳ ص ۱۳۰)

سوال: کن نمازوں کی جماعت میں شریک ہونا واجب اور سنت ومستحب ہے؟

جواب: پنج وقتہ نمازوں کی جماعتِ فرض میں واجب اور نمازِ تراویح کی جماعت میں شریک ہونا سنت کفایہ وسورج گہن کی جماعت میں سنت اور رمضان میں وتر کی جماعت میں شامل ہونا مستحب ہے۔ (مستفاداز بہارشریعت ج ۳ ص ۱۳۰، درمختار ج ۱ ص ۴۰۸)

سوال: کن لوگوں پر جماعت میں شریک ہونا فرض وواجب ہے؟

جواب: جن لوگوں پر جمعہ وعیدین کی نمازیں فرض وواجب ہیں ان پر جماعت میں شرکت فرض اور جن پر جمعہ وعیدین کی نماز نہیں صرف جماعت پنجگانہ واجب ہے ان پر شرکت واجب ہے۔

سوال: وہ کون لوگ ہیں جن پر جماعت واجب نہیں مگر انہیں جماعت میں شریک ہونے کی اجازت ہے؟

جواب: جونگاہ شرع میں معذور ہیں (جماعت کے مسائل میں ملاحظہ کریں) اور سمجھ والے بچے

سوال: وہ کون لوگ جن پر جماعت واجب نہیں مگر انھیں جماعت میں شریک ہونے کی اجازت بھی نہیں؟

جواب: عورتوں پر جماعت واجب نہیں انھیں شریک ہونے کی اجازت بھی نہیں۔

(بہارشریعت ج ۳ ص ۱۳۱)

سوال: وہ کون سی جماعتِ فرض وغیرہ ہے جس میں شریک نہیں ہونا چاہئے؟

جواب: ایسی جماعت جو کراہت تحریمی پر مشتمل ہو اس میں شریک نہیں ہونا چاہئے۔

(فتاوی رضویہ م ج ۷ ص ۵۸)

سوال: کس شخص کو جماعت میں شریک ہونا منع ہے؟

جواب: جس کے بدن یا کپڑے میں بدبو ہو اور ایسا کوڑھی جس کا کوڑھ اس درجہ کا ہو گیا کہ پانی گرنے لگا لوگ اس سے سخت نفرت کرتے ہیں اسے جماعت میں شریک ہونا منع ہے۔

(فہرست فتاویٰ رضویہ مترجم ج ۲ ص ۲۲)

سوال: بے وجہ شرعی کسی مسلمان کو جماعت سے الگ کرنا اور جماعت میں شریک ہونے سے روکنا کیسا ہے؟

جواب: ظلم شدید ہے اس میں حق اللہ کا بھی مواخذہ ہے اور حق العبد کی بھی گرفتاری ہے روکنے والے پر توبہ کرنا اور معافی مانگنا ضروری ہے۔ (رضویہ ج ۷/ ۱۹۵)

سوال: کب فرض نماز شروع کر دینے کے بعد توڑ کر جماعت میں شریک ہونے کا حکم ہے؟

جواب: جب کسی نے چار رکعت والی فرض نماز اکیلے شروع کی اور ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کرنے پایا تھا کہ وہیں جماعت شروع ہوئی تو حکم ہے کہ ایک طرف سلام پھیر کے اپنی نماز توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے۔ (مراقی ۱۱۰، قانون شریعت ج ۱ ص ۸۸)

سوال: وہ کون سی فرض نمازیں ہیں جن کی پہلی رکعت کا سجدہ بھی کر لیا جب بھی نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہونے کا حکم ہے؟

جواب: فجر و مغرب میں اگر پہلی رکعت کا سجدہ بھی کر لیا ہے جب بھی ایک طرف سلام پھیر کے نماز توڑ کر شریکِ جماعت ہو جائے۔ (مراقی ص ۱۱۰، قانون شریعت ج ۱ ص ۸۸)

سوال: اگر کسی نے چار رکعت والی فرض نماز کی پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا تو اسکے لئے جماعت میں شریک ہونے کی کیا صورت ہے؟

جواب: وہ ایک رکعت اور پڑھ کر دو پر قعدہ کرے پھر سلام پھیر کر جماعت میں شریک ہو جائے۔ (مراقی ص ۱۱۰، قانون شریعت ج ۱ ص ۸۸)

سوال: وہ کون شخص ہے جسے اپنی فرض توڑ کر جماعت میں شریک ہونے کی اجازت نہیں؟

جواب: اپنی تین رکعتیں پوری کر چکا اب جماعت قائم ہوئی تو جماعت میں شریک ہونے کی

اجازت نہیں وہ اپنی ہی چاروں رکعتیں پوری کرے پھر اگر وہ نماز عصر نہیں ہے تو نفل کی نیت سے شریک جماعت ہو جائے۔ (مراقی ص ۱۱۰، قانون شریعت ج ۱ ص ۸۸)

سوال: جو شخص تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو چکا ہے ابھی اس کا سجدہ نہیں کیا ہے کیا وہ جماعت میں شریک ہو سکتا ہے؟

جواب: ہاں وہ حالت قیام ہی میں ایک طرف سلام پھیر کے نماز توڑ کر جماعت میں شریک ہو سکتا ہے۔ (مراقی ص ۱۱۰، قانون شریعت ج ۱ ص ۸۸)

سوال: نفل یا سنت یا قضا نماز شروع کی اور جماعت قائم ہوئی تو جماعت میں شرکت کے لئے سلام پھیر کے اسے توڑ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نفل سنت اور قضا شروع کرنے کے بعد نہ توڑے بلکہ پوری کر کے شامل ہو ہاں اگر نفل چار رکعت کی نیت سے شروع کی ہو تو دو رکعت پر قعدہ کر کے توڑ دے پھر جماعت میں شریک ہو جائے اور اگر تیسری یا چوتھی میں ہو تو پوری کر کے جماعت میں شریک ہو۔

(قانون شریعت ج ۱ ص ۸۸)

سوال: جمعہ سے پہلے کی چار سنت پڑھنا شروع کیا اتنے میں امام خطبہ کیلئے ممبر کی طرف چل پڑا یا ظہر کی چار سنت شروع کی اور فرض ظہر کی جماعت شروع ہو گئی تو ان دونوں صورتوں میں نمازی نماز توڑ سکتا ہے؟

جواب: نہیں بلکہ دو رکعتیں پوری کر کے سلام پھیر دے پھر نماز جمعہ یا فرض ظہر ادا ئے گی کے بعد چاروں رکعتیں دوبارہ پڑھے (مراقی ص ۱۱۰)

سوال: جماعت میں شریک ہونے کیلئے نماز توڑنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز توڑنے کی نیت سے ایک طرف سلام پھیر دے خواہ قیام میں یا کسی اور حالت میں ہو۔ (قانون شریعت ج ۱ ص ۸۸)

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ جماعت میں شریک ہونے کیلئے نماز توڑنے کی اجازت نہیں اگرچہ ابھی چار رکعت والی فرض نماز کی پہلی ہی رکعت کیوں نہ ہو؟

جواب: جبکہ کوئی شخص گھر میں نماز پڑھ رہا ہے اور مسجد میں جماعت قائم ہوئی یا یہ ایک مسجد میں پڑھ رہا ہے اور جماعت دوسری مسجد میں قائم ہوئی تو اسکو نماز توڑنے کی قطعاً اجازت نہیں، کہ نماز توڑنے کا حکم اس وقت ہے جبکہ جماعت اس جگہ قائم ہو جہاں یہ پڑھ رہا ہے۔ (قانون شریعت ج ۱ ص ۸۸)

سوال: جماعت رکوع میں ہو اس میں شریک ہونے کیلئے نیت کر کے ہاتھ باندھ کر رکوع میں جائے یا بغیر ہاتھ باندھے ہوئے سیدھے رکوع میں شامل ہو جائے؟

جواب: ہاتھ باندھنے کی تو اصلاً حاجت نہیں فقط تکبیر تحریمہ کر کے رکوع میں مل جائے تو نماز ہو جائے گی مگر سنت یعنی تکبیر رکوع فوت ہوگئی لہٰذا یہ چاہئے کہ سیدھا کھڑا ہونے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہے اور ثنا پڑھنے کی فرصت نہ ہو تو معاً دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے۔

سوال: ایک شخص مسجد میں پہونچا جماعت شروع ہو چکی تھی تو آنے والا اپنی سنتیں ادا کرے یا جماعت میں شریک ہو؟

جواب: اگر فجر کے علاوہ کوئی نماز ہے تو جماعت میں شریک ہو جائے سنتیں بعد میں ادا کرے اور فجر کی نماز ہو تو اگر امید ہو کہ سنت پڑھ کر جماعت پالے گا تو پہلے سنت پڑھے پھر جماعت میں شریک ہو ورنہ جماعت میں شریک ہو جائے اور سنت آفتاب بلند ہونے کے بعد قضا پڑھے۔

(مراقی ص ۱۱۱)

سوال: کسی نے امام کو قعدہ میں پایا تو جماعت میں کیسے شریک ہو؟

جواب: پہلے نیت کر کے کھڑا ہو اور سیدھا کھڑا ہونے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہے پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدہ میں جائے اور امام کے ساتھ بیٹھ کر قعدہ کرے اور اس میں صرف پوری التحیات پڑھے۔ (بہار ج ۳ ص ۱۳۶)

سوال: کسی نے امام کو رکوع یا سجدہ میں پایا تو کیسے شریکِ جماعت ہو؟

جواب: رکوع یا سجدہ میں پائے تب بھی طریقۂ مذکور کے مطابق شریکِ جماعت ہو اگر پہلی ہی تکبیر کہتے ہوئے حدِ رکوع تک جھک گیا تو نماز نہ ہوگی۔ (بہار ج ۳ ص ۱۳۶)

سوال: امام دائیں جانب یا بائیں جانب سلام پھیر رہا ہے آنے والا جماعت میں شریک ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر امام پر سجدۂ سہو لازم تھا جس کیلئے وہ دائیں جانب سلام پھیر رہا ہے یا اس پر سجدۂ سہو لازم تھا مگر اسے یاد نہ تھا اس لئے وہ نماز ختم کرنے کی نیت سے دائیں جانب سلام پھیر کر بائیں جانب سلام پھیرنے لگا پھر نماز کے منافی کوئی عمل کرنے سے قبل سجدۂ سہو کر لیا تو ان دونوں صورتوں میں سلام پھیرتے وقت آنے والا جماعت میں شریک ہو سکتا ہے اس کی اقتدا صحیح ہو جائے گی۔ (فیض الرسول ج ۱ ص ۳۴۹، درمختار ج ۱ ص ۵۰۳)

سوال: وہ کون صورت ہے جب امام کے دائیں یا بائیں سلام پھیرتے وقت آنے والا شریکِ جماعت نہیں ہو سکتا؟

جواب: جب کہ امام پر سجدۂ سہو لازم نہ تھا مگر اس کے لئے سلام پھیر رہا تھا یا سہو ہونا یاد تھا اس کے باوجود نماز قطع کرنے کی نیت سے سلام میں مصروف تھا یا ختم نماز کے لئے سلام پھیر رہا تھا اور اس پر سہو نہ تھا تو ان دونوں صورتوں میں سلام پھیرنے کے وقت آنے والا شریکِ جماعت نہیں ہو سکتا اور شریک ہوگا تو نماز نہ ہوگی۔ (فیض الرسول ج ۱ ص ۳۴۹)

سوال: وہ کون سی نماز ہے جس کی جماعت ہو رہی ہے اور نیا آنے والا اس میں شریک نہیں ہو سکتا؟

جواب: جب کہ ترکِ واجب کے سبب نماز با جماعت دہرائی جا رہی تھی تو وہ اس میں شر یک نہیں ہو سکتا ہے اگر شریک ہوگا تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ (فتاوی امجدیہ ج ۱ ص ۱۶۹)

سوال: وہ کون سی نماز با جماعت ہے جس میں صرف تین مقتدی ہو سکتے ہیں اگر چوتھا شریک ہو جائے تو جماعت مکروہ ہو جائے؟

جواب: جبکہ تراویح و صلاۃ کسوف اور صلاۃ استسقاء کے علاوہ نفل و سنت با جماعت ادا کی جا رہی ہو تو اس میں چوتھا آدمی شریک ہو جائے گا تو یہ جماعت بہ تداعی و اعلان ہوگی جو مکروہ ہے۔

سوال: کون شخص ہے جو تراویح میں شریک ہوسکتا ہے مگر وتر کی جماعت میں شریک نہیں ہوسکتا؟

جواب: جس نے عشا کی فرض نماز تنہا پڑھی وہ تراویح میں شریک ہوسکتا ہے مگر وتر میں نہیں۔ (رضویہ ج ۳ ص ۴۷۹/۴۸۰)

سوال: امام قعدہ میں تھا آنے والا نیت کر کے قعدہ میں بیٹھنے لگا اتنے میں امام نے سلام پھیر دیا تو شامل جماعت ہوا یا نہیں؟

جواب: اگر بیٹھنے سے قبل امام نے سلام پھیر دیا تو شامل جماعت نہ ہوا۔ (امجدیہ ا/۱۷۵)

سوال: کن نمازوں کی فرض رکعتیں پڑھنے کے بعد جماعت میں شریک نہیں ہوسکتا اور کن اوقات کی فرض نمازوں کے پڑھنے کے بعد جماعت میں بہ نیت نفل شریک ہوسکتا ہے؟

جواب: فجر و عصر، مغرب کی فرض نماز پڑھنے کے بعد جماعت میں شریک نہیں ہوسکتا کہ ان کے بعد نفل مشروع نہیں اور مغرب کی تین رکعت ہے اور تین رکعت کی کوئی نفل نماز نہیں اور بقیہ میں شریک ہوسکتا ہے۔ (امجدیہ ج ا ص ۱۶۴ وغیرہ)

سوال: مسجد کے اندر پانچ وقت کی نمازوں میں ایک دو کی جماعت میں شریک ہوجانا کافی ہے یا ہر ایک میں شریک ہونا واجب ہے؟

جواب: ہر وقت کی جماعت میں شریک ہونا واجب ہے۔ ایک وقت کی جماعت میں بلا عذر غیر حاضری صغیرہ مکرر کبیرہ ہے جو موجب فسق ہے جو ایسا کرے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی پڑھی گئی نمازیں پھیرنی واجب۔ (رضویہ ج ۳ ص ۳۷۲)

سوال: کوئی نفل یا سنت پڑھ رہا تھا اور جماعت قائم ہوئی تو جماعت میں کیسے شریک ہو؟

جواب: چار رکعت نفل یا سنت غیر مؤکدہ پڑھنے والا نمازی ابھی دوسری رکعت کا قعدہ کیا تیسری کیلئے کھڑا نہ ہوا اتنے میں جماعت قائم ہوئی تو دو ہی پر سلام پھیر دے اور بقیہ دو کی قضا نہیں۔ (رضویہ ج ۸ ص ۱۲۹/۱۳۰)

اور ظہر یا جمعہ کی چار رکعت سنت مؤکدہ پڑھ رہا ہے اور جماعت قائم ہوگئی تو اختیار ہے کہ دو پر

سلام پھیر دے (اور باقی دو رکعتیں ظہر و جمعہ کی بعد والی سنتوں کے بعد ادا کرے) یا چاروں رکعت پوری کرے یہی (پوری کرنا) زیادہ بہتر ہے کما حققہ الامام احمد رضا قدس سرہ۔

(رضویہ ج ۸ ص ۱۳۲/۱۳۶)

سوال: جو شخص ابھی مسجد میں پہنچا فجر کی جماعت ہو رہی تھی تو سنت پڑھے یا جماعت میں شریک ہو جائے؟

جواب: اگر امید ہو کہ سنت پڑھ کر امام کو پالے گا اگرچہ قعدہ ہی میں تو پہلے سنت پڑھے ورنہ جماعت میں شریک ہو جائے، ہدایہ ج ۱ ص ۱۳۶، میں ہے۔

من انتهى الى الامام فى صلوة الفجر و هو لم يصل ركعتى الفجران خشى ان تفوته ركعة و يدرك الاخير يصلى ركعتى الفجر الخ

سوال: ایک شخص وضو کر رہا تھا جماعت ہونے لگی تو اگر عضو تین تین بار دھوئے تو ایک یا دو رکعتیں فوت ہو جائیں گی ایسی صورت میں تین تین بار دھونے میں مشغول ہونا افضل ہے یا جماعت میں شریک ہونا؟

جواب: جماعت میں شریک ہونا کہ کوئی رکعت نہ چھوٹے وضو میں تین تین بار اعضائے وضو دھونے سے بہتر ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۱۳۰)

سوال: کسی کو پیشاب یا پاخانہ معلوم ہوا اور جماعت قائم ہو رہی ہے تو پہلے پیشاب پاخانہ کو جائے یا جماعت میں شریک ہو؟ **جواب:** پہلے پیشاب و پاخانہ کو جائے پھر جماعت پائے تو شریک ہو۔ (بہار ۳/۱٦٦)

صف کے مسائل

سوال: صف لگانے میں کتنی باتوں کا اہتمام واجب ہے؟

جواب: چار باتوں کا (۱) صف برابر ہو اور سیدھی ہو مقتدی آگے نہ ہو سب کی گردنیں شانے ٹخنے آپس میں مقابل ایک خط مستقیم پر واقع ہوں (۲) اتمام کہ جب تک ایک صف پوری نہ ہو جائے دوسری نہ کریں (۳) تراص یعنی خوب مل کر کھڑے ہوں کہ شانہ سے شانہ مل جائے (۴) تقارب کہ صفیں پاس پاس ہوں بیچ میں قدر سجدہ سے زیادہ فاصلہ نہ ہو۔

(فتاوی رضویہ مترجم ج ۷ ص ۲۱۹ تا ۲۲۳)

سوال: صفوں کی ترتیب کیسی ہونی چاہیے؟

جواب: صفوں کی ترتیب یہ ہو کہ پہلے مردوں کی صف پھر بچوں کی پھر خنثیٰ کی ہو اور بچہ تنہا ہو تو مردوں کی صف میں داخل ہو جائے۔ (بہار ج ۳ ص ۱۳۲)

سوال: پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی تو اب آنے والا نمازی کیا کرے؟

جواب: پہلی صف میں جگہ اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر جائے اور اس خالی جگہ میں کھڑا ہو اس لئے کہ حدیث میں ارشاد ہے کہ جو صف میں کشادگی دیکھ کر اسے بند کر دے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہار ج ۳ ص ۱۳۳)

سوال: جماعت شروع ہوئی اس کی پہلی صف میں کچھ کشادگی رہ گئی ہے ایک شخص بعد میں آیا وہ اس کی کشادگی کو بھرنا چاہتا ہے تو کیا کرے؟

جواب: وہ مقتدیوں پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے اور مقتدی فوراً دب جائیں اور جگہ دے دیں تاکہ صف بھر جائے یہی حکم ہے۔ (رضویہ م ج ۷/۴۴)

سوال: صف اول میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں کھڑا ہونا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ و ممنوع ہے۔ (امجدیہ ج ۱ ص ۱۹۹)

سوال: کسی صف میں کشادگی رکھنا اور اگلی صف پوری ہونے سے پہلے دوسری صف لگانا کیسا

ہے؟

جواب: مکروہ تحریمی ہے جب تک اگلی صف پوری نہ ہو جائے دوسری صف ہرگز نہ لگائی جائے۔ (رضویہ م ج ۷/۴۹)

سوال: ایک شخص دوسری صف میں نیت باندھ چکا اس کے بعد اسے پہلی صف میں خالی جگہ نظر آئی تو چل کر اس جگہ کو پُر کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اب اسے اجازت ہے کہ نماز کی حالت میں نیت باندھے ہوئے چل کر پہلی صف کو پُر کرے۔ چنانچہ علامہ ابن امیر الحاج حلیہ میں رقمطراز ہیں۔

اِنْ کَانَ فِی الصَّفِّ الثَّانِی فَرَاٰیٔ فُرْجَۃً فِی الْاَوَّلِ فَمَشٰی اِلَیْھَا لَمْ تَفْسُدْ صَلوٰتُہٗ لِاَنَّہٗ مَامُوْرٌ بِالْاَعْرَاصَۃِ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ تَرَاصَوْا فِی الصُّفُوْفِ۔

سوال: صف میں کچھ مقتدی کھڑے اور کچھ بیٹھے ہیں تو صف منقطع ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر عذر شرعی کی بنیاد پر کچھ مقتدی بیٹھے ہیں تو تسویہ صف میں کچھ فرق نہیں پڑتا اور صف منقطع نہ ہوگی ہاں اگر کاہلی اور سستی کے سبب بلا عذر شرعی بیٹھے ہیں تو ضرور صف منقطع ہوگی اور ان بیٹھنے والوں کی نماز نہ ہوگی اسے لوگوں کو قدرت ہو تو صف سے نکال دیا جائے ورنہ کھڑے ہونے پر مجبور کرے۔ (رضویہ م ج ۷/۲۲۳)

سوال: صف میں خالی جگہ چھوڑ کر الگ کھڑا ہونا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ تحریمی ہے۔ (خانیہ ج ۱ ص ۱۱۱، درمختار)

سوال: امام کا مقتدیوں کی صف پر مقدم ہونا کیا ہے اور کتنا آگے ہونا ضروری ہے؟

جواب: امام کا مقتدیوں کی صف سے آگے ہونا واجب ہے وہ بھی اتنا کہ پوری صف لگ جانے بھر کی جگہ ہو۔ (رضویہ م ج ۷/۴۹)

سوال: مقتدی کو کھڑے ہونے کے لئے کون سی صف زیادہ فضیلت رکھتی ہے پہلی یا آخری؟

جواب: نماز جنازہ کے اندر آخری صف میں کھڑا ہونا افضل اور دیگر نمازوں میں پہلی صف

میں امام کے قریب کھڑا ہونا افضل ہے۔ (سامان آخرت ص ۱۴۳ ارضویہ ج ۴ ص ۸۰)

سوال: کوئی شخص پہلے سے آکر پہلی صف میں کھڑا ہو گیا اتنے میں ایک عمر دراز یا عالم آ گیا تو کیا کرے؟

جواب: اسے مناسب ہے کہ اس کو آگے بڑھا دے خود پیچھے آ جائے۔ (کنز ۱۵۷)

سوال: صرف دو مقتدی ہوں یا تین تو انھیں امام کے برابر کھڑا ہونا کیسا ہے؟

جواب: دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے دو سے زائد کا امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی (بہار ج ۳ ص ۱۳۱)

سوال: اکیلے مقتدی کا امام کے پیچھے یا بائیں کھڑا ہونا کیسا ہے؟

جواب: اکیلے مقتدی کا امام کے پیچھے یا بائیں جانب کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ (بہار ۳/۱۳۱)

سوال: کس شخص کو صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

جواب: منفرد کو صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے کہ قیام قعود وغیرہ افعال لوگوں کے مخالف ادا کرے گا۔ (بہار ج ۳ ص ۱۷۲)

سوال: کس شخص کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے؟

جواب: مقتدی کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے جب کہ صف میں جگہ موجود ہو اور اگر صف میں جگہ نہ ہو تو حرج نہیں۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۷۲)

سوال: آٹھ نو برس کا لڑکا صف میں کھڑا ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کھڑا ہو سکتا ہے جبکہ تنہا ہو اور کھڑا ہونے کے بعد اسے ہٹانا اور دوسرے کا اس کی جگہ کھڑا ہونا گناہ ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۷ ص ۵۱)

سوال: جب صرف ایک مقتدی ہے تو امام کے پیچھے کھڑا ہو یا برابر پھر دائیں یا بائیں؟

جواب: وہ امام کے برابر دائیں جانب کھڑا ہو یہ سنت ہے۔ (رضویہ ج ۳ ص ۳۷۷)

سوال: کس نماز میں کون سی صف افضل ہے؟

جواب: فرض نمازوں میں پہلی صف اور نماز جنازہ میں آخری صف افضل ہے۔

(شامی ج ۱ ص ۴۲۰، ۴۲۱)

سوال: کب پانچ وقت کی نمازوں اور عیدین و جمعہ کے اندر آخری صف میں شامل ہونا افضل ہے؟

جواب: جبکہ نمازی یہ جانتا ہو کہ آگے کی صف میں شامل ہوگا تو رکعت چھوٹ جائے گی تو اس صورت میں آخری صف میں شامل ہونا افضل ہے۔(الاشباہ والنظائر ص ۱۶۸)

سوال: امام کا دو مقتدیوں کے بیچ میں کھڑا ہونا کیا ہے؟

جواب: مکروہ تنزیہی ہے۔اور اگر مقتدی دو سے زیادہ ہوں اور امام بیچ میں کھڑا ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔(رضویہ م ج ۷/۵۰)

سوال: کسی شخص کا امام کے برابر کھڑا ہونا جبکہ پیچھے صف ہے کیسا ہے؟

جواب: مکروہ ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۱۳۲)

سوال: امام کے برابر کھڑا ہونے کا کیا معنی؟

جواب: امام کے برابر کھڑا ہونے کا معنی یہ ہے کہ مقتدی کا قدم امام سے آگے نہ ہو یعنی اسکے پاؤں کا گٹا اسکے گٹے سے آگے نہ ہو۔ (بہار ج ۳ ص ۱۳۲)

سوال: اگر امام کے برابر کھڑے مقتدی کے پاؤں کا گٹا امام کے گٹے کے آگے ہو تو مقتدی کی نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نہیں ہوگی۔ (بہار ج ۳ ص ۱۳۲)

سوال: اگر پہلی صف کے مقتدی امام سے اس طرح مل کر کھڑے ہوں کہ ان کے پنجے امام کی ایڑی کے برابر ہوں یا صرف ایک بالشت امام کی ایڑی سے پیچھے ہوں اس مقصد سے کہ دوسری صف بھی مسجد کے اندر ہو جائے جبکہ صحن میں جگہ ہے اور صف اول کا کوئی مقتدی امام کے پیچھے نہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔(رضویہ م ج ۷/۴۰)

سوال: ایک شخص امام کے برابر کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا تھا اتنے میں ایک اور نمازی آیا تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: توامام آگے بڑھ جائے اورآنے والا اس مقتدی کے برابر کھڑا ہو جائے یا وہ مقتدی خود پیچھے آجائے یا آنے والا اس کو کھینچ لے اگر مسئلے کا جانکار ہو مگر مقتدی جبکہ ایک ہو تو اس کا پیچھے ہٹنا افضل اور دو ہوں تو امام کا آگے بڑھنا افضل ہے۔ (بہارج ص۱۳۲)

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ مردوں کی جماعت میں امام صف کے بیچ میں رہے گا؟

جواب: جب کہ سب ننگے ہوں اور جماعت سے نماز ادا کریں۔ وفي المجتبى يصلى العراة و حد انا قاعد ين فان صلو الجماعة يتو سطهم الامام۔ (کبیری ص۱۹۷)

سوال: محراب کے علاوہ صف کے ایک کنارے امام کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز مکروہ (تحریمی) ہوگی۔ (شامی ج۱ص۴۲۰) اسلئے کہ امام کو وسط میں رہنے کا حکم ہے اور یہی عمل امت بھی ہے حدیث پاک ہے۔ قال عليه السلام تو سطوا الامام و سدو االخلل ۔ (شامی ج۱ص۴۲۰، فتاوی رضویہ ۳/۳۷۷)

سوال: جماعت ہو رہی تھی اس وقت کوئی شخص آیا صف برابر ہو چکی ہے تو کیا کرے؟

جواب: اگر امام کے دائیں جانب صف میں گنجائش ہے تو کھڑا ہو جائے یا صف میں کشادگی دیکھے تو اسے پُر کردے ورنہ کسی آنے والے کا انتظار کرے اگر کسی کے آنے سے قبل امام رکوع میں چلا جائے تو صف میں سے اس مسئلے کے جانکار کو کھینچ لے اور دونوں صف لگائیں اور اگر کوئی ایسا نہ ہو تو ضرورت کے سبب تنہا امام کے برابر پیچھے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

(شامی ج۱ص۴۲۰، امجدیہ ج۱ص۱۶۷)

سوال: مسجد کے اندر جماعت ہو رہی تھی کچھ لوگوں نے مسجد کے باہر اس طرح صف لگائی کہ صفوں سے یہ صف متصل رہی تو مسجد کے باہر والوں کی نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: بلاشبہ ہوگی۔ شرح منیۃ المصلی الکبیری میں ہے۔

وكذالو صلى فى دكلنه خارج المسجد ان اتصلت الصفوف جاز والا۔ (اسعدیہ ۱/۷)

سوال: ایک شخص ایک صف میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا اتنے میں اگلی صف میں جگہ خالی دیکھا

تو اسے پر کرنے کیلئے چلا تو نماز ہوگی یا نہیں ؟

جواب: فاسد نہ ہوگی کیوں کہ نماز میں مل کر کھڑا ہونا حکم شرعی ہے۔

(رضویہ ج ۷ ص ۴۶، ردالمحتار ج ۱ ص ۴۲۱)

سوال: جو شخص وہابیوں دیوبندیوں (۱) کو ان کی گندی اور کفری عبارتوں کی وجہ سے کافر جانتے ہوئے ان سے میل جول رکھتا ہے ان کے یہاں کھاتا پیتا ہے وہ صف میں کھڑا ہو سکتا ہے یا نہیں نیز اس کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: صف میں کھڑا ہو سکتا ہے مگر اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی۔

(رضویہ ج ۳ ص ۲۷۴)

سوال: جماعت میں کئی صفیں ہیں پہلی صف کے کسی مقتدی کا وضو ٹوٹ گیا تو وہ کس طرح باہر آئے؟

جواب: جس طرف سے بھی ہو سکے چلا آئے۔ (رضویہ ج ۳ ص ۳۷۵)

سوال: مسجد کی تنگی کی وجہ سے پہلی صف کے مقتدی امام کے برابر ہوں تو؟

جواب: امام کا صف پر مقدم ہونا سنت دائمہ ہے لہٰذا نماز مکروہ تحریمی ہوگی (رضویہ ۷/۴۰)

سوال: مقتدی کے کہنے سے امام آگے بڑھا یا مقتدی پیچھے ہٹا تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: جبکہ مقتدی کا کہا ماننے کو امام آگے بڑھا یا مقتدی پیچھے ہٹا تو نہ ہوگی ہاں اگر حکم شرع بجالانے کیلئے ہو تو ہو جائے گی۔ (بہار ج ۳ ص ۱۳۲)

سوال: کب در میں کھڑے ہو کر نماز بلا کراہت درست ہے؟

جواب: جبکہ تنہا ایک شخص ہے نہ امام ہے نہ مقتدی اپنی نماز جدا پڑھ رہا ہے تو اسے در میں کھڑے ہو کر اپنی نماز پڑھنے میں حرج نہیں ہاں مقتدیوں کو در میں کھڑا ہونا ممنوع ہے مگر بعذر ورت اور امام کیلئے مکروہ ہے۔ (رضویہ ج ۷ ص ۳۱۹)

(۱) وہابیوں، دیوبندیوں کے کفری عقائد جاننے کے لئے دعوت فکر نامی کتاب کا مطالعہ کریں جن میں ان کی کفریات کی پوری تفصیل مع فوٹو کاپی کے موجود ہے ملنے کا پتہ رضوی کتاب گھر نیا محل جامع مسجد دہلی ۶

سوال: امام کا مصلی صف سے ملا رہے یا الگ اور الگ رہے تو کتنا؟

جواب: امام و مقتدی کے درمیان دوری بقدر کفایت و حاجت رہے جس میں مقتدی بخوبی سجدہ کرلیں اس سے زیادہ دوری نہ چاہیے کہ خلاف سنت ہے (رضویہ ۳/۲۲۲)

سوال: آج کل مسجدوں میں اگلے درجے کی کرسی صحن سے اونچی ہوتی ہے اگر امام صحن میں کھڑا ہے اور اگلے درجے کی کرسی کی جگہ سجدہ کرے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر بارہ انگل یعنی ایک پاؤ گز کی مقدار سے کم آگے درجے کی کرسی صحن سے اونچی ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی کیوں کہ اس صورت میں قیام نیچے اور سجدہ اونچے ہوگا اور اگر کرسی بارہ انگل (یعنی ایک بالشت) زیادہ صحن سے اونچی ہے تو نماز سرے سے ہوگی ہی نہیں۔

(رضویہ م ج ۷ ص ۳۱۹)

سوال: اگر امام کیلئے اگلے درجے کی کرسی کے برابر صحن میں چبوترہ بنا دیا جائے اور امام اس چبوترہ پر کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو درست ہوگی یا نہیں؟

جواب: تب بھی مکروہ ہوگی کہ امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ بقدر امتیاز کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے اس صورت میں نماز صحیح بلا کراہت اس وقت ہوگی جب کرسی امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کے برابر کردی جائے تاکہ جائے قیام و سجدہ دونوں برابر ہوجائیں (رضویہ م ۷/۳۲۰،۳۱۹)

سوال: امام کے قریب صف اول میں کیسے لوگ ہوں تو بہتر ہے؟

جواب: متقی پرہیزگار حدیث پاک میں ہے۔

"لیلینی منکم اولو الاحلام و النہی"

کہ دانشور لوگ میرے قریب ہوں (مسلم شریف ج ۱ ص ۱۸۱)

اور دانشور متقی ہی حضرات ہیں۔ لیکن اگر متقی بعد میں آئے تو آگے جو پہلے سے موجود ہیں انھیں پیچھے کرنے کی ضرورت نہیں (رضویہ م ج ۷ ص ۱۹۳/۱۹۴)

سوال: صفیں سیدھی رکھنا فرض واجب ہے یا سنت مستحب۔

جواب: جمہور ائمہ ثلاثہ امام اعظم امام ابو یوسف امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک سنت مؤکدہ

(نزہۃ القاری ج ۳ ص ۱۸۱)

۴-

سوال: ایک شخص مسجد پہونچا جماعت ہو رہی تھی صف کے برابر نہ پہونچ سکا اتنے میں امام رکوع میں چلا گیا وہ شخص رکعت فوت ہونے کے اندیشہ میں صف سے باہر ہی نیت کر کے رکوع میں شریک ہو گیا پھر صف تک چلا گیا تو نماز ہو گی یا نہیں۔

جواب: اگر یہ فاصلہ اتنا زائد نہ ہو کہ چلنا عمل کثیر ہو جائے تو نماز ہو جائے گی مگر مکروہ (تحریمی) ہو گی ورنہ فاسد۔ (نزہۃ القاری ج ۳ ص ۲۵۰)

سوال: بچوں کو کس صف میں کھڑا کرنا چاہئے؟

جواب: انہیں پیچھے کھڑا کرنا چاہئے۔ (مصطفویہ ص ۲۱۶)

سوال: اگر کوئی بچہ یا چند یا سبھی بچے اگلی صف میں کھڑے ہو گئے تو نماز میں خلل آئے گا یا نہیں؟

جواب: نماز میں کوئی خلل نہیں آئے گا مگر بچوں کو اس سے روکا جائے جو بچے ۹ر سال یا اس سے کم کے ہوں انہیں پیچھے کھڑے ہونے کی زیادہ تاکید کی جائے اور جو ناسمجھ بچے نہ ہوں نماز سے پورے واقف ہوں انہیں بھی پیچھے کھڑا ہونا چاہئے اگرچہ ۹ر سال سے زیادہ کے ہوں۔ (فتاوی مصطفویہ ص ۲۱۶)

سوال: کیا بچہ بیچ صف میں کھڑا ہو جائے تو گناہ ہے اور حکم ہے کہ یا تو اسے نماز ہی میں اسے پیچھے ہٹا دیا جائے یا جو آتا جائے ایک طرف اسے ہٹاتا جائے؟

جواب: اگر سمجھ وال بچہ ہے تو اسے صف میں کھڑا ہونا جائز ہے، اسے نیت بندھا ہوا ہٹا کر کنارے کر کے خود بیچ میں کھڑا نہیں ہونا چاہئے (رضویہ م ج ۷ر ۵۱) ہاں بالکل ناسمجھ بچے اگر بیچ صف میں ہوں تو گناہ ہے اگر وہ بچہ کھڑا ہو جائے تو یا اسے پیچھے کر دیا جائے یا جو آتا جائے اسے ایک طرف ہٹا کر اس کی جگہ خود کھڑا ہوتا جائے۔ (فتاوی مصطفویہ ص ۲۱۶)

خلیفہ بنانے کے مسائل

سوال: امام کن شرائط کی بنیاد پر کسی کو خلیفہ بنا سکتا ہے اور وہ کون کون ہیں؟

جواب: امام درج ذیل شرائط کی بنیاد پر کسی کو خلیفہ بنا سکتا ہے (۱) حدث موجب وضو ہو (۲) اس حدث کا وجود نادر نہ ہو (۳) وہ حدث سماوی ہو یعنی وہ بندے کے اختیار سے نہ ہو۔ نہ بندہ اس کا سبب ہو (۴) وہ حدث اس کے بدن سے ہو (۵) اس حدث کے ساتھ کوئی رکن ادا نہ کیا ہو (۶) اس حدث کے ساتھ بغیر عذر بقدر ادائے رکن ٹھہرا نہ ہو (۷) اس حدث کے ساتھ چلتے میں کوئی رکن ادا نہ کیا ہو (۸) کوئی فعل منافی نماز جس کی اسے اجازت نہ تھی نہ کیا ہو۔ (۹) کوئی ایسا فعل کیا ہو جسکی اجازت تھی تو بلا ضرورت بقدر منافی زائد نہ کیا ہو (۱۰) اس حدث سماوی (یعنی نہ وہ بندہ کے اختیار سے ہو نہ بندہ اس کا سبب) کے بعد کوئی حدث سابق ظاہر نہ ہوا ہو (۱۱) حدث کے بعد صاحب ترتیب کو قضا یاد نہ آئی ہو۔ (۱۲) امام جس کو خلیفہ بنائے وہ لائق امامت ہو یعنی ایسا نہ ہو کہ ایک آیت بھی نہ پڑھ سکے۔ (بہار ۳/۱۴۱)

سوال: خلیفہ کون ہو سکتا ہے؟

جواب: جو حدث والے امام کا امام ہو سکتا ہو وہ خلیفہ ہو سکتا ہے۔ اور جو اس کا امام نہیں بن سکتا وہ خلیفہ بھی نہیں ہو سکتا۔ (بہار ج ۳ ص ۱۴۵)

سوال: اثنائے نماز امام کا وضو ٹوٹ جائے تو خلیفہ بنانا فرض ہے یا افضل؟

جواب: نہ فرض نہ افضل بلکہ افضل یہ ہیکہ نیت توڑ کر پھر سے نماز از سر نو پڑھی جائے اور خلیفہ بنانا محض جائز وہ بھی اسی وقت جبکہ اس کے شرائط و مراعات کا لحاظ کیا جا سکتا ہو۔

(رضویہ ج ۷ ص ۲۴۹)

سوال: امام پاگل ہو گیا یا سو گیا اور محتلم ہو گیا یا کسی طرح اسے منی نکلی تو کسی کو خلیفہ بنا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ان سب صورتوں میں کسی کو خلیفہ نہیں بنایا جا سکتا کہ نماز مطلقاً فاسد ہوگئی۔ دوبارہ از سر نو پڑھی جائے (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۴۷)

سوال: نماز میں امام کا انتقال ہوگیا تو مقتدی کیا کریں؟ یعنی کسی کو خلیفہ بنایا جا سکتا ہے؟

جواب: اس صورت میں نماز سب مقتدیوں کی باطل ہوگئی پھر سے نماز پڑھی جائے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا جا سکتا۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۴۷)

سوال: امام کو شدت کا پیشاب و پاخانہ لگ گیا تو دوسرے کو خلیفہ بنا سکتا ہے؟

جواب: کسی کو خلیفہ نہیں بنا سکتا، یوں ہی پیٹ میں درد شدید ہو کھڑا نہیں رہ سکتا تو بیٹھ کر پڑھائے کسی کو خلیفہ نہیں بنا سکتا۔ (درمختار ردالمحتار بہار ج ۳ ص ۱۴۷)

سوال: امام نماز میں وضو ٹوٹنے کے سبب کسی کو خلیفہ بنا کر وضو کرنے گیا ابھی خلیفہ نے ایک رکعت پڑھائی تھی کہ اتنے میں آ گیا تو خلیفہ کو ہٹا کر خود امام بن سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اب اس پر لازم ہے کہ بحیثیت مقتدی جماعت میں شریک ہو جائے، خلیفہ کو ہٹانے کی قطعاً اجازت نہیں۔ (رضویہ م ج ۷ ص ۲۵۲)

سوال: امام کو حدث ہوا اس نے کسی کو خلیفہ بنایا خلیفہ ابھی نماز پوری نہیں کر سکا یا کر چکا ہے، اور امام وضو سے فارغ ہوگیا، تو کیا کرے؟

جواب: اگر خلیفہ نماز پوری نہیں کر چکا ہے تو امام پر واجب ہے کہ واپس آ کر اتنا قریب ہو جائے کہ اقتدا ہو سکے اور خلیفہ پوری کر چکا ہے تو اسے اختیار ہے کہ جہاں ہے وہیں اپنی نماز پوری کرے یا موضع اقتدا میں پوری کرے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۴۷)

سوال: نماز میدان میں یا مسجد میں ہو رہی ہے امام کو حدث لاحق ہوا تو کب تک خلیفہ بنا سکتا ہے؟

جواب: جب تک صفوں سے باہر نہ گیا خلیفہ بنا سکتا ہے، اور مسجد میں ہے تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا استخلاف ہو سکتا ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۱۴۵)

سوال: مسجد یا میدان میں خلیفہ بنانے کے لئے جو حد مقرر ہے اس سے آگے امام ابھی

متجاوز نہ ہوا نہ خود کوئی امام بنا نہ جماعت نے کسی کو بنایا، اس وقت کوئی شخص مُحدِث (بے وضو) کی اقتدا کرے تو اقتدا درست ہے یا نہیں؟

جواب: ابھی اسکی امامت قائم ہے لہٰذا اقتدا درست ہوگی (بہار شریعت ج۳ ص۱۴۵)

سوال: امام نماز پڑھا رہا تھا اسی درمیان ہی میں اس کا وضو ٹوٹ گیا، تو وہ اور مقتدی کیا کریں؟

جواب: اس صورت میں امام وضو کرنے کیلئے مسجد سے نکلنے سے پہلے مقتدیوں میں سے جو امامت کے لائق ہے اسے خلیفہ بنا دے اور امام نے جہاں سے نماز چھوڑی تھی خلیفہ وہاں سے شروع کر کے نماز پوری کرے اور مقتدی اس کی پیروی کریں (رضویہ ج۷ ص۲۴۹)

سوال: اگر امام نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا تو مقتدی کیا کریں؟

جواب: تو امام کے مسجد سے باہر نکلنے سے پیشتر مقتدی اپنے میں سے کسی ایک کو امام بنا دیں یا ان میں سے کوئی خود ہی آگے بڑھے، اور نماز پوری کرائے (رضویہ ج۷ ص۲۴۹)

سوال: اور اگر وضو کے لئے پانی کا انتظام مسجد کے اندر ہے باہر جانے کی ضرورت نہیں تو اس صورت میں کیا حکم ہے کیا اس میں بھی امام کو خلیفہ بنانا ضروری ہے؟

جواب: اس صورت میں خلیفہ بنانے کی ضرورت نہیں، بلکہ مقتدی اپنی حالت پر باقی رہیں اور امام وضو کر کے آئے اور نماز جہاں سے چھوڑی تھی شروع کردے (رضویہ م۷/۲۴۹)

سوال: نماز میں امام کا وضو ٹوٹ گیا تو اس نے ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جو ایک آیت بھی نہیں پڑھ سکتا، تو وہ کیا کرے؟

جواب: اس کو چاہئے کہ امام کے مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے اور خود امام کی جگہ پہنچنے سے قبل دوسرے کو خلیفہ بنا دے اگر ایسا کر دیا اور لائق امامت خلیفہ امام کی جگہ پہنچ گیا، اور ابھی امام مسجد سے باہر نہیں ہوا تو نماز صحیح ہوگئی کہ اس صورت میں حقیقۃً امی خلیفہ نہ ہوا بلکہ لائق امامت شخص خلیفہ ہوا لہٰذا جواز نماز میں شبہہ بھی نہیں (رضویہ م۷ ص۲۵۱/۲۵۰)

سوال: اگر امی نے دوسرے کو خلیفہ اس وقت بنایا جب امام مسجد سے باہر نکل چکا تھا تو کیا

کرے؟

جواب: نماز فاسد ہوگئی، دوبارہ از سرنو پڑھی جائے (رضویہ م ج ۷ ص ۲۵۱)

سوال: امام نے کسی کو خلیفہ بنایا مگر خلیفہ نے امام کی جگہ پہنچنے میں تاخیر کی یہاں تک کہ جب امام مسجد سے باہر ہوگیا تب خلیفہ اسکی جگہ پہنچا تو؟

جواب: نماز فاسد ہوگئی، خلیفہ کو امام کے مسجد سے باہر نکلنے سے قبل امام کے مصلے پر پہنچ جانا ضروری ہے۔ (رضویہ م ج ۷ ص ۲۵۱)

سوال: امام کوئی سورت پڑھ رہا تھا اتنے میں وضو ٹوٹ گیا، اس نے دوسرے کو خلیفہ بنایا خلیفہ کو وہ سورت یاد نہیں تو کیا کرے؟

جواب: اسے اختیار ہے کہ دوسری سورت جو یاد ہے پڑھے کہ امام جو سورت یا رکوع پڑھ رہا تھا خلیفہ کو وہی پڑھنا لازم نہیں۔ مفہوماً (رضویہ م ج ۷ ص ۲۵۲)

سوال: امام کو حدث لاحق ہوا امام نے پچھلی صف کے ایک شخص کو خلیفہ بنایا اور مسجد سے باہر ہوگیا، تو وہ خلیفہ ہوگا یا نہیں؟ نیز اسکی اقتدا صحیح ہوگی؟

جواب: اگر خلیفہ نے فوراً امامت کی نیت کر لی تو اسکے پیچھے اس صف کے دائیں بائیں اور امام اول کی نماز فاسد نہ ہوگی، اور آگے جتنے بھی ہوں گے ہر ایک کی فاسد ہوگی، اور اگر نیت کی کہ امام کی جگہ پہنچ کر امام ہو جاؤں گا اور امام کی جگہ نہ پہنچ سکا اور امام مسجد سے باہر ہوگیا تو کسی کی نماز نہ ہوگی (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۴۵)

سوال: مسجد کے باہر برابر صفیں ہیں امام نے مسجد کے اندر نمازیوں میں سے کسی کو خلیفہ نہ بنایا بلکہ مسجد کے باہر والے کسی نمازی کو خلیفہ بنایا تو؟

جواب: یہ استخلاف صحیح نہیں لہذا کسی کی نماز نہ ہوگی (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۴۵)

سوال: کس مقتدی کو خلیفہ بنانا اولی ہے؟

جواب: اس مقتدی کو خلیفہ بنانا اولی ہے جو شروع رکعت سے شریک نماز ہے۔ (بہار ۳)

جواب: مقتدیوں کی نماز ہوگئی اور اسکی نماز فاسد ہوگئی اور امام اول اگر ارکان نماز سے

فارغ ہوگیا ہے تو اس کی بھی ہوگئی ورنہ اسکی بھی گئی (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۴۶)

سوال: امام شرم یا رعب کی وجہ سے قراءت سے عاجز ہے تو کیا کسی کو خلیفہ بنا سکتا ہے؟

جواب: ہاں بنا سکتا ہے، لیکن اگر قراءت بالکل بھول گیا تو اب نہیں بنا سکتا (بہار ۳/ ۱۴۷)

سوال: ایک شخص نے دوسرے منفرد حدث والے کی اقتدا کی نیت کر لی تو اقتدا درست ہو گئی اور یہ اس کا خلیفہ بھی ہوگیا یہ کیسے؟

جواب: اسکی صورت یہ ہے کہ ایک شخص تنہا نماز پڑھ رہا تھا اسے حدث ہوا اور ابھی مسجد سے باہر نہ ہوا کہ کسی نے اس کی اقتدا کی نیت کر لی تو اسکی اقتدا درست ہوگئی اور مقتدی خلیفہ بھی ہوگیا۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۴۷)

مفسدات نماز

سوال: مفسدات نماز سے کیا مراد ہے؟

جواب: وہ افعال جن کے کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

سوال: حالت نماز میں کلام کرنے سے نماز فاسد ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: کلام خواہ عمداً یا ہو سہواً ہر صورت میں مفسد نماز ہے، بشرطیکہ اتنی آواز سے ہو کہ کم از کم خود سن سکے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۴۸ شامی ج ۱ ص ۴۵۴)

سوال: اگر کوئی شخص نماز میں سو گیا اور سوتے میں کلام کیا یا اسے کلام کرنے پر مجبور کیا گیا اس وجہ سے کلام کیا تو اس کی نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب: فاسد ہوجائے گی۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۴۸)

سوال: اگر کوئی شخص یہ نہیں جانتا تھا کہ بات چیت کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے اور کلام کرلیا تو اسکی نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب: فاسد ہوجائے گی۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۴۸ شامی ج ۱ ص ۴۵۴)

سوال: اسکی کیا صورت ہے کہ ایک شخص نے نماز میں کلام کیا مگر نماز فاسد نہ ہوئی؟

جواب: جبکہ اتنی ہلکی آواز میں کلام کیا کہ خود بھی نہ سن سکا یعنی فقط تصحیح حروف کیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔(بہار ج ۳ ص ۱۴۸)

سوال: کتنی مقدار کلام کرنے سے نماز فاسد ہوتی ہے؟

جواب: کلام میں قلیل وکثیر کا فرق نہیں، لہٰذا کلام مفسد کی کوئی مقدار نہیں (بہار ۳/۱۴۸)

سوال: اگر کسی نے بغرض اصلاح کلام کیا مثلاً امام کو بیٹھنا تھا مگر وہ کھڑا ہونے لگا تو کسی مقتدی نے کہہ دیا بیٹھ جا تو اسکی نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

جواب: دونوں صورتوں میں اس کی نماز صحیح نہ ہوگی بلکہ فاسد ہو جائے گی (بہار ۳/۱۴۸)

سوال: نماز میں کسی نے اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ۔ پڑھایا اسی طرح ایسی دعا جو بندوں سے نہیں کی جاسکتی تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب: ایسی دعا جو بندوں سے نہیں کی جاسکتی جائز ہے (بہار ج ۳ ص ۱۵۱) البتہ ایسی دعا جس کا سوال بندوں سے کیا جاسکتا ہے اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

سوال: کسی نے تکبیرات نماز میں اکبر کا (الف) یا (ب) کو بڑھا کر " آکْبَرْ یا اَکْبَارْ " کہا تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: صورت مذکورہ میں نماز فاسد ہوگی۔(رضویہ ج ۵ ص ۱۸۸ / صغیری ص ۱۱۱)

سوال: بڑی مسجدوں یا جمعہ وعیدین کی نماز میں مکبر مقرر کئے جاتے ہیں اگر وہ اپنی آوازیں بنا کر الحان ونغمہ کیساتھ قدر حاجت سے زیادہ چیخ کر تکبیر کہیں تو ان کی نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر وہ الحان میں مشغول ہو جائیں ان کا مقصد قربت وعبادت نہ رہ جائے صرف لوگوں کو حسنِ آواز سے مسحور کرنا رہ جائے تو دو وجہوں سے ان کی نماز فاسد ہوگی، اول الحان کہ اس سے ایسے حروف حاصل ہو جاتے ہیں جو غالباً مفسد نماز ہوتے ہیں، دوم مقصد عبادت کا فقدان ورنہ فاسد نہ ہوگی۔ (رضویہ ج ۷ ص ۲۷۳)

سوال: کسی سے حالت نماز میں، آہ، اوہ، اف، تف کے الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے

نکل گئے یا وہ رویا اور حروف پیدا ہوئے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: ان سبھی صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی البتہ اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و حروف نہیں نکلے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (بہار ج ۳ ص ۱۵۱/۱۵۲ شامی ا ص ۴۵۸)

سوال: وہ کون شخص ہے جسکی زبان سے، آہ، اوہ کی آواز نکلی مگر نماز فاسد نہیں ہوئی؟

جواب: مریض جس سے بے اختیار آہ، اوہ نکلی نماز فاسد نہ ہوئی یوں ہی جنت و دوزخ کی یاد میں یہ الفاظ کہے تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۵۲)

سوال: کب زبان سے، ارے نعم، ہاں وغیرہ الفاظ نکل جائیں تو نماز فاسد نہیں ہوتی ہے اور کب فاسد ہو جاتی ہے؟

جواب: جب امام کا پڑھنا پسند آ گیا اس پر رونے لگا اور، ارے نعم، ہاں زبان سے نکلا تو حرج نہیں کہ خشوع کے سبب ہے، اور جب خوش آوازی پر کہے تو نماز جاتی رہے گی۔

(بہار ج ۳ ص ۱۵۲ شامی ج ا ص ۴۵۸)

سوال: وہ کونسا نمازی ہے جو نماز میں ہاں بولے پھر بھی نماز فاسد نہیں ہوتی؟

جواب: جس آدمی کی عادت ہو کہ، ہاں، یا، نعم، بولتا رہتا ہے تو اگر اضطراراً، عادتاً اس کی زبان سے ادا ہو جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (الاشباہ ص ۳۹۴)

سوال: وہ کون سی صورتیں ہیں کہ جن میں بہت سے حروف نکل جاتے ہیں پھر بھی معاف ہیں نماز فاسد نہیں ہوتی؟

جواب: چھینک، کھانسی، جماہی، ڈکار میں جتنے حروف مجبورانہ نکلتے ہیں معاف ہیں یوں ہی کھنکارنے میں جب کہ کوئی عذر ہو یا غرض صحیح ہو۔

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ کھنکارنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

جواب: اس طرح آواز سے کھنکارنا کہ دو حرف مثلاً اح یا اس سے زیادہ ادا ہو جائیں اور کوئی عذر نہ ہو نہ کوئی صحیح غرض اگر عذر سے ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا دوسرے شخص کو اپنے نماز میں ہونا بتانا مقصود نہ ہو یوں ہی آواز صاف کرنا یا امام کو غلطی پر آگاہ کرنا نہ ہو تو نماز

فاسد ہو جائے گی۔ (صغیری ص ۱۴۴، بہار ۳/۱۵۲)

سوال: نمازی حالت نماز میں قبلہ کی طرف چلا تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب: جب دو صف کے برابر مسلسل چلتا رہا تو نماز فاسد ہوگی (ہندیہ ۱/۱۰۱ صغیری ۱۴۵)

سوال: ایک شخص ضرورتاً ایک صف کے برابر چلا پھر ایک رکن بھر ٹھہر کر ایک صف چلا تو نماز فاسد ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگر منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والا قبلہ کی طرف سے ایک صف کی مقدار چلا پھر ایک رکن ادا کرنے کی مقدار ٹھہر گیا پھر اتنا ہی چلا اور اتنی دیر ٹھہر گیا تو چاہے متعدد بار ہوا گر مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہو جائے نماز فاسد نہ ہوگی۔ نماز بلا کراہت ہوگی۔ (درمختار مع شامی ج ۱ ص ۴۶۳، بہار شریعت ج ۳ ص ۱۵۴)

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ صورت مذکورہ میں نماز مکروہ ہوگی؟

جواب: جبکہ بلا ضرورت، ایسا کرے تو نماز مکروہ ہوگی۔ (ردالمحتار ج ۱ ص ۱۶۴) اس لئے کہ جس فعل کی زیادتی مفسد ہے اس کا تھوڑا ضرور مکروہ ہے۔

سوال: کسی کو اسکے جانور نے تین قدم کی مقدار کھینچ لیا یا ڈھکیل دیا تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نہیں ہوگی، اس لئے کہ نماز فاسد ہوگئی۔ (بہار ج ۳ ص ۱۵۴)

سوال: گھر میں نماز پڑھنے والی عورت کتنی مقدار چلے گی تو نماز فاسد ہوگی؟

جواب: گھر اس کیلئے میدان کے مثل ہے لہٰذا اگر ایک صف کی قدر قبلہ رو چلے پھر قدر رکن ٹھہر جائے پھر ایک صف کی قدر چل کر ایک رکن کی قدر ٹھہر جائے تو جیسے ہی اپنے سجدے کی جگہ سے متجاوز ہوگی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (شامی ج ۱ ص ۴۶۴)

سوال: صحرا میں نماز پڑھنے والا کتنی مقدار چلے گا تو نماز فاسد ہوگی؟

جواب: جو شخص تنہا صحرا میں نماز پڑھ رہا ہے وہ اگر اپنے موضعِ سجود سے زیادہ کسی طرف چلے گا تو نماز فاسد ہوگی کہ منفرد کیلئے موضع سجود ہی کا اعتبار ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۱۵۴)

سوال: بیمار آدمی لیٹ کر نماز پڑھ رہا تھا اسے نیند آگئی وہ سوگیا تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز فاسد ہوگئی۔ کیوں کہ اس ہیئت میں سونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے مستفاد۔
(رضویہ م ج ا ص ۳۶۷)

سوال: اگر نمازی کو دوسرا شخص جو نماز نہیں پڑھ رہا ہے وہ پنکھا جھلتا رہے اور نمازی اسے راضی رہے تو فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب: فاسد نہ ہوگی کیوں کہ پنکھا جھلنے سے راضی رہنا عمل کثیر تو درکنار عمل قلیل بھی نہیں لہٰذا نماز بلا کراہت ہوگئی، البتہ قلبی خضوع وخشوع میں ضرور خلا ہوگا، مفہوم (رضویہ م ۷/۲۵۳)

سوال: صورت مذکورہ میں نماز فاسد ہوجائے اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جبکہ نمازی کا مقصد نماز میں اپنی خدمت لینا اور اپنی بڑائی کا اظہار ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی، البتہ نماز قلبی کے فساد کا حکم ہوگا۔ (رضویہ م ۲۵۴)

سوال: نماز میں قہقہہ لگانا کیسا ہے یعنی حالت نماز میں ٹھٹھا مار کر ہنسنا نماز پر کیا اثر ڈالتا ہے؟

جواب: رکوع وسجود والی نماز میں بیداری کی حالت میں بالغ کا قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ آس پاس والے سن لیں مفسد نماز ہے اور مبطل وضو بھی۔ (مسائل نماز ص ۶۷)

سوال: کب قہقہہ صرف مفسد نماز ہے؟

جواب: جب کہ نماز کے اندر سوتے میں یا جنازہ یا سجدہ تلاوت میں قہقہہ ہو تو وضو نہیں جائے گا صرف وہ نماز یا سجدہ فاسد ہوگا۔ (مسائل نماز ص ۶۷)

سوال: نماز میں حالت بیداری کے اندر کس طرح ہنسنے سے صرف نماز فاسد ہوگی وضو فاسد نہ ہوگا؟

جواب: اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ خود اس نے سنا پاس والوں نے نہ سنا تو وضو نہیں جائے گا صرف نماز فاسد ہوگی۔ (مسائل نماز ص ۶۷)

سوال: کسی نے دوسرے نمازی سے کہا فلاں سورت کی قراءت کر اس نے اسکا کہا مان کر قراءت کی تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: نہیں ہوئی (رضویہ م ج ا ص ۸۰۳)

سوال: اگر آیت قرآن کی تلاوت سے مقصود کسی کی بات کا جواب دینا ہو تو؟

جواب: نماز نہ ہوگی (رضویہ م ج اص ۲۲۷)

سوال: امام یا (منفرد) نے نماز میں قرآن شریف دیکھ کر قرأت کی تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز فاسد ہوگئی (نماز نہ ہوئی) اس لئے کہ قرآن اٹھانا، اس میں غور کرنا، اوراق پلٹنا عمل کثیر ہے، نیز خارج نماز سے استمداد ہے۔ (فتح القدیر ۱/۲۸۶، واشباہ ص ۲۱۸)

سوال: نماز کے درمیان دانتوں سے کھانے کی کوئی چیز نکل آئی تو کیا کرے؟

جواب: اسے اپنی جگہ رہنے دے نماز سے فارغ ہونے کے بعد کسی مباح جگہ ڈال دے اگر نگل گیا اور وہ چنے سے کم تھا تو نماز مکروہ، چنے یا اس سے زیادہ ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی (فتاوی خیریہ ج اص ۱۱)

سوال: نماز میں لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: نماز پنج وقتہ، جمعہ، تراویح، عیدین کسی بھی نماز با جماعت میں لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتدا جائز نہیں کیوں کہ یہ نماز کے باہر سے استمداد اور تلقن ہے جو مفسدِ نماز ہے لہذا جو نماز لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر ادا کی گئی وہ فاسد ہوئی۔ ردالمحتار مطبوعہ نعمانیہ ج اص ۴۱۸ میں ہے۔

''المؤتم لما تلقن من خارج بطلت صلا ته کذا فی العنایة علی فتح القدیر''

(ج اص ۹۳ ر دالفتاوی الرضویہ ج ۳ ص ۴۱۲)

اور فتاوی امجدیہ ج اص ۱۹۲ میں صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اس آلہ کے ذریعہ جن لوگوں نے تکبیرات کی آواز سن کر رکوع و سجود کیا۔ ان کی نمازیں نہیں ہوئیں، اور اگر مائک میں آواز ڈالنے کی نیت کی تو بھی نماز فاسد ہوگی یعنی امام و مقتدی دونوں کی۔

سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''ہر کوئی جانتا ہے کہ جو عمل افعال نماز سے نہیں جب کثیر ہوگا تو وہ مفسد نماز ہوگا، میکروفون میں آواز پہنچاتے رہنا عمل کثیر نماز کے علاوہ عمل ہے اور کثیر لہذا مفسد اسے کون نہیں جانتا۔ (التفصیل الانور فی حکم لاؤڈ اسپیکر ص ۵)

سوال: چلتی ہوئی ٹرین میں نماز پڑھی تو ہوئی یا نہیں؟

جواب: چوں کہ نماز میں قبلہ رو ہونا اور ایک جگہ ہونا ہر نماز فرض و واجب اور سنت فجر کے لئے شرط ہے اور چلتی ٹرین میں ایک جگہ رہنے کی شرط نہیں پائی جا سکتی، لہذا فرض، واجب، سنت فجر فاسد ہوگی البتہ نفل مطلقاً ہو جائے گی، مستفاد۔ (ردالمحتار ج اص ۴۷۲)

سوال: کب حکم ہے کہ چلتی ٹرین ہی میں نماز پڑھ لی جائے؟

جواب: جب اندیشہ ہو کہ نماز قضا ہو جائے گی تو چلتی ٹرین میں نماز پڑھ لینے کا حکم ہے البتہ پڑھنے کے بعد دہرائی جائے اس لئے کہ چلتی ٹرین سے اترنا دشوار ہے اور یہ دشواری سماوی نہیں خود بندوں کی طرف سے ہے لہذا چلتی ٹرین میں جو نمازیں پڑھی گئیں انہیں دہرانا واجب ہے۔ (نزھۃ القاری ج ۲ ص ۳۷۴)

سوال: پلیٹ فارم وغیرہ پر کھڑی ٹرین میں نماز پڑھی تو ہوئی یا نہیں؟

جواب: پلیٹ فارم وغیرہ پر کھڑی ٹرین میں نماز صحیح ہوتی ہے کیوں کہ اس میں استقرار علی الارض پایا جاتا ہے۔ (نزھۃ القاری ج ۲ ص ۳۷۴)

سوال: ہوائی اڈے پر کھڑے یا پرواز کرتے ہوئے ہوائی جہاز میں نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر ہوائی جہاز ہوائی اڈے پر کھڑا ہے تو ہوائی جہاز میں نماز صحیح ہوگی یوں ہی فضا میں پرواز کر رہا ہے جب بھی نماز صحیح ہوگی اس لئے کہ اگر ہوائی جہاز سے باہر آئے گا تو زمین نہیں ہوا میں آئے گا جہاں نماز پڑھنا ناممکن ہے اور دشواری سماوی ہے۔ (نزھۃ ۲/۳۷۵)

سوال: چلتے جہاز اور چلتی کشتی میں نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: پانی میں چلتے جہاز اور چلتی کشتی کا وہی حکم ہے جو ہوائی جہاز کا کہ نماز بہر صورت ہو جائے گی۔ (نزھۃ القاری ج ۲ ص ۳۷۵)

سوال: امام نے آیت، یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْماً پڑھی مقتدی کی زبان سے عادۃً صلی اللہ علیہ وسلم نکل گیا تو نماز فاسد ہوئی یا نہیں؟

جواب: چوں کہ اس میں امام کا جواب مقصود نہیں ہوتا ہے بلکہ امر الٰہی کی اطاعت مقصود

ہوتی ہے اسلئے نماز فاسد نہیں ہوئی۔ (فتاوی رضویہ م ۲۷۹/۷)

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ نمازی جملہ ارکان و شرائط نماز مکمل ادا کرتا ہے پھر بھی نماز فاسد ہوتی ہے؟

جواب: جبکہ پانچوں وقت کی فرض نمازوں کی فرضیت کا علم نہیں رکھتا تو اگر چہ پورے شرائط وارکان کی ادائیگی کرے پھر بھی نماز فاسد ہوگی۔ (بہار ج ۳ ص ۵۳)

سوال: کسی شخص نے کھانا کھایا پانی پیا پھر معاً نماز شروع کر دی جبکہ اس کے منھ میں کھانے پینے کی چیز کا کچھ حصہ باقی تھا اور اسے کھا پی لیا تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب: فاسد نہ ہوگی اسی پر فتوی ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۸)

سوال: نمازی نے چراغ کا فتیلہ اوپر کیا تو نماز فاسد ہوئی یا نہیں؟

جواب: نماز فاسد نہ ہوگی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۸) جبکہ عمل کثیر نہ پایا جائے، یوں ہی کوئی چراغ، لالٹین یا چارجر کی لو تیز کرنے یا جلانے بجھانے کا حکم ہوگا کہ عمل کثیر پایا گیا تو نماز فاسد ورنہ نہیں۔

سوال: ایک شخص پوری نماز میں ایک یا دونوں پاؤں ہلاتا رہا تو نماز فاسد ہوئی یا نہیں؟

جواب: ایک پاؤں ہلاتا رہا تو فاسد نہ ہوگی دونوں پاؤں ہلاتا رہا تو فاسد ہوگی (ہندیہ ۱/۱۰۸)

سوال: نمازی نے ایک رکن میں ایک بار یا دو بار یا تین بار کھجلایا تو نماز فاسد ہوئی یا نہیں؟

جواب: ایک رکن میں اگر تین بار کھجلایا تو نماز فاسد ہوگئی (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۹) تین بار کھجلانے کا مطلب یہ ہے کہ کھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کھجایا پھر ہاتھ ہٹالیا پھر کھجایا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا۔ (بہار ۳/ ۱۵۶/ ۱۵۷) اور ایک بار یا دو بار کھجلایا تو حرج نہیں۔

سوال: حالت نماز میں سانپ یا بچھو یا کوئی ایذا رساں جانور مارا تو نماز فاسد ہوئی یا نہیں؟

جواب: سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی، بشرطیکہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ جاتی رہے گی البتہ مارنے کی اجازت ہے اگر چہ نماز فاسد ہو جائے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۹ / بہار ج ۳ ص ۱۵۶)

سوال: کب نمازی کو سانپ بچھو مارنا مکروہ ہے؟

جواب: جبکہ سانپ بچھو نہ نمازی کے سامنے سے گزرے نہ ایذا دینے کا خوف ہو اور نہ تکلیف پہچانے کا اندیشہ ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۰۹)

سوال: نماز پڑھنے والی عورت کی چھاتی بچے نے چوسی تو نماز اس کی فاسد ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگر دودھ نکل آیا تو فاسد ہوئی ورنہ نہیں۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۰۹)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ دودھ نہیں نکلا تب بھی نماز فاسد ہوگئی؟

جواب: جبکہ بچے نے تین بار دودھ کھینچا تو اگرچہ دودھ نہیں نکلا مگر نماز فاسد ہوگئی۔

(عالمگیری ج۱ ص۱۰۹)

سوال: کسی نے حالت نماز میں دروازہ بند کیا یا کھولا تو ؟

جواب: اگر بند کیا تو نماز فاسد نہیں ہوئی اور کھولا تو نماز فاسد ہوگئی (عالمگیری ج۱ ص۱۰۹)

سوال: کسی نے نمازی کو اٹھالیا پھر وہیں رکھ دیا تو اس کی نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر قبلہ سے سینہ نہ پھیرا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اسے اٹھا کر کسی سواری پر رکھ دیا تو نماز فاسد ہوگئی۔ (بہار ج۳ ص۱۵۶/ عالمگیری ج۱ ص۱۰۸)

سوال: نماز پڑھنے والے کے سامنے سے آدمی گزر جائے تو کیا اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

جواب: نمازی کے آگے بلکہ سجدہ گاہ سے کسی کا گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا خواہ گزرنے والا مرد ہو یا عورت کتا ہو یا گدھا۔ (بہار شریعت ج۳ ص۱۵۷)

سوال: حالت نماز میں کرتا یا پاجامہ، پہنا یا تہبند باندھا تو نماز فاسد ہوئی یا نہیں؟

جواب: نماز فاسد ہوگئی (بہار ج۳ ص۱۵۳)

سوال: کسی نے بلا حائل ناپاک جگہ پر سجدہ کیا پھر پاک جگہ پر اس کا اعادہ کرلیا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: بہر صورت نماز فاسد ہوگئی۔ (بہار ج۳ ص۱۵۳)

سوال: نماز کے اندر کھانا پینا مفسد نماز ہے یا نہیں؟

جواب: نماز میں کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے قصداً ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا زیادہ یہاں تک کہ اگر تل بلا چبائے نگل لیا یا کوئی قطرہ اسکے منہ میں گرا اور اس نے نگل لیا تو نماز فاسد ہوگئی۔ (بہار ج ۳ ص ۱۵۳)

سوال: عملِ قلیل و کثیر کسے کہتے ہیں نیز عمل قلیل و کثیر سے نماز فاسد ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: کسی کا ایسا عمل جسے دیکھنے کے بعد دیکھنے والے کو شبہہ و شک ہو کہ نماز میں ہے کہ نہیں اس کو عملِ قلیل کہتے ہیں اور ایسا عمل کہ دیکھنے والا اس عمل والے کو دیکھ کر غالب گمان کر لے کہ یہ نماز میں نہیں ہے عملِ کثیر ہے۔

عملِ کثیر کہ نہ اعمالِ نماز سے ہو نہ اصلاحِ نماز کیلئے کیا گیا ہو نماز کو فاسد کر دیتا ہے اور عملِ قلیل مفسد نہیں البتہ موجبِ کراہت ضرور ہے۔ (بہار ج ۳ ص ۱۵۳)

سوال: نماز سے پیشتر کوئی میٹھی چیز کھائی تھی جس کے اجزا نگل لئے تھے صرف لعاب دہن میں کچھ مٹھاس کا اثر رہ گیا اس کے نگلنے سے نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز اس سے فاسد نہ ہوگی البتہ منہ میں اگر شکر وغیرہ ہو جو گھل کر حلق میں پہنچتی ہے تو نماز فاسد ہوگی۔ (بہار ج ۳ ص ۱۵۴)

سوال: کوئی شخص مثلاً ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا پھر عصر یا نفل نماز کی نیت سے اللہ اکبر کہا تو اسکی نماز ظہر فاسد ہوئی یا نہیں؟

جواب: ظہر کی نماز فاسد ہوگئی اور عصر و نفل کی نماز شروع ہوگئی۔ (بہار ۳/۱۵۴)

سوال: اسکی کیا صورت ہے کہ مذکورہ صورت میں نہ ظہر کی ہو نہ عصر کی بلکہ محض نفل ہو؟

جواب: جبکہ شخص مذکور صاحب ترتیب ہو اور وقت میں گنجائش ہو تو عصر بھی نہ ہوگی بلکہ دونوں صورتوں میں نفل ہوگی۔ (بہار ج ۳ ص ۱۵۵)

سوال: نمازی نے حالت نماز میں سر یا داڑھی میں تیل لگایا تو؟

جواب: اگر تیل کی شیشی سے تیل نکال کر لگایا نماز فاسد ہو جائے گی البتہ اگر ہاتھ میں پہلے

نے نیل اگا تھا اور اسے اٹھا کر سر یا داڑھی پر پھیر لیا تو فاسد نہ ہوگی (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۹)

سوال: کسی نے نماز میں خوشی کی خبر سن کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا یا تعجب خیز چیز دیکھ کر سُبْحَانَ اللہ یا لا اِلٰہ اِلَّا اللہ یا اَللہُ اَکْبَرْ ۔ کہا تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر بقصد جواب کہا تو نماز فاسد ہوگی ورنہ نہیں ۔ (بہار ۳/۱۴۹)

سوال: منہ میں کوئی چیز اس طرح لئے ہوئے نماز پڑھے جو قراءت سے مانع ہو یعنی آواز ہی نہ نکلے یا ایسے الفاظ نکلیں جو قرآن کے نہ ہوں تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز فاسد ہوگی ۔ (بہار ج ۳ ص ۱۷۱)

سوال: نماز میں آیتوں، سورتوں، تسبیحات کو زبان سے گننا کیا ہے؟

جواب: مفسد نماز ہے ۔ (بہار ج ۳ ص ۱۷۱)

سوال: خود نمازی پنکھا جھلتے ہوئے نماز پڑھے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز فاسد ہوگی ۔ (بہار ج ۳ ص ۱۷۲)

سوال: ایک شخص نماز میں سو گیا اور اسی میں احتلام ہو گیا تو اس کی نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگر سلام پھیرنے تک منی نہ نکلی تو نماز ہو گئی ۔ (رضویہ ۱/۵۱۵)

سوال: وہ کون ذات ہے جس سے نماز میں سلام کرنا واجب اور سلام کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی؟

جواب: سرور عالم ﷺ کو سلام کرنا واجب اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی چناں چہ ہر قعدہ نماز میں نبی اکرم ﷺ سے خطاب کر کے کہا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ اگر یہ نہ کہا جائے تو نماز ناقص ہوگی (نزھۃ القاری ۲/۳۹۵)

سوال: وہ کون ذات ہے جس سے کلام کرنا اور اس کا کلام کرنا مفسد نماز نہیں؟

جواب: حالتِ نماز میں سرور عالم ﷺ سے کلام کرنا اور خود سرکار کا نماز میں کلام کرنا مفسد نماز نہیں ۔ (نزھۃ القاری ۲/۳۹۵)

سوال: کسی نے حالت نماز میں قال رسول اللہ کہہ دیا تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر اس لفظ سے اس نے کسی شخص کا جواب دینے کا قصد کیا مثلاً کسی نے پوچھا کہ فلاں حدیث کس طرح ہے اس نے کہا قال رسول اللہ پھر نماز کا خیال آ گیا تو خاموش ہو رہا یا شروع میں کسی سے خطاب کا ارادہ کیا مثلاً کسی کو کوئی ناجائز فعل کرتے دیکھا اسے ممانعت کی حدیث سنانی چاہی اور اس کے خطاب کی نیت سے کہا قال رسول اللہ پھر یاد آ گیا آگے نہ کہا یا وہ حدیث خوانی کا عادی تھا اس عادت کے مطابق زبان سے قال رسول اللہ نکل گیا تو ان ساری صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی اور ان کے علاوہ صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

(رضویہ ۱۲۱/۳)

سوال: نمازی کے سامنے خط یا تحریر، یا کوئی کتاب کھلی رکھی تھی اس نے دیکھا اور سمجھ لیا پڑھا نہیں تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب: فاسد نہ ہوگی بلکہ نماز بلا کراہت ہو جائے گی (تنویر الابصار ج ۴۶۸/۱)

لقمہ دینے کے مسائل

سوال: لقمہ دینے کا مطلب کیا ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے امام سے ہونے والی غلطی پر اس کا مقتدی بطریق شرع اسے بتائے۔

سوال: امام کو لقمہ دینا شرع میں جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے (رضویہ ج ۶ ص ۳۴۸)

سوال: حالت نماز میں لقمہ دینا جائز ہے اس پر کیا دلیل ہے؟

جواب: حدیث پاک میں ہے۔

اخرج ابو داؤد و عبد اللہ بن الامام احمد فی زوائد المسند عن مسور بن یزید المالکی قال صلی رسول اللہ ﷺ فترک آیۃ فقال لہ رجل یا رسول اللہ آیۃ کذا و کذا

فقال فهلا اذكر تنيها۔ (رضویہ م ج ۷ ص ۲۵۸)

یعنی عبد اللہ بن امام احمد نے زوائد مسند میں حضرت مسور بن یزید مالکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی تو آپ نے ایک آیت چھوڑ دی ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ آیت تو ایسے ہے تو آپ نے فرمایا تو نے مجھے یاد کیوں نہیں دلائی۔

سوال: کب امام کو لقمہ دینا چاہیے؟

جواب: جب نماز یا قراءت میں غلطی کرے تو اسے بتانے کیلئے لقمہ دینا چاہیے۔

(رضویہ م ج ۷ ص ۲۸۸)

سوال: کب امام کو لقمہ دینا فرض ہے؟

جواب: امام نے ایسی غلطی کی کہ جس سے نماز فاسد ہو گی تو لقمہ دینا فرض ہے نہ دے گا اور اس کی تصحیح نہ ہو گی تو سب کی نماز جاتی رہے گی۔ (رضویہ م ج ۷ ص ۲۸۹)

سوال: لقمہ صرف فرض نماز میں دینا چاہئے یا ہر نماز میں دیا جا سکتا ہے؟

جواب: ہر نماز میں لقمہ دینا درست ہے خواہ فرض ہو یا واجب، تراویح ہو یا نفل۔

(رضویہ ج ۷ ص ۲۸۸)

سوال: وہ کون سی صورتیں ہیں کہ امام کو لقمہ دینا جائز نہیں حرام ہے؟

جواب: امام کو محض پریشان کرنے کی نیت سے کہ مومن کو پریشان کرنا اور ایذا دینا حرام ہے حدیث پاک ہے۔

"من أذى مومنا فقد أذاني ومن أذاني فقد أذى الله بشروا ولا تنفروا۔"

سوال: کب امام کو لقمہ دینا مکروہ ہے اور کب نہیں؟

جواب: فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے، تھوڑا توقف چاہئے کہ شاید امام خود نکال لے مگر جب کہ اس کی عادت اسے معلوم ہو کہ رکتا ہے تو بعض ایسے حروف نکلتے ہیں جن سے نماز فاسد

ہو جاتی ہے تو فوراً بتائے یوں ہی امام کو مکروہ ہے کہ مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرے بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف مجبور ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے بشرطیکہ اس کا وصل مفسد نماز نہ ہو اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے مجبور کرنے کے معنی ہیں کہ بار بار پڑھنے یا خاموش کھڑا رہے۔ (بہار ۱۵۱/۳)

سوال: لقمہ قبول کرنے کے سبب امام و مقتدی سب کی نماز فاسد ہو جائے اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جب لقمہ بے محل دیا جائے مثلاً امام قعدہ اولیٰ بھول کر سیدھے کھڑا ہو گیا اس کے بعد مقتدی لقمہ دے اور امام اس کا لقمہ قبول کر کے بیٹھ جائے تو سب کی نماز فاسد ہو جائے گی (درمختار مع شامی ج ۱ ص ۵۰۰)

سوال: اگر امام سیدھا کھڑا نہ ہوا بلکہ سیدھا کھڑا ہونے کے قریب تھا اور مقتدی کے لقمہ دینے پر بیٹھ گیا تو نماز فاسد ہوگی کہ نہیں؟

جواب: اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی آخر میں سجدۂ سہو کر لے تو سب کی نماز کامل ہوگی کیونکہ جب تک سیدھا کھڑا نہ ہو جائے مذہب اصح میں پلٹ آنے کا حکم ہے۔

(مراقی الفلاح، فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۶۳۲)

سوال: امام قعدہ میں بیٹھنے کے بجائے کھڑا ہونے لگا ابھی بیٹھنے کے قریب ہی تھا کہ مقتدی نے لقمہ دیا مگر امام نے قبول نہ کیا تو امام اور مقتدیوں کی نماز ہوئی یا نہیں نیز اس میں سجدۂ سہو کافی ہے یا نہیں؟

جواب: جب مقتدی نے ایسے وقت میں لقمہ دیا کہ امام بیٹھنے کے قریب تھا مگر بیٹھا نہیں تو نماز باطل ہوگئی دوبارہ پڑھنا واجب ہے اس لئے کہ امام نے لقمہ کے بعد قصداً ترک واجب کیا جس کی تلافی ممکن نہیں لہٰذا سجدہ سہو کافی نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ص ۱۱۸)

سوال: اگر مقتدی نے امام کو لقمہ صحیح دیا اور امام نے اس کا لقمہ قبول نہ کیا تو کیا مقتدی کی نماز فاسد ہوگئی؟

جواب: لقمہ بہ اجازت شرع جائز ہے لہٰذا نماز ہو جائے گی امام خواہ لقمہ قبول کرے یا نہ کرے، مفہوماً۔ (رضویہ م ج ۶ ص ۳۴۸)

سوال: مقتدی نے لقمہ دیا اور امام نے قبول کیا پھر بھی نماز فاسد ہو گئی اسکی کیا صورت ہے؟

جواب: جبکہ مقتدی نے کسی غیر نمازی سے سنا اور اپنے امام کو لقمہ دیدیا اور امام نے لے لیا اسکی نماز فاسد ہو گئی۔ (رضویہ م ج ۶ ص ۳۴۳، بہار ۳/۱۵۱)

سوال: امام بہرہ تھا اس نے غلطی کی مقتدی نے لقمہ دیا اس نے نہ سننے کی وجہ سے لقمہ نہ لیا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگر غلطی ایسی تھی جو مفسد نماز تھی تو نماز جاتی رہی ورنہ نہیں۔ (رضویہ ۳/۲۶۳)

سوال: ایک شخص جماعت سے نماز پڑھ رہا تھا دوسرا شخص آکر بآواز بلند قراءت کے ساتھ الگ نماز پڑھنے لگا اسی اثنا میں قراءت بھول گیا تو اس کو اس مقتدی نے لقمہ دیدیا تو لقمہ دینے والے کی نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: نمازی اگر اپنے امام کے سوا کسی کو قرآن مجید میں لقمہ دے گا تو نماز جاتی رہے گی لہٰذا لقمہ دینے والے کی نماز نہ ہوئی۔ (فتاوی رضویہ مترجم ۱/ص ۲۲۶)

سوال: ایک شخص نماز میں تھا دوسرے نے کہا فلاں سورت پڑھ اس نے اس کا کہا مانتے ہوئے وہی سورت پڑھی تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: نہیں ہوئی۔ (فتاوی رضویہ م ج ۱ ص ۲۲۷)

سوال: کسی نمازی نے اپنے امام کے سوا کسی اور کو لقمہ دیا تو اسکی نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: نمازی اگر اپنے امام کے سوا کسی کو قرآن مجید میں لقمہ دے گا تو اسکی نماز جاتی رہے گی۔ (رضویہ م ۱/۲۲۶، رضویہ م ج ۱ ص ۸۰۲، بہار ۳/۱۵۱)

سوال: صرف عورتوں کی جماعت جس کا امام مرد ہو درست ہے یا نہیں اور امام کو کوئی سہو ہو تو عورت لقمہ دے سکتی ہے یا نہیں اگر دے تو کیسے؟

جواب: اگر یہ جماعت کسی مکان میں ہو اور مرد کو حاضری مسجد سے عذر ہے اور جماعت

میں جتنی عورتیں ہیں وہ سب اسکی محرم یا زوجہ یا غیر مشتہاۃ لڑکیاں ہیں تو نماز بلا کراہت جائز ہے اور اگر امام کو سہو ہو تو عورتیں تصفیق سے متنبہ کر سکتی ہیں یعنی سیدھی ہتھیلی بائیں پشت پر ماریں اور آواز دیں تسبیح وغیرہ کہہ کر لقمہ نہیں دے سکتیں۔ (رضویہ ج ۷ ص ۲۰۸)

سوال: اسکی کیا صورت ہے عورت آواز سے لقمہ دے سکتی ہے؟

جواب: جبکہ امام نے قراءت میں ایسی غلطی کی جس سے نماز فاسد ہو اور تصفیق سے امام کو یاد نہ آئے تو عورت مجبوراً آواز سے لقمہ دے سکتی ہے۔ (رضویہ ج ۷ ص ۲۰۸))

سوال: کیا نماز میں لقمہ دینے اور لقمہ لینے سے سجدۂ سہو لازم ہو جاتا ہے؟

جواب: اس سے سجدۂ سہو لازم نہیں آتا البتہ اگر بھولا اور تین بار سبحان اللہ کہنے کی دیر چپکے کھڑا سوچتا رہا تو سجدۂ سہو لازم آئے گا۔ (رضویہ ج ۷ ص ۲۸۸)

سوال: جب امام قعدۂ اولیٰ میں بھول کر کھڑا ہونے لگے تو کب مقتدی کا امام کو لقمہ دینا درست ہے اور کب درست نہیں؟

جواب: جب امام ابھی سیدھا کھڑا نہ ہو پایا تو مقتدی نے لقمہ دیا اور امام نے قبول کر لیا اور بیٹھ گیا تو یہ درست اور سب کی نماز بلا کراہت ہو جائے گی، یوں ہی جب امام ابھی سیدھا کھڑا نہیں ہوا تھا مقتدی کے لقمہ دینے میں سیدھا کھڑا ہو گیا ہے پھر لوٹ آیا تو لقمہ دینا درست ہے مگر سیدھا کھڑا ہونے کے بعد قعدۂ اولیٰ کی طرف لوٹنا جائز نہیں اس لئے نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور جب امام سیدھا کھڑا ہو گیا تو اب مقتدی کا لقمہ دینا درست نہیں اگر دیا اور امام نے قبول کر لیا تو لقمہ دینے والے اور امام اور مقتدی سب کی نماز فاسد ہوگی، اور اگر امام نے لقمہ نہیں لیا تو لقمہ دینے والے مقتدی کی نماز فاسد ہوگی۔ (رضویہ ج ۸ ص ۲۱۳)

سوال: امام دو رکعت پر قعدۂ اولیٰ کے لئے بیٹھا اور التحیات کے بعد درود شریف شروع کر دیا مقتدی کو معلوم ہو گیا تو مقتدی امام کو لقمہ دے سکتا ہے یا نہیں؟ اگر دے تو کس طرح دے؟

جواب: اگر مقتدی امام سے اتنا قریب ہے کہ اس کی آواز اس نے سنی کہ التحیات کے

بعدہ درود شریف پڑھنے لگا تو جب تک امام اللھم صل علی سے آگے نہیں بڑھا ہے سبحان اللہ کہہ کر بتائے اور اگر اللھم صل علی سیدنا یا صل علی محمد کہہ لیا ہے تو اب لقمہ نہیں دے سکتا انتظار کرے اگر امام کو خود یاد آئے اور کھڑا ہو جائے فبہا اور اگر سلام پھیرنے لگے تو اس وقت لقمہ دے اس سے پہلے لقمہ دے اور امام نہ لے تو لقمہ دینے والے کی نماز جاتی رہے گی۔

(رضویہ م ج ۸ ص ۲۱۲)

سوال: امام سے سہو ہو مثلاً کھڑا ہونے کے بجائے بیٹھنے لگے تو مقتدی کس لفظ سے لقمہ دے؟

جواب لفظ سبحان اللہ سے، یہ سنت ہے اور اللہ اکبر بھی کہہ سکتے ہیں۔ (رضویہ ج ۸ ص ۵۰)

سوال: نابالغ لڑکا لقمہ دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: دے سکتا ہے جب کہ مراہق ہو نماز جانتا ہو اور نماز میں ہو کیونکہ لقمہ دینے والے کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں۔ (بہار ۳/۱۵۱)

سترہ کے مسائل

سوال: نمازی کے آگے سے گذرنا کیسا ہے؟

جواب: سخت گناہ ہے۔ نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اگر کوئی نمازی کے آگے سے گذرنے کا گناہ جانتا تو سو برس کھڑے رہنے کو ایک قدم چلنے سے بہتر جانتا۔

(شامی ج ۱ ص ۴۷۰ بحوالہ بزار)

نیز کعب بن احبار نے فرمایا کہ نمازی کے سامنے سے گذرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گذرنے سے بہتر جانتا۔ (بہار ۳/۱۵۷)

سوال: کیا اس کی کوئی صورت ہے کہ نمازی کے آگے سے کوئی گذر جائے اور اسے گناہ بھی نہ ہو؟

جواب: ہاں ہے وہ یہ ہے کہ نمازی سترہ قائم کر کے نماز پڑھے تو اس کے آگے سے گذرنا باعث حرج نہیں۔ (بہار ۳/۱۵۸)

سوال: سترہ کیا ہے؟

جواب: وہ لکڑی یا کوئی اور چیز جو کم از کم ایک ہاتھ اونچی اور انگلی کے برابر موٹی جسے نمازی اپنے سامنے رکھ لیتے ہیں تا کہ گذرنے والا نماز کے ختم ہونے کا انتظار نہ کرے۔

(فیروز اللغات ص ۷۷۹، تنویر الابصار ج ۱ ص ۴۷۱)

سوال: سترہ کہاں قائم کرنا مستحب ہے؟

جواب: صحرا، جنگل، میدان یا کسی ایسی جگہ جہاں سے لوگوں کے گزرنے کا اندیشہ ہو تو وہاں سترہ گاڑنا مستحب ہے۔ (بہار ۱۵۸/۳)

سوال: ایسی جگہ جہاں سے لوگوں کے گزرنے کا گمان ہے وہاں سترہ قائم نہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ ہے کیوں کہ سرکار اقدس ﷺ کا ارشاد ہے۔ اذا صلی احدکم فلیصل الی سترۃ ولا یدع احداً یمر بین یدیہ (مراقی ص ۸۳)

سوال: کب سترہ قائم کرنے میں حرج نہیں؟ قائم کرنا صرف اولیٰ ہے؟

جواب: جب آنے جانے والوں کا اندیشہ نہ ہو نہ سامنے راستہ تو سترہ قائم نہ کرنے میں حرج نہیں، قائم کرنا صرف اولیٰ ہے۔ (بہار ۱۵۹/۳)

سوال: سترہ کس طرح قائم کرنا چاہئے؟

جواب: اس طرح کہ بالکل ناک کی سیدھ نہ ہو بلکہ دائیں یا بائیں بھوں کی سیدھ ہو یہی افضل ہے۔ (مسائل نماز ص ۹۵، مراقی ص ۸۳، بہار ۱۵۹/۳)

سوال: اگر سترہ کے لئے کوئی چیز ہے مگر نصب کرنا دشوار ہو تو کیا کرے؟

جواب: تو اسے لمبی لمبی رکھ دے (۱) یہ بھی نہ ہو تو طول یا محراب کے مثل خط کھینچ دے غرض کہ جو چیز بھی آڑ بن سکے سترہ کے کام آسکتی ہے مثلاً لکڑی، پتھر، آدمی، درخت، جانور وغیرہ، ہاں آدمی کو اس حالت میں سترہ کیا جائے کہ اس کی پیٹھ نمازی کی طرف ہو (بہار ۱۵۹/۳، ۱۵۸)

---

(۱) یہ واضح رہے کہ سترہ کی چیز لمبے میں رکھ دینے اور کھینچ دینے کی صورت میں یہ مقصود نہیں کہ آگے سے گزرنا جائز ہو جائے گا بلکہ اس لئے ہیں کہ نمازی کا خیال نہ بٹے)

سوال: سترہ نصب کرنے سے فائدہ کیا ہے؟

جواب: اس سے فائدہ یہ ہے نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہو جاتا ہے اور اسے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ (مسائل نماز ص ۹۶)

سوال: کسی نمازی نے سترہ نصب نہیں کیا اس کے سامنے کوئی گزر گیا تو نماز فاسد ہو گئی؟

جواب: نماز نہیں فاسد ہوئی کہ سترہ نصب کرنا صرف مستحب ہے نہ کیا تو گزرنے والا گنہگار ہوا۔ (مسائل نماز ص ۹۶)

سوال: سترہ نصب کرنے کا حکم صرف منفرد کو ہے یا امام کو بھی اگر امام کو بھی ہے تو کیا ہر مقتدی کے سامنے بھی سترہ قائم کرنا ہوگا؟

جواب: منفرد اور امام ہر ایک کے لئے سترہ نصب کرنا مستحب ہے، البتہ امام کا سترہ ہر مقتدی کے لئے کافی ہوگا لہذا مقتدیوں کو اپنے اپنے آگے الگ الگ قائم کرنے کی حاجت نہیں۔ (تنویر الابصار ج ا ص ۴۷۲، بہار ۳/۱۵۹)

سوال: نمازی کو سترہ سے قریب ہونا چاہئے یا دور؟

جواب: سنت یہ ہے کہ نمازی سترہ سے قریب رہے حدیث پاک ہے۔

" اذا صلی احدکم الی سترة فلیدن منها لا یقطع الشیطان علیه صلاته۔ (مراقی ص ۸۳)

سوال: کوئی نمازی سترہ نہ قائم کرے تو کیا وہ سامنے سے گزرنے والے کو کسی طرح سے روک سکتا ہے اگر روکے تو کس طرح؟

جواب: ہاں وہ سر یا بھوں کے اشارے سے یا سبحان اللہ کہہ کر یا قراءت کی آواز اور بلند کر کے سامنے سے گزرتے والے کو روک سکتا ہے، البتہ مستحب یہی ہے سترہ لگایا یا نہ لگایا گزرنے والے کو نہ روکے کہ نماز کی بنیاد سکون و اطمینان پر ہے جو روکنے میں فوت ہوگا۔
(مراقی ص ۸۴)

سوال: اگر نماز پڑھنے والی عورت کے سامنے سے کوئی گزر رہا ہے اور وہ اسے روکنا چاہے تو

کیسے روکے؟

جواب: وہ اشارہ یا دائیں ہاتھ کی پشت بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر مار کر روکے (مراقی ص ۸۴)

سوال: اگر کسی کے پاس سترہ کے لئے کوئی چیز نہیں ہے تو کیا کرے؟

جواب: تو اس کے پاس کتاب یا کپڑا موجود ہے تو اسی کو سامنے رکھ لے۔

(ردالمختار، بہار شریعت ج ۳ ص ۱۵۹)

سوال: نمازی کے سامنے سے کوئی شخص گزرنا چاہتا ہے اور نمازی نے سترہ قائم نہیں کیا ہے تو کیا کرے؟

جواب: اگر گزرنے والے کے پاس کوئی چیز سترہ کے قابل ہو تو اس نمازی کے سامنے رکھ کر گزر جائے پھر اٹھالے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۵۹)

سوال: نمازی کے سامنے سے دو شخص گزرنا چاہتے ہیں ان کے پاس سترہ کے لائق کوئی چیز نہیں ہے تو کیا کریں؟

جواب: تو ان میں سے ایک شخص نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے اور دوسرا اس کی آڑ پکڑ کر گزر جائے پھر وہ دوسرا اس کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے اور یہ گزر جائے پھر وہ دوسرا جدھر سے اس وقت آیا اسی طرف ہٹ جائے

(بہار ج ۳ ص ۱۵۹)

سوال: اگر نمازی کے پاس سترہ کیلئے کوئی چیز نہیں اور اس کے پاس کتاب یا کپڑا ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اسی کو سامنے رکھ لے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۵۹)

سوال: نمازی نے سترہ قائم نہیں کیا گزرنے والے کے پاس عصا (لاٹھی) ہے مگر نصب نہیں کر سکتا اور گزرنا چاہتا ہے تو کیسے گزرے؟

جواب: وہ اسے نمازی کے آگے کھڑا کر کے اپنے ہاتھ سے چھوڑ کر اتنی جلدی گزرے کہ اس کے گرنے سے پہلے گزر جائے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۵۹)

سوال: وہ کون شخص ہے جس کے سامنے سے بلاسترہ گزر کر آگے جانا جائز و درست ہے؟

جواب: جو شخص اگلی صف میں خالی جگہ چھوڑ کر پیچھے کھڑا ہو گیا تو آنے والا شخص اس کے سامنے سے گردن پھلانگتے ہوئے جاسکتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۵۹)

سوال: وہ کون سی مسجد ہے جس میں نمازی کے سامنے سے بلاسترہ گزرنا جائز ہے؟

جواب: مسجد الحرام میں جو شخص نماز پڑھ رہا ہو اس کے سامنے سے طواف کرتے ہوئے لوگ گزر سکتے ہیں۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۶۰)

سوال: کیا بلندی پر نماز پڑھنے والے کیلئے بھی مستحب ہے کہ سترہ نصب کرے؟

جواب: جب کہ نیچے سے گزرنے والے کا کوئی عضو اس نمازی کے سامنے ہو تو اس کیلئے بھی مستحب ہے کہ سترہ قائم کرے ہاں اگر اتنی بلندی پر پڑھ رہا ہے کہ کسی عضو کا سامنا نہیں ہوتا تو حرج نہیں یہی حکم چھت یا تخت پر نماز پڑھنے والے کیلئے بھی ہے (بہار ۳/۱۵۸)

سجدۂ سہو کے مسائل

سوال: سجدہ سہو کسے کہتے ہیں؟

جواب: واجبات نماز میں کسی واجب کے بھولے سے رہ جانے پر آنے والی کمی کی تلافی کیلئے جو سجدہ کیا جاتا ہے اسی کو سجدہ سہو کہتے ہیں، مستفاد۔ (بہار ج ۴ ص ۴۸)

سوال: سجدۂ سہو کب واجب ہوتا ہے؟

جواب: جب واجباتِ نماز میں سے کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے تو اس کی تلافی کیلئے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ (مستفاد، فتاوی امجدیہ ج ۱ ص ۹۵ / بہار ج ۴ ص ۴۸)

سوال: واجب کے چھوٹنے سے صرف فرض نمازوں میں سجدۂ سہو لازم ہوتا ہے یا ہر نماز میں؟

جواب: ہر نماز میں خواہ فرض و واجب ہو یا سنت و نفل (بہار ج۴ ص۴۹)

سوال: اگر کسی سے واجب ترک نہ ہو بلکہ کوئی رکن مثلاً رکوع یا سجدہ چھوٹ گیا تو سجدہ سہو اس کیلئے کافی ہوگا یا نہیں؟

جواب: رکن و فرض چھوٹنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے سجدہ سہو اس کی تلافی کیلئے کافی نہ ہوگا لہذا پھر سے پڑھے۔ (بہار ج۴ ص۴۹)

سوال: سجدہ سہو کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اس کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں صرف التحیات پوری پڑھ کر صرف دائیں جانب سلام پھیرے پھر دو سجدے کرے بعدہ بیٹھ جائے اور تشہد و درود و دعا پڑھکر سلام پھیرے۔ (بہار ج۴ ص۴۸/۴۹)

سوال: اگر کسی نے سجدۂ سہو کیلئے صرف دائیں جانب سلام پھیرنے کے بجائے دونوں جانب سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: صرف دائیں جانب سلام پھیر کر سجدۂ سہو کرنا واجب ہے اگر کسی نے دونوں جانب سلام پھیر دیا تو کوئی حرج نہیں اور اس واجب کے ترک پر کوئی اور سجدۂ سہو لازم نہ ہوگا مفہوماً (درمختار، شامی ج۱ ص۵۴۸/۵۴۶)

سوال: کسی پر سجدۂ سہو لازم تھا اس نے بغیر کسی طرف سلام پھیرے سجدۂ سہو کر لیا تو؟

جواب: اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کر لئے کافی ہے مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

(درمختار ج۱ ص۵۴۶ باب سجود السہو و بہار ۴/۴۹)

سوال: وہ کون سی باتیں ہیں جن کے چھوٹنے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا؟

جواب: سنن و مستحبات مثلاً اعوذ باللہ، بسم اللہ، ثنا، آمین، تکبیرات انتقالات، تسبیحات کے ترک سے سجدۂ سہو لازم نہیں ہوتا۔ (بہار شریعت ج۴ ص۴۹)

سوال: کب واجب کے چھوٹنے کے باوجود سجدۂ سہو لازم نہیں ہوتا؟

جواب: جبکہ وقت میں گنجائش نہ ہو مثلاً نماز فجر میں سہو واقع ہوا اور پہلا سلام پھیرا اور سجدہ

ابھی نہیں کیا کہ آفتاب طلوع کر آیا تو سجدۂ سہو ساقط ہو گیا یوں ہی اگر قضا پڑھ رہا تھا اور سجدہ سے پہلے قرص آفتاب زرد ہو گیا تو سجدۂ سہو لازم نہیں اسی طرح جب جمعہ یا عیدین میں اندیشہ ہے کہ وقت جاتا رہے گا تو یہی حکم ہے۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۴۹)

سوال: مذکورہ صورتوں کے سوا وہ کون سی صورت ہے کہ واجب ترک ہو گیا پھر بھی سجدۂ سہو لازم نہیں ہوتا؟

جواب: نماز میں قرآن مجید ترتیب کیساتھ پڑھنا واجب مگر خلاف ترتیب پڑھ دیا خواہ عمداً ہو یا سہواً بہر صورت سجدہ سہو نہیں، اس لئے کہ ترتیب نماز کے واجبات سے نہیں، قراءت کے واجبات سے ہے، اور سجدہ سہو نماز کے کسی واجب چھوٹنے پر لازم ہوتا ہے۔ (امجدیہ ۱/۵۹ مفہوم)

سوال: کن نمازوں میں سجدہ سہو نہ کرنا ہی بہتر ہے؟

جواب: نماز جمعہ، نماز عید الفطر، نماز عید الاضحیٰ، میں جبکہ سہو واقع ہوا اور جماعت کثیر ہو تو سجدۂ سہو نہ کرنا ہی بہتر ہے۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۵۲)

سوال: وہ کون سی نماز ہے جس میں سجدۂ سہو مشروع ہی نہیں؟

جواب: نماز جنازہ کہ اس میں سجدہ ہی نہیں مشروع تو سجدۂ سہو کہاں سے مشروع ہوگا۔

سوال: وہ کون شخص ہے جس سے کوئی سہو نہ ہوا مگر اسے سجدۂ سہو کرنا پڑے گا؟

جواب: مقتدی کہ اگر امام سے سہو ہوا تو اس کے ساتھ مقتدی کو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ مفہوماً (درمختار ج ۱ ص ۱۰۲، باب سجود السہو)

سوال: ایک نمازی سے سہو ہوا مگر اس پر نہ سجدہ سہو لازم نہ اعادۂ نماز اسکی کیا صورت ہے؟

جواب: جبکہ وہ مقتدی ہو اور اس سے سہو ہوا ہو تو نہ اس پر سجدہ سہو ہے نہ اعادۂ نماز۔

(فتاوی رضویہ م ج ۸ ص ۱۹۷)

سوال: امام کے سہو سے لاحق پر سجدۂ سہو لازم ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر واجب ہوتا ہے تو کب سجدہ سہو کرے؟

جواب: ہاں اس پر بھی واجب ہوتا ہے مگر امام کے ساتھ نہ کرے اپنی چھوٹی رکعت پوری

کرنے کے بعد سجدہ سہو کرے۔ (فتاوی رضویہ م ج ۸ ص ۲۱۱)

سوال: قعدہ اولیٰ میں بیٹھنے کے بجائے اگر بھول کر کھڑا ہوجائے یا کھڑا ہونے سے قریب ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر ابھی بیٹھنے سے قریب ہے کہ نیچے کا آدھا بدن ابھی سیدھا نہ ہونے پایا تو بالاتفاق حکم یہ ہے کہ قعدہ کی طرف لوٹ آئے اور سجدہ سہو کی ضرورت نہیں اور اگر قیام سے قریب ہوگیا کہ نیچے کا آدھا بدن اور پیٹ میں خم باقی ہے تو بھی لوٹ آئے اور آخر میں سجدہ سہو کرے اور اگر سیدھا کھڑا ہوگیا تو لوٹنے کا حکم نہیں (اگر لوٹے گا تو گناہگار ہوگا) ہاں نماز کے آخر میں سجدہ سہو کرلے۔ (رضویہ م ج ۸ ص ۱۸۱)

سوال: اگر منفرد یا امام قعدۂ اولیٰ میں سیدھے کھڑے ہوکر قعدہ کی طرف لوٹ آئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: حکم یہ ہے کہ فوراً کھڑا ہوجائے اور امام ایسا کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کریں اور اس وقت تک کھڑے رہیں جب تک امام قیام میں نہ آجائے۔ اس صورت میں بھی سجدہ سہو لازم ہوگا۔ (رضویہ م ج ۸ ص ۱۸۱)

سوال: امام پر سجدہ سہو لازم نہ تھا مگر اس نے سجدہ سہو کیا اس کے بعد کچھ لوگ شریک نماز ہوئے اور مسبوق نے بھی سجدہ سہو کیا تو سب کی نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: امام اور پہلے مقتدیوں کی نماز ہوگئی اور سجدۂ سہو کے بعد شریک ہونے والوں کی نماز نہیں ہوئی کہ امام نے سجدۂ سہو کا سلام جوں ہی پھیرا نماز سے باہر ہوگیا لہٰذا بعد میں شریک ہونے والے مقتدی نہ ہوسکے بلکہ وہ منفرد ہوئے اور مسبوق کو جب بعد نماز معلوم ہوجائے کہ امام نے بلاوجہ سجدۂ سہو کیا ہے تو اسکی نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا ورنہ نہیں۔

(فتاوی رضویہ ج ۸ ص ۱۸۵، قاضی خاں ج ۱ ص ۴۸)

سوال: ایک شخص قعدۂ اخیرہ کو قعدہ اولیٰ سمجھ کر کھڑا ہوگیا اور سجدہ کرنے سے پہلے لوٹ آیا تو اب کیا کرے؟

جواب: بیٹھتے ہی بغیر التحیات پڑھے سجدہ سہو کرے دوبارہ التحیات نہ پڑھے۔

(رضویہ م ج ۸ ص ۱۸۳)

سوال: کسی نے چار رکعت فرض کی نیت کی اور بجائے دو رکعت کے تین رکعتیں بھری پڑھیں تو چوتھی بھی بھری پڑھے یا سجدۂ سہو کرے؟

جواب: چوتھی رکعت بھری پڑھنے اور سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں (امجدیہ ج ۱ ص ۹۶)

سوال: سری نماز میں کم از کم کتنے کلمے زور سے پڑھ دینے سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے؟

جواب: ایک آیت بھول کر آواز سے پڑھ دے تو سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے۔

(رضویہ ج ۳ ص ۹۳)

سوال: ظہر، عصر، عشا کی پچھلی دو رکعتوں اور مغرب کی تیسری رکعت میں سہواً یا عمداً بلند آواز سے قراءت کیا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب: واجب ہوگا کہ ظہر و عصر و عشا اور مغرب کی پچھلی رکعتوں میں مطلقاً جہر نہ کرنا واجب ہے اور سہواً ترک واجب سے سجدہ سہو لازم۔

عالمگیری ج ۱ ص ۵۷ میں ہے۔

"و یجهر بالقراءة فی الفجر و فی الرکعتیں الأولیین من المغرب و العشاء إن کان إماما و یخفیها فیما بعد الاولیین کذا فی الزاهدی و یخفیها الإمام فی الظهر والعصر ۔

اور اگر عمداً بلند آواز سے قراءت کرے تو سجدہ سہو کافی نہیں بلکہ نماز کا اعادہ کرے۔

سوال: اور جہری نماز میں امام کتنی آیتیں سراً پڑھ جائے تو سجدہ سہو لازم ہوگا؟

جواب: ایک آیت آہستہ پڑھ جائے تو سجدۂ سہو لازم ہو جائے گا۔ (امجدیہ ج ۱ ص ۲۷۷)

سوال: اگر بھول سے دو واجب چھوٹ جائیں مثلاً عصر یا ظہر کی فرض نماز پڑھ رہا تھا اور قراءت آواز سے کر دی نیز قعدہ اولیٰ میں عبدہ ورسولہ کے بعد درود ابراہیمی پورا پڑھ ڈالا تو سجدۂ سہو ایک بار کافی ہوگا یا نہیں؟

جواب: اگر ایک نماز میں بھول سے دس واجب ترک ہوں تو سب کے لئے ایک بار سجدۂ سہو کرنا کافی ہوگا۔ (جامع الفتاوی ج ۲ ص ۵۴)

سوال: سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورت سوچنے میں تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار دیر ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب: سجدۂ سہو کرے (رضویہ ج ۸ ص ۱۷۷)

سوال: صورت مذکورہ میں نماز ہوگئی، سجدہ کی ضرورت نہیں؟

جواب: جب امام نے سورۂ فاتحہ کے بعد سانس لیا اور آمین کہی اور شروع سورت کے لئے بسم اللہ شریف پڑھی اور بسم اللہ کو خوب ترتیل سے ادا کیا تو اگرچہ ایک چھوٹی سورت پڑھنے بھر دیر ہو جائے مگر نماز بلاحرج ہوگی۔ (رضویہ ج ۸ ص ۱۹۲)

سوال: چار رکعت یا تین رکعت والی نماز کے درمیانی قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف کہاں تک پڑھ ڈالے تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔

جواب: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ تک یوں ہی اگر محمد سے پہلے سیدنا لگائے اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا تک پڑھ جائے تو سجدہ سہو لازم و واجب ہوگا۔

سوال: سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو کیا کرے؟

جواب: رکوع میں یاد آجائے تو فوراً کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے اس کے بعد پھر رکوع کرے پھر نماز تمام کر کے سجدۂ سہو کرے اور اگر رکوع کے بعد یاد آئے تو صرف اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (رضویہ ج ۸ ص ۱۹۶)

سوال: نمازی نے کسی رکعت میں بھول کر تین سجدے یا دو رکوع کر لیے تو کیا کرے؟

جواب: آخر میں سجدۂ سہو کرے نماز ہو جائے گی، ورنہ واجب الاعادہ ہوگی۔

(مفہوم رضویہ ج ۸ ص ۲۱۵)

سوال: کسی پر سجدۂ سہو واجب ہوا مگر نہیں کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی نماز مکروہ تحریمی ہوئی دوبارہ پڑھنا اس پر لازم ہے، کل صلاة ادیت مع

كراهة التحريم تجب اعادتها۔(رضویہ م ج۸ص۲۱۵،شامی ج۱ص۴۳۷)

سوال: مقتدی نے امام کو صحیح لقمہ دیا اس نے قبول کرلیا تو سجدۂ سہو کرنا ہوگا یانہیں؟

جواب: سجدۂ سہو نہیں کرنا ہوگا۔(فتاوی امجدیہ ج۱ص۲۸۳)

سوال: دوران قراءت ایک آیت کو کسی نمازی نے کئی بار پڑھا تو سجدۂ سہو لازم ہوگا یانہیں؟

جواب: آیت کی تکرار سے سجدۂ سہو لازم نہیں ہوتا۔(فتاوی امجدیہ ج۱ص۲۸۳)

سوال: وہ کون سی سورت ہے جس کو دوبارہ پڑھ دیا تو سجدۂ سہو لازم؟

جواب: سورۂ فاتحہ، کہ سورۂ فاتحہ کی تکرار ترک واجب ہے کیونکہ سورۂ فاتحہ اور دیگر سورہ کے درمیان فصل طویل جائز نہیں، لہٰذا سجدۂ سہو کرے۔(فتاوی امجدیہ ج۱ص۲۸۲)

سوال: جو شخص وتر کی تیسری رکعت میں قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں یاد آیا تو لوٹ کر قنوت پڑھے یا سجدہ سہو کرلے؟

جواب: اب قنوت کا مقام نہ رہا اسلئے قنوت نہ پڑھے، نہ قیام کی طرف لوٹے، آخر میں سجدۂ سہو کرے، اور اگر قنوت کیلئے کھڑا ہوگیا ددوبارہ رکوع نہ کیا تو قنوت پڑھی یا نہ پڑھی سجدۂ سہو سے نماز ہوجائے گی، ہاں اگر دوبارہ رکوع کرلیا تو چونکہ قصداً اس رکوع کی وجہ سے سجدہ کو مؤخر کیا لہٰذا سجدہ سہو کافی نہیں نماز دہرانا لازم۔(رضویہ م ج۸ص۲۱۳)

سوال: سجدۂ سہو کے سلام کے فوراً بعد اور سجدہ سے پہلے کون سی بات پائی جائے تو سجدۂ سہو نہیں کیا جاسکتا بلکہ نماز پھر سے پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: سلام کے بعد منافیِ نماز کلام وغیرہ پالیا گیا تو اب سجدۂ سہو نہیں ہوسکتا، بلکہ پھر سے نماز پڑھی جائے۔(بہار شریعت ج۴ص۴۹)

سوال: چار رکعت فرض پڑھتے ہوئے چوتھی رکعت پر قعدہ کرکے بھول کر کھڑا ہوگیا اور پانچویں کا سجدہ کرلیا تو کیا کرے؟

جواب: ایک رکعت اور ملائے تاکہ یہ دو نفل ہوجائے اور سجدۂ سہو کرے۔(بہار۴/۵۰)

سوال: نمازی کو ظہر، عصر، عشا، کو دو رکعت پر گمان ہوا کہ چاروں پڑھ چکا ہے اور سلام پھیر

دیا پھر فوراً معلوم ہوگیا کہ دو ہی پڑھی ہے تو کیا کرے؟

جواب: اگر ابھی کوئی نماز کے منافی امر نہیں پایا گیا تو فوراً کھڑا ہو جائے اور دو رکعت حسب طریقہ ادا کرے آخر میں سجدہ سہو کرے (فتاوی امام غزی ص ۱۳)

سوال: نمازی مذکور نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو نماز باطل ہوگئی اور سجدہ سہو کافی نہیں جبکہ کوئی امر منافیِ نماز پایا بھی نہیں گیا اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جب اس نے خود کو مسافر گمان کیا یا یہ کہ نماز تراویح پڑھنے کا گمان کیا اور دو ہی رکعت پر سلام پھیر دیا تو نماز باطل ہوگئی صرف سجدہ سہو کافی نہیں نماز دوبارہ پڑھے۔

(فتاوی امام غزی ص ۱۳)

سوال: مذکورہ دونوں مسئلے ایک جیسے معلوم ہو رہیں ہے مگر پہلے مسئلے میں نماز باطل نہیں ہوتی ہے جبکہ دوسرے میں باطل ہو جاتی ہے ایسا کیوں؟

جواب: پہلے مسئلے میں نمازی نے بھول کر سلام پھیرا ہے اور بھول کر سلام پھیرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی اور دوسرے میں مسافر یا تراویح پڑھنے والا گمان کر کے قصداً سلام پھیرا اور اس سے نماز باطل ہوتی ہے۔ (فتاوی امام غزی ص ۱۳)

سوال: التحیات پڑھنے کے فوراً بعد سجدہ سہو کرنا واجب ہوتا ہے یا اس کے ساتھ درود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: سجدۂ سہو کے پہلے التحیات و درود پڑھنے اور سجدۂ سہو کے بعد قعدہ میں صرف التحیات پڑھنے کا اختیار ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں (سجدۂ سہو کے پہلے و بعد) میں درود شریف پڑھے۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۵۰)

سوال: سجدۂ سہو سے پہلے قعدہ کیا جاتا ہے اور سجدہ کے بعد پھر قعدہ کیا جاتا ہے ایسا کیوں؟ کیا پہلا قعدہ باطل ہو جاتا ہے؟

جواب: سجدۂ سہو سے وہ پہلا قعدہ باطل نہیں ہوتا مگر پھر قعدہ کرنا شرعاً واجب ہے اس لئے کیا جاتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۵۰)

سوال: سجدۂ سہو سے پہلے کا قعدہ باطل ہو جائے اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جب سجدۂ سہو کے بعد نماز کا کوئی چھوٹا ہوا سجدہ کیا جائے یا سجدۂ تلاوت کیا جائے تو سجدۂ سہو سے پہلے کا قعدہ باطل ہو جائے گا، لہٰذا پھر قعدہ فرض ہو گا اگر قعدہ نہیں کرے گا اور نماز یوں ہی ختم کر دے گا تو نہ ہو گی۔ (بہار شریعت ج۴ ص۵۰)

سوال: سجدۂ سہو یا سجدۂ نماز یا سجدۂ تلاوت لازم تھا اسے نہ کیا بھول کر سلام پھیر دیا تو کب تک سجدۂ سہو وغیرہ کر سکتا ہے؟

جواب: جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا کرلے اور میدان میں ہو تو جب تک صفوں سے متجاوز نہ ہو یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گزرا سجدہ کر لے، بشرطیکہ منافی نماز کوئی فعل نہ کیا ہو۔

(بہار شریعت ج۴ ص۵۶)

سوال: تشہد کے بعد یہ شک ہوا کہ تین رکعتیں ہوئیں یا چار اور ایک رکن بھر خاموش ہو کر سوچتا رہا پھر یقین ہوا کہ چار ہو گئیں تو سجدۂ سہو واجب ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں سجدۂ سہو واجب ہے۔ (بہار شریعت ج۴ ص۵۷)

سوال: اگر نمازی کو حدث ہوا وضو کرنے گیا تھا کہ اسے یہ شک ہوا کہ تین رکعتیں ہوئیں کہ چار اور اسی کے سوچنے میں وضو سے کچھ دیر تک رکا رہا تو سجدہ سہو واجب ہوا یا نہیں؟

جواب: واجب ہو گیا۔ (بہار شریعت ج۴ ص۵۸، بحوالہ فتاوی عالمگیری)

سوال: نماز میں شک ہو جانے سے کیا ہر صورت میں سجدۂ سہو واجب ہے؟

جواب: ہاں شک کی تمام صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے، البتہ غلبۂ ظن میں نہیں مگر جب کہ غلبۂ ظن کی صورت میں سوچنے میں ایک رکن کا وقفہ ہو گیا تو واجب ہو گیا۔

(بہار شریعت ج۴ ص۵۸)

سوال: امام کو نماز کی دوسری رکعت میں شک ہوا کہ پہلی ہے یا دوسری یا چوتھی، اور تیسری میں شک ہوا اور مقتدیوں کی طرف نظر کی کہ وہ کھڑے ہوں تو کھڑا ہو جاؤں بیٹھیں تو بیٹھ جاؤں تو اس میں امام و مقتدی پر سجدۂ سہو لازم ہو گا یا نہیں؟

جواب: اس میں حرج نہیں اور سجدۂ سہو لازم نہیں۔ (بہار شریعت ج۴ ص ۵۸)

سوال: ثنا اور دعا یا تشہد (التحیات) باآواز بلند پڑھا تو سجدۂ سہو لازم ہوا یا نہیں؟

جواب: باآواز بلند پڑھنا خلاف سنت ہے مگر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (بہار ج۴ ص ۵۴)

سوال: فرض کی پہلی دو رکعتوں اور نفل وسنت و وتر کی کسی رکعت میں سورۂ فاتحہ کی ایک آیت چھوٹ گئی تو کیا کرے؟

جواب: سجدۂ سہو کرے۔ (بہار ج۴ ص ۵۰)

سوال: اگر فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کسی رکعت میں سورت ملانے سے پہلے دوبارہ سورۂ فاتحہ پڑھ دیا یا صرف سورۂ فاتحہ پڑھا سورہ ملانا بھول گیا یا سورۂ فاتحہ کو سورت کے بعد پڑھا تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: سجدہ سہو کرلے نماز ہو جائے گی۔ (بہار ج۴ ص ۵۰)

سوال: اگر فرض کی دو پہلی رکعتوں اور نفل و وتر وسنت کی کسی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک یا دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع میں چلا گیا پھر یاد آیا تو لوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رکوع کیا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں بھی سجدۂ سہو ضروری ہے اگر سجدہ کرے گا تو نماز ہو جائے گی۔ (بہار ج۴ ص ۵۰)

سوال: سورۂ فاتحہ پڑھنا بھول گیا اور سورت شروع کردی اور ایک آیت کی مقدار پڑھ لی اب یاد آیا تو کیا کرے؟

جواب: سورۂ فاتحہ پڑھ کر سورت ملائے آخر میں سجدۂ سہو کرے یوں ہی اگر سورت پڑھنے کے بعد یا رکوع میں یا رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو پھر سورۂ فاتحہ پڑھ کر سورت ملائے رکوع کا اعادہ کرکے سجدۂ سہو کرے۔ (بہار ج۴ ص ۵۰/۵۱)

سوال: سورۂ فاتحہ پڑھنا بھول گیا اور سورت کا ایک حرف پڑھ گیا تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو جائے گی مگر مکروہ تحریمی لہٰذا آخر میں سجدہ سہو کرے کیونکہ سورۂ فاتحہ کا

سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے (بہار ۳/۴/۷) اسے مؤخر کر دیا۔ (فتاوی امام غزی ۱۴)

سوال: چار رکعتی یا تین رکعتی فرض نمازوں کی آخری دو یا ایک رکعت میں قصداً یا سہواً سورت ملا دی تو سجدۂ سہو کرنا ہوگا یا نہیں؟

جواب: سجدۂ سہو نہیں کرنا ہوگا خواہ قصداً سورت ملائی یا سہواً (بہار ج ۴ ص ۵۱)

سوال: چار رکعتی یا تین رکعتی فرض نمازوں کی آخری دو یا ایک رکعت میں قصداً یا سہواً سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو سجدۂ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟

جواب: تب بھی سجدۂ سہو لازم نہیں۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۵۱)

سوال: رکوع یا سجدہ یا قعدہ میں قرآن پڑھا تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو جائے گی البتہ سجدۂ سہو کرنا ضروری ہے۔ (بہار ج ۴ ص ۵۱)

سوال: کسی رکعت کا کوئی سجدہ رہ گیا آخر میں یاد آیا تو کیا کرے؟

جواب: سجدہ کرے پھر التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو کرے۔ (بہار ج ۴ ص ۵۱)

سوال: اس سجدے سے پہلے کے افعال باطل ہوں گے یا نہیں؟

جواب: سجدے کے پہلے جو افعال ادا کئے باطل نہ ہوں گے، ہاں اگر قعدہ کے بعد وہ نماز والا سجدہ کیا تو صرف وہ قعدہ جاتا رہا۔ (عالمگیری، بہار ج ۴ ص ۵۱)

سوال: اگر تعدیل ارکان بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے یا نہیں؟

جواب: سجدۂ سہو واجب ہے۔ (فتاوی امام غزی ص ۱۱)

سوال: تعدیل ارکان سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ رکوع، سجود وغیرہ اس طرح کیا جائے کہ اعضا پرسکون و مطمئن ہوں، ہر رکن آرام سے ادا کیا جائے اس کی ادنیٰ مقدار یہ ہے کہ ایک بار سبحان اللہ کہا جا سکے۔ (فتاوی امام غزی ص ۱۱)

سوال: تعدیل ارکان نماز میں کیا ہے؟

جواب: واجب ہے۔ (فتاوی امام غزی ص ۱۱)

سوال: فرض کا قعدۂ اولیٰ بھول گیا تو کب تک اس کی طرف لوٹ آنے کا حکم ہے؟

جواب: جب تک سیدھا کھڑا نہ ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو نہ کرے اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ (بہار ج۴ ص ۵۱)

سوال: اگر سیدھا کھڑا ہو کر لوٹ آیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: سیدھا کھڑا ہو کر لوٹا تو سجدۂ سہو کرے اور صحیح مذہب میں نماز ہو جائے گی مگر گناہگار ہوا لہٰذا حکم ہے کہ اگر لوٹے تو فوراً کھڑا ہو جائے۔ (بہار ج۴ ص ۵۱)

سوال: امام قعدہ میں تھا اور مقتدی بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: اسے ضروری ہے کہ لوٹ آئے تا کہ امام کی مخالفت نہ ہو۔ (بہار ج۴ ص ۵۱)

سوال: کیا سرور عالم ﷺ سے سہو ہوا؟ اگر ہوا تو کتنی بار؟

جواب: سرکار اقدس ﷺ سے پوری حیات طیبہ کے اندر پانچ بار سہو ہوا۔ اول نماز ظہر یا بر روایت بعض عصر کی نماز پانچ رکعتیں پڑھیں، دوم ظہر میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا، سوم قعدۂ اولیٰ ترک ہو گیا جیسا کہ ابو داؤد میں حضرت مغیرہ بن شعبہ اور حضرت عبداللہ بن بحینہ سے مروی ہے۔ چہارم اثنائے قراءت آیت چھوٹ گئی، پنجم ایک بار مغرب میں دو ہی رکعت پر سلام پھیر دیا۔ (نزھۃ القاری ج۲ ص ۳۹۷)

سوال: کیا اگلی امتوں میں رکوع نہ تھا یہ اسی امت کے خصائص سے ہے؟

جواب: نہیں بلکہ اگلی امتوں میں بھی رکوع مشروع تھا جیسا کہ آیت کریمہ۔ "وَطَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (بقرۃ آیت ۱۲۵) سے ظاہر ہے۔
(نزھۃ القاری ج۲ ص ۳۰۹/۳۱۰)

سوال: مصلی نے سترِ عورت چھپا لیا ہے پھر بھی اس پر دوسرے کی نظر پڑ جائے تو نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: نماز بلا خلل ہو جائے گی (نزھۃ القاری ج۲ ص ۳۳۳)

سوال: قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد بھول کر سلام پھیرنے لگا لیکن ابھی السلام کا الف

،لام، سین کہا کہ یاد آ گیا تو کھڑا ہو گیا تو سجدہ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟

جواب: تشہد کے فوراً بعد کھڑا ہونا واجب تھا اس میں تاخیر ہوئی لہٰذا سجدۂ سہو یقیناً واجب ہوگا۔ (فتاویٰ امام غزؔی ص ۱۴/۱۳)

سوال: وتر میں قبل دعائے قنوت کے سہواً رکوع کیا اور دو ایک تسبیح بھی پڑھ چکا ہے اب خیال ہوا اور کھڑے ہو کر دعائے قنوت پڑھی تو اس صورت میں سجدۂ سہو لازم ہے یا نہیں؟

جواب: تسبیح پڑھ چکا ہو یا ابھی کچھ نہ پڑھنے پایا ہو اسے قنوت پڑھنے کے لئے رکوع چھوڑنے کی اجازت نہیں اگر قنوت کے لئے قیام کی طرف لوٹا تو گناہ کیا کہ قنوت پڑھے یا نہ پڑھے اس پر سجدۂ سہو ہے۔ (احکام شریعت کامل حصہ دوم ص ۱۶۰)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ نمازی نے مکروہ تحریمی کا ارتکاب کیا مگر اس پر سجدہ سہو لازم نہیں؟

جواب: اس کی صورت یہ ہے کہ مقتدی کو قراءت کرنا مکروہ تحریمی ہے اگر سہواً قراءت کرے تو اس پر سجدہ سہو لازم نہیں۔ کیوں کہ مقتدی پر سہو کا سجدہ نہیں۔ (شامی ج ۱ ص ۳۴۷)

سوال: چار رکعتی فرض کی مطلقاً دو رکعتوں میں قراءت فرض ہے یا خاص پہلی دو رکعتوں میں؟

جواب: مطلقاً دو رکعتوں ہیں قراءت ضروری ہے۔ (درمختار ج ۱ ص ۵۰۹)

سوال: تو پھر پہلی ہی دو رکعتوں میں قراءت واجب کیوں؟

جواب: پہلی ہی دو رکعتوں میں قراءت کا واجب ہونا حدیث مشہور سے ثابت ہے اس لئے پہلی ہی دو رکعتیں اس کیلئے متعین ہو گئیں۔

درمختار ج ۱ ص ۵۰۹ میں ہے۔

"اما تعيين الاولیین فواجب علی المشھور۔"

سجدۂ تلاوت کے مسائل

سوال: سجدۂ تلاوت کسے کہتے ہیں؟

جواب: قرآن شریف میں چودہ مقامات ایسے ہیں جن کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے اسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔

سوال: وہ چودہ مقامات کون کون ہیں

جواب: وہ چودہ مقامات یہ ہیں۔

(۱) سورۂ اعراف کی آخری آیت۔ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِہٖ وَ یُسَبِّحُوْنَہٗ وَلَہٗ یَسْجُدُوْنَ۔ (آیت نمبر ۲۰۶)

(۲) سورۂ رعد میں یہ آیت۔ وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ کَرْھًا وَّظِلٰلُھُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ آیت نمبر ۱۵۔

(۳) سورۂ نحل۔ وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّۃٍ وَّالْمَلٰٓئِکَۃُ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ (آیت نمبر ۴۹)

(۴) سورۂ بنی اسرائیل میں یہ آیت۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِہٖ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْھِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا۔ (آیت نمبر ۱۰۷)

(۵) سورۂ مریم میں یہ آیت۔ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُکِیًّا۔ (آیت نمبر ۵۸)

(۶) سورۂ حج میں پہلی جگہ جہاں سجدہ کا ذکر ہے یہ آیت۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسْجُدُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَکَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَکَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْہِ الْعَذَابُ وَمَنْ یُّھِنِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّکْرِمٍ اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ۔ (آیت نمبر ۱۸)

(۷)سورۂ فرقان میں یہ آیت۔ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَھُمْ نُفُوْرًا۔ (آیت نمبر ۶۰)

(۸)سورۂ نمل میں یہ آیت۔ اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ۔ (آیت نمبر ۲۵)

(۹)سورۂ سجدہ میں یہ آیت۔ اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِھَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ۔ (آیت نمبر ۱۵)

(۱۰)سورۂ ص میں یہ آیت۔ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ۔ (آیت نمبر ۲۴)

(۱۱)سورۂ حم سجدہ میں یہ آیت۔ وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَھُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ۔ (آیت نمبر ۳۷)

(۱۲)سورۂ نجم میں یہ آیت۔ فَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ وَاعْبُدُوْا۔ (آیت نمبر ۶۲)

(۱۳)سورۂ انشقاق میں یہ آیت۔ فَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَاِذَا قُرِئَ عَلَیْھِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ (آیت نمبر ۲۱)

(۱۴)سورۂ اقرأ میں یہ آیت۔ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ۔ (آیت نمبر ۱۹)۔ (بہار ۴/ ۶۴)

سوال: سجدۂ تلاوت کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہوکر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔ (درمختار، بہار ج ۴ ص ۶۷)

سوال: اگر سجدۂ تلاوت کرنے والا کھڑا نہ ہوا بلکہ بیٹھے ہی بیٹھے سجدہ کر لیا تو سجدہ ہوگا یا نہیں؟

جواب: سجدہ ہو جائے گا البتہ خلاف سنت ہوگا کہ مسنون یہی ہے کہ کھڑا ہو کر سجدہ میں جائے اور سجدہ کے بعد پھر کھڑا ہو۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۶۷)

سوال: سجدہ تلاوت کرنے کی شرطیں کیا ہیں؟

جواب: جو شرطیں نماز کی ہیں وہی سجدہ تلاوت کی بھی یعنی نیت، استقبالِ قبلہ، وقت،

طہارت، سترِ عورت، وغیرہ۔ (بہار ج۴ص ۶۷)

سوال: سجدہ تلاوت کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے سجدہ تلاوت کی واسطےاللہ تعالیٰ کے منھ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر

سوال: آیتِ سجدہ پڑھنے کے فوراً بعد سجدہ لازم ہے؟ یا تاخیر کی گنجائش ہے؟

جواب: اگر نماز کے باہر آیت سجدہ پڑھی یا سنی اور باوضو ہے تو بہتر ہے کہ فوراً سجدہ کرلے تاخیر مکروہ تنزیہی ورنہ تاخیر کی گنجائش ہے۔ (رضویہ ج۳ص ۶۵۳)

سوال: نماز کے اندر دوران قراءت اگر آیت سجدہ کی تلاوت کی تو؟

جواب: فوراً سجدہ کرلے اگر تین آیت سے زیادہ کی دیر کرے گا تو گنہگار ہوگا۔

(رضویہ ج۳ص ۶۵۳ بہار شریعت ج۴ص ۶۹)

سوال: آیت سجدہ سن کر سجدہ کرنے سے مقصود کیا ہے؟

جواب: اس سے مقصود اپنے رب کے حکم کی بجا آوری، فرشتوں کی سنت کی پیروی اور شیطان کی اتباع سے اجتناب ہے۔ مسلم شریف میں ہے جب آدمی آیت سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہے اور کہتا ہے۔ افسوس بنی آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا تو وہ سجدہ کرکے جنتی ہوگیا اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا تو میں انکار کر کے جہنمی ہوگیا۔ (حاشیہ ہدایہ ۱/۶۴ وحاشیہ کنزالایمان ۲۵۶)

سوال: اگر نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور فوراً رکوع کرکے نماز کا سجدہ کرلیا تو الگ سے سجدہ تلاوت کرنا پڑے گا یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں نماز ہی کا سجدہ سجدۂ تلاوت کی جگہ کافی ہوجائے گا الگ سے سجدہ کی ضرورت نہیں اگرچہ سجدہ تلاوت کی نیت بھی نہ کی۔ (بہار شریعت ج۳ص ۴۰)

سوال: کن چیزوں سے سجدہ تلاوت فاسد ہوجاتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے نماز فاسد ہوجاتی ہے مثلاً حدث عمداً کلام وقہقہہ ان سے سجدہ تلاوت بھی فاسد ہوجاتا ہے۔ (بہار ج۴ص ۶۷)

سوال: کسی نے آیت سجدہ نہ پڑھی اس کی جگہ آیت سجدہ کا اردو یا کسی زبان میں ترجمہ پڑھا

تو کیا حکم ہے؟

جواب: آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھنے سننے سے بھی سجدہ واجب ہوتا ہے خواہ ترجمہ کسی زبان میں ہو۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۶۷)

البتہ اس میں شرط ہے کہ یہ سمجھ لے کہ آیت سجدہ کا معنی ہے اور خود آیت سجدہ سنی تو سجدہ واجب ہے اس کا معنی سمجھے یا نہ سمجھے۔ رضویہ م ۸ ص ۲۳۸ میں ہے۔

ترجمہ بھی اصل سا ہے وجہ سجدہ بالیقین　　فرق یہ ہے فہم معنی اس میں شرط اس میں نہیں

آیت سجدہ سنی جانا کہ ہے سجدہ کی جا　　اب زباں سمجھے نہ سمجھے سجدہ واجب ہو گیا

سوال: آیت سجدہ لکھا یا اس کا ترجمہ دیکھا تو سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ (سامان آخرت ص ۲۰۲، بہار شریعت ج ۴ ص ۶۷)

سوال: سجدہ تلاوت میں شروع اور آخر میں اللہ اکبر کہنا کیا ہے اور کھڑا ہو کر سجدے میں جانا یوں ہی بعد سجدہ کھڑا ہونا کیا ہے؟

جواب: اول وآخر اللہ اکبر کہنا سنت اور کھڑے ہو کر سجدے میں جانا بعد سجدہ کھڑا ہونا مستحب ہے

سوال: اگر امام نے آیت سجدہ پڑھی تو کب سجدہ کرے نماز ہی میں یا خارج نماز بھی کر سکتا ہے؟

جواب: وہ نماز ہی میں سجدہ کرے اور مقتدی بھی ساتھ سجدہ کریں۔ (سامان آخرت ص ۳۰۲)

سوال: سجدۂ تلاوت کرتے وقت تکبیر کتنی آواز سے کہی جائے؟

جواب: اگر تنہا سجدہ کرے تو سنت یہ ہے کہ تکبیر اتنی آواز سے کہے کہ خود سن لے اور دوسرے لوگ بھی اس کے ساتھ ہوں تو مستحب یہ ہے کہ اتنی آواز سے کہے کہ دوسرے بھی سنیں۔

سوال: ایک مجلس میں سجدہ کی ایک ہی آیت کو بار بار پڑھا یا بار بار سنا تو کتنے سجدے واجب ہوں گے؟

جواب: صرف ایک سجدہ واجب ہوگا۔ (عالمگیری، سامان آخرت ص ۲۰۲)

سوال:ایک آیت سجدہ کو چند مجلسوں میں چند بار پڑھا تو؟

جواب:جتنی بار پڑھے گا اتنی بار سجدہ واجب ہوگا (سامان آخرت ص۲۰۲)

سوال:اگر پڑھنے والا ایک آیت کو چند مجلسوں میں بار بار پڑھتا رہا اور سننے والا ایک ہی مجلس میں سنتا رہا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر کتنے سجدے واجب ہوں گے؟

جواب:پڑھنے والے پر پڑھنے کی تعداد کے مطابق سجدے لازم اور سننے والے پر صرف ایک سجدہ واجب ہوگا۔(سامان آخرت ص۲۰۲)

سوال:اگر پڑھنے والے نے ایک مجلس میں ایک ہی آیت سجدہ کو کئی بار پڑھا مگر سننے والے نے کئی مجلسوں میں سنا تو کیا حکم ہے؟

جواب:پڑھنے والے پر ایک سجدہ اور سننے والے پر جتنے بار سنا اتنے بار سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ (سامان آخرت ص۲۰۳)

سوال:ایک مجلس میں آیت سجدہ پڑھی یا سنی اور سجدہ کرلیا پھر اسی مجلس میں اسی آیت کو دوبارہ پڑھا یا سنا تو دوبارہ سجدہ کرنا پڑے گا یا نہیں؟

جواب:دوبارہ سجدہ کی ضرورت نہیں اتحاد مجلس کی وجہ سے پہلا ہی سجدہ کافی ہے۔

(سامان آخرت ص۲۰۳، بحوالہ درمختار، بہار ج۴ص۷۱)

سوال:پوری آیت سجدہ نہ پڑھی بلکہ اس کے ایک دو کلمے پڑھے تو سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب:سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔

(بہار شریعت ج۴ص۶۵)

سوال:سجدہ کی آیت اس طرح پڑھی کہ صرف ہونٹ ہلے آواز پیدا نہ ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب:سجدہ واجب نہیں۔ (بہار شریعت ج۴ص۶۵)

سوال:قاری نے آیت سجدہ پڑھی مگر دوسرا اسی مجلس میں نہ سن سکا تو اس پر سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب:اس پر واجب نہیں البتہ اگر امام نے آیت پڑھی تو مقتدیوں پر واجب ہو گیا اگر چہ انھوں نے نہ سنی ہو۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۶۵)

سوال:ایک شخص آیت سجدہ پڑھتے وقت نہ موجود تھا نہ پڑھتے ہوئے سنا پھر بھی اس پر سجدہ واجب ہو گیا اس کی کیا صورت ہے؟

جواب:اس کی صورت یہ ہے کہ امام نے آیت سجدہ پڑھی اس وقت یہ شخص موجود نہ تھا نہ آیت سجدہ سنی مگر سجدہ سے پہلے نماز میں شامل ہو گیا تو اس پر بھی سجدہ واجب ہو گیا۔

(بہار ج ۴ ص ۶۵)

سوال:ایک شخص نے امام سے آیت سجدہ سنی مگر اس پر سجدہ واجب نہیں یہ کیسے؟

جواب:جب امام سے آیتِ سجدہ سنی تو جماعت میں شامل نہیں تھا مگر امام کے سجدۂ تلاوت کرنے کے بعد اسی رکعت میں شامل ہو گیا تو امام کا سجدہ اس کیلئے بھی کافی ہو گیا لہٰذا اب اس پر واجب نہ رہا اور اگر شامل ہی نہ ہوا یا دوسری رکعت میں شامل ہوا تو سجدہ اس پر بھی لازم ہو گا

(بہار ج ۴ ص ۶۵)

سوال:اس کی کیا صورت ہے کہ نہ سجدۂ تلاوت کیا نہ نیت کی پھر بھی سجدہ ادا ہو گیا؟

جواب:اس کی صورت یہ کہ نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کی اور تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع کر کے نماز کا سجدہ کر لیا تو سجدۂ تلاوت بھی ادا ہو گیا، اگر چہ اس کی نیت نہ کی اور نہ الگ سے سجدہ تلاوت کیا۔ (بہار ج ۴ ص ۶۹)

سوال:نماز میں سجدۂ تلاوت کیلئے با قاعدہ نماز کی طرح سجدہ ضروری ہے، یا صرف رکوع کرنے سے بھی ادا ہو جائے گا اگر رکوع سے ہی ادا ہو جائے تو اس کی شرط کیا ہے؟

جواب:سجدۂ تلاوت نماز میں صرف رکوع سے بھی ادا ہو جائے گا، مگر شرط یہ ہے کہ تلاوت کے فوراً بعد رکوع کرے ساتھ ہی ادائے سجدہ کی نیت کرے ورنہ سجدہ کرنا ضروری ہے۔

(بہار ج ۴ ص ۶۹)

سوال:نماز کے اندر آیت سجدہ کی تلاوت کی پھر خاص اسی کی ادئے گی کے لئے رکوع کیا

بعدہ کھڑا ہوا تو اب فوراً نماز کا رکوع اور سجدہ کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں مستحب یہ ہے کہ رکوع سے اٹھنے کے بعد دو تین آیتیں یا زیادہ پڑھ کر نماز کا رکوع کرے فوراً نہ کرے۔ (بہار ج ۴ ص ۶۹)

سوال: اگر آیت سجدہ پر سورت ختم ہوگئی فوراً خالص سجدہ تلاوت کی ادائے گی کی خاطر رکوع کیا تو اس رکوع سے سر اٹھانے کے بعد فوراً نماز کا رکوع کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اس میں بھی مستحب یہی ہے کہ پہلے دو تین یا زیادہ آیتیں پڑھے پھر رکوع کرے مگر اس صورت میں سورت ختم ہوگئی ہے تو دوسری سورت کی آیتیں پڑھ کر رکوع کرے۔

(غنیہ، درمختار، عالمگیری، بہار ج ۴ ص ۷۰)

سوال: نماز میں ایسی سورت کی تلاوت شروع کی جس میں آیت سجدہ کے بعد سورت کے ختم ہونے میں صرف دو یا تین آیتیں باقی ہیں تو کیا کرے پہلے سجدہ کرے یا آیتیں پڑھے؟

جواب: اس میں اختیار ہے کہ چاہے فوراً رکوع کرے یا سورت ختم ہونے کے بعد یا فوراً سجدہ کرے پھر باقی آیتیں پڑھ کر رکوع میں جائے یا سورت ختم کرنے کے بعد سجدہ میں جائے، مگر اس آخری صورت میں سجدہ سے اٹھ کر دوسری سورت سے کچھ آیتیں پڑھ کر رکوع کرے۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۷۰)

سوال: سجدۂ تلاوت کی ادائیگی کے لئے رکوع کیا مگر رکوع میں جاتے وقت سجدۂ تلاوت کی نیت نہ کی بلکہ رکوع میں یا رکوع سے اٹھنے کے بعد سجدہ کی نیت کی تو یہ نیت کافی ہوئی یا نہیں؟

جواب: یہ نیت کافی نہیں لہٰذا دوبارہ سجدہ کرنا پڑے گا۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۷۰)

سوال: امام نے آیت سجدہ کی باآواز بلند تلاوت کی اور رکوع میں جاتے ہوئے نیتِ سجدہ کر لیا مگر مقتدیوں نے نیت نہ کی تو مقتدیوں کا سجدہ ہوا یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں مقتدیوں کا سجدۂ تلاوت ادا نہ ہوا امام جب سلام پھیرے وہ سجدہ کر کے قعدہ کریں اسمیں تشہد پڑھیں اگر قعدہ نہیں کریں گے تو نماز فاسد ہوگی (بہار ۴/۷۰)

اس صورت میں عوام کی نماز کے فساد کا خطرہ ہے اس لئے امام حضرات مستقل سجدۂ تلاوت کیا

کریں۔

سوال: اگر امام نے آہستہ آواز سے آیت سجدہ پڑھی اور رکوع میں اس کی نیت کی تو ظاہر ہے کہ مقتدی نیت سجدہ نہیں کریں گے تو اس صورت میں کیا حکم ہوگا؟

جواب: اس صورت میں چونکہ مقتدیوں کو اس کا علم نہیں ہوا کہ امام نے آیت سجدہ کی تلاوت کی ہے لہٰذا معذور ہیں ان کی نماز ہوجائے گی۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۷۰)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ امام نے باآواز بلند آیت سجدہ کی تلاوت کی اور مقتدیوں نے سجدہ کی نیت نہ کی پھر بھی ان کا سجدہ ادا ہوگیا؟

جواب: جب کہ امام نے رکوع سے سجدۂ تلاوت کی نیت نہ کی تو سجدہ ہی سے امام و مقتدی ہر ایک کا سجدۂ تلاوت ادا ہوگیا اگرچہ امام اور مقتدیوں نے سجدہ کی نیت نہ کی جب کہ آیت سجدہ پڑھنے کے فوراً بعد سجدہ کیا ہو۔ (بہار ج ۴ ص ۷۰)

سوال: سجدۂ تلاوت رکوع سے ادا ہوجاتا ہے سجدہ سے بھی دونوں میں اولیٰ کون اور کب؟

جواب: جب کہ امام نے باآواز بلند تلاوتِ سجدہ کی تو سجدہ اولیٰ اور باآواز خفی کی تو رکوع بہتر ہے تاکہ مقتدیوں کو دھوکہ نہ ہو۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۷۰)

سوال: امام نے تلاوت کا سجدہ کیا مقتدیوں کو گمان ہوا کہ امام رکوع میں ہے اس لئے رکوع میں گئے جبکہ امام سجدے میں تھا تو مقتدی کیا کریں؟

جواب: رکوع توڑ کر سجدہ کریں۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۷۱)

سوال: کسی نے سجدۂ تلاوت کی ادائے گی میں ایک رکوع اور ایک سجدہ کیا یا ایک رکوع دو سجدے کر لئے تو سجدہ ادا ہوا یا نہیں؟

جواب: جس نے اس کیلئے ایک رکوع اور ایک سجدہ کیا تو سجدہ ادا ہوگیا مگر جس نے دو سجدے کر لئے نماز فاسد ہوگئی۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۷۱)

سوال: نمازی سجدہ تلاوت کرنا بھول گیا رکوع یا سجدہ یا قعدہ میں یاد آیا تو اب کیا کرے؟

جواب: اسی وقت سجدہ کرے پھر جس رکن میں تھا اس کی طرف لوٹے مثلاً رکوع میں تھا تو

سجدۂ تلاوت کر کے رکوع میں واپس ہوا اور اگر اس رکن کا اعادہ نہ کیا جب بھی نماز ہو جائے گی مگر قعدۂ اخیرہ دوبارہ کرنا ضروری اور فرض ہے کہ سجدہ سے قعدہ باطل ہو جاتا ہے۔

سوال: وہ کون شخص ہے جس نے حالتِ نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے کسی پر سجدہ واجب نہ ہوا ہاں دوسروں پر واجب ہو گیا؟

جواب: مقتدی نے آیت سجدہ پڑھی تو اس پر اور اس کے امام اور دیگر مقتدیوں میں سے کسی پر کبھی بھی اس تلاوت کی وجہ سے سجدہ واجب نہ ہوگا۔ البتہ دوسرا شخص جو اس کے ساتھ نماز میں نہ تھا اس نے آیت سجدہ سنی خواہ وہ نماز میں ہو یا باہر اس پر سجدہ تلاوت واجب ہے۔
(عالمگیری، درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت ج ۴ ص ٦٦)

سوال: وہ کون شخص ہے جس نے آیت سجدہ نماز میں سنی اس کے باوجود اس کا حکم ہے کہ نماز میں سجدہ نہ کرے؟

جواب: جبکہ امام نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا تو مقتدی کو بھی حکم ہے کہ وہ بھی سجدہ نہ کرے اگر چہ آیت سجدہ سنی ہو۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ٦٦) ہاں بعد میں دونوں سجدہ کریں۔

سوال: ایک شخص نے آیت سجدہ کی تلاوت کی اس کا سجدہ بھی نہ کیا اور ذمہ سے سجدہ ساقط ہو گیا اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: عورت نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی سجدہ نہ کیا یہاں تک کہ حیض آ گیا تو سجدہ ساقط ہو گیا۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ٦٦)

سوال: کسی نے پرندہ سے آیت سجدہ سنی یا جنگل اور پہاڑ وغیرہ میں ایسی آواز گونجی جو آیت سجدہ کی آواز کی طرح تھی تو سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب: ان صورتوں میں سجدہ واجب نہیں۔ (عالمگیری، بہار شریعت ج ۴ ص ٦٧)

سوال: کوئی شخص آیت سجدہ پڑھنے کے بعد مرتد ہو گیا اور کچھ لمحوں کے بعد دوبارہ مسلمان ہوا تو مرتد ہونے سے پہلے والا سجدہ واجب رہا یا نہیں؟

جواب: اب وہ سجدہ واجب نہ رہا۔ (بہار شریعت ج ص ۶۷)

سوال: ایک شخص پر سجدہ تلاوت کرنا لازم ہوا مگر ادا کرنے سے پہلے مر گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا کوئی کفارہ، فدیہ وغیرہ نہیں لہٰذا ساقط ہو گیا۔ (رضویہ م ۸ ص ۲۳۸)

سوال: کسی نے نماز میں آیت سجدہ کی طرف نظر کیا تو اس پر سجدہ واجب ہوا یا نہیں؟

جواب: محض نظر کرنے سے سجدہ واجب و لازم نہیں ہوتا لہٰذا اس پر سجدہ واجب نہ ہوا۔

(عالمگیری، بہار شریعت ج ۴ ص ۶۷)

سوال: کسی نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا تو کیا کرے؟

جواب: جب تک منافیِ نماز کوئی کام نہیں کیا ہے سجدہ کر لے اگر چہ سلام پھیر چکا ہے پھر سجدۂ سہو کر لے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت ج ۴ ص ۶۹)

سوال: نماز میں آیت سجدہ پڑھنے کے باوجود تین آیت پڑھ لینے سے زیادہ تاخیر کرنا بلا حرج درست ہے اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جبکہ اخیر سورت میں سجدہ واقع ہے مثلاً سورہ انشقت تو سورت پوری کر کے سجدہ کیا جب بھی حرج نہیں۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۶۹)

سوال: نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز سے باہر کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے، نماز سے باہر نہیں کیا جا سکتا۔ (بہار ۴/ ۶۹)

سوال: نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا پھر وہ نماز فاسد ہو گئی یا قصداً فاسد کر دی تو سجدہ کب کرے؟

جواب: نماز سے باہر سجدہ کر لے اور صورت مذکورہ میں سجدہ کر لیا تھا تو سجدہ کی حاجت نہیں

(بہار شریعت ج ۴ ص ۶۹)

سوال: سجدۂ تلاوت میں کیا پڑھنا چاہیے؟

جواب: فرض نماز کے اندر سجدۂ تلاوت کیا تو اس میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنا چاہیے اور نفل میں اختیار ہے، چاہے یہ پڑھے یا دوسری جو دعائیں حدیثوں میں وارد ہیں وہ

پڑھے مثلاً سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَ صَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ يَا سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا اور نماز سے باہر ہے تو تسبیح مذکور یا صحابہ و تابعین سے جو آثار مروی ہیں وہ پڑھے مثلاً ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدَ سَوَادِيْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِيْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ عِلْمًا يَّنْفَعُنِيْ وَ عَمَلًا يَّرْفَعُنِيْ۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۶۸)

سوال: کس پر آیت سجدہ سننے کے باوجود سجدہ واجب نہیں؟

جواب: جو عورت حالت حیض یا نفاس میں ہو وہ اگر آیت سجدہ سنے تو اس پر سجدہ واجب نہیں۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۰)

سوال: کتاب وغیرہ میں آیت سجدہ ہوں تو ان کو پڑھنے سے سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب: کلمات سجدہ کے پڑھنے سے سننے اور پڑھنے والے دونوں پر سجدہ تلاوت واجب ہوتا ہے خواہ کلماتِ سجدہ قرآن میں یا کسی کتاب میں ہوں (رضویہ ج ۳ ص ۶۴۹)

سوال: سجدہ تلاوت و سجدہ سہو میں فرق کیا ہے؟

جواب: ان دونوں میں کئی فرق ہیں۔ (۱) سجدۂ سہو کے دو سجدے ہوتے ہیں جبکہ سجدۂ تلاوت میں ایک ہی ہوتا ہے۔ (۲) سجدہ سہو نماز کے آخر میں سلام کے بعد ہوتا ہے۔ جبکہ نماز کے اندر آیت سجدہ تلاوت کرنے پر سجدہ تلاوت اثنائے نماز ہی میں ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ (۳) سجدہ سہو کے لئے التحیات پڑھی جاتی ہے اور سلام پھیرا جاتا ہے اس کے برخلاف سجدہ تلاوت میں نہ التحیات پڑھی جاتی ہے نہ سلام پھیرا جاتا ہے۔ (۴) سجدہ سہو مکرر نہیں ہوتا یعنی ایک نماز میں خواہ کتنے ہی واجب بھولے سے ترک ہوئے ہوں سب کے لئے صرف ایک بار سہو کے لئے دو سجدے کر لینا کافی ہے۔ یہ ترک واجب پر الگ الگ سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا جبکہ سجدہ تلاوت مکرر ہوتا ہے یعنی جتنے بار آیت سجدہ کی تلاوت کی جائے گی سجدہ تلاوت واجب ہوتا رہے گا۔ (الاشباہ ص ۳۷۳)

اعادۂ نماز کے مسائل

سوال: وہ کون سی صورتیں ہیں جب حکم ہے کہ نماز اسی طرح پوری کر لی جائے بعد میں دہرائی جائے؟

جواب: اس کی متعدد صورتیں ہیں۔

(۱) چند آدمی ننگے ہیں سترِ عورت کے لائق صرف ایک کپڑا ہے کہ باری باری اسے باندھ کر نماز پڑھتے ہیں تو ان میں جو یہ جانے کہ مجھ پر باری وقت کے بعد پہونچے گی وہ یوں ہی پڑھ لے پھر اعادہ کرے۔ (فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۵۳)

(۲) کشتی یا ریل یا تنگ مکان میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھے پھر اعادہ کرے (رضویہ م ۳/۴۵۳)

(۳) ستر کے قابل کپڑا ناپاک ہے اور دوسرا کپڑا نہیں اور پاک کرنے میں وقت جاتا رہے گا تو یوں ہی پڑھ لے پھر پھیرے۔ (رضویہ م ج ۳ ص ۴۵۳)

(۴) وضو کا پانی کمرے میں رکھا ہے اندھیرا سخت ہے جاتے ہوئے خوف ہے دیا سلائی یا روشنی کرنے کی کوئی چیز موجود نہیں ہے نماز کے اجالے کا انتظار کرتا ہے تو وقت جاتا ہے تو حکم ہے کہ تیمّم کر کے نماز پڑھ لے پھر اعادہ کرے (رضویہ م ج ۳ ص ۴۷۰)

(۵) پاخانہ، پیشاب، ریاح کا غلبہ ہے اور وقت جا رہا ہے تو اسی حال میں نماز پڑھ لے پھر پھیرے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۲۳)

(۶) وضو یا غسل کی حاجت ہے مگر وقت اتنا تنگ ہو گیا ہے کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہئے کہ تیمّم کر کے نماز پڑھ لے پھر وضو یا غسل کر کے اعادہ کرے۔

(بہار شریعت ج ۲ ص ۶۴)

(۷) ایسا دشمن ہے کہ ویسے کچھ نہیں بولتا مگر کہتا ہے کہ وضو کیلئے پانی لوگے تو مار ڈالوں گا قید کرادوں گا تو اس میں حکم یہ ہے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر جب موقع ملے تو وضو کر کے دوبارہ پڑھے۔ (بہار شریعت ج۲ ص۶۲)

(۸) قیدی کو قید خانے والے وضو نہ کرنے دیں تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور اعادہ کرے۔ (بہار شریعت ج۲ ص۶۲)

(۹) قید خانے والے یا دشمن نماز پڑھنے نہیں دیتے تو اشارے سے نماز پڑھے پھر اعادہ کرے۔ (بہار شریعت ج۲ ص۶۲ ر شامی ج۱ ص۳۱۹)

(۱۰) ٹرین سے سفر کر رہا ہے وقت نماز ختم ہونے والا ہے تو چلتی ہوئی ٹرین میں نماز پڑھ لے پھر موقع ملنے پر اعادہ کرے۔ (فتاوی برکاتیہ ص۸۷)

(۱۱) کوئی شخص قید میں ہے اور کچھ لوگ قبلہ رو ہونے سے مانع ہیں یعنی قبلہ رو نہیں ہونے دیتے تو جیسے بھی ہوسکے نماز پڑھ لے پھر جب موقع ملے وقت میں یا بعد میں تو اس نماز کا اعادہ کرے۔ (بہار شریعت ج۳ ص۵۰)

(۱۲) کسی نے وضو کیلئے پانی دینے کا وعدہ کیا یہ منتظر رہا جب دیکھا کہ اب انتظار میں وقت ختم ہو جائے گا تو تیمم سے نماز شروع کردی اتنے میں وہ پانی لے آیا اب یہ جانتا ہے کہ وضو کا وقت نہیں ہے تو نماز نہ توڑے یوں ہی نماز پوری کرلے بعد میں وضو کر کے پھیرے۔ (رضویہ م ج۴ ص۶۶۲)

(۱۳) کوئی شخص ستر کا کپڑا یا اس کے پاک کرنے کی چیز استعمال نہیں کرنے دیتا ہے تو یوں ہی نماز پڑھ لے پھر اعادہ کرے۔ (بہار شریعت ج۳ ص۴۷)

نماز توڑنے کے مسائل

سوال: نماز کے دوران شدت کا پاخانہ، پیشاب محسوس ہوا تو کیا کرے؟

جواب: اگر وقت میں گنجائش ہے تو نماز توڑ دے بلکہ توڑ دینا واجب ہے (بہار ۳ ص ۱۶۶)

سوال: اگر نماز کے دوران شدت کا پیشاب پاخانہ معلوم ہوا مگر اندیشہ ہے کہ اگر توڑے گا تو جماعت فوت ہو جائے گی تو فوتِ جماعت کا لحاظ کرے یا توڑ دے؟

جواب: پاخانہ، پیشاب کی شدید حاجت معلوم ہونے میں جماعت کے فوت ہو جانے کا لحاظ نہیں کیا جائے گا بلکہ وقت ہے تو حکم ہے کہ نماز توڑ دے۔ (بہار ۳ ص ۱۷۵)

سوال: اگر نماز میں شدت کا پیشاب پاخانہ معلوم ہوا مگر اندیشہ ہے کہ اگر توڑے گا تو نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو اس صورت میں نماز توڑنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں نماز توڑنے کی اجازت نہیں بلکہ حکم ہے کہ اسی حال میں نماز پڑھ لے پھر بعد میں دہرائے کیونکہ اسی حال میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جس کا دہرانا ضروری ہے۔ (بہار ۳ ص ۱۶۶ / شامی ا ص ۳۴۷)

سوال: کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہے اسی نمازی کو پکار رہا ہے جو اس کے قریب تھا تو کیا حکم ہے؟

جواب: مصیبت زدہ خواہ نمازی ہی کو پکار رہا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکار رہا ہو اگر نمازی اسے مصیبت سے بچانے نجات دلانے پر قادر ہے تو اس پر واجب ہے کہ نماز توڑ دے۔

(بہار ۳ ص ۱۷۵ / ۱۷۶)

سوال: کوئی شخص ڈوب رہا ہے یا آگ سے جل جانے والا ہے یا اندھا کوئیں میں گرنے ہی والا ہے تو نمازی نماز توڑ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ان سب صورتوں میں اگرچہ نمازی کو پکارا نہیں جا رہا ہے لیکن اگر وہ بچانے پر قادر ہے تو اس پر واجب ہے کہ نماز توڑ دے اور ڈوبنے والے جلنے والے کوئیں میں گرنے کے

قریب اندھے کو ڈوبنے، جلنے، گرنے سے بچائے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار ۳ ص ۱۷۶)

سوال: حالت نماز میں نمازی کو باپ، دادا، دادی، ماں وغیرہ بلائیں تو نماز توڑنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر کسی بڑی مصیبت کی وجہ سے پکاریں تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (بہار ۳ ص ۱۷۶)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ ماں، باپ، دادا، دادی وغیرہ کے معمولی پکارنے سے بھی نماز توڑنا جائز ہے؟

جواب: جبکہ نماز نمازِ نفل ہو اور ماں باپ دادا دادی کو معلوم نہ ہو کہ نماز پڑھ رہا ہے تو اس صورت میں معمولی پکار سے بھی جائز ہے کہ نماز توڑ دے اوران کی پکار پر جواب دے۔ (بہار ۳ ص ۱۷۶) اور اگر انہیں معلوم ہے کہ یہ نماز میں ہے پھر بھی پکار رہے ہیں تو معمولی طور پر پکارنے پر نماز نہ توڑے -بہار ۳ ص ۱۷۶)

سوال: کیا مذکورہ صورتوں کے علاوہ بھی کچھ صورتیں ہیں جن میں نماز توڑنا جائز ہے؟

جواب: ہاں سانپ وغیرہ کے مارنے کیلئے نماز توڑنا جائز ہے جبکہ اندیشہ صحیح ہو کہ ایذا پہونچادے گا یا کوئی جانور بھاگ گیا ہے اسے پکڑنے کیلئے بکریوں پر بھیڑیا کے حملہ کرنے کا خوف ہو گیا یا اپنے، یا پرائے کے کم ازکم ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو مثلاً دودھ اُبل جانے، گوشت، روٹی، ترکاری وغیرہ جل جانے کا اندیشہ ہو یا کم ازکم ایک درہم کی کوئی چیز چور لے بھاگا تو ان ساری صورتوں میں نماز توڑ دینا جائز ہے۔ (بہار ۳/۱۷۶)

سفر اور مسافر کے مسائل

سوال: مسافر کسے کہتے ہیں؟

جواب: مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کی راہ کے سفر کے ارادے سے اپنی آبادی سے نکل جائے (رضویہ م ۸ ص ۲۴۳)

سوال: تین دن کی راہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: معتدل دن رات والی جگہوں میں دن سے مراد سال کا سب سے چھوٹا دن ہے اور تین دن کی راہ سے مراد یہ ہے دن کے اکثر حصے میں چلنا مثلاً شروع صبح صادق سے دوپہر ڈھلنے تک چلا پھر ٹھہر گیا پھر دوسرے اور تیسرے دن یوں ہی کیا تو اتنی دور کی راہ کو مسافت سفر کہیں گے۔ (بہار ۴/۷۵) فقہائے کرام نے آسانی کے لئے اس کی مقدار تین منزل یعنی (۵۷ $\frac{1}{2}$) ساڑھے ستاون میل مقرر فرمایا ہے اور دور حاضر کی پیمائش کے لحاظ سے ۹۲ رکلومیٹر ہے۔

سوال: کسی بھی شخص کے مسافر ہونے کے لئے کیا شرطیں ہیں؟

جواب: (۱) سفر کی نیت (۲) اپنی آبادی سے بہ نیت سفر نکل جانا (۳) مسافت کا کم از کم ساڑھے ستاون میل ہونا (۴) ساڑھے ستاون میل کے فاصلے کے سفر کا ارادہ بالاتصال ہونا

سوال: بارادۂ سفر اپنی آبادی سے نکلنے کے بعد کب تک آدمی مسافر رہتا ہے؟

جواب: جب تک وطن واپس نہ آجائے یا کہیں پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت نہ کرلے مسافر ہی رہتا ہے۔ (رضویہ م ۸ ص ۲۵۸، جوہرہ ج ۱ ص ۸۶)

سوال: مسافر ہونے سے حکما کون سی تبدیلی آتی ہے؟

جواب: اس کے حق میں تبدیلی یہ آتی ہے کہ چار رکعتی فرض نمازوں کی آخری دو رکعتیں اس کے ذمے سے ساقط ہو جاتی ہیں۔ صرف پہلی دو رکعتیں اس پر فرض رہتی ہیں، لہذا چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعت پوری نماز ہے۔ (بہار ۴/۷۷)

سوال: سفر میں قصداً نماز پوری پڑھنا اور قصر نہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: گناہ ہے۔ (رضویہ ج ۸ ص ۲۶۷)

سوال: مسافر چار رکعت کی سنت نمازوں میں قصر کرے گا یا نہیں؟

جواب: سنتوں میں قصر نہیں اگر موقع ہو تو پوری پڑھے ورنہ معاف ہے۔

(درمختار ج ۱ ص ۵۳۰، بہار ۳/۷۸)

سوال: کب مسافر کو قصر کی اجازت نہیں یعنی چار رکعتیں پڑھنی پڑیں گی؟

جواب: جب مسافر نے مقیم امام کی اقتدا کی تو چار رکعت پڑھنی پڑیں گی کیونکہ امام کی تبعیت میں اس کا فرض متغیر ہو گا۔ (ہدایہ مع الکفایہ ج دوم ص ۱۲)

سوال: مقیم مقتدیوں نے اگر مسافر کی اقتدا میں نماز پڑھی تو مسافر امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی نماز کس طرح مکمل کریں؟

جواب: دو رکعت امام کے ساتھ ادا کریں جب امام سلام پھیر دے تو مقیم مقتدیوں کو چاہئے کہ اپنی باقی دو رکعتیں پڑھیں ان دونوں رکعتوں میں قراءت نہ کریں بلکہ سورۂ فاتحہ پڑھنے کی مقدار چپ چاپ کھڑے رہیں۔ (درمختار ج ۱ ص ۵۳۰)

سوال: مسافر ظہر یا عصر چار رکعت پڑھ ڈالے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دو رکعت کی نیت سے تکبیر تحریمہ کہا تھا اور قعدۂ اولیٰ یعنی دوسری رکعت کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھا تو پہلی دو رکعتیں فرض اور اخیر کی دو رکعتیں نفل ہو گئیں مگر تاخیرِ سلام کی وجہ سے نماز مکروہ تحریمی ہوئی اور پڑھنے والا گنہگار ہوا۔ (جوہرہ ج ۱ ص ۸۶) اور اگر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے، چاروں رکعتیں نفل ہو گئیں (بہار ۳/۷۷)

سوال: مقیم نماز پڑھ رہا تھا مسافر مقیم کی اقتدا میں کھڑا ہو گیا تو قصر پڑھے یا پوری؟

جواب: اب مسافر مقیم کا تابع ہو گیا پوری نماز پڑھے قصر نہ کرے خواہ پہلی رکعت میں شامل ہو یا آخری رکعت میں۔ (جوہرہ ج ۱ ص ۸۷)

سوال: حالتِ سفر میں ظہر، عصر، عشا میں کل کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: مسافر پر چار رکعتیں فرض میں سے صرف دو رکعتیں فرض ہیں۔ (ھدایہ مع الفتح ۲/۴)

سوال: کب مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کر سکتا؟

جواب: جب کسی چار رکعتی نماز کا وقت ختم ہو گیا تو وقت ختم ہونے کے بعد مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ (بہار ۸۲/۳)

سوال: وہ کون سی نمازیں ہیں جن میں وقت اور بعد وقت دونوں صورتوں میں مسافر مقیم کی اقتدا کر سکتا ہے؟

جواب: وہ نمازیں جن میں قصر نہیں مثلاً فجر اور مغرب میں وقت اور بعد وقت ہر صورت میں مسافر مقیم کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (بہار ۸۲/۳)

سوال: چلتی ہوئی ٹرین میں مسافر نماز پڑھ لے تو ہو گی یا نہیں؟

جواب: فرض، واجب، سنت فجر نہیں ہو گی البتہ نفل ہو جائے گی۔

(بہار شریعت ج ۴ ص ۱۹ رد المحتار ج ۱ ص ۴۷۲)

سوال: جو مسافر سواری پر سوار ہو کر سفر کر رہا ہے اسے اترنے چڑھنے میں مرض کے بڑھنے کا اندیشہ ہو تو نماز کیسے پڑھے؟

جواب: وہ سواری ہی پر نماز پڑھے لے۔ (رضویہ م ج ۳ ص ۴۳۴)

سوال: کسی مسافر نے مثلاً ظہر یا عصر کی نماز اول وقت میں قصر پڑھ لی اور وقت ظہر یا عصر ختم ہونے سے پہلے مقیم ہو گیا تو کیا اقامت کی وجہ سے دوبارہ پوری پڑھنی پڑے گی؟

جواب: حالت سفر میں جب پڑھ لیا تو وہ ہو گئی اقامت کے بعد دوبارہ ضرورت نہیں۔

(جوہرہ ج ۱ ص ۸۶)

سوال: مقیم نے مسافر امام کی اقتدا کی امام پر سجدہ سہو لازم ہوا اس نے سجدہ سہو کیا مگر مقتدی نے نہیں کیا تو اس کی نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: اس کو امام کے ساتھ سجدہ سہو کرنا چاہیے لیکن نہیں کیا تو آخر میں کرے اور آخر میں بھی نہیں کیا تو نماز دہرانی ضروری ہے۔ (عالمگیری رد المحتار فیض الرسول ج ۱ ص ۳۸۶)

سوال: اگر مسافر مقیم کے پیچھے پڑھ رہا تھا کچھ رکعتیں پوری کر کے اپنی نماز فاسد کر دی تو اب چار پڑھے یا دو؟

جواب: اب صرف دو پڑھے اس لئے کہ چار اس وقت پڑھنے کا حکم ہے جب مقیم کی اقتدا میں ہو اور صورت مذکورہ میں متابعت نہیں ہے لہٰذا صرف دو پڑھے۔ (جوہرہ ج ا ص ۸۷)

سوال: کسی نے اپنے گھر میں ظہر عصر کی نماز پڑھی پھر سورج غروب ہونے سے پہلے مسافر ہو گیا اتنے میں اسے معلوم ہوا کہ ظہر اور عصر کی نمازیں بے وضو پڑھی ہیں تو اب دو دو رکعتیں پڑھے یا چار چار رکعتیں پڑھے؟

جواب: ظہر کی چار عصر کی صرف دو قصر قضا پڑھے کہ وقت عصر کی آخر میں مسافر ہو گیا اور آخری وقت کا اعتبار ہے۔ (جوہرہ ج ا ص ۸۶)

سوال: چند مسافروں نے مسافر امام کی اقتدا میں ظہر کی نماز شروع کی امام نے اقامت کی نیت کر لی تو کتنی رکعتیں ادا کرے؟

جواب: امام و مقتدی سب چاروں رکعتیں پڑھیں۔ (جوہرہ ج ا ص ۸۷)

سوال: کوئی کافر تین دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا دو دن کے بعد مسلمان ہو گیا تو دو رکعت پڑھے گا یا چار؟

جواب: صرف دو رکعت پڑھے گا۔ (بہار ۳/۷۷)

سوال: اگر کوئی نابالغ لڑکا تین دن کی راہ سے نکلا اور راستہ میں بالغ ہوا تو قصر کرے گا یا نہیں؟

جواب: اب سے جہاں جانا ہے وہ اگر تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے قصر نہ کرے ہاں اگر تین دن کی راہ ہو تو قصر کرے۔ (بہار ۳/۷۷)

سوال: ایک عورت تین دن کی راہ کے سفر کے ارادے سے نکلی مگر حالت حیض میں تھی راستے میں حیض سے پاک ہوئی تو اب قصر کرے یا پوری پڑھے؟

جواب: اب سے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے (بہار ۳/۷۷) ورنہ قصر کرے۔

سوال: جب مسافر ایسی جگہ ہے کہ ساری زمین ناپاک اور بھیگی ہوئی ہے تو نماز کیسے پڑھے؟
جواب: اگر یہ کر سکتا ہو کہ تیز چل کر ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں وقت نکلنے سے پہلے اسے نماز پڑھنے کیلئے کوئی پاک جگہ مل جائے گی تو ایسا ہی کرے، ورنہ اشارے سے نماز ادا کرے اور اس کے اعادہ کی بھی حاجت نہیں۔ (فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۴۳)

سوال: مسافر امام نے ظہر یا عصر وعشا کی نماز پوری پڑھادی تو مقیم کی نماز ہوئی یا نہیں؟
جواب: اگر پہلی دو رکعتوں کے بعد مقیم مقتدی حضرات اس امام کی اقتدا باقی رکھیں گے تو ان کی نماز باطل ہو جائے گی۔ (رضویہ م ج ۸ ص ۲۷۱)

سوال: کسی کی سسرال مدت سفر پر ہو تو سسرال میں پوری نماز پڑھے گا یا قصر کرے گا؟
جواب: سسرال مدت سفر پر ہو تو وہاں جانے پر نماز میں قصر پڑھنا ہوگا۔ (فتاوی رضویہ م ج ۸ ص ۲۷۰) بشرطیکہ اس کے بعل بچے وہاں نہ رہتے ہوں یا رہتے ہوں تو عارضی طور پر۔ اگر عورت سسرال میں رہتی ہے وہ وہاں پہنچنے پر آدمی مقیم ہو جائے گا اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور وہاں عورت رہتی نہیں بلکہ کبھی کبھی اس کا عارضی قیام ہوتا ہے تو وہاں پہنچنے پر مقیم نہ ہوگا جبکہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہو۔

سوال: عورت اپنے شوہر کے ساتھ سفر میں تھی یا نوکر اپنے آقا کے ساتھ یا سپاہی اپنے امیر کے ساتھ یا شاگرد اپنے استاد کے ساتھ تھا اور کسی شہر میں شوہر یا آقا یا امیر یا استاد نے پہونچ کر اقامت کی نیت کر لی اور عورت یا نوکر یا سپاہی یا شاگرد کو ایک یا دو دن کے بعد اطلاع دی گئی کہ اقامت کی نیت کر لی گئی ہے تو کیا حکم ہے؟
جواب: چونکہ شوہر، آقا، امیر، استاذ نیت اقامت کرتے ہی مقیم ہو گئے ساتھ ہی ان کے تابع بھی مقیم ہو گئے لیکن تابع لوگ لاعلمی سے قصر کرتے رہے تو لازم ہے کہ اس ایک یا دو دن کی نماز دوبارہ پڑھیں۔ (جوہرہ ج ۱ ص ۸۷)

سوال: عورت اپنے میکے میں مسافر رہے گی یا مقیم یعنی قصر کرے گی یا پوری نماز پڑھے گی؟
جواب: اگر اپنے شوہر کے یہاں (سسرال) مستقل رہنے لگی اور میکے دو روز، دس روز

غرض کہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت سے پہونچی تو قصر کرے گی اور اگر ابھی سسرال میں عارضی طور پر گئی میکہ پہونچتے ہی نماز پوری پڑھے گی بشرطیکہ میکہ سسرال سے مدت سفر پر ہو۔ (بہار ۴/۸۴)

سوال: ایک شخص کے جانے کے دو راستے ہیں ایک سے وہ مثلاً کل ساٹھ کلو میٹر کی مسافت پر واقع ہے اور دوسرے سے سو یا دو سو کلو میٹر پر، تو اس شہر کا سفر کرنے والا مسافر ہوگا یا نہیں پھر دونوں میں کس راستے کا اعتبار ہوگا؟

جواب: مسافر جس راستے سے سفر کرے گا اسی کا اعتبار ہوگا لہذا اگر ساٹھ کلو میٹر والے راستے سے جائے گا تو مسافر نہ ہوگا اور دوسرے سے جائے گا تو مسافر ہو جائے گا۔

(مفہوماً رضویہ م ۸ ص ۲۵۵)

سوال: کسی کے دل میں ۹۲ رکلو میٹر سے کم مسافت کے سفر کا عزم ہے اور ۹۲ کلو میٹر یا اس سے زیادہ کا محض اس لئے ارادہ کر لیا کہ راستے میں قصر کی اجازت مل جائے تو مسافر ہوگا اور قصر کرے گا یا نہیں؟

جواب: وہ نہ مسافر ہوگا نہ اسے قصر کی اجازت ملے گی کیونکہ یہ نیت نہیں محض خیال ہے۔

(رضویہ م ۸ ص ۲۶۱)

سوال: اس کی کیا صورت ہے صورت مذکورہ میں وہ مسافر ہو جائے اور اسے قصر کی اجازت بھی مل جائے؟

جواب: جبکہ ۹۲ کلو میٹر یا اس سے زیادہ مسافت طے کرنے کا سچا ارادہ کرلے اور واقعی وہ مسافت طے کرے پھر اپنی منزل مقصود کو واپس آئے اور یہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ کرے تو اسے جانے آنے ٹھہرنے میں قصر کی اجازت مل جائے گی۔

(رضویہ م ۸ ص ۲۶۱/۲۶۲)

سوال: جس نے مدت سفر ساڑھے ستاون میل (۹۲ کلو میٹر) کی مسافت کے سفر کا ارادہ کر لیا اور ابھی اپنی آبادی یا وطن سے نکلا نہیں ہے وہ مسافر ہوا یا نہیں؟

جواب: ابھی مسافر نہیں ہوا وہ اس وقت مسافر ہوگا جب بقصد سفر اپنی آبادی سے نکل جائے۔ (رضویہ م ۸ ص ۲۴۳)

سوال: اور اگر کوئی اپنی آبادی سے باہر نکلا اور مدت سفر سے زیادہ مسافت طے کر لی مگر سفر کی نیت وارادہ نہ کیا تو مسافر ہوا یا نہیں؟

جواب: نہیں ہوا اس لئے سفر کرتے وقت سفر کی نیت بھی ضروری ہے۔ (رضویہ م ۸/۲۴۳)

سوال: ایک شخص مدت سفر سے کم کسی مقام یا شہر کے ارادے سے نکلا پھر اس مقام یا شہر پر پہونچ کر دوسرے شہر کی طرف چلا وہ بھی مدت سفر سے کم مسافت پر تھا مجموعی طور پر مدتِ سفر سے زیادہ مسافت ہوگئی تو مسافر ہوا یا نہیں؟

جواب: چونکہ اس صورت میں مدت سفر تک بلا انقطاع نہ پایا گیا نہ سفر کی نیت اس لئے مسافر نہ ہوا۔ (فتاوی رضویہ م ۸ ص ۲۴۲)

سوال: منزلِ مقصود تک جانے میں آدمی مسافر نہ ہو اور وہاں سے واپسی میں مسافر ہوجائے اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جب منزل مقصود مدت مسافرت پر واقع ہو مگر جانے والے کا سفر جانے کے وقت دو حصوں میں منقسم ہوگیا مثلاً آدھی منزل پہونچ کر ٹھہرا پھر وہاں سے منزل مقصود پہونچا اور واپسی میں براہ راست اپنے محل اقامت واپس آیا تو چونکہ واپسی میں مدت مسافرت کا سفر علی الاتصال پالیا گیا اس لئے واپسی میں مسافر ہوگیا جبکہ جانے میں مسافر نہ ہوا۔

(مفہوم رضویہ م ۸ ص ۲۴۲)

سوال: چند مسافروں نے مسافر امام کی اقتدا میں ظہر کی نماز شروع کی امام نے اقامت کی نیت کر لی تو مقتدی کتنی رکعتیں ادا کریں؟

جواب: امام ومقتدی سب چاروں رکعتیں پڑھیں۔ (جوہرہ ج ا ص ۸۷)

سوال: ظہر کی نماز گھر پہ پڑھی اور عصر کی سفر میں مگر اعادہ کی ضرورت ہوئی تو ظہر کی صرف دو اور عصر کی چار پڑھنا ہے اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جبکہ نماز ظہر پڑھ کر سفر میں چلا تو وقت ظہر باقی تھا اور سفر میں عصر کی نماز قصر پڑھی پھر مغرب سے پہلے پہلے ارادہ سفر ترک کر دیا اتنے میں معلوم ہوا کہ نماز ظہر وعصر بلا وضو پڑھی تھی تو ظہر کی دو قصر قضا اور عصر کی چار پوری پڑھے کہ غروب آفتاب سے قبل ترک سفر کر کے مقیم ہو گیا۔ (جوہرہ ج ۱ ص ۸۶)

سوال: جس پر قصر واجب تھا اس نے مسئلے سے ناواقفیت یا نادانی کی وجہ سے قصر نہ کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر واجب ہے کہ ایسی جو بھی نمازیں پڑھیں ان کی قصر قضا پڑھ کر پھیرے۔ (رضویہ م ۸ ص ۲۷۰)

سوال: مسافر تین دن کی مسافت کے ارادے سے چلا قصر نماز بھی ادا کی پھر پوری مسافت پوری ہونے سے پہلے واپسی کا ارادہ کر لیا تو ارادہ سے پہلے ادا کردہ قصر کا کیا حکم ہے؟ اور واپسی کے درمیان قصر پڑھے یا کامل؟

جواب: مسافر کو قصر کرنے کے لئے صرف یہ ضروری اور کافی ہے کہ اسے ظن غالب ہو جائے کہ سفر جاری رہے گا اور صورت مذکورہ میں ظن غالب تھا تبھی اس نے قصر پڑھی پھر اچانک واپسی کا ارادہ کیا۔ تو اسے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (مفہوم رضویہ ۲۶۱/۸)

سوال: ایک شخص کو تین سو کلو میٹر جانا ہے مگر مدت سفر سے کم ہر ساٹھ، ستر کلو میٹر پر واقع شہر یا گاؤں میں کام سے تھوڑی دیر ٹھہرنا ہے تو مسافر ہو گا اور قصر کرے گا یا نہیں؟

جواب: قصر کے لئے ضروری ہے کہ مدت سفر تک علی الاتصال جانا ہو اس سے کم میں کہیں ٹھہرنا مقصود نہ ہو ورنہ سفر شرعی نہ ہو گا قصر کی بھی اجازت نہیں ملے گی صورت مذکورہ میں چونکہ مسلسل کم از کم ۹۲ کلو میٹر تک کبھی سفر جاری نہ رہا لہذا وہ شخص نہ مسافر ہوا نہ اسے قصر کی اجازت ملے گی اگر چہ اس طرح وہ ہزاروں کلو میٹر چل ڈالے۔ (مفہوماً، رضویہ م ۸ ص ۲۷۰)

سوال: کیا مسافر بھی مقیم ہو سکتا ہے اگر ہو سکتا ہے تو کیسے اور مقیم ہو جانے پر حکم میں کیا فرق آئے گا؟

جواب: ہاں مسافر مقیم ہوسکتا ہے جب کسی لائق اقامت مقام پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کر کے ٹھہر جائے فرق یہ آئے گا کہ دو رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھنا ہوگا (بدائع ج۱ص ۹۷)

سوال: کسی بھی مسافر کے مقیم ہونے کی کیا شرطیں ہیں؟

جواب: چھ شرطیں ہیں جب تک یہ نہ پالی جائیں اقامت کی نیت صحیح نہیں ہوسکتی اور مسافر مقیم نہیں ہوسکتا وہ یہ ہیں۔

(۱) چلنا بند کردے اگر چلنے کی حالت میں مقیم ہونے کی نیت کرے تو مقیم نہیں ہوگا۔

(۲) جہاں مقیم ہونے کی نیت کی وہ جگہ اس قابل ہو کہ آدمی وہاں پندرہ دن ٹھہر سکتا ہے یعنی ایسی آبادی جہاں ضروریات زندگی کی چیزیں مل سکتی ہوں۔

(۳) پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے وہ مقیم نہ ہوگا۔

(۴) پندرہ دن ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی نیت ہو۔

(۵) اپنا ارادہ مستقل رکھنا یعنی کسی کا تابع نہ ہو کہ جب وہ چلے گا اس کو چلنا ہی پڑے گا مثلاً نوکر آقا کا تابع ہے تو وہ اقامت کی نیت کرے تو درست نہیں۔

(۶) اس کی حالت ارادہ کے منافی نہ ہو مثلاً وہ کفار کے لشکر کے سامنے ہے اور ہر وقت جنگ شروع ہونے کا خطرہ ہے ایسی حالت میں وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرنا لغو ہے ایک دن بھی وہاں ٹھہرے رہنے کا بھروسہ نہیں لہذا مقیم نہیں ہوسکتا۔ (عالم گیری، بدائع ۱/ ۹۷)

سوال: مدت اقامت کم از کم کتنے دن ہے؟

جواب: کم سے کم پندرہ دن یعنی اگر کہیں پندرہ دن یا اس سے زیادہ اقامت کی نیت سے ٹھہر گیا تو اقامت ثابت ہوگی حضرت عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا۔

اذا د خلت بلدة و انت مسافر و فی عز مك ان تقيم بما خمسة عشر يوماً فا كمل الصلوٰة و ان كنت لا تدری متی

تظعن فاقصر (بدائع ج ا ص ۹۷)

سوال: کسی نے دو جگہوں پر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی تو قصر کرے گا یا پوری پڑھے گا؟

جواب: اگر ٹھہرنے کی دونوں جگہیں ایک ہی شہر میں ہیں یا ایک ہی گاؤں میں ہیں تو قصر نہیں کر سکتا اور اگر الگ الگ شہر یا گاؤں ہیں تو قصر کرے (بدائع ج ا ص ۹۸)

سوال: مسافر جا رہا ہے اور ابھی شہر یا گاؤں میں پہونچا نہیں اور اقامت کی نیت کر لی تو دو رکعت پڑھے گا یا چار؟

جواب: شہر یا گاؤں میں پہونچنے سے پہلے اقامت کی نیت صحیح نہیں اس لئے مقیم نہ ہوا دو رکعت پڑھے ہاں پہونچنے کے بعد نیت کرے تو چار رکعت پڑھے اگرچہ ابھی مکان وغیرہ کی تلاش میں ہو۔ (بہار ج ۴/ ۷۸)

سوال: اگر کسی نے دو شہروں یا گاؤں میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی کہ دن فلاں شہر یا گاؤں میں گزاروں گا اور رات فلاں شہر یا گاؤں میں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر پہلے اس شہر میں پہونچا جس میں دن گذارنے کی نیت کی تھی تو مقیم نہ ہوا وہ قصر کرے اور اگر اس گاؤں یا شہر میں پہونچا جس میں رات گذارنے کی نیت کی تھی تو مقیم ہو گیا فرض کی چار رکعتیں پڑھے اس لئے کہ اعتبار اسی کا ہوتا ہے جہاں رات گذاری جائے۔

(بدائع ج ا ص ۹۸)

سوال: کسی مسافر نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی مگر پھر بھی مقیم نہ ہوا مسافر ہی رہا اس کی نیتِ اقامت لغو و بیکار ہے اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جب اقامت کی نیت کے پندرہ دن متحقق نہ ہو سکیں تو مسافر ہی رہے گا مثلاً حاجی مکہ شریف میں ایامِ عشر کے اندر داخل ہوا یا ایامِ عشر سے پہلے پہونچا مگر یوم ترویہ تک رہا اس کے ٹھہرنے کے پندرہ دن پورے نہ ہوئے تو اگرچہ اقامت کی نیت کی مگر مقیم نہ ہوا اس کی نیتِ اقامت لغو ہو گئی ۔ (بدائع ج ا ص ۹۸)

حاجی جب مکہ معظمہ ذی الحجہ کی ابتدائی تاریخ کو پہنچا کہ اس تاریخ سے منیٰ جانے

میں پندرہ دن سے کم وقت رہ گیا ہے تو وہ مسافر ہی رہے گا اگر چہ اسے مکہ میں پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنا ہو ہاں اگر بعد حج یعنی منیٰ سے واپسی کے بعد مکہ میں پندرہ دنیا زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو نیت اقامت سے اب مقیم ہو جائے گا۔ (بہار ج ۴ ص ۸)

سوال: وہ کون سے مقامات ہیں جہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کی جائے پھر بھی اقامت ثابت نہ ہو؟

جواب: وہ مقامات جہاں عام طور پر اقامت نہیں کی جاتی مثلاً میدان، جزیرہ، کشتی وغیرہ (بدائع ج ۱ ص ۹۸)

سوال: وہ کون مسافر ہیں جو پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرلیں تب بھی مقیم نہیں ہوتے بلکہ وہ مسافر ہی رہتے ہیں؟

جواب: وہ مجاہدین اسلام جو دارالحرب میں بغرض جہاد داخل ہوں وہ اگر چہ اقامت کی نیت کرلیں مسافر ہی رہیں گے۔ (قدوری مع جوہرہ ج ۱ ص ۸۶)

سوال: کسی شخص نے کسی شہر یا آبادی کا خاص ضرورت سے سفر کیا پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی بلکہ اس کا ارادہ رہا کہ جوں ہی ضرورت پوری ہو جائے گی اپنے وطن کو واپس ہو جاؤں گا اور آج کل میں مہینے کے مہینے سال کے سال گزرتے جارہے ہیں تو مسافر ہی رہے گا یا مقیم ہو جائے گا؟

جواب: اس صورت میں شخص مذکورہ مسافر ہی رہے گا اگر چہ کئی سال گزر جائیں۔

(جوہرہ ج ۱ ص ۸۶، بہار ۳ / ۸۰، ۸۱)

سوال: دارالحرب میں کوئی وہیں کا کافر باشندہ مسلمان ہو گیا کفار اسے مار ڈالنے کی فکر میں ہوئے اس لئے وہ تین دن کی راہ کا ارادہ کر کے بھاگا تو قصر کرے یا پوری پڑھے؟

جواب: وہ قصر کرے، بلکہ اگر کہیں ایک دو ماہ کے ارادے سے چھپ گیا جب بھی قصر کرے ہاں اسی شہر میں چھپا تو پوری پڑھے۔ (بہار ۳ / ۸۱)

سوال: اگر کوئی مسلمان دارالحرب میں قید تھا وہاں سے بھاگ کر غار میں چھپ گیا تو اس

میں دو رکعت پڑھے یا چار؟

جواب: اس میں دو ہی رکعت پڑھے اگرچہ پندرہ دن تک ٹھہرنے کا ارادہ ہو۔

(بہار ۳/۸۱)

سوال: محلِ اقامت میں امام چار رکعت کی نماز دو پڑھ کر چلا گیا اور مقتدیوں کو اس کا حال معلوم نہ ہوا کہ مقیم ہے یا مسافر تو مقتدیوں کی نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: ان کی نماز نہیں ہوئی اگرچہ یہ لوگ خود مسافر ہوں (رضویہ م ج ۴ ص ۷۰۵)

سوال: صورت مذکورہ میں مقیم و مسافر دونوں کی نماز ہوگئی اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: جبکہ جنگل یا منزل پر ایسا ہوا تو مسافر کے ساتھ مقیم کی بھی نماز ہوگئی مقیم اپنی چار پوری کرے۔ (رضویہ م ج ۴ ص ۷۰۵)

سوال: مسلمان بیوپاری جو آئے دن تجارت کے سلسلے میں دورہ کرتے رہتے ہیں یا ان کے علاوہ جو لوگ کسی غرض سے دورہ میں رہتے ہیں وہ قصر کریں یا پوری پڑھیں؟

جواب: اگر اپنے محلِ اقامت سے ایسی جگہ کے دورہ پر نکلیں جو وہاں سے مدت سفر (۹۲ کلو میٹر) پر ہو تو شرعاً مسافر ہوں گے قصر کریں گے اور اگر بیس کلو میٹر چالیس کلو میٹر غرض کہ مدتِ سفر سے کم جگہ تک جا کر اپنے محلِ اقامت تک واپس آجاتے ہوں تو مسافر نہیں ہوں گے اس لئے نماز پوری پڑھیں۔ (مفہوماً رضویہ ۸ ص ۲۴۱/۲۴۲)

سوال: وہ کون شخص ہے جو دورہ کرنے کی نیت سے مدتِ سفر سے زیادہ کا سفر کر ڈالے تب بھی مسافر نہ ہوگا؟

جواب: حاکم اپنی مملکت میں دورہ کرنے کی نیت سے سفر کرے تو وہ مسافر نہ ہوگا۔ (فتح القدیر باب صلاۃ الجمعہ ۲/۲۶، فتاوی بزازیہ علی ہامش الفتاوی الہندیۃ ۴/۷۲، رضویہ م ۸/۲۴۲) یوں ہی امیر لشکر اپنی فوج کے ساتھ دشمن کی تلاش میں نکلا تو وہ بھی مسافر نہ ہوگا اور نماز میں قصر نہیں کرے گا خواہ کتنا ہی سفر طویل ہو۔

سوال: بادشاہ اپنی رعایا کی تفتیش احوال کے لئے نکلا تو قصر کرے گا یا نہیں؟

جواب: اگر پہلا ارادہ مسلسل ۹۲ کلو میٹر یعنی تین منزل کا نہ ہو تو قصر نہیں کریگا (بہار ۳/ ۷۸)

سوال: جنگلوں میں جو لوگ جا کے ماہ دو ماہ رہ کر ملازمت کرتے ہیں وہ مسافر ہوں گے یا نہیں؟

جواب: نرے جنگل میں اقامت کی نیت صحیح نہیں بشرطیکہ تین دن کی راہ پر ہو لہذا جو ملازم بالکل جنگل میں مدت سفر چل کر ملازمت کرتے ہیں وہ وہاں پہونچ کر جب تک رہیں مسافر ہی رہیں گے۔ (رضویہ م ۸/ ۲۶۰)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ جنگل میں رہ کر ملازمت کرنے والے مسافر نہ ہوں گے؟

جواب: جب کہ ملازم کے وطن سے جنگل مدت سفر سے کم پر واقع ہے تو وہاں ملازمت کرنے والے مسافر نہ ہوں گے۔ (رضویہ م ۸/ ۲۶۶)

سوال: ملازم مذکور اگر وہاں سے کہیں مدت سفر سے کم کی نیت سے جائے تو نماز پوری پڑھے یا قصر کرے؟

جواب: اگر یہاں سے کہیں مدت سفر سے کم کی نیت سے جائے تو جاتے، آتے، وہاں ٹھہرتے ہر حال میں نماز پوری پڑھے اگر چہ ایک ہی دن ٹھہرے کہ ابھی سفر شرعی متحقق نہ ہوا۔ (رضویہ م ۸/ ۲۶۶)

سوال: اگر وہ مدت سفر کی نیت سے کہیں جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: تو راستے میں قصر کرے اور جہاں گیا وہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنا ہے تو وہاں بھی قصر کرے۔ (رضویہ م ۸/ ۲۶۶)

سوال: ملازم مذکور سفر کی مدت طے کر کے یہاں (جنگل) آیا تو یہاں پہنچنے کے بعد پوری پڑھے یا قصر کرے؟

جواب: اب قصر کرے۔ کیوں کہ جب مسافر ہو کر آیا اور یہ محل اقامت نہیں تو یہاں اقامت صحیح نہیں ہو سکتی، لہذا ابتدائے واپسی سے بلا فصل جب تک یہاں رہے گا قصر کرے گا (رضویہ م ۸/ ۲۶۶)

سوال: مسافر نے مدتِ سفر طے کر کے کسی شہر میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ کرلیا جب کہ جانتا ہے کہ اس سے پہلے چلے جانا ہے تو اقامت صحیح ہوگی یا نہیں؟

جواب: نیت سچے عزمِ قلب کا نام ہے اس صورت میں نیت نہیں تخیل پایا گیا لہٰذا اقامت صحیح نہ ہوئی وہ قصری پڑھے گا۔ (رضویہ م ۸ ص ۲۶۱)

سوال: اگر مسافر مذکور قبل اقامت کہیں جائے تو راستے میں اور واپسی میں اور واپس آنے کے بعد یہاں قصر کرے یا پوری پڑھے؟

جواب: وہ راستے میں، یوں ہی واپسی میں قصر کرے اور واپس آنے کے بعد پندرہ دن کے اندر پھر کہیں جانے کا ارادہ ہے تو یہاں بھی قصر کرے ورنہ پوری پڑھے۔ (رضویہ ۸/۲۶۶)

سوال: کسی نے مدتِ سفر طے کر کے کسی شہر یا گاؤں میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی مگر پندرہ دن پورے ہونے سے پہلے چل دیا تو اس کی نیت درست ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگر محض خیال پر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی تھی اور اقامت کا ظن غالب نہ تھا اور پندرہ دن سے پہلے چل دیا تو اقامت درست نہ ہوئی، اقامت والی پڑھی ہوئی چار رکعتی نمازوں میں گنہگار ہوگا۔ (رضویہ م ۸/۲۶۱، بہار ۴/۷۷)

سوال: ایک شخص کو اس کے وطن سے مدت سفر کی مسافت پر نوکری ملی اس نے وہاں پہونچ کر رہنا سروع کردیا اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی مسافر ہی رہا یا مقیم ہوگیا؟

جواب: نوکری ملازمت ہے اس میں قصدِ استدامت ہوتا ہے لہٰذا جو جہاں نوکر ہو کر رہنا اختیار کرے اور کچھ نیت نہ ہو تو وہاں مقیم ہو جائے گا چاہے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے یا نہ کرے۔ (رضویہ م ۸/۲۶۳)

سوال: تاجر کسی ضرورت سے کسی شہر میں پہونچا اور وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرلی تو اقامت صحیح ہے یا نہیں نیز وہ قصر پڑھے یا پوری؟

جواب: اس کی اقامت کی نیت صحیح نہیں کیوں کہ وہ اس بارے میں متردد ہے کہ اگر ابھی کام ہو جاتا ہے تو لوٹ جائے اور اگر نہیں ہوتا ہے تو اقامت کرے لہٰذا وہ قصر ہی پڑھے۔

(رضویہ ۸/ص ۲۶۲ بحوالہ عالم گیری ا/۱۴۰ باب صلوٰۃ المسافر)

سوال: وہ کون لوگ ہیں جو مدت سفر طے کرنے کے بعد خود اقامت کی نیت کریں تو ان کی نیت درست نہ ہو؟

جواب: نوکر جب اپنے آقا کے ساتھ ہو عورت جب اپنے شوہر کے ساتھ اور اس کی مہر معجل ادا ہو سپاہی جب بیت المال یا اپنے امیر سے تنخواہ لیتا اور اپنے امیر کے ساتھ ہو قیدی جب اپنے قید کرنے والے کے ساتھ ہو۔ مقروض جب اپنے قرض خواہ کی معیت میں ہو شاگرد جب اپنے استاذ کے ساتھ ہو تو ان صورتوں میں نوکر، عورت سپاہی قیدی مقروض شاگرد نیت اقامت میں خود مختار نہیں بلکہ تابع ہیں لہذا ان کی نیت کا اعتبار نہ ہوگا اس لئے ان کی نیت اقامت بھی درست نہ ہوئی۔ (رضویہ م ۲۶۱/۸، بہار ۷۹/۳)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ نوکر، عورت، سپاہی، قیدی، مقروض، شاگرد نیت اقامت کریں تو ان کی نیت معتبر ہوگی اور انھیں پوری رکعت پڑھنی ہوگی؟

جواب: جب نوکر اپنے آقا، عورت اپنے شوہر کے ساتھ نہ ہو یا شوہر نے اس کا مہر معجل ابھی ادا نہ کیا ہو، ایسے سپاہی اپنے امیر کے ساتھ نہ ہو یا بیت المال یا امیر سے تنخواہ نہ لیتا ہو قیدی اپنے قید کرنے والے، مقروض اپنے قرض خواہ، شاگرد اپنے استاذ کے ساتھ نہ ہو۔

(رضویہ م ۲۶۱/۱ جوہرہ ج ۱ ص ۸۶)

سوال: ریل محکمہ میں کچھ لوگ ایسے رہتے ہیں جن کا یہ کام ہوتا ہے کہ کسی ریلوے ملازم کے بیمار ہو جانے رخصت پہ جانے پر وہ اس کی جگہ جاتے رہتے ہیں اور وہاں دو دن، دس دن، بارہ دن کم و بیش رہتے ہیں تو وہ وہاں قصر کریں گے یا نہیں؟

جواب: اگر اپنے مقام اقامت سے مدت سفر کے فاصلے پر علی الاتصال جانا ہو کہ وہیں جانا مقصود ہے بیچ میں کہیں جانا مقصود نہیں اور منزل مقصود پہونچ کر پندرہ دن ٹھہرنا نہیں ہے تو قصر کریں گے ورنہ پوری پڑھیں گے۔ (رضویہ ۲۷۰/۸)

سوال: ایک شخص کو مثلاً گونڈہ سے بہرائچ ہوتے ہوئے لکھنو جانا ہے مگر پہلے بہرائچ کچھ رک کر کام کرنا ہے پھر لکھنؤ جانا ہے اور بہرائچ اور گونڈہ کا فاصلہ مدت سفر سے کم کل ساٹھ

پنیسٹھ کلومیٹر ہے اور لکھنؤ بہرائچ سے ایک سو سے زیادہ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے تو وہ گونڈہ ہی سے قصر کرے گا یا بہرائچ سے؟

جواب: وہ گونڈہ سے لیکر بہرائچ تک قصر نہیں کرے گا البتہ لکھنؤ میں اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو بہرائچ سے باہر ہوتے ہی مسافر ہو جائے گا اور راستے میں یوں ہی لکھنؤ میں اور واپسی میں قصر کرے گا۔ (ماخوذ مفہوماً از فتاوی رضویہ م ۲۷۱/۸)

سوال: کوئی شخص وطن اقامت میں تھا اور وہاں سے مدت سفر کے فاصلے کا سفر طے کر کے وطن اقامت پہنچا مگر اسے پھر پندرہ دن کے اندر ہی کہیں اور جانا ہے تو اپنے وطن اقامت میں قصر کرے گا یا اتمام کرے گا؟

جواب: مسافر ہی رہے گا کہ سفر سے وطن اقامت باطل ہو جاتا ہے تو جب تک وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی پکی نیت نہیں کرے گا اقامت ثابت نہ ہو گی نہ پوری رکعات پڑھنے کی اجازت ہوگی۔ (رضویہ م ۲۷۱/۸، ۲۷۲)

سوال: وطن کی کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کی تعریف کیا ہے؟

جواب: اس کی دو قسمیں ہیں (۱) وطن اصلی (۲) وطن اقامت

وطن اصلی وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ رہتے ہیں یا وہاں سکونت کر لی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔ (بہار ۴/۸۳)

وطن اقامت وہ جگہ ہے جہاں مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہو۔

(بہار ۴ص ۸۳)

سوال: دونوں وطن کے حکم میں کیا فرق ہے؟

جواب: فرق یہ ہے کہ مسافر وطن اصلی میں آتے ہی مقیم ہو جاتا ہے اس پر ظہر، عصر، عشا کی نمازیں پوری رکعات کے ساتھ فرض ہو جاتی ہیں۔ (بہار ۴/۸۴)

اس کے برخلاف وطن اقامت میں پہنچتے ہی اقامت ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس وقت جب پندرہ دن وہاں ٹھہرنے کی پختہ نیت ہو جائے۔ (رضویہ ۲۶۷/۸)

سوال: ایک شخص نے ایک اور وطن اصلی بنالیا تو دونوں وطن اصلی ہوں گے یا ایک وطن اقامت ہوجائے گا؟

جواب: دونوں وطن اصلی ہوں گے بشرطیکہ پہلی جگہ بال بچے موجود ہوں یا وہ جائے ولادت ہو یا مال واسباب باقی ہوں اور پہلی جگہ کو چھوڑنے کا پورا ارادہ نہ ہو ورنہ صرف دوسرا وطن وطن اصلی ہوگا۔ (بہار۴ ص ۸۳)

سوال: ایک شخص ایک جگہ پندرہ دن ٹھہرا پھر دوسری جگہ پندرہ دن یا زیادہ ٹھہرا یا وطن اصلی میں آ گیا تو پہلی جگہ اس کے لئے وطن اقامت ہے یا نہیں؟

جواب: اب پہلی جگہ وطن اقامت نہ رہ گئی۔ (بہار۴ ص ۸۴/۸۳)

سوال: کسی بالغ شخص کے والدین کسی شہر میں رہتے ہیں وہ شہر اس کی جائے پیدائش نہیں ہے نہ اس کے بال بچے وہاں رہتے ہیں تو وہ اس کے لئے وطن اصلی ہے یا نہیں؟

جواب نہیں لہذا جب وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کے ارادہ سے پہونچے اور شہر مدتِ سفر پر واقع ہے تو قصر کرے گا۔ (مفہوم از بہار۴ ص ۸۴)

سوال: آبادی سے باہر ریلوے اسٹیشن ہوتے ہیں جن میں دوردراز کے ملازمین ہوا کرتے ہیں وہ اگر اپنے وطن سے مدت سفر پر ہوں تو اسٹیشن پر پہونچ کر مقیم ہوں گے یا مسافر ہی رہیں گے؟

جواب: اگر اسٹیشن آبادی سے کوسوں دور خالص جنگل میں ہے تو وہاں وہ ملازم مسافر ہی رہیں گے اگر چہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کریں کہ وہ محلِ اقامت نہیں اور اگر آبادی سے کچھ فاصلے پر ہو اور وہاں عمارت اور سامان اقامت مہیا ہو تو ملازمین اگر پندرہ دن وہاں ٹھہرنے کی نیت کرلیں تو مقیم ہوجائیں گے ورنہ مسافر رہیں گے۔

(رضویہ م ۲۵۹/۸)

سوال: کہاں اقامت کی نیت کرنے سے اقامت صحیح اور کہاں کرنے سے صحیح نہیں؟

جواب: شہر اور وہ آبادی جہاں پتھر، اینٹ، لکڑی کے گھر بنے ہوں وہاں اقامت کی نیت

کرنے سے اقامت ثابت ہوتی ہے اور جنگل میدان خیمہ گاہ میں اقامت کی نیت سے اقامت صحیح نہیں لہذا مسافرت باقی رہتی ہے۔ (جوہرہ ج ا ص ۸۶)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ نماز شروع کرتے وقت نمازی مسافر تھا اور مسافرت کی نماز بھی شروع کی مگر فارغ ہوا تو مقیم تھا حتی کہ نماز بھی مقیم کی پوری کی؟

جواب: جب دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہوا تو اقامت کی نیت کر لی تو مقیم ہو گیا اس کو دو کی جگہ چار رکعتیں پڑھنا ضروری ہے۔ (جوہرہ ج ا ص ۸۶)

سوال: وہ شخص جو غیر محل اقامت اسٹیشن میں ملازم ہے وہ اس اسٹیشن سے کہیں اور جائے یا بھیجا جائے تو راستے میں اور دوسری جگہ قصر کرے یا پوری پڑھے؟

جواب: قصر کرے کیوں کہ راستے میں اور دوسری جگہ مسافر ہی رہا۔ (رضویہ م ۲۶۵/۸)

سوال: ملازم مذکور دوسری جگہ پندرہ دن یا اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: دوسری جگہ اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی تو پوری پڑھے ورنہ وہاں اور راستے اور واپسی میں نیز مذکورہ اسٹیشن پر ہر جگہ قصر کرے۔ (رضویہ م ۲۶۵/۸)

سوال: ملازم مذکور دوسری جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت سے ٹھہرا پھر مذکورہ اسٹیشن واپس آیا مگر اس دوسری جگہ اور اسٹیشن کے درمیان تین دن کی مسافت نہ تھی تو واپسی میں اور یہاں پہنچ کر نماز پوری پڑھے یا قصر کرے؟

جواب: اب راستے میں یوں ہی اسٹیشن پر نماز پوری پڑھے کیوں کہ اقامت ختم نہ ہوئی۔

(رضویہ م ۲۶۵/۸، ۲۶۶)

مسجد ومکانِ نماز کے مسائل

سوال: مسجد کسے کہتے ہیں؟

جواب: مسجد اس بقعہ کا نام ہے جو بغرض نماز پنجگانہ وقف خالص کیا گیا ہو (رضویہ م ۸/۶۰)

سوال: مسجد کے صحن میں نماز پڑھنے سے مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

جواب: مسجد کا صحن مسجد کا ہی ایک حصہ ہے لہذا یقینا مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

(رضویہ م ۸/۷۰)

سوال: اگر مسجد کی عمارت نہیں ہے صرف چبوترہ یا کوئی محدود میدان ہے جو نماز کے لئے وقف کر دیا گیا تو اس میں نماز پڑھنے سے مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

جواب: چوں کہ وہ چبوترہ یا میدان برائے مسجد وقف ہو گیا تو وہ مسجد ہو گیا لہذا اس سے نماز پڑھنے سے مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ (رضویہ م ۸/۶۰)

سوال: مسجد کتنے طریقے کی ہوتی ہے؟

جواب: دو، کبیر، صغیر۔ (رضویہ م ۸/۸۰)

سوال: مسجد کبیر وصغیر کیا ہے دونوں میں فرق کیا ہے؟

جواب: مسجد کبیر وہ ہے جو نہایت عظیم و وسیع ہو مثلا جامع خوارزم جامع مسجد قدس شریف اور مسجد صغیر اسے کہتے ہیں جو بہت بڑی نہ ہو جیسے کہ وہ مسجدیں جو عام طور پر شہروں میں پائی جاتی ہیں دونوں میں دو طرح کا فرق ہے۔

ایک یہ ہے کہ مسجد صغیر کے اندر امام ومقتدی کے درمیان فاصلہ صحت اقتدا کیلئے مانع نہیں اگر چہ امام محراب میں ہو اور مقتدی یا صف دروازے کے قریب ہو جبکہ مسجد کبیر کے اندر امام ومقتدی میں اتنا فاصلہ ہو جائے جس میں دو صفیں قائم ہو سکیں تو اقتدا صحیح نہ ہوگی اس لئے مقتدیوں کی نماز نہ ہوگی کیوں کہ مسجد کبیر مثل صحرا ہے

دوسرے یہ کہ مسجد صغیر کے اندر نمازی کے سامنے سے ہو کر دیوار قبلہ تک گزرنا جائز

نہیں جبکہ درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو اور مسجد کبیر میں جب نمازی خاشعین کی سی نماز پڑھے کہ نگاہ سجدۂ نماز کی جگہ جمائے رہے تو اس حالت میں اس کی نظر جہاں تک پہنچے (کہ نظر کا قاعدہ ہے جہاں جمائی جائے اس سے کچھ آگے بڑھتی ہے) وہاں تک گزرنا ممنوع ناجائز ہے اس سے آگے جائز و درست ہے۔ (رضویہ م۸/۸۰)

سوال: کیا سنیوں کی مسجد میں رافضیوں کا حق ہے۔ اور انھیں اپنی مسجدوں سے روکنا جائز نہیں ہے؟

جواب: رافضی شیعہ کافر ہیں انھیں سنیوں کی مسجد پر کوئی حق نہیں (رضویہ م۸/۷۷) اور وہابی دیوبندی غیر مقلد بھی کافر ہیں لہذا ان کا بھی مسجد اہلسنّت پر کوئی حق نہیں انھیں اپنی مسجدوں میں نماز نہ پڑھنے دی جائے۔

سوال: مسجد سے متصل کوئی بلند مکان ہو تو کیا اس میں کچھ حرج ہے اور اس میں نماز پڑھی جائے تو ہوگی یا نہیں ؟

جواب: مسجد سے متصل کوئی مکان مسجد سے بلند ہو تو حرج نہیں اور اس میں نماز بلاشبہہ ہو گی۔ (رضویہ م۸/۸۵)

سوال: مسجد ضرار کسے کہتے ہیں؟

جواب: مسجد ضرار اسے کہتے ہیں جو ابتداً افساد فی الدین (دین میں فساد برپا کرنے) کے لئے بنائی گئی ہو۔ (رضویہ ۸/۷۷ قرآن کریم ۲۷/۳۳)

سوال: مسجد ضرار میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: مسجد ضرار میں نہ نماز پڑھنے کی اجازت ہے نہ ایسی مسجد قائم رکھنے کی اجازت ہے (رضویہ م۸/۷۹)

سوال: مسجد کی فصیل مسجد میں داخل ہے یا خارج؟

جواب: مسجد کی فصیل مسجد سے خارج ہے لہذا اگر کسی نے مسجد کی فصیل میں نماز پڑھی تو مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب نہ ملے گا۔ (رضویہ م۸/۷۳)

سوال: مسجد میں نماز پڑھنے سے کسی مسلمان کو روکا جاسکتا ہے یا نہیں ؟

جواب: کسی سنی مسلمان کو مسجد میں نماز پڑھنے سے بلا وجہ شرعی روکا نہیں جاسکتا۔(رضویہ ۴۲/۸) مگر ہاں جب کوئی سنی مسلمان ایسا ہو جس کے بدن سے بدبو نکلتی ہو یا وہ نمازیوں کو تکلیف دیتا ہے برا بھلا بکتا ہے شریر ہے اس سے اندیشہ رہتا ہے یا گالی گلوج بکتا لغویات کرتا ہے، شور وشغف کرتا ہے تو اسے مسجد سے نکالا اور روکا جاسکتا ہے۔(رضویہ م ۹۵/۸۔۷۲)

یوں ہی گندنا، کچا گوشت مولی کچی لہسن پیاز کھا کر آنے والے، بدبو دار زخم والے اور گوشت بیچنے والے کو جس کے بدن یا کپڑے میں بدبو ہو، کوڑھی سفید داغ والے کو روکا جا سکتا ہے۔(بہار ۱۸۴/۳، ۱۸۵ ارضویہ ۴۹۰/۶)

اور بد مذہب گمراہ مثلاً وہابی دیوبندی یا رافضی یا غیر مقلد یا نیچری یا تفضیلی وغیرہا مسجد میں آکر نمازیوں کو بہکائیں اپنے ناپاک مذہب کی طرف بلائیں انھیں منع کرنا اور مسجد میں آنے سے روکنا واجب ہے۔(رضویہ م ۴۲/۸)

سوال: مسجد کا دروازہ بند رکھنا کیا ہے؟

جواب: مسجد کا درواز بند رکھنا مکروہ ہے ہاں مسجد کی اشیا کھونے کا اندیشہ ہو تو اوقات نماز کے علاوہ بند رکھنا جائز ہے۔(بہار ۱۸۲/۳)

سوال: محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا زیادہ ثواب کا باعث ہے یا جامع مسجد میں؟

جواب: محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا اگرچہ جماعت قلیل ہو جامع مسجد میں پڑھنے سے افضل ہے اگرچہ وہاں بڑی جماعت ہو۔(بہار ۱۸۶/۳)

سوال: کب مسجدِ محلہ میں تنہا نماز پڑھنا جامع مسجد کی جماعت سے افضل ہے؟

جواب: جب مسجد محلہ میں جماعت نہ ہوتی ہو تو تنہا جا کے اذان واقامت کہہ کر نماز پڑھنا مسجد جامع کی جماعت سے افضل ہے۔(صغیری، بہار ۱۸۶/۳)

سوال: اگر چند مسجدیں برابر دوری پر ہوں تو نمازی کو کس مسجد میں نماز پڑھنے جانا چاہیے؟

جواب: اس مسجد میں جانا چاہیے جس کا امام زیادہ علم وصلاح والا ہو(صغیری، بہار ۱۸۶/۳)

سوال: اگر سب مسجدوں کے امام علم وصلاح وتقوی میں برابر ہوں تب کس میں اسے جانا چاہیے؟

جواب: تو جو سب سے زیادہ قریب ہو وہی راجح ہے۔ (بہار ۳/۱۸۶)

سوال: کسی شخص کو اپنے محلہ کی مسجد میں جماعت نہیں ملی تو اسے محلہ کی مسجد میں بے جماعت پڑھنا افضل ہے یا دوسری مسجد میں جا کر پڑھنا بہتر ہے؟

جواب: دوسری مسجد میں جا کر با جماعت پڑھنا افضل ہے (بہار ۳/۱۸۶)

سوال: اگر دوسری مسجد میں جماعت نہ ملے تو کس میں پڑھنا افضل ہے؟

جواب: تو محلہ کی مسجد میں پڑھنا اولیٰ ہے (بہار، ۳/۱۸۶)

سوال: ایک شخص مسجد محلہ میں پہونچا تکبیر اولیٰ فوت ہوگئی یا ایک دو رکعتیں چھوٹ گئیں اور وہ یہ جانتا ہے کہ دوسری مسجد میں تکبیر اولیٰ اور ہر رکعت مل جائے گی تو اسے کیا کرنا چاہیے دوسری مسجد میں جائے یا نہ جائے؟

جواب: وہ محلہ کی مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد نہ جائے بلکہ اپنے محلہ کی مسجد میں نماز پڑھے۔ (بہار ۳/۱۸۶)

سوال: مؤذن نے اذان پڑھی جماعت کا وقت ہو گیا مگر کوئی نہ آیا تو کیا کرے کیا دوسری مسجد میں جا کر جماعت سے نماز پڑھے یا تنہا پڑھے؟

جواب: وہ اقامت کہہ کر تنہا پڑھ لے مگر دوسری مسجد نہ جائے اس کا تنہا پڑھ لینا کسی جامع مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ (بہار ۳/۱۸۶)

سوال: اپنے محلہ کی مسجد چھوڑ کر جماعت حاصل کرنے کے لئے دوسری مسجد جانا درست ہے یا نہیں اگر ہے تو اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: درست ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ اپنے محلہ کی مسجد کا (معاذ اللہ) ایسا شخص امام ہے جو شرابی، جواری، زانی (کوئی فعل حرام علی الاعلان کرنے والا) ہے یا اس میں کوئی ایسی خرابی ہو جس کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز منع ہو تو مسجد محلہ کو چھوڑ کر دوسری مسجد کو

جانا جائز و درست ہے۔ بلکہ اس صورت میں اس سے ہو سکے تو اس امام کو معزول کر دے۔

(بہار ۳/۱۸۶)

سوال: ایک شخص مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے پہنچا اور نماز پڑھنا چاہتا ہے مگر مسجد میں لوگوں کے پھیل کے بیٹھنے کی وجہ سے جگہ تنگ ہو گئی تو کیا کرے؟

جواب: وہ بیٹھے ہوئے کو کہہ سکتا ہے کہ سرک جاؤ نماز پڑھنے کی جگہ دو، اگر چہ وہ شخص ذکر و درس یا تلاوت قرآن مجید میں مشغول ہو یا معتکف ہو۔ (بہار ۱۶/۱۲۱)

سوال: اذان کے بعد مسجد سے نکلنا کیسا ہے؟

جواب: اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی اجازت نہیں، البتہ اگر کوئی کسی کام کے لئے نکلا مگر قبل قیام جماعت واپس آنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے نکلنے کی اجازت ہے۔ (بہار ۳/۱۸۶)

سوال: اس کے سوا اور کون سی صورتیں ہیں کہ بعد اذان مسجد سے نکلنا جائز ہے؟

جواب: مسجد میں ایسا شخص ہے جو دوسری مسجد کی جماعت کا منتظم ہے اسے نکلنا جائز ہے یوں ہی کوئی شخص اس وقت کی نماز پڑھ چکا ہے اب اذان ہوئی تو اذان کے بعد مسجد سے جا سکتا ہے لیکن اگر ظہر و عشا میں اقامت ہو گئی تو نہ جائے بلکہ نفل کی نیت سے شریک ہو جائے فجر، عصر، مغرب میں اگر تکبیر ہوئی اور یہ تنہا پڑھ چکا ہے تو اسے مسجد سے باہر نکل جانا واجب و ضروری ہے۔ (بہار ۳/۱۸۷)

سوال: نمازی کا اپنے ساتھ مسجد میں بچے یا پاگل کو لے جانا کیسا ہے؟

جواب: اگر ان سے نجاست کا گمان ہو تو مسجد میں لے جانا حرام ہے۔ (بہار ۳/۱۸۲)

سوال: کچھ نمازی اپنے ساتھ اپنے جوتے اندر لے جاتے ہیں تو ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: وہ دیکھیں اگر نجاست لگی ہو تو صاف کر لیں تو کوئی حرج نہیں، البتہ جوتے پہنے ہوئے مسجد میں جانا بے ادبی ہے۔ (بہار ۳/۱۸۲)

سوال: مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: بلا ضرورت و حاجت مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (رضویہ م ۸/۵۷)

سوال: کب مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ و منع نہیں؟

جواب: جبکہ مسجد کے نچلے حصے میں تنگی ہو تو چھت پر یا بالائی حصے پر نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔ (رضویہ ۶/۴۴۸)

سوال: ایسی مسجد میں نماز پڑھنا جو قبریں پاٹ کر بنائی گئی ہو کیسا ہے؟

جواب: وہ مسجد مسجد نہیں اس میں نماز مباح نہیں (رضویہ م ۸/۱۲۴) اگر پڑھی گئی تو مکروہ ہوگی۔

سوال: کسی بھی مسجد میں اذان و اقامت جماعت امامت سب ترک کر دینا کیسا ہے؟

جواب: سخت حرام ہے ایسا کرنے والے سب گنہگار ہوں گے۔ (رضویہ م ۸/۱۲۵)

سوال: سود کی ملی ہوئی آمدنی سے جس مسجد کا فرش، کنواں (وضوخانہ وغیرہ) بنایا گیا اس میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اس سے مسجدیت میں کوئی فرق و حرج نہیں آتا۔ (رضویہ م ۸/۸۹)

لہٰذا نماز پڑھنا یقیناً صحیح و درست ہے۔ البتہ سود کی مخلوط آمدنی مسجد میں استعمال نہیں کرنا چاہئے استعمال کرنے والے گنہگار ہوں گے۔

سوال: مسجد کے اندر ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ سامنے زیبائش کے گملے وغیرہ لٹکے ہوں کیسا ہے؟

جواب: اگر نماز میں نگاہ کے سامنے ہوں تو مکروہ اور زیادہ بلند ہوں تو حرج نہیں۔ (رضویہ م ۸/۱۰۴)

سوال: سمت قبلہ کی دیوار میں کوئی چیز ایسی ہے جو نماز سے مشغول کرنے والی ہے تو کیا کرے؟

جواب: پہلے اسے ڈھک دے پھر نماز پڑھے (رضویہ ۶/۴۷۵)

سوال: جس مکان میں کوئی شخص شراب پئے اس میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: وہ شخص اگر وہاں شراب پینے میں مشغول نہیں نہ وہاں شراب کی نجاست ہے تو اس وقت وہاں نماز پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں اور اگر فی الحال وہ شخص شراب پی رہا ہے تو

بلاضرورت وہاں نماز نہ پڑھی جائے کہ شراب پینے والے پر بحکم احادیث صحیحہ لعنت الٰہی اترتی ہے اور محل نزول لعنت میں نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ (رضویہ م ۳۴۵/۵)

سوال: قبرستان میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اگر قبرستان میں کوئی پاک وصاف جگہ ہو کہ نہ اس میں قبر ہو نہ نمازی کا قبر سے سامنا ہو تو بلا کراہت نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر قدم کے نیچے یا آگے قبر ہونے یا نجاست ہونے کا ظن وگمان ہے تو نماز مکروہ تنزیہی ہوگی اگرچہ قبریں نیچے یا سامنے نہیں۔

(رضویہ م ۳۵۸/۵، ۳۵۹)

سوال: ہندوؤں کے مردے جلانے یا دفن کرنے کی (مرگھٹ) زمین میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مردہ ہندوؤں کی نجاست ختم کردی جائے یا اس زمین کی مٹی جہاں تک ان کی نجاستیں تھیں کھود کر پھینکوادی جائے تو اس زمین میں نماز پڑھنا جائز نماز بلا کراہت ہوگی، حضور اقدس ﷺ نے جب مسجد مدینہ طیبہ کی بنا فرمائی وہ ایک نخلستان تھا جس میں مشرکین دفن ہوتے تھے حضور اقدس ﷺ نے حکم دیا کہ مشرکوں کی قبریں کھود کر پھینک دی جائیں وہ نجس مٹی پھینک دی گئی پھر وہاں مسجد تعمیر فرمائی اور اس میں آج تک نماز پڑھی جارہی ہے۔

(رضویہ م ۳۴۴/۵)

سوال: کسی شخص کی چارپائی کے برابر مصلے بچھا کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص چارپائی پر بیٹھا خواہ لیٹا ہے اور اس طرف اس کی پیٹھ ہے تو اس کے پیچھے جانماز بچھا کر نماز پڑھنے میں حرج نہیں اسی طرح اگر اس طرف پیٹھ کیے سورہا ہے جب بھی مضائقہ نہیں مگر سوتے کے پیچھے پڑھنے سے دو وجہ سے احتراز مناسب ہے ایک یہ کہ ہوسکتا ہے کہ نماز پڑھنے میں وہ اس طرف کروٹ لے اور ادھر اس کا منھ ہوجائے دوسرے یہ کہ ہوسکتا ہے کہ اس سے کوئی ایسی شی صادر ہو جس سے نماز میں اسے ہنسی آجائے۔

(رضویہ م ۳۴۶/۵)

سوال: نمازی کو مسجد میں کن آداب کا لحاظ رکھنا چاہئے

جواب: ان آداب کا لحاظ رکھنا چاہئے۔

☆ جب مسجد میں داخل ہو تو سلام کرے بشرطیکہ جو لوگ وہاں موجود ہیں ذکر اور درس میں مشغول نہ ہوں اور اگر وہاں کوئی نہ ہو یا جو لوگ ہیں وہ مشغول ہیں تو یوں کہے۔

''اَلسَّلَامُ مِنْ رَبِّنَا عَلَيْكُمْ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔''

☆ وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت تحیت المسجد ادا کرے خرید و فروخت نہ کرے۔

☆ گم ہوئی چیز مسجد میں نہ ڈھونڈ ھے ذکر کے سوا آواز بلند نہ کرے دنیا کی بات نہ کرے۔

☆ لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے جگہ کے متعلق کسی سے جھگڑا نہ کرے اس طرح نہ بیٹھے کہ دوسروں کے لئے جگہ میں تنگی ہو۔

☆ نمازی کے آگے سے نہ گزرے۔

☆ مسجد میں تھوک، کھنکھار نہ ڈالے۔

☆ انگلیوں کو نہ چٹکائے۔

☆ نجاست اور بچوں اور پاگلوں سے مسجد کو بچائے۔

☆ ذکر الہی کی کثرت کرے۔ (عالمگیری) بہار ۱۲۱:۱۶

سوال: دو منزلہ (یا اس سے زیادہ) مسجد ہو تو نچلی منزل چھوڑ کر اوپر کسی منزل میں جماعت کرنا کیسا ہے؟

جواب: مسجد کی نچلی منزل چھوڑ کر اوپر بغرض نماز صرف اس وقت جانا جائز ہے جب کہ نیچے تنگی ہو ورنہ نماز پڑھنا اور جماعت کرنا گناہ ہے اور مکروہ ہے اگر چہ سخت گرمی کیوں نہ ہو فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

" الصعود على كل مسجد مكروه ولهذا اذا اشتد الحر يكره ان يصلوا بالجماعة فوقه الا اذا ضاق المسجد فحينئذ لا

يكره الصعود على سطح كذا فى الغرائب "

تو نیچے کی منزل مطلقاً چھوڑ دینا اور بڑا گناہ ہے بلکہ اس میں اس کی ویرانی ہے اور مسجد کو ویران کرنا حرام ارشاد الٰہی ہے۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِيْ خَرَابِهَا۔ (بقرہ ۲/۱۱۴)

سوال: قدیم مسجد کو شہید کر کے اس کی تعمیر نو میں نچلے حصے کو دوکان یا کسی اور کام کے لئے خاص کر دینا اوپر کے حصے کو نماز جماعت کے لئے مختص کر دینا کیا ہے؟

جواب: ایسا کرنا سخت حرام اگر ایسا کیا گیا تو فرض ہے کہ دکان منہدم کر کے حسب سابق مسجد کا اعادہ کیا جائے۔ (رضویہ ۳/۵۹۰)

سوال: مسجد کے حصۂ فرش میں وضو خانہ غسل خانہ وغیرہ بنا دینا کیا ہے؟

جواب: یہ بھی حرام ہے وضو خانہ وغیرہ توڑ کر فرش کو برائے نماز خالی کرنا فرض ہے۔

"لا يجوز تغير الوقف"۔

متفرق مسائل

سوال: غیر مقلدوں (وہابیوں، دیوبندیوں، رافضیوں) کی مسجد میں سنی لوگ اپنے سنی امام کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز تو ہو جائے گی البتہ ان کی مسجد مسجد نہیں ہے لہذا مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب نہیں ملے گا۔ (رضویہ ج ۳/۲۶۴)

سوال: مزار پاک کا دروازہ بند ہو تو اس کے سامنے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں۔ (رضویہ م ج ۷/۳۰۲)

سوال: مصلے کے اوپر قالین کی جانماز بچھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مصلے پر قالین کی جانماز بچھانا جائز و درست ہے (فتاوی امجدیہ ج ۱/۷۰)

سوال: امام نے نماز پڑھا دی اس کے بعد اس کا مصلے سنن و نوافل کے لئے یا اس کے

پڑھانے سے پہلے استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: واقف نے مصلے صرف امامت کیلئے وقف کیا ہے تو امام وغیر امام سنن ونوافل وغیرہ پڑھنے اور دوسرے کام میں نہیں لاسکتا اور اگر واقف نے صرف امام کے لئے وقف کیا ہے تو امام اس پر نوافل وسنن بھی پڑھ سکتا ہے ہاں امام کے سوا دوسرا کچھ نہیں پڑھ سکتا اور اگر عام طور پر وقف کیا ہو صراحۃً دلالۃً کوئی تخصیص نہیں ہے، تو امامت کے علاوہ اوقات میں ہر شخص اس کو فرائض ونوافل وسنن قرآن شریف پڑھنے غرض کہ سب کام میں لاسکتا ہے۔

(رضویہ م ج ۶/ ۵۷۲)

سوال: مقتدی کے سر پر عمامہ ہو اور امام صرف ٹوپی پہنے ہو تو نماز میں حرج ہے یا نہیں؟

جواب: کوئی حرج نہیں (رضویہ م ج ۶/ ۶۳۲) البتہ عمامہ کے ساتھ نماز بے عمامہ نماز سے افضل ہے تو عمامہ کیساتھ امام کا نماز پڑھانا اولیٰ اور اس کے بغیر ترک اولیٰ مگر نماز کامل بلا کراہت ہوگی۔ (رضویہ م ج ۶ ص ۶۳۱/ ۶۳۲)

سوال: امام کیلئے مصلے ہو اور مقتدی کے لئے نہ ہو یا اس کے برخلاف ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز میں کوئی حرج نہیں۔ (رضویہ ج ۳/ ۲۷۲)

سوال: کوئی بدمذہب ایک مصلے پر نماز پڑھ رہا ہے تو سنی مسلمان اسی پر فوراً نماز شروع کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کر سکتا ہے۔ (رضویہ ج ۳/ ۲۲۰)

سوال: ریشم کے مصلے پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ریشم کے مصلے پر نماز پڑھنا منع ہے۔ (اسلامی اخلاق وآداب ص ۶۸)

سوال: نماز پڑھانے کے بعد پورا مصلے لپیٹ کر رکھ دینا یا اس کا کونہ موڑ دینا کیسا ہے؟

جواب: نماز پڑھانے کے بعد مصلے لپیٹ کر رکھ دینا اچھی بات ہے کہ اس میں زیادہ احتیاط ہے اس کا صرف کونہ موڑ دینا بے اصل ہے۔ (بہار ج ۱۶/ ۱۲۱)

سوال: جس مصلے یا بچھونے پر اللہ کے نام لکھے ہوں اسے بچھا کر نماز پڑھنا، استعمال کرنا

کیسا ہے؟

جواب: اسے نماز کے لئے بچھانا استعمال کرنا ناجائز ہے، واجب ہے کہ اس کو سب سے اوپر کسی ایسی جگہ رکھیں کہ اس سے اوپر کوئی چیز نہ ہو۔ (بہار ۳/۱۸۳)

سوال: مسجد میں جوتے کہاں رکھیں جائیں؟

جواب: جوتے اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھے جائیں دائیں بائیں نہ رکھے جائیں (رضویہ م ج ۸ ص ۱۱۰)

سوال: نماز قصداً بلا عذر چھوڑنے والا مسلمان ہے یا کافر؟

جواب: جمہور علما کے نزدیک کافر نہیں یہی مذہب ائمہ اربعہ کا اتفاقی حکم ہے۔ (رضویہ م ۵/۱۰۲)

سوال: ایک وقت کی نماز قصداً بلا عذر شرعی دیدہ ودانستہ چھوڑنا کیسا ہے؟

جواب: فسق، ایسا کرنے والے فاسق (گناہگار) ہیں (رضویہ م ج ۵/۱۱۰)

سوال: ایک شخص نماز ظہر یا عشا مسجد میں تنہا پڑھ رہا تھا اسکی چوتھی رکعت کا رکوع یا سجدہ کر رہا ہے کہ جماعت کے لئے تکبیر ہوئی اقامت ہوگئی تو وہ امام کے ساتھ کس طرح شریک ہو کہ امام کے ساتھ اسکی وہ نماز فرض ادا ہو جائے ؟

جواب: وہ چوتھی رکعت کا سجدہ کرنے کے بعد کھڑا ہو جائے۔ اور دو رکعتیں اور ملا دے تو یہ اس کی نفل ہو جائے گی پھر امام کے ساتھ جو پڑھے گا۔ وہ فرض ہوگی۔ (الاشباہ ص ۴۰۵)

سوال: پلاسٹک کی ٹوپی لگا کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: پلاسٹک کی ٹوپی لگا کر نماز پڑھنا درست ہے (فتاوی ماہنامہ اشرفیہ ستمبر ۲۰۰۰ء ص ۷)

سوال: جہت قبلہ میں اگر صلیب ہو تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: یہ نصاری سے تشبہ ہے اس لئے نماز مکروہ ہوگی (رضویہ دہم نصف آخر ص ۱۴۹)

سوال: اگر فرض نماز عورت نے بیٹھ کر بلا عذر پڑھی تو اسکی نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز نہیں ہوگی کیونکہ قیام فرض ہے (بہار ۳/۶۶) اور فرض بلا عذر چھوڑنے سے

نماز مطلقاً نہیں ہوتی۔

سوال: وہ کتنی اور کون کون سی باتیں ہیں جن میں حکم ہے کہ عورتیں مرد کے خلاف کریں؟

جواب: وہ چند ہیں (۱) تحریمہ کہتے وقت ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں (۲) دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر ناف کے اوپر پستان کے نیچے باندھیں (۳) پیٹ ران سے جدا نہ کریں (۴) دونوں پہلو کو ظاہر نہ کریں (۵) تشہد میں سرین پر بیٹھیں (۶) رکوع میں انگلیاں کشادہ نہ کریں (۷) مردوں کی امامت نہ کریں (۸) وہ جماعت نہ کریں کہ عورتوں کے لئے بوقت ضرورت نماز جنازہ کے سوا ہر نماز کی جماعت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (بہار ۳/۱۱۷)

(۹) اور اگر جماعت کریں تو ان کی امامت کرنے والی عورت بیچ میں کھڑی ہو۔

(۱۰) دن و رات کی کسی نماز کی جماعت میں حاضر نہ ہوں (بہار ۳/۱۳۱)۔

(۱۱) فجر و مغرب و عشا کی فرض نمازوں کی جہری رکعتوں میں جہر نہ کریں۔

سوال: وہ کون سی نماز ہے جس میں عورت کی امامت بلا کسی کراہت درست ہے؟

جواب: وہ نماز جنازہ ہے (درمختار مع تنویر الابصار ج ۱/۴۱۸)

سوال: عورتیں نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں، اگر ناف کے نیچے باندھیں تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: انہیں سینے پر ہاتھ باندھنا انسب ہے لہٰذا اگر اس کے خلاف کیا تب بھی نماز ہو جائے گی۔ (رضویہ م ج ۶ ص ۱۴۴)

سوال: عورت نماز پڑھ رہی تھی اتنے میں حیض آ گیا تو کیا کرے؟

جواب: نماز توڑ دے پھر اگر فرض نماز تھی تو قضا نہیں اور اگر نفل تھی تو طہارت حاصل ہونے کے بعد اس کی قضا ضرور پڑھے۔ (رضویہ م ج ۴ ص ۳۴۹ بہار ۲/۸۹)

سوال: نماز پڑھنے میں بچہ پیدا ہوا تو وہ نماز دوبارہ پڑھنا فرض ہے یا نہیں؟

جواب: اگر وہ نماز فرض تھی تو معاف ہے دوبارہ پڑھنا لازم نہیں اور اگر نفل تھی تو قضا واجب ہے۔ (بہار ۲/۸۹)

سوال: کرتے کے اوپر تہبند باندھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: کرتا کے اوپر سے تہبند باندھ کر نماز پڑھنا کف ثوب ہے اور نماز مکروہ (تحریمی)

كمـا حـرره الـعـلامـه فيض احمد الاويسى فى حاشية احياء العلوم

للامام الغزالى انتساباً الى الامام احمد رضا رضى الله عنه

تنبیہ: آج کل لوگ عام طور پر شرٹ پتلون کے اندر گھر یس کر یعنی شرٹ اندر اور پتلون اوپر سے پہن کر نماز پڑھتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ ان کی نماز مکروہ (تحریمی) ہوتی ہے۔

سوال: کن نمازوں کے بعد سجدۂ شکر مطلقاً مکروہ ہے؟

جواب: نماز فجر و عصر کے بعد سجدۂ شکر مطلقاً مکروہ ہے۔ (رضویہ مترجم ج ۵ ص ۳۳۰)

سوال: تمباکو کھانے پینے کی چیز باندھ کر یا جیب میں رکھکر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اگر بدبو نہیں ہے تو حرج نہیں نماز کامل ہوگی ورنہ مکروہ۔ (رضویہ م ج ۷/ ۳۰۶)

سوال: سپاہی و پولیس کی وردی میں نماز پڑھنا کیا ہے؟

جواب: وردی پہن کر نماز مکروہ ہے۔ خصوصاً جبکہ سجدہ بر درجۂ مسنون سے مانع ہو۔

(رضویہ م ج ۷ ص ۳۱۸)

سوال: انگریزی وضع قطع کے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: انگریزی وضع کے کپڑے پہننا حرام، انہیں پہن کر نماز مکروہ تحریمی ہے۔ جائز کپڑے میں پھیرنا واجب ہے اگر نہیں پھیریگا تو گنہگار ہوگا۔ (رضویہ م ج ۷ ص ۳۰۸)

سوال: ٹائی لگا کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ٹائی لگانا وضع کفار و فساق و شعار نصاری ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے حرام ہے لہٰذا اسے لگائے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہوگی۔

سوال: کسی کے پاس کپڑے نہیں مگر بعض پاک ہیں اور بعض ناپاک اور یہ پتہ نہیں چلتا کہ کون سا پاک ہے تو نماز کیسے پڑھے؟

جواب: اگر مجبوری کی حالت ہو کہ دوسرا کپڑا نہیں ہے جس کا پاک ہونا یقیناً معلوم ہو اور وہاں پانی بھی نہیں ہے کہ ان میں سے ایک ایک کو پاک کر سکے اور نماز پڑھنی ہے تو اس صورت میں تحری کرے جس کی نسبت پاک ہونے کا غالب گمان ہو اس میں نماز پڑھے اور مجبوری کی حالت نہ ہو تو تحری نہ کرے مگر جبکہ پاک کپڑے ناپاک سے زیادہ ہوں تو تحری

کر سکتا ہے۔(بہار ج ۱۷/۲)

سوال: کسی کے پاس دو کپڑے تھے اس میں ایک ناپاک تھا اس نے بلا تحری ایک میں ظہر پڑھ لی اور دوسرے میں عصر پڑھی پھر تحری سے معلوم ہوا کہ پہلا کپڑا پاک ہے تو اس کی دونوں نمازیں ہوئیں یا نہیں؟

جواب: اس کی دونوں نمازیں نہیں ہوئیں۔(بہار ج ۱۷/۳)

سوال: دو کپڑوں میں ایک کپڑا پاک تھا اور دوسرا ناپاک تو ایک شخص نے تحری کر کے ایک میں نماز پڑھ لی اور دوسرے نے تحری کر کے دوسرے میں پڑھی تو ان دونوں میں سے ہر ایک کی نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگر دونوں نے الگ الگ پڑھی تو دونوں کی نمازیں ہو گئیں۔(بہار ج ۱۷/۳)

سوال: اس کی کیا صورت ہے کہ ان میں سے ایک کی ہو گئی دوسرے کی نہیں؟

جواب: جبکہ ایک امام ہو دوسرا مقتدی تو امام کی نماز ہو گئی مقتدی کی نہیں ہوئی(بہار ۱۷/۳)

سوال: کسی کے پاس دو کپڑے تھے اس میں ایک پاک تھا اور دوسرا ناپاک تحری کر کے اس نے ایک میں ظہر کی نماز پڑھ لی پھر اس کا غالب گمان دوسرے کے پاک ہونے کے متعلق ہوا اور اس میں عصر کی نماز پڑھی تو یہ نماز عصر ہوئی یا نہیں؟

جواب: عصر کی نماز نہیں ہوئی کیونکہ جب ظہر کی نماز جائز ہونے کا حکم دیا جا چکا تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ دوسرا ناپاک تو اس کے پاک ہونے کا اب کیوں کر حکم ہو سکتا ہے ہاں اگر اس سے پہلے کپڑے کے متعلق یقین ہے کہ ناپاک ہے تو ظہر کی نماز کا اعادہ کرے(بہار ج ۱۷/۳)

سوال: کسی شخص کی چار پائی کے برابر مصلے بچھا کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص چار پائی پر بیٹھا خواہ لیٹا ہے اور اس طرف اس کی پیٹھ ہے تو اس کے پیچھے جانماز بچھا کر نماز پڑھنے میں حرج نہیں، اسی طرح اس طرف پیٹھ کئے سو رہا ہے جب بھی مضائقہ نہیں مگر سوتے کے پیچھے پڑھنے سے بچنا مناسب ہے۔(رضویہ م۵/۳۴۶)

سوال: کھیت یا غیر کی ملکیت بنجر زمین میں نماز پڑھی تو ہوئی یا نہیں؟

جواب: دوسرے کے کھیت یا کھیتی میں اس کی اجازت صریح کے بغیر نماز پڑھنا ممنوع

پڑھنے والا گنہگار ہوگا، مگر نماز ادا ہو جائے گی، اور بنجر زمین میں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(رضویہ م ۳۴۶/۵)

سوال: مزارات بزرگان دین کے دائیں بائیں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مزارات بزرگان دین اولیائے کرام کے دائیں بائیں نماز پڑھنا مستحب ہے۔

(م ۳۵۱/۵)

سوال: ایک شخص سفر میں ہے ریل گاڑی کی سیٹ پر نماز پڑھنے کی گنجائش نہیں اور سیٹ کے نیچے آس پاس پانی سے بھیگا ہوا ہے اسی طرح اسٹیشن بارش کی وجہ سے بھیگا ہوا ہے اگر نماز پڑھے گا تو کپڑے خراب ہو جائیں گے تو نماز کس طرح پڑھے؟

جواب: اگر قریب کہیں نماز پڑھنے کے لائق زمین ہو اور یہ وہاں جا کر پڑھ سکتا ہے تو جا کر پڑھے ورنہ یہیں کھڑے کھڑے اشارے سے نماز پڑھے اور اس نماز کے اعادے کی حاجت نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ۶۲۴/۱)

سوال: ٹرین یا بس میں اتنی بھیڑ ہے کہ بیٹھنا تو درکنار بمشکل کھڑا ہے، رکوع، سجدہ، قعدہ بالکل نہیں کرسکتا تو نماز کیسے پڑھے؟

جواب: اگر وقت ختم ہونے کا اندیشہ ہے تو اشارہ سے کھڑے کھڑے نماز پڑھے۔ "لَایُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا" بعد میں دہرائے۔

سوال: ایک شخص بس میں سفر کر رہا ہے اور نماز کا وقت ختم ہو رہا ہے ڈرائیور بس روکتا نہیں ہے اور روکتا بھی ہے تو اتنی دیر کے لئے کہ اس میں دو رکعت نہیں پڑھی جا سکتی، بس چھوڑتا ہے تو سخت پریشانی میں مبتلا ہو جائے گا تو کیا کرے؟

جواب: تو جس طرح ہو سکے بس میں ہی قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھے "لَایُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا" مگر بعد میں اعادہ کرے۔

فضیلت نماز

نتیجۂ فکر: حضرت مولانا امجد علی صاحب قادری

استاذ مدرسہ فیض العلوم محمد آباد مئو

افضل عبادتوں میں عبادت نماز ہے — حکم خدا ہے ناز شریعت نماز ہے
روشن ہوا بیان اقیموا الصلوٰۃ سے — ارکانِ دینِ حق میں پُرعظمت نماز ہے
اس بزم کائنات میں مؤمن کے واسطے — درمانِ درد قلب کی راحت نماز ہے
قانون کردگار ہے تقویٰ کی آبرو — تن کی صفائی دل کی طہارت نماز ہے
اظہارِ عشق کیلئے فطرت کے ساز پر — پیش خدا اصول محبت نماز ہے
حمد و ثنا، قیام، رکوع و سجود میں — معراج عشق ساز محبت نماز ہے
ظاہر ہے یہ حدیث رسالت مآب سے — بیشک لحد میں دافع ظلمت نماز ہے
بنکر نشان مسلم و کافر کے درمیاں — ایمان کی جہاں میں علامت نماز ہے
بندہ خدائے پاک سے ہوتا ہے ہمکلام — اس رمز حق نما کی حقیقت نماز ہے
محشر کی تیز دھوپ میں مومن کے واسطے — ابر کرم ہے سایۂ رحمت نماز ہے
خالص خدا کا ذکر ہے بندوں کے واسطے — محبوب کبریا کی اطاعت نماز ہے
ناہیِ منکرات ہے مُفضِی بقرب حق — واعظ کا وعظ داعی کی دعوت نماز ہے
یوم حساب داورِ محشر کے روبرو — سامان خلد موصل جنت نماز ہے
محشر کے خوفناک مناظر کے درمیاں — سرمایۂ نجات و شفاعت نماز ہے
بندے کو اس کے رب سے ملاتی ہے برملا — حسن عمل ہے جلوۂ قدرت نماز ہے
ماحول خوشگوار بنانے کے واسطے — نور حیات نور ہدایت نماز ہے

اظہار بندگی کے لئے کائنات میں — تقوی کی روح زُہد کی زینت نماز ہے
رکھتی نہیں ہے عابد و معبود میں حجاب — نزدِ خدائے پاک وہ دولت نماز ہے
مرقد کی تیرگی کو مٹانے کے واسطے — مصباح قبر مونس خلوت نماز ہے
ثابت ہے یہ کلام الٰہی سے لا کلام — رب کی رضا ہے باعث برکت نماز ہے
چشم رسول پاک کی ٹھنڈک کہیں جسے — اے مومنو! وہ جان طریقت نماز ہے
مستور جس میں خوف الٰہی کا ہے جمال — مومن کی عادتوں میں وہ عادت نماز ہے
جس سے بہار خیز ہے اسلام کا چمن — خالق کا وہ نظام محبت نماز ہے
دیدار رب جو چاہو تو پڑھتے رہو نماز — دیدار رب بنام عبادت نماز ہے
خوابیدہ طاقتوں کو جگانے کے واسطے — مضراب قلب روح کی طاقت نماز ہے
پڑھ تو نماز شوق سے اے قادری مدام — لاریب لازاول یہ دولت نماز ہے

شرائط نماز

ابتدا ہر کام کی لازم ہے رب کے نام سے — سرخروئی پاتا ہے انسان اچھے کام سے
حمد رب العالمین سے ہو کے لذت آشنا — شکر حق مسلم ادا کرتا ہے پیہم دائما
یادرکھنا چاہیئے مومن کو ارکان صلوٰت — جسکی ہے پابند اس دنیا میں ہر مومن کی ذات
یادرکھ ان چھ شرائط کو تو پہلے نیک خو — تاکہ ہوں مقبول تیری سب نمازیں رب کے رو
شرط اول ہے طہارت پاک رہنا چاہیئے — جانماز و جسم و جامہ صاف رکھنا چاہیے
نصف ایماں ہے طہارت مصطفیٰ کا قول ہے — اس سے ثابت ہے طہارت دہر میں انمول ہے
شرطِ ثانی ستر عورت ہے نمازی کے لئے — پُر حیا انداز میں ماحول سازی کے لئے
زیب تن کر لے میسر جو بھی ہو تجھ کو لباس — باندھ ٹوپی پر عمامہ ہے اگر سنت کا پاس
یہ حیا اے قوم مسلم شعبۂ ایمان ہے — عاشقان مصطفیٰ کی دہر میں پہچان ہے
ناف تا گھٹنا ہے عورت مرد عاقل کیلئے — مومنہ عورت کو پورا تن چھپانا چاہیے

منھ کی ٹکلی دست کف پیروں کے تلووں کے سوا — تیرا سارا جسم عورت ہے چھپا اے مومنہ
بے حیائی کشفِ عورت ہے بہر صورت حرام — تا توانی باستر شو اے مسلماں نیک نام
شرط ثالث دوستو قبلہ کا استقبال ہے — روبرو جس کے عبادت احسن الاعمال ہے
کعبہ وہ قبلہ ہے جس کو کرتے تھے آقا پسند — قبلۃً ترضٰھا پڑھ کر دیکھ لے اے ہوشمند
قبلہ کعبہ کی فضا ہے از زمیں تا آسماں — پڑھ نمازیں شوق سے تو ہر جگہ سے بے گماں
شرطِ رابع وقت ہے اس کو سمجھنا چاہیے — وقت کے اندر نمازِ فرض پڑھنا چاہیے
مستحب اوقات رکھنا چاہیے مد نظر — مطلقاً اوقاتِ ممنوعہ سے لازم ہے حذر
شرطِ خامس قصد و نیت کو سمجھ اے نامدار — جس پہ ہے اعمال کے اخلاص کا دارومدار
قصد دل کا نام نیت ہے سمجھ اے خوش خصال — کر ارادہ تو تقرب کا یہاں بے قیل وقال
مستحب ہے لفظ نیت کے زباں سے ہوں ادا — تا کہ ہوئے جزم دل کی ترجمانی بر ملا
شرطِ سادس مومنو تحریمہ کی تکبیر ہے — جسکی عظمت جا بجا قرآن میں تحریر ہے
ذکر رب جب اسم رب سے وقت نیت مل گیا — نام اس کا مومنو تکبیر تحریمہ پڑا
رکن ہے تکبیر تحریمہ جنازوں کیلئے — شرط ہے اس کے سوا باقی نمازوں کیلئے

فرائض نماز

بعدہ کر تو نمازوں کے فرائض کو شمار — کیونکہ ان پہ ہے نمازوں کا تری دارومدار
فرضِ اول ہے یہی تحریمہ سن اے باوفا — جسکی شرطیت سے واقف ہے ہر ایک چھوٹا بڑا
اس طرح تکبیر تحریمہ کو پہلا فرض جان — پھر سمجھ دو حیثیت سے ہے نمایاں اس کی شان
فرضِ ثانی ہے نمازوں میں مصلی کا قیام — جسمیں بندہ پیش رب ہوتا ہے باصد احترام
فرض ہے قدرِ قراءت یہ نمازوں کا قیام — جتنا قرآں پڑھ سکے پڑھ شوق سے اے نیک نام
فرضِ ثالث ہے قراءت جان لے تو باخدا — پڑھ اسے تجوید اور ترتیل سے اے باصفا
ہے قراءت فرض امام و منفرد کے واسطے — اور چپ رہنا ہے واجب مقتدی کے واسطے

فرضِ رابع ہے نمازوں میں نمازی کا رکوع　　پیش رب جھک پیکر اخلاص بنکر باخشوع
یہ رکوع ہے اُس خدا کی عظمتوں کا اعتراف　　اپنی رحمت سے جو کرتا ہے گنہگاروں کو معاف
اس رکوع میں باخشوع تسبیح پڑھنا چاہیے　　ہے منع اس میں قراءت اس سے بچنا چاہیے
گر رکوع میں تو نے قرآں بھولے سے بھی کچھ پڑھا　　سہو کا سجدہ یقیناً تجھ پہ واجب ہو گیا
فرض خامس ہے نمازوں میں نمازی کا سجود　　پیش رب دوجہاں دانائے کل غیب و شہود
سجدہ کر اس بارگہہ میں چھوڑ کر نام ونمود　　ضوفشاں ہے جسکے لفظ کن سے بزم ہست وبود
سر زمیں پر رکھ کے پڑھ تسبیح سجدہ تین بار　　ایسے ہی پھر دوسرا سجدہ بھی کر اے باشعار
جب ہے سجدے میں نہاں قرب خدا کا اہتمام　　رکن میں سجدے کو حاصل کیوں نہ ہو اعلیٰ مقام
فرضِ سادس آخری قعدہ ہے عابد کیلئے　　باتشہد فرض ہے ہر ایک ساجد کیلئے
فرضِ سابع ہے نمازوں سے نمازی کا خروج　　باسلام وقصد سن اے صاحب جاہ وعروج

قادریؔ ان ضابطوں کو یاد رکھنا چاہیے
اور بُرے اعمال کی آفت سے بچنا چاہیے

☆☆☆☆☆

☆☆☆

کچھ صاحب کتاب کے بارے میں

زیر نظر کتاب مستطاب "انوار نماز" آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ کتاب حضرت مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی بہرائچی کی گراں قدر لائق فخر تحریری کاوش ہے۔ آپ بہترین عالم وفاضل بے مثال مصنف و مدرس عمدہ مقرر ہیں، کسی کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس کے مصنف کی شخصیت سے لگایا جا سکتا ہے لہٰذا ذیل میں مصنف کی شخصیت اوران کے مختصر حالات پیش کئے جارہے ہیں۔

ولادت اور تعلیم وتربیت:

آپ ۱۳۹۵ھ مطابق ۲۱ر جنوری ۱۹۷۴ء میں حسن پور پوسٹ گوبندہ پور پنڈت نواب گنج علی آباد ضلع بہرائچ شریف یوپی کے اندر پیدا ہوئے ۔آپ کے والد کا نام رمضان علی (مرحوم) ہے اور آپ ڈیڑھ سال کے تھے اسی وقت پدری سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا پھر بھائیوں کی کفالت نیز ماں اور بھائیوں کی شفقتوں میں پروان چڑھے جب سن شعور کو پہنچے تو اپنے بھائی حضرت حافظ وقاری محمد امیر الحسن قادری بانی مدرسہ ضیاء القرآن حسن پور بہرائچ کی سرپرستی میں دینی تعلیم کی تحصیل کا آغاز کیا اور اپنے مادری وطن حسن پور کے قریب بخشی گاؤں کے مدرسہ ریاض العلوم میں مکتب کی پوری تعلیم حاصل کی بعدہ ۱۰رشوال المکرم ۱۴۰۵ھ مطابق ۱۹۸۴ء کو رئیس الاتقیا بدر العلما حضرت علامہ مفتی بدرالدین احمد قادری رضوی قدس سرہ کی علمی فیضان گاہ مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا شریف ضلع سدھارتھ نگر یوپی میں عربی فارسی تعلیم کی تحصیل کے لئے داخلہ لیا وہاں چار سال تک رہ کر ابتدائی فارسی سے لیکر درجہ ثانیہ تک پوری محنت و جانفشانی دلچسپی اور لگن کے ساتھ پڑھا وہاں آپ کی تربیت و اصلاح میں حضور بدر العلما علیہ الرحمہ اور حضرت علامہ مفتی شہاب الدین نوری گورکھپوری اور حضرت علامہ شمیم القادری اور حضرت علامہ مفتی غلام محی الدین صدیقی مدظلہم کی خصوصی توجہ

اور عنایت رہی۔

اس کے بعد ۱۰ر شوال ۱۴۰۹ھ کو ہندوستان کی عظیم مرکزی درسگاہ الجامعۃ الاشرفیہ مبا کپور ضلع اعظم گڈھ میں داخلہ لیا یہاں چھ سال رہ کر درجہ ثالثہ سے درجہ فضیلت تک تعلیم مکمل حاصل کیا اور یکم جمادی الآخرہ ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۹۹۵ء میں دستارِ فضیلت و سندِ فراغت سے سرفراز ہوئے۔

تدریسی خدمات:

جامعہ اشرفیہ سے فارغ ہونے کے بعد تدریسی خدمات کا آغاز کیا جس کے لئے سب سے پہلے الجامعۃ الاحمدیہ قنوج یوپی تشریف لے گئے ایک سال وہاں بحسن وخوبی تعلیم وتدریس کا کام انجام دیا مدرسے کی طرف سے ایک سہ ماہی رسالہ المدینہ کا اجرا ہوا جس کے مدیر اعلیٰ کی حیثیت سے زبردست تحریری اور قلمی خدمت کر کے جامعہ کی شہرت کو چار چاند لگایا پھر ۹ر شوال ۱۴۱۷ھ کو استاذ العلما ممتاز الفقہا محدث کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری مدظلہ العالی سربراہ اعلیٰ جامعہ امجدیہ گھوسی کے حکم پر جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ضلع مئو بغرض تدریس تشریف لائے اور تاہنوز تدریس وافتا کا کام انجام دے رہے ہیں درس نظامی کی جملہ داخلِ درس کتب کی تدریس میں کامل قدرت رکھتے ہیں اس دعوے کے اثبات کے لئے بس میرا اتنا بتا دینا کافی ہوگا کہ آپ ہندوستان کے ایسے عظیم مرکزی دینی درسگاہ میں پڑھاتے ہیں جس میں ملک کے ہر صوبے اور ہر گوشے سے چھنٹے چھنٹائے طلبہ ہوتے ہیں پھر درجہ اولیٰ سے درجہ فضیلت تک کی کتابیں مثلاً تفسیر بیضاوی، سبع معلقہ و مقامات حریری، اور ملاحسن، شرح عقائد جلالین شریف، شرح جامی، حسامی، توضیح وتلویح جیسی مشکل ترین کتابیں بڑی آسانی کے ساتھ پڑھاتے ہیں تدریس کے علاوہ خالی اوقات میں دور دراز قرب وجوار سے آئے ہوئے دینی سوالات کے اول وقت میں تشفی بخش جواب دے کر فتوی نویسی کا اہم کارنامہ انجام دیتے ہیں تصنیف وتالیف تحریر وانشاپردازی کا شوق دور طالب علمی ہی سے آپ میں پیدا ہو گیا تھا، جامعہ اشرفیہ میں ہر سال ہونے والے تحریری و

تقریری مقابلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے معیاری مضامین لکھ کر گراں قدر انعامات حاصل کرتے اور باقاعدہ تصنیفی کام ۱۹۹۵ء میں شروع کیا، چنانچہ پہلی کتاب آپ نے جامعہ احمدیہ قنوج میں ''کیا مردے سنتے ہیں'' پھر ۱۴۱۹ھ میں ''بدمذھبوں سے میل جول'' تحریر کی اس کے بعد سے اب تک یہ سلسلہ جاری ہے موصوف کی درج ذیل کتابیں منظر عام پر آکر مقبول انام ہو چکی ہیں ''طریقۂ نماز، تجلیات حق، بدمذہبوں سے میل جول'' اور اب یہ کتاب انوار نماز حصہ اول طبع ہونے جا رہی ہے، اس کے علاوہ چند اہم کتابیں زیر طبع و ترتیب ہیں ''بہار حدیث تین جلدیں، شراب نوشی کی تباہ کاریاں، کسب حلال''۔

خدمت قوم کا جذبہ:

آپ مذکورہ محاسن کے جامع ہونے کے ساتھ قومی خدمت کا جذبہ بیکراں رکھتے ہیں اسی لئے آپ نے ایک اشاعتی ادارہ ''المجمع المسعودی'' طلبہ کے تعاون سے قائم کیا جس سے عوام کی اصلاح، معاشرہ کی تطہیر، دینی اعمال واشغال کی ترغیب کے لئے حسب ضرورت پوسٹر تحریر فرما کر مفت تقسیم کرتے اور اصلاحی پروگراموں میں بے حرص وطمع شرکت کرتے ہیں

مصنف کے درج بالا مختصر حالات جب سامنے آگئے تو قارئین خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کتاب کیسی ہوگی یقیناً یہ کتاب مصنف کی جانفشانی و جانسوزی محنت و عرق ریزی اخلاص وجذبۂ صادق کا منھ بولتا ثبوت ہے اور اپنے موضوع پر بے مثل و بے مثال ہے۔ طرز تحریر جاذب انداز بیان سہل و آسان ہے انشاء اللہ تعالی اس کتاب کو پڑھنے والا ہر قاری بہت مستفید ہوگا۔ ترتیب و تنظیم، احاطۂ مسائل، جمع ابواب، برجستگی تعبیر دیکھتے ہی دل مسرت سے جھوم اٹھتا ہے اور پکار اٹھتا ہے کہ یہ صرف مصنف کا ذوق تحریر نہیں بلکہ اس میں ولولۂ خدمت اسلام، جذبۂ اصلاح احوال، سوزِ دروں خونِ جگر کی کرشمہ سازی ہے۔ اور واقعہ بھی یہی ہے۔

رنگ ہو یا خشت وسنگ چنگ ہو یا حرف وصوت
معجزۂ فن کی ہے خون جگر سے نمود

آخر میں ناچیز رب قدیر عزاسمہ کی بارگاہ بے نیاز میں دعا گو ہے کہ مولی تعالیٰ اس کتاب کو نافع انام بنائے اور مصنف کے علم وعمر وعزت میں برکت عطا فرمائے اور موصوف کو زیادہ سے زیادہ تدریسی وتصنیفی وتقریری خدمات انجام دینے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

بجاه النبی الامین وعلی آله وصحبه اجمعین

عبدالرقیب مصباحی بہرائچی مصرولیہ بنکٹی، بہرائچ شریف

۶؍رجب المرجب ۱۴۲۲ھ

سَیِّد محمّد امام الدین قادری

جن کتابوں کے حوالے اس کتاب میں درج ہیں۔

۱	القرآن الحکیم	....
۲	التفسیر للبیضاوی	عبداللہ بن عمر البیضاوی ۶۹۱ھ
۳	جلالین شریف	علامہ جلال الدین المحلی و جلال الدین السیوطی ۸۔۹۱۱
۴	مدارک التنزیل (تفسیر نسفی)	رئیس المفسرین علامہ محمد عمر نسفی
۵	تفسیر مظہری	....
۶	تفسیر روح البیان	شیخ اسماعیل حقی بروسوی ۱۱۳۷ھ
۷	خزائن العرفان	صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی
۸	کنز الایمان	اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں ۱۳۴۰ھ ۱۹۲۱ء
۹	الجامع الصحیح للبخاری	امام محمد بن اسماعیل البخاری ۲۵۶ھ
۱۰	الجامع الصحیح للمسلم	امام مسلم بن حجاج القشیری متوفی ۲۶۱ھ
۱۱	مسند امام احمد ابن حنبل	امام احمد بن محمد بن حنبل ۲۴۱ھ
۱۲	السنن للنسائی	ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی ۳۰۳ھ
۱۳	السنن لابن ماجہ	ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ ۲۷۳ھ
۱۴	مشکوٰۃ المصابیح	شیخ ولی الدین العراقی ۷۴۲ھ
۱۵	مختار الاحادیث	....
۱۶	کنز العمال	علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین ۹۷۵ھ
۱۷	الدر المنثور فی التفسیر الماثور	علامہ عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی ۹۱۱ھ

۱۸	السنن الکبریٰ معروف بہ بیہقی	ابوبکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸ھ
۱۹	مؤطا امام مالک	امام مالک بن انس المدنی	۱۷۹ھ
۲۰	سنن الدارمی	عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی	۲۵۵ھ
۲۱	سنن الدارقطنی	علی بن عمر الدارقطنی	۳۸۵ھ
۲۲	جامع الترمذی	ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹ھ
۲۳	الترغیب والترہیب	عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری	۶۵۶ھ
۲۴	شرح معالم السنن	....	
۲۵	اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق المحدث الدہلوی	۱۰۵۲ھ
۲۶	مرقات شرح مشکوٰۃ	علی بن سلطان ملاعلی قادری	۱۰۱۴ھ
۲۷	شرح الزرقانی	....	
۲۸	فتاویٰ قاضی خاں (خانیہ)	حسن بن منصور قاضی خان	۵۹۲ھ
۲۹	فتاویٰ عالمگیری (فتاویٰ ہندیہ)	جمیعۃ العلما اورنگ زیب عالمگیر	
۳۰	فتاویٰ غیاثیہ	داؤد بن یوسف الخطیب الحنفی	
۳۱	فتاویٰ اسعدیہ	سید اسعد مدنی حسینی مفتی الحنفیہ مدینہ منورہ	
۳۲	فتاویٰ امام غزی	محمد بن عبداللہ بن محمد بن ابراہیم الغزی التمرتاشی	
۳۳	فتاویٰ خیریہ	علامہ خیرالدین بن احمد بن علی الرملی	۱۰۸۱ھ
۳۴	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۱۳۴۰ھ ۱۹۲۱ء
۳۵	فتاویٰ افریقہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۱۳۴۰ھ ۱۹۲۱ء
۳۶	فتاویٰ امجدیہ	حضور صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی	۱۳۶۷ھ ۱۹۴۸ء

۳۷	جامع الفتاویٰ	مفتی ریاست علی خاں شاہ جہاں پوری	
۳۸	فتاویٰ بزازیہ	محمد بن محمد بن شہاب بن بزاز	۸۲۷ھ
۳۹	فتاویٰ مصطفویہ	مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خاں	۱۴۰۲ھ
۴۰	فتاویٰ برکاتیہ	مفتی جلال الدین احمد امجدی	۱۴۲۲ھ ۲۰۰۱م
۴۱	فتاویٰ فیض الرسول	مفتی جلال الدین احمد امجدی	۱۴۲۲ھ ۲۰۰۱م
۴۲	الاشباہ والنظائر	شیخ زین الدین ابن ابراہیم معروف بہ ابن نجیم	۹۷۰ھ
۴۳	غمز عیون البصائر	احمد ابن محمد الحموی المکی	۱۰۹۸ھ
۴۴	تنویر الابصار	شمس الدین محمد بن عبد اللہ بن احمد التمر تاشی	۱۰۰۴ھ
۴۵	رد المحتار معروف بہ شامی	محمد امین بن عابدین الشامی	۱۲۵۲ھ
۴۶	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع	علاؤالدین ابوبکر بن مسعود الکاسانی	۵۸۷ھ
۴۷	بدائع الصنائع مع التخریج	علاؤالدین ابوبکر بن مسعود الکاسانی	۵۸۷ھ
۴۸	فتح القدیر	کمال الدین محمد بن عبد الواحد معروف بہ ابن الہمام	۸۶۱ھ
۴۹	العنایہ علی فتح القدیر	اکمل الدین محمد بن محمد البابرتی	متوفی ۷۸۶ھ
۵۰	الکفایہ علی الہدایہ	جلال الدین بن شمس الدین الخوارزمی (تقریباً)	۸۰۰ھ
۵۱	غنیۃ المستملی	محمد ابراہیم بن محمد الحلبی	۹۵۹ھ
۵۲	منیۃ المصلی	سدید الدین محمد بن محمد الکاشغری	۷۰۵ھ
۵۳	کبیری شرح منیۃ المصلی	....	
۵۴	صغیری شرح منیۃ المصلی	ابراہیم بن محمد ابراہیم حلبی	
۵۵	بحر الرائق	شیخ زین الدین بن ابراہیم معروف بہ ابن نجیم	۹۷۰ھ

۵۶	جامع الرموز	شمس الدین محمد الخراسانی	۹۶۲ھ
۵۷	شرح وقایہ	صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود	۷۴۷ھ
۵۸	درمختار شرح تنویر الابصار	علامہ علاؤ الدین الحصکفی	۱۰۸۸ھ
۵۹	میزان الشریعۃ الکبریٰ	علامہ عبد الوہاب الشعرانی	۹۷۳ھ
۶۰	طحطاوی علی المراقی	سید احمد الطحطاوی	۱۳۰۲ھ
۶۱	جوہرہ نیرہ شرح مختصر القدوری	ابوبکر بن علی بن محمد الحداد الیمنی	۸۰۰ھ
۶۲	مراقی الفلاح بامداد الفتاح	حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی	۱۰۶۹ھ
۶۳	ہدایہ	برہان الدین علی بن علی بکر المرغینانی	۵۹۳ھ
۶۴	رسائل ارکان	ابو العیاش عبد العلی محمد بحر العلوم	
۶۵	نور الانوار	علامہ ملا احمد جیون علیہ الرحمہ	
۶۶	احکام شریعت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان	۱۳۴۰ھ ۱۹۲۱ء
۶۷	حاشیہ فتاوی رضویہ	مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان نوری	۱۴۰۲ھ
۶۸	حاشیہ نور الانوار	....	
۶۹	اعطاء القدیر فی حکم التصویر	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی	۱۳۴۰ھ
۷۰	التفصیل الانوری فی حکم لاؤڈ اسپیکر	....	
۷۱	الحسامی	....	
۷۲	نور الایضاح	حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی	۱۰۶۹ھ
۷۳	باب الاستفتا ماہنامہ اشرفیہ	مفتی محمد شریف الحق امجدی	
۷۴	الوسائل فی مسامرۃ الاوائل	....	

۷۵	القول البدیع	....
۷۶	انوار القرآن	حضرت علامہ احمد یار خان نعیمی
۷۷	نزھۃ القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی ۱۴۲۱ھ ۲۰۰۰م
۷۸	اسلامی اخلاق و آداب	حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی ۱۳۶۷ھ ۱۹۴۸م
۷۹	حاشیہ احیاء العلوم	علامہ فیض احمد اویسی پاکستان
۸۰	قانون شریعت	علامہ شمس الدین جونپوری
۸۱	مسائل نماز	حضرت علامہ محمود احمد رضوی پاکستان
۸۲	تعریفات المظفر	....
۸۳	بہار شریعت	حضور صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ
۸۴	ضیاء القرات	مولانا محمد ضیاء الدین احمد علیہ الرحمہ

فہرست مسائل انوار نماز

برائے ایصال ثواب

مرحوم عبد الکریم بن مرحوم احمد عثمان

موحومہ مریم بی بی بنت عبد الغفور

اللہ تبارک وتعالیٰ اس کتاب کی اشاعت وقراءت کا اجر وثواب مذکورہ حضرات کو عطا فرمائے ان کی مغفرت فرما کر اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی قبروں پہ رحمت و نور کی بارش فرمائے ان کے اہل خاندان کو شاد وآباد رکھے ان کے کاروبار میں برکتیں دے۔ آمین

بجاه النبي الامي عليه الصلاة والتسليم

المجمع المسعودی کا تعارف

قیـــام:

المجمع المسعودی دینی مدارس کے طلبہ واساتذہ کا ایک متحرک وفعال اشاعتی ادارہ ہے۔ ۲۹رذی الحجہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۹۹ء جمعہ کے روز زیر سرپرستی حضرت مولانا مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی اس کا قیام عمل میں آیا۔

اغراض و مقاصد:

(۱) اصلاح معاشرہ اور قوم مسلم میں پھیلی ہوئی برائیوں کے سد باب کی کامیاب کوشش

(۲) اسلامی عقائد ونظریات کی اشاعت اور باطل تحریکات سے نسل انسانی کا تحفظ

(۳) مجدد اعظم امام احمد رضا خاں قدس سرہ کی تصنیفات عصری اسلوب میں کر کے شائع کرنا۔

(۴) ارباب فکر ودانش کو مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہ کی تحقیقات کی طرف متوجہ کرنا

(۵) اسلام کے خلاف اٹھتے ہوئے سوالوں کا امام احمد رضا کی تحقیقات کی روشنی میں جواب دینا۔

(۶) نماز، روزہ، حج، زکوۃ، وضو، غسل وغیرہ کے ضروری مسائل سے لوگوں کو روشناس کرانا۔

(۷) دین متین کی صحیح رہنمائی کے لیے امام احمد رضا اور دیگر علمائے اہل سنت کی تصانیف زیور طبع سے آراستہ کرانا۔

(۸) مدارس اسلامیہ کے طلبہ میں تحریری وتقریری، تبلیغی، دعوتی، ذوق پیدا کرنا۔

(۹) کثیر ذخیرہ کتب والی لائبریری قائم کرنا جس سے عوام وخواص بھرپور استفادہ

کر سکیں۔

کارنامے :

المجمع المسعودی نے اپنی چار سالہ مدت میں مکمل بے سروسامانی کے باوجود محض چند ناتواں طلبہ کے تعاون وحوصلہ کی بنیاد پر جو اشاعتی کارنامہ انجام دیا ہے وہ یقیناً لائق فخر ہے۔ اب تک متعدد کتب و پوسٹر طبع ہو کر منظر عام پر آ کے مقبول انام ہو چکے ہیں۔

(۱) **بد مذہبوں سے میل جول** :۔اس میں قرآن واحادیث وارشادات فقہا وعلما سے ثابت کیا گیا ہے۔کہ دشمنان اسلام وہابیوں، دیوبندیوں سے ملنا جلنا حرام ہے کیوں کہ ایمان وعقیدہ کے لیے زہر ہلاہل ان سے میل جول ہی ہے۔

(۲) **تجلیات حق**:۔سات اہم سوالات کا محققانہ ومدلل جواب۔

(۳) **طریقہ نماز** :(پاکٹ سائز) نماز ووضو کے طریقے وضروری مسائل۔

(۴) **انوار نماز** :۔نمازی کے دل میں نماز سے متعلق پیدا ہونے والے تقریباً ہر سوال کا تشفی بخش جواب۔

(۵) **فضائل درود و سلام** :۔احادیث وقرآن کی روشنی میں درود وسلام کی فضیلت اور چند عبرت خیز واقعات کا مجموعہ۔

(۶) **کیا عورتیں نمازِ عید پڑھ سکتی ہیں** :۔(پوسٹر) قرآن واحادیث سے اس پر ثبوت کہ عورتوں کو نماز عیدین پڑھنا جائز نہیں۔

(۷) **چاند کا شرعی ثبوت** :۔(پوسٹر) چاند کے ثبوت کے تمام طریقوں کا واضح بیان۔

(۸) **اقامت کے وقت امام و مقتدی کب کھڑے ہوں** :۔(پوسٹر) ۷ دلائل سے اس پر ثبوت کہ حی علی الفلاح پر امام ومقتدی کھڑے ہوں۔

(۹) **اذان خطبہ کا مسئلہ** :۔۲۱ دلیلوں سے اس کا ثبوت کہ خطبۂ جمعہ کی

اذان مسجد سے باہر ہونی چاہیے۔

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ طلبہ کی اس متحرک تنظیم کا بھرپور تعاون فرمائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ نشری اشاعتی کام ہو سکے۔

عرض گزار

محمد عبدالمبین خاں مصباحی
ممبر المجمع المسعودی

عظمت خاں امجدی بہرائچی
ممبر المجمع المسعودی

ANWARE NAMAZ

تصنیفات: مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی

★ امجد الاحادیث — حصہ اول

★ امجد الاحادیث — حصہ دوم

★ انوار نماز — حصہ اول

★ انوار نماز — حصہ دوم

★ بدمذہبوں سے میل جول

★ تجلیات حق

★ دیہات میں جمعہ اور ظہر باجماعت

محمد جمال الدین خان

★ عورت کی امامت اور جماعت میں حاضری

★ نماز کا طریقہ

★ تعریب: سرور العید السعید فی حل الدعاء بعد صلاۃ العید

★ تعریب: سبل الاصفیاء فی حل الذبح للاولیاء

رابطہ کا پتہ: دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ ۳۳۷۰ ساؤتھ افریقہ

Mob.: (0027) 0728087863 E-mail: Address ahsan78692@yahoo.co.in

Distributed by

ISLAMIC PUBLISHER

447, GALI SAROTEY WALI MATIA MAHAL

JAMA MASJID DELHI-6, Ph.: 23284316, Fax: 23284582